آصف اللغات

جامع الفاظ مفردہ و مرکبۂ اصطلاحی و استعمال فارسی و امثال و مقولہای عجم ملتزم باسناد

متقدمین و متاخرین و معاصرین عجم و برای ہر یک لفظ ترجمہ با محاورہ

زبان اردو مع اسناد کلام زباندانان ہند

جلد شانزدہم

مؤلفہ خان بہادر شمس العلما مولوی احمد عبد العزیز نائطی (نواب عزیز جنگ بہادر) وظیفہ یاب خدمت

سرکار آصفیہ

فی سنہ ۱۳۴۳ ہجری مطابق سنہ ۱۳۳۴ ف

عزیز المطابع حیدرآباد دکن

اعزاز و شکرانۂ اعزاز

اعزاز

(۱) مین اپنی اس تالیف کی علمی کامیابی پر خداوند کریم کا شکر گزار ہون اور یہہ بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اس کا نام میرے آقائے ولی نعمت حضور پر نور **بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی** کے مبارک تخلص کو اپنے سر پہ لئے ہوئے ہے اور اُس کا آغاز آپ ہی کی مبارک چہل سالہ جوبلی کی تقریب مین ہوا۔

(۲) مین ہز اکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہون جنہونے براہ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ مین اس کا ڈڈی کیشن آپ کے نام نامی سے کرون صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد بذریعۂ مراسلۂ نشان (۴۲۵۸) مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۹ عیسوی مجھکو اطلاع دیتے ہین کہ ہز اکسلنسی آپ کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ آپ نے اُنکو ایسی عالمانہ تالیف مین اُنکی یادگار قائم ہونے کا موقع دیا۔

اعانت

(۳) مین ہز اکسلنسی ویسرائے موصوف کا دل سے شکر گزار ہون کہ آپ نے باجلاس کونسل یہہ حکم فرمایا کہ مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس طرح وہ شائع ہوتی جائے

پان پانسو روپیہ کا آنریریم (صلۂ تالیف) عطا کیا جائے ۔

(۴) مین اپنے آقاے ولی نعمت اعلیحضرت والی سلطنت دکن حضور پرنور سرکار عالی ادام اللہ اقبالہ کا شکریہ بجان و دل ادا کرتا ہون کہ سرکار ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جائے سات سو اسی روپیہ کی امداد عطا کیجائے ۔

(۵) حیدرآباد کے امراے عظام سے جناب نواب فخر الملک بہادر رئیس صیغہ تعلیمات و عدالت و کوتوالی و امور عامہ کی علم دوستی کا بھی شکر گزار ہون کہ آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر سو روپیہ کا اعزازی انعام مقرر فرمایا ۔

شکریۂ عملی

(۶) اگرچہ فی زمانا اس کتاب کی ہر ایک جلد کے چار سو نسخون کی طبع کا حقیقی صرفہ مجموعہ امداد سے زائد ہے اور چند نسخون کی جلد بندی کا بار بھی اس کے علاوہ لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہنچے مین نے جملہ نسخہاے مطبوعہ کو بلا لحاظ اپنے نفع کے معہ حق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے پبلک لائبریریز مدارس اور نیز بعض خانگی کتب خانون کے لئے وقف کر دیا ہے۔ معزز ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہ کثیر جلدون کی کتاب ہے اور مؤلف کی ضعیفی کی وجہ سے کمال اہتمام کے ساتھ سال بھر مین ایک اور کبھی دو جلدین شائع ہوتی ہین اور بظاہر مجھکو صرف خداوند کریم سے توقع ہے کہ مین اس کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر مین کر سکون ۔ وھو علی کل شیٍ قدیر ۔

پبلک کا فدائی

احمد عبد العزیز نائطی (خان بہادر شمس العلما ۔ نواب عزیز جنگ بہادر)

۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

للہ الحمد که نوبت به شانزدهمین جلد این کتاب رسید شکر اللہ آقاے ولی نعمت ما سرکار عالی مدظله العالی که تا پانزدهمی جلد این کتاب در تکملهٔ قیمت کاغذ مددے کافی از خزانهٔ شاهی عطا فرمود که بوسیلهٔ آن سلسلهٔ این کار جاری ماند حالا قیمت کاغذ روز افزون است و امداد محدود سرکار کفایت نمی کند ناچار عوض پانصد نسخه ها بر چار صد اکتفا کردیم واے بر صدآنا قدردانان که برائے تکمیل سلسلهٔ خود گوارا نکردند که قیمت مزید کاغذ را ادا کنند ۔

(الف) تبیر الف ـ بقول برهان بر وزن تغیر (۱) دهل و کوس و نقاره و طبل را گویند و (۲)

(ب) تبیره خانه را نیز گفته اند که سرگین و پلیدی ها در ان ریزند و هم او ذکر ب کرده مرادف الف بمعنی اول گوید و صراحت مزید کند که بقول بعض دهلیست که میان آن باریک و هر دو سرش پهن می باشد. صاحبان جهانگیری و جامع و ناصری و سراج ذکر هر دو بهر دو معنی کرده (میرمعزی ؏)

سوی کیوان رفته از ایوانها و از میدان تو ها نعرهٔ کوس و تبیر و نالهٔ چنگ و ربابها (منوچهری ؏)

تبیره زن بزد طبل نخستین ۞ شتربانان همین بندند محمل ۞ صاحب سروری ذکر الف کرده بذیلش اشاره کار (ب) هم کرده بمعنی اول قانع و بذکر ب معنی دوم را هم نوشته **مؤلف** عرض کند که خیال ما این است که الف بمعنی اول و ب بزیادت های نسبتت بمعنی دوم که ظرف سرگین و پلیدی هم مثل ظرف نقاره و این متصرف محاوره باشد که هر دو را بهر دو معنی استعمال کرده اند و هر دو اسم جامد فارسی زبان (اردو) الف و ب (۱) ڈھول و نقاره وغیره. مذکر (۲) وه ٹب جس میں کچرا کوڑا اسکے ذرایع

تبینه بقول ناصری بر وزن شبینه بمعنی قی و استفراغ (منه ؎) دارم ز تبینهٔ شبینه ها در دکمر و خراش سینه ۞ صاحب سفرنگ بشرح (سد و سیزدهمین فقرهٔ نامهٔ شت وخشور زرتشت) ذکر این به همین معنی کرده **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم می نماید (اردو) قے ـ مؤنث ـ دیکھو اشکفته ـ

تای فوقانی با بای فارسی

تپ بقول برهان و جهانگیری و جامع و ناصری و رشیدی بفتح اول و سکون ثانی (۱) بمعنی اضطراب و بیقراری و بی آرامی. خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید که در اصل این مخفف تاپ است و (۲) بمعنی گرمی نیز آمده چنانکه تپ و تاب گویند و تف لغا مبدل آنست و ازین جهت (۳)

مرضی را نیز گویند که بعربی حمّی خوانند۔ صاحب اکسیر اعظم در جلد چہارمش بر حمیات گوید کہ ترجمۂ تپ ہاست و این مرض را بفارسی تپ گویند و در اصطلاح اطبا حرارت غریبی است کہ در دل مشتعل شود یا در عضوی دیگر افروزد و از انجا بدل آید و از دل بواسطۂ روح و خون بطریق شرائین و عروق در تمامی بدن منتشر گردد و آن را گرم گرداند بحدی کہ افعال طبیعی را ضرر رساند (الخ) و تدبیر کلی آن تنقیح و عدم تساہل و دفع سبب تپ (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد است و بر تپ کہ بموحدہ گذشت اشارۂ این کردہ ایم کہ این مبدل آنست و بعضی از معاصرین عجم این را اصل دانند و آن را مبدل این واللہ اعلم بالحقیقۃ الحال (اردو) (۱) اضطراب۔ مذکر۔ بیقراری۔ بے آرامی مؤنث (۲) تپ بقول آصفیہ۔ مذکر۔ بخار۔ حرارت۔ گرمی (۳) تپ بقولہ مؤنث۔ حمّی۔ وہ حرارت جو مادّہ کی عفونت وغیرہ سے جسم میں پیدا ہو۔

تپاس بقول ناصری و انند بفتح اوّل پارسی ریاضت است و تپاسی ریاضت کش و رنج کم خوابی و کم خواری بر خود نہادن۔ صاحب سفرنگ بشرح صد و بست و ششمی فقرۂ (دساتیر آسمانی لفرزابادخشوران وخشور) ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ تپاس بقول ساطع در سنسکرت بمعنی محنت و مشقت آمدہ و تپس بمعنی ریاضت و تپسی بمعنی زاہد و مرتاض و تپشی کذلک پس فارسیان ہمین تپیا را مفرس تپاس بمعنی ریاضت استعمال کردہ اند (اردو) ریاضت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث زہد۔ نفس کشی۔

تپ استخوان استعمال۔ بقول خان آرزو در چراغ ہدایت بمعنی تپ دق و از کلام ظہوری سندی آوردہ کہ بر (تپ استخوانی) گذشت۔ **مؤلف** عرض کند کہ (تپ استخوانی) بموحدہ

دوم بجالیش بہ ہمین معنی گذشت کہ مرکب توصیفی است واین فضولی است کہ محقق با نام ونشان سندش را بہ تحریف وتبدیل موحدہ بہ بای فارسی دریجا نقل کرد واز این اصطلاح راپیدا کردہ در موضوع لغت نامہ خود داخل کردہ واین مرکب اضافی بہتر از آن مرکب توصیفی نیست ومحاورۂ فارسی اجازت نمیدہد کہ ما این را برای تپ دق کنایہ قرار دہیم (اردو) دیکھو تپ استخوانی۔

تپاک بقول برہان وجہانگیری وجامع ورشیدی بر وزن ہلاک بمعنی تپ است کہ اضطراب وبیقراری باشد (فخر گرگانی ــه) ہمان خون جوشیدہ در بار تاک ہا کہ از دل بردر ریخ واز جان تپاک ہا **مؤلف** عرض کند کہ این مرکب است از تپ وآک کہ بمعنی آفت وآسیب گذشت یعنی آفت تپ ومراد از اضطراب وبیقراری وتاپاک کہ ہمین معنی گذشت مزید علیہ این (اردو) دیکھو تپ۔ صاحب آصفیہ نے تپاک پر لکھا ہے۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ اضطراب۔ بیقراری۔ دھڑکن اختلاج۔ پھڑکن جیسے تپاک قلب۔

تپال بقول رشیدی کہ بدیل تاپال گوید مراد فش **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبانست وآن مزید علیہ این یا این مخفف آن بعض معاصرین عجم ہمین را اصل دانند وگویند کہ برای سہولت تلفظ الف را داخل کنند چنانکہ عادت فارسیان است (اردو) دیکھو تاپال۔

تپانچہ بقول برہان وجامع وناصری ومؤید (۱) ہمان تپانچہ کہ بموحدہ گذشت و(۲) گوید ومدجہ در سیاہ ومعرب این طپانچہ (از ناصری ــه) تپانچہ زد بہ رخ خویش زال دستان حیران تپانچہ بسان رستم وقتی کہ زخم زد بہ سپر **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است وبقول بعض معاصرین عجم اصل این (توانچہ) بہ واو عوض بای فارسی متحقق شد کہ توان بمعنی طاقت است وچہ کلمۂ نسبت یا کلمۂ تصغیر یعنی لفظی اینجا منسوب بہ طاقت

یا طاقت آید کہ در سیلی زدن از طاقت بسیار
کار نگیرند اندرین صورت تپانچہ کہ بموحدہ گذشت
مبدل توانچہ باشد چنانکہ آو و آب و تپانچہ بمبدلش
برخلاف خیال ما کہ بہ تپانچہ ظاہر کردہ ایم (اردو)
طمانچہ۔ بقول آصفیہ۔ اردو۔ اسم مذکر۔ تھپڑ۔
ہاتھہ کا تھپڑ جو کسی کے رخسار پر لگائیں
لطمہ۔ تھپڑ۔ رہپٹ۔ چپیٹ۔

تپانیدن بقول موارد بمعنی طپیدن فرمودن
می فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این
تپاند **مؤلف** عرض کند کہ متعدی تپیدن است
کہ می آید معنی مبتلای تپیدن کردن کسی را موافق
قیاس (اردو) تڑپانا۔ تڑپنا کا متعدی جیسے
اُس نے مجھکو تڑپا دیا۔

تپیدن بقول بحر مرادف تبیدن کہ بموحدہ
گذشت۔ کامل التصریف و مضارع این تپید۔
مؤلف عرض کند کہ حقیقت ماخذ ہمہ را انجا
مذکور و دریجا ہمین قدر کافی است کہ این مبدل
آنست چنانکہ اسب و اسپ (اردو) دیکھو تبیدن

تپش بقول برہان بفتح اول و کسر ثانی بر وزن
تنش (۱) گرما و گرمی را گویند و (۲) مخفف تابش
ہم کہ فروغ و نور باشد۔ صاحب جامع این را
مرادف تب گفتہ یعنی بمعنی اول قانع۔ صاحب ناصری
این را مرادف تبش گوید بمعنی اول۔ خان آرزو
در چراغ ہدایت می فرماید کہ (۳) بمعنی شپش ہم
چنانکہ در تذکرۂ نصیرآبادی مسطور است در احوال
شمس تپشی کہ چون شپش را در ولایت شیراز تپش
گویند و در جامۂ او شپش بسیار افتادہ بود بدین
نام موسوم شد **مؤلف** عرض کند کہ حاصل بالمصدر
تپیدن است کہ گذشت و ہمین است حقیقت
معنی اول و اصلا بمعنی تپ نیست کہ تپ اسم
مصدر است و تپش حاصل بالمصدر کہ معنی
مصدری درین است یعنی تپندگی و نسبت بمعنی
دوم ما این را مخفف و مبدل تابش دانیم۔
و مشتاق سند استعمال می باشیم کہ استعمال این

بدین معنی از نظر ما نگذشت و معنی سوم اتفاق داریم با تحقیق خان آرزو و اشارهٔ این مرتبش هم کرده ایم ظاهرا این مبدل شپش است چنانکه خش و خست (اردو) (۱ و ۲) دیکھو تپش (۳) دیکھو شپش۔

تپلیس بقول رشیدی و انند و سراج بالکسر پای تخت گرجستان مؤلف عرض کند که وجه تسمیهٔ این محقق نشد۔ صاحب ناصری گوید که معرب همین است تفلیس (اردو) تپلیس گرجستان کے پایۂ تخت کا نام ہے۔ مذکر۔

تپنچه بقول برهان و جامع و انند مخفف تپانچه که بعربی لطمه خوانند مؤلف عرض کند که موافق قیاس است ولیکن معاصرین عجم حالا بر زبان ندارند (اردو) دیکھو تپانچه۔

تپنک بقول ناصری و جامع و سراج مرادف همان تپنگ که بجایش گذشت مؤلف عرض کند که ما حقیقت این را بر تبنگه بیان کرده ایم که به موحده و کاف تازی گذشت و همین اصل است و آن ... به موحده مذکور شد مبدل این (اردو) دیکھو تبنک۔

تپنکو صاحبان جهانگیری و جامع و سراج ... کرده اند مؤلف عرض کند که مرادف همان تبنکو که به موحده ... گذشت و ما حقیقت این بر تبنکو بیان کرده ایم (اردو) دیکھو تبنکو۔

تپنکوز بقول بهار و بحر و انند بفتحتین و نون و کاف تازی و واو مجهول مرد نادان و احمق و بی خبر (ملا فوقی یزدی ــه) تپنکوزی بود زال زمانه چه که دائم می کند نازخرانه چه مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم می نماید (اردو) نادان احمق۔

تپنکه مرادف همان که به موحده دوم گذشت و ما حقیقت این مهد را نجا بیان کرده ایم که این اصل است و آن مبدل این چنانکه اسب و اسپ (اردو) دیکھو تبنکه۔

تپنگ صاحب برهان ذکر بر وی کرده ...

تپنگو مؤلف عرض کند که همان تپنگ ...

وتبنگ که بموحده و کاف فارسی گذشت و تحقیق
این را بر تبنگ بیان کرده ایم که به کاف تازی مذکور
شد (اردو) دیکھو تبنگ اور تبنگو۔

تپو بقول انند بحوالهٔ ناصری همان تاپو که بجایش گذشت
مؤلف عرض کند که محققش (کمال اسمعیل ۵) گرچه
مراست فضل بر ثبت زر نگانه مرا که تپو (اردو) تاپو

تپه بقول برهان وجامع وسراج بفتح اول و ثانی مشدد (۱) کوه پست و پشتهٔ بلند را گویند و (۲)
کلاه زنان را نیز گفته اند و آن چیزی باشد محرابی که زنان از کلابتون و مروارید دوزند و از طلا و
جواهر نیز سازند و بر پیشانی نصب کنند صاحب ناصری نسبت بمعنی دوم صراحت مزید کند که کله کلاه
را که از ماهوت یا شال پشمینه باشد نیز تپه کلاه گویند بکنیته برآمدگی صاحب روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ
ناصرالدین شاه قاچار (۳) کوهسار گفته و صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ مذکور بامعنی اول اتفاق دارد
و صاحب نول چال بحوالهٔ معاصرین عجم همزبانش **مؤلف** عرض کند که بمعنی اول اسم جامد فارسی قدیم
می نماید و معاصرین عجم هم استعمالش کنند و معنی سوم بر سبیل مجاز متعلق همان و بمعنی دوم هم مجاز باشد
که بوجه بلندی این کلاه بر سر بدین اسم موسوم کردند (اردو) (۱) بلند ٹیلہ۔ مذکر۔ (۲) عورتون
کی ٹوپی۔ مؤنث (۳) کوہسار۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر۔ پہاڑی ملک یا مقام۔

تپیدن بقول برهان وجامع بروزن رسیدن
(۱) بمعنی بیقراری و اضطراب نمودن و (۲) از جای
جستن و (۳) لرزیدن و (۴) کمین کردن می فرماید
که معرب آن طبیدن باشد بابای ابجد هم او در تحقیق
گوید که (۵) بمعنی گرم شدن هم. صاحبان جهانگیری
و رشیدی این را با تپ و تپاک نقل کرده باضطراب
و بی آرامی قانع صاحب بحر ذکر هر پنج معانی کرده گوید
که کامل التصریف است و مضارع این تپد صاحب
موارد همزبانش و می فرماید که در عرف بطای حطی
نویسند (مخلص کاشی ۱۵) مخلص بزیر تیغ ستم

این قدر تتپ ۞ عاشق کسی ندیده چنین اضطراب
کن ۞ (عنصری ؒ) چو آواز سم ستوران شنید ۞
فالطوس را دل همین بر تپید ۞ صاحب نوادر بمعنی
معنی پنجم بمعنی اوّل ز انوشته گوید که این مجاز است
مؤلف عرض کند که وضع شد بترکیب اسم مصدر
تپ و یای معروف که علامت مصدر است و معنی پنجم
اصل است و دیگر همه معانی مجاز آن و تپش که ششت
حاصل بالمصدر همین ـ کم غوری برهان است که
طپیدن را معرّب این نوشت (اردو) (۱)
بیقرار ہونا ـ تڑپنا (۲) اچھلنا (۳) لرزنا (۴)
گاڑا بیٹھنا ـ بقول آصفیہ (گاڑا کے ذیل میں) دشمن
کے انتظار میں کمین گاہ میں بیٹھنا ـ (۵) گرم ہونا

تای فوقانی با فوقانی

تتار بقول برهان وجهانگیری وجامع وسروری
و ناصری بر وزن قطار یعنی تاتار و آن ولایتی
باشد از ترکستان و ترکان آنجا را نیز تتار خوانند
(ابن یمین ؒ) چه یادش خوش شخص بود این
که شکست ۞ بیکدرم قیمت مشک تتاری ۞
خان آرزو در سراج گوید که قومی است مشهور
مؤلف عرض کند که مخفف تاتار است بهر دو
معنیش (اردو) دیکھو تاتار ـ

تتارچه بقول برهان وجامع وسروری وسید وسراج بوزن
قتارچه نوعی از تیر باشد و پیکان خاصی هم دارد و صاحبان
رشیدی و ناصری ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که وجه تسمیه
این محقق نشد و قیاس مقتضی آنست که این قسم تیر را خصوصیتی با قوم تتار
باشد یکی از معاصرین عجم گوید که این قسم از تیرهای معمولی کوچک تر باشد
والله اعلم (اردو) تتارچه ـ تذکیر فارسی میں تیر کی ایک قسم
کا نام ہے جو مختصر ہوتا ہے ـ شاید ملک تاتار کی صنعت ہو

تتر بقول برهان وجهانگیری وجامع وسروری و ناصری همان ولایت تاتار (سعدی ؒ) تتر کُشتَه
گر کشد مخنث را ۞ تتری را عوض نشاید کشت ۞ خان آرزو در سراج گوید که مخفف تتار است
مؤلف عرض کند که اتفاق داریم با او و مخفف تاتار هم توان گفت (اردو) دیکھو تاتار ـ

تترا بقول برہان واننذ و ناصری بر وزن صحرا بلغت ژند و پاژند تابستان را گویند که مقابل زمستان باشد **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) دھوپون کا موسم تابستان۔

(الف) **تترو** بقول برہان الف بوزن البلبو و (ب) باہای ہوز سہرو بمعنی ظرافت و لاغ و مسخرگی می فرماید

(ب) **تتروہ** که الف بر وزن غرغنگو ہم آمده صاحبان جہانگیری و رشیدی و سروری ذکر این کرده اند (حکیم سوزنی ے) لیکن نه با زگردم از شرم مردمان ؎ کاندر رخور نماخره و تترو شوم ؎ (شہاب مہمرہ ے) گشت آنکه شد ہمیشه پی ہزل تتروه ؎ از که سکیتترا رچه کران بود ہیچ کوه ؎ صاحبان جامع و ناصری بذیل الف اشارهٔ ب ہم کرده۔ خان آرزو در سراج ذکر الف کرده گوید که بفتح اوّل و سکون دوم و فتح رای مہمله و ضم موحّده و واو مجہول است و باضافهٔ ہا ہم و می فرماید آنکه صاحب برہان بفتحتین نوشته صحیح نیست **مؤلف** عرض کند که این فیصلهٔ خان آرزو نظر بر ہمین یک شعر سند است که ما آن را تسلیم نه کنیم و از ینکه صاحب جامع مؤید برہان است ما را اتفاق است باو (اردو) الف و ب۔ ظرافت۔ مؤنث۔

تترونتن بقول برہان و ناصری و (جہانگیری در ملحقات) و مواد بر وزن پہلوزدن بلغت ژند و پاژند بمعنی باریدن **مؤلف** عرض کند که فارسی قدیم است مرکّب از تترون که ترشح را گویند و علامت مصدر تن (اردو) برسنا۔ دیکھو باریدن۔

تتره بقول برہان و جامع بر وزن قطره مرادف تترو صاحب سروری ہم ذکر این کرده ولیکن از سند پیش کرده اش معلوم می شود که بتشدید فوقانی دوم ہم آمده (سوزنی ے) لیکن کنم بار دگر کدبانو ہیا ؎ بیشتر ؎ گه زیر باشم گه زبر بی لشتخند و تتره ؎ یکی از معاصرین عجم گوید که در ہمین شعر بجای تتره، تترو

یافته شد مؤلف عرض کند که این مخفف تربوه است بحذف موحده وواو (اردو) دیکھو تربو۔

تتری بقول برہان بفتح اوّل و ثانی بروزن سفری (۱) منسوب به ولایت تتر و (۲) بسکون ثانی سماق را گویند و آن چیزی باشد ترش که در آشہا و طعام ہا کنند و باین معنی بضم اوّل ہم آمده و بعضی باین معنی بجای حرف ثانی بای ابجد نوشته اند و (۳) خشخاش را نیز گفته اند۔ صاحبان جہانگیری و جامع و ناصری و سروری بہ معنی دوم قانع (حکیم ناصر خسرو ؎) خار بدرو تا نگردد دست و انگشتان فگار، چو کز نہال و تخم تتری نیشکر خواہی چشید۔ صاحب رشیدی ذکر معنی اوّل و دوم کرده۔ خان آرزو در سراج ذکر معنی دوم و سوم فرموده نقل برہان می کند۔ صاحب محیط بر تترنگ گوید که بکسر فوقانی و تشدید تاء فوقانی ثانی و کسر آن اسم سماق است و بر سماق می فرماید که بیونانی روس اقطاو و بعرب آن را سماق الدباغین و بفارسی قدیم تتم و بعامہ تتری و بہندی تترنگ و تتریک و تاتیر گویند و آن ثمر درختی است و بقول شیخ سرد در دوم و خشک در سوم و آن قابض قاطع سقام صفرا بلکه بلطیف ترازان و دران جلا و تقویت و ردع است و منافع دارد (الخ) مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان۔ صاحب محیط ہرچه بر خشخاش نوشته ما ذکرش بر پوستی کرده ایم (اردو) (۱) تاتاری یعنے تاتار سے نسبت رکھنے والا (۲) سماق۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر ایک دوا کا نام جو مسور کے دانہ کے برابر قدمیں اور ترش مزے میں ہوتی ہے (۳) دیکھو پوستی۔

تتق بقول برہان و جامع و سروری بضم اوّل و ثانی بروزن افق چادر و پرده بزرگ را گویند صاحب مؤید گوید که در دستور مسطور است که آنچه پیش تخت عروس وقت جلوه باشد۔ صاحب آنند بحوالۂ کشف گوید که لغت عرب است بمعنی بیان کرده صاحب دستور۔ بہار بحوالۂ کشف

گوید که پرده و نیز آنچه پیش تخت عروس وقت جلوه باشد و با لفظ آویختن و بر انداختن و بستن
و زدن و کشیدن مستعمل۔ صاحب غیاث گوید که بقول کشف لغت عربی نیست۔ صاحب لغات
عالمگیری این را بذیل لغات عربی نوشته و صاحب مؤید بذیل لغات فارسی ذکر این کرده۔
صاحب مدار الافاضل می نویسد که می باید از الفاظ عربی باشد۔ صاحب کنز که محقق لغات ترکی
است ذکر این کرده می طرازد که بمعنی حجاب لغت فارسی زبان است مؤلف عرض کند که ما
این را لغت فارسی نپنداریم و وجود قاف مؤید خیال ماست عجبی نیست که فارسیان بر سبیل
تفریس استعمال این با مصادر فرس و ترکیب فارسی کرده باشند (اردو) چادر۔ بونٹ
بڑا پردہ۔ مذکر۔ وہ پردہ جو جلوہ کے وقت دولھا اور دلہن کے درمیان باندھتے ہیں۔ مذکر۔

تتق آویختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که
قائم کردن پرده باشد بمعنی حقیقی (خسرو ؎)
تخت زدند و تتق آویختند ہوش دگر بر زمی انگیختند
(اردو) پرده گرانا۔ پرده چھوڑنا۔

تتق بر انداختن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که بمعنی پرده دور کردن و ظاهر کردن چیزی است
(جمال اصفهانی ؎) گر ضمیر غیب گوی تو بر انداز د
تتق ہا بسکه تشویش عروس کله خضرا دید ہا مخفی ہمانا
که سند بالا معلق ۔

تتق بر اندازیدن است و فرق انداختن
و اندازیدن معلوم اگرچه محققین مصادر مصدر
اندازیدن را ترک کرده کار را از انداختن گرفته اند
ولیکن اسم این مصدر انداز است و مصدر
حقیقی آن اندازیدن و انداختن که اسم مصدر انداختن
است مبدل انداز باشد حیف است که ما
مصدر اندازیدن را بجایش ترک کرده ایم و

لہذا دریں جا تلافی مافات کردہ ایم (اردو) پردہ
اٹھانا بقول آصفیہ۔ حجاب دور کرنا۔ بھید کھولنا
(دیکھو پردہ برکشیدن)

تتق برزدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف
(تتق برانداختن) است (خسرو سہ) فرش کشیدند
و تتق برزدند ٭ پردہ دلپذیر براختر زدند مخفی مباد
کہ مصدر (برزدن) ہم بجایش گذشت و پردہ
برزدن ہم کہ مرادف ہمین است (اردو) دیکھو
تتق برانداختن اور پردہ برزدن۔

تتق بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ
بمعنی قائم کردن پردہ باشد و از سندش مصدر

تتق بندیدن پیداست (انوری سہ)
از سیاست آسمان بندد تتق ٭ گرچہ از اندیشہ
سازی بارگاہ ٭ (اردو) پردہ قائم کرنا

تتق سپہر گون اصطلاح۔ بقول برہان
و بحر و رشیدی و (جہانگیری در ملحقات)
(۱) کنایہ از چادر و پردہ کبود است و (۲)
پیالۂ کبودی را نیز گویند کہ از مینا سازند خان
آرزو در سراج معنی اول را تحقیقی گوید مؤلف
عرض کند کہ ما اتفاق داریم با او (اردو)
(۱) نیلی چادر۔ مؤنث۔ نیلا پردہ۔ مذکر۔
(۲) نیلا پیالہ۔ مذکر۔

تتق کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ مرادف تتق بستن است (وحشی بافقی
سہ) ظلمت بہ پیش چشمۂ حیوان تتق کشید ٭ چو تشنہ ایم
و ذوق چشمۂ حیوان گذاشتیم ٭ (اردو)
دیکھو تتق بستن۔

تتق نیلی اصطلاح۔ بقول برہان و اننذ
و جامع و رشیدی و سراج و (جہانگیری در ملحقات)
(۱) کنایہ از آسمان و (۲) ابر سیاہ مؤلف
عرض کند کہ موافق قیاس است و مرکب توصیفی

(اردو) (۱) دیکھو آسمان - (۲) کالی گھٹا - مؤنث -

تتم بقول برہان و جامع و ناصری و جہانگیری بضم اوّل و ثانی و سکون میم بمعنی سماق است که در آش و طعام کنند و بفتح اوّل و ضمّ ثانی نیز ہمین معنی دارد و بضم اوّل و سکون ثانی ہم بنظر آمده صاحبان رشیدی و سراج گویند که جمعی این را لغت ترکی گفته اند و صاحب سروری بحوالۂ صیدنۂ ابی ریحان بیرونی گوید که پارسی است **مؤلف** عرض کند که سماق را در ترکی زبان بقول صاحب لغات ترکی توتوم گویند فارسیان بحذف ہر دو واو که علامت ضمّہ بقاعدۂ ترکی بود این را مفرس کرده اند اسم جامد است (اردو) دیکھو تتری کے دوسرے معنے -

تتماج بقول ناصری آشی است که از سماق پزند (بسماق الطعمه) نام تتماج بر زبان بردم بہا ماست را آب در دہان آمد ہا می فرماید که این در اصل تتم آش بود و فرماید که بعضی این را ترکی دانند و چنین است صاحب سروری بہ آش آرد قانع صاحب مؤید این را بجیم فارسی و عربی ہر دو آورده **مؤلف** عرض کند که باید که این را بضم اوّل و دوم خوانیم و شک نیست که ماخذ این ہمان است که ذکرش صاحب ناصری کرد و شین معجمہ از آش بہ جیم عربی بدل شد چنانکه کاش و کاج و بجیم فارسی ہم بدل می شود چنانکه پاشیدن و پاچیدن - قلب اضافت است که از آشِ تتم - تتماش شد و بہ تبدیل تتماج (اردو) سماق کی آش - مؤنث -

تتمتا بقول برہان بفتح اوّل و سکون ثانی و فتح ثالث و فوقانی بالف کشیده بلغت زند و پازند خرس را گویند و آن جانوریست صحرائی که آن را گرفته دست آموز کنند صاحب جہانگیری در ملحقات ذکر این کرده صاحب محیط بر خرس گوید که اسم فارسی است و بعربی دب و مادۂ آنرا

دبه و فاره گویند و کنیت آن ابوجهیم و بترکی آیو و بهندی ریچهه و بهالو نامند و آن حیوانی
است معروف محیل تر و شدید القوت از حیوانات کثیر الخوف از انسان و ذکی و قابل تعلیم انسان و بدو
پا استاده نیز راه میرود گرم مزاج و کثیر الرطوبت و گوشت آن لزج و دیر هضم و گوشت و پیه آن
گرم و خشک در اول سوم و خون آن شدید الحرارت غلیظ الجوهر و پوستین آن بسیار گرم (الخ)
مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است و حالا بر زبان معاصرین عجم مستعمل نیست (اردو)
ریچهه. هندی. اسم مذکر. خرس. بهالو۔

تشتشن | بقول برهان و جامع بکسر ثالث و فتح رابع بر وزن صف شکن شغال را گویند که برادر
روباه است و این لغت زند و پاژند است صاحب ناصری نقل برهان برداشته صاحب جهانگیری
در ملحقات این را آورده. صاحب محیط به شغال می فرماید که بکسر اول اسم فارسی زبان و لعربی
ابن آوی و کلب بری نامند و کنیت آن ابو دایت و ابو لبیس و ابو وال و ابو لعب و بشیرازی
توره و بترکی چقال و بهندی گیدڑ حیوانی است صحرائی بقدر سگ. دراز ناخن در ویرانه زمین
را کاویده دران می ماند و بروز بر نمی آید و بشب اطراف آبادی می گردد و فریاد می کند و خواص
آنست که تعلیق چشم راست آن دفع ضرر چشم بد می کند و چون زبان آن در مکانی بنهند خصومت
در میان ساکنان او کند خوردن گوشت آن مقوی اعضا و دافع امراض ریحی و بلغمی و ضرر (الخ)
مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است و حالا بر زبان معاصرین عجم نیست و ذکر این به
اتمر هم گذشت (اردو) گیدڑ. مذکر. دیکھو اتمر. دکن میں کولا۔

تشت دور زمان | اصطلاح. بقول انند بحوالهٔ مظهر العجائب کنایه از جناب رسالتمآب

صلی اللہ علیہ وسلم مؤلف عرض کند کہ بہ اضافت تتہ و مرکب اضافی است (اردو)
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ مذکر۔

تتہ بقول جامع چونکہ پست و پائین مقابل اوج و بالا صاحب ناصری این را بہ تشدید و فتح نوشتہ گوید کہ باول مفتوح و مشدد نام شہریست از بلاد سندکہ بہ بای ہندی تھتہ گویند و از جملہ شہرہای تتہ یکی دیبل است کہ حکیم دیبلی شاعر از انجا بودہ (امیر خسرو سلمہ سرودی) چو قد در چنین تتہ نباشد ۔ بگل ہیچو رخ خوب تو البتہ نباشد ۔ صاحب جہانگیری ہم در ملحقات این را آوردہ مؤلف عرض کند کہ عجبی نیست کہ نام این شہر بدین وجہ باشد کہ آبادی آن در پستی واقع باشد و بمعنی اول الذکر اسم جامد فارسی قدیم می نماید (اردو) پست۔ بالا بلند کا مقابل۔ نیز ایک شہر کا نام جو بلاد سندھ سے ہے۔ مذکر۔

تتی بقول برہان و جامع و ناصری و سراج بکسر اول و ثانی و سکون تحتانی (۱) صورت ہائی باشد کہ بجہت بازی کردن و مشغول شدن اطفال از خمیر نان سازند و پزند و (۲) کلمہ ہم کہ مرغان را بدان طلبند صاحب رشیدی ذکر معنی اول کردہ گوید کہ مخفف تی تی است و معنی دوم را ہم آوردہ (سنائی سلمہ) طفل چون زہر مارکم داند ۔ نقش او را تتی ہمی خواند ۔ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم بمعنی اول و اسم صوت بمعنی دوم است (اردو) (۱) وہ صورت جو لڑکوں کے کھیل کے لئے آٹے وغیرہ سے بنائی جاتی ہے۔ مؤنث (۲) مرغ کو بلانے کی آواز ہندوستان میں آآ ہے اور تتی نہیں کہتے۔

تای فوقانی با جیم تازی

تجا بقول برہان و جامع و ناصری بفتح اوّل و ثانی بالف کشیدہ (۱) بمعنی تند و تیز صاحب رشیدی تجا و تجار و تجارہ ہر سہ را مرادف یکدیگری بدین معنی نوشتہ گوید کہ در اکثر فرہنگہا (۲) کرہ اسپی را گویند کہ زین نکردہ باشند خان آرزو در سراج بذکر اقوال محققین می فرماید کہ این مخفف تجار است و تجارہ مزید علیہ تجا را زعالم خان و خانہ **مؤلف** عرض کند کہ ما تجار را اصل دانیم و تجا مخففش و در تجارہ ہای نسبت آخرہ کہ منسوب بہ تیزی و تندی ہمان کرہ اسپ است کہ زین نکردہ باشند (اردو) (۱) تند تیز (۲) وہ گھوڑا جس پر زین نہ کسی ہو ن بگرہ

تجار بقول رشیدی مرادف تجا بہر دو معنی و در فرہنگہا بمعنی کرہ اسپی کہ زین نکردہ باشند و خان آرزو در سراج این را اصل داند و تجا را مخفف این۔ صاحب جہانگیری گوید کہ باوّل مفتوح در کتاب نصف۔۔ رونده و نونده صاحبان جامع و ناصری تجار را بمعنی مطلق تند و تیز نوشتہ و این را بہر دو معنی تجا آوردہ کہ بیانش گذشت **مؤلف** عرض کند کہ ما تحقیق این تحت تجا عرض کردہ ایم (اردو) دیکھو تجا

تجارت بقول بہار بالکسر بازرگانی کردن **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حاصل بالمصدر ہم بمعنی بازرگانی و این لغت عرب است فارسیان استعمال این با مصادر فرس بترکیب فارسی کردہ اند (خواجہ شیراز ؒ) بہای بادہ چون لعل چیست جوہر عقل ٭ بیا کہ سود کسی برد کاین تجارت کرد ٭ (اردو) تجارت۔ بقول آصفیہ۔ مذکر۔ اور بقول تذکیر و تانیث۔ مؤنث سوداگری۔ **مؤلف** کی رائے میں صاحب آصفیہ کا تسامح یا کتابت کی غلطی ہے جو مذکر کہا (تسلیم ؒ) ۔۔۔ لئے سیکڑون دل غمزہ فروشی کر کے ٭ ان حسینون نے نکالی ہے تجارت اچھی ٭ تجا ۔۔۔ کرنا بھی اردو مین مستعمل ہے یعنے سوداگری اور بیوپار کرنا۔

تجاره بقول برہان و جامع و سروری و (جہانگیری در ملحقات) و رشیدی و سراج بر وزن شراره ہمان تجار۔ مؤلف عرض کند کہ صراحت ماخذ این ہمہ را نجا کردہ ایم (فخر گرگانی ۵) برفت از شہر گرگان یک سوارہ ٭ بزیرش تازی اسپی خوش تجارہ ٭ (اردو) دیکھو تجا۔

(۱۹۵۳)

(الف) **تجاہل** بقول منتخب لغت عرب است بمعنی خود را نادان نمودن مؤلف عرض کند کہ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر و بترکیب خود با مصادر ہمین معنی استعمال کردہ اند و از ہمین مصدر است -----------

(ب) **تجاہل عارفانہ** کہ دانستہ اغماض است و -----------

(ج) **تجاہل کردن** بمعنی دیدہ و دانستہ اغماض کردن (ظہوری ۵) حال زاہد نگفت رند بکس ٭ بود از عارفان تجاہل کرد ٭ (اردو) الف تجاہل بقول آصفیہ عربی۔ اپنے تئین نادان ظاہر کرنا۔ انجان بننا۔ ٹالنا۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ الف کا ترجمہ جان بوجھکر اغماض ہے (ب) تجاہل عارفانہ بقولہ جان بوجھکر انجان بننا۔ (ج) تجاہل کرنا۔

تجر بقول برہان بفتح اوّل و ثانی بر وزن شرر (۱) خانہ زمستانی را گویند کہ دران تنور و بخاری باشد و (۲) بزبان قزوین گنجینہ و مخزن۔ صاحب جہانگیری بخانہ را کہ گذشت مرادف این بمعنی اوّل گوید و ذکر معنی دوم ہم کند (حکیم نزاری ۵) میان این تجر و گنبد فلک فرق است ٭ کہ ہست این بہ ثبات آن ندارد آرامش ٭ چو تاب آتش می درہوای این پیچید ٭ بنیافت خانہ ازان تا بخانہ شد نامش ٭ صاحبان جامع و سروری بر معنی اوّل قانع۔ صاحب رشیدی بذکر ہر دو معنی نسبت معنی اوّل بحوالہ قاموس گوید کہ تزر بزای فارسی بمعنی اوّل می آید و تجر معرب آن است۔

خان آرزو در سراج همزبانش **مؤلف** عرض کند که معنی دوم مجازی نماید که مقام خزانه هم مثل خانهٔ تابستانی می باشد در زمین (اردو) (۱) دیکھو تابخانہ۔ مذکر (۲) خزانہ کا مقام۔ مذکر۔

تجربه | بقول بهار بالفتح آزمودن۔ می فرماید که بالفظ برگرفتن و کردن مستعمل (ملا میرک جان میرکی تخلص ـہ) بیا و تجربه از سنگ آسیا برگیر ٭ که آن دو سنگ اند فرق چون افتاد ٭ **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است به تای مدورهٔ آخر و صاحب منتخب ذکر این کرده فارسیان این را به های هوز آخر بمعنی حاصل بالمصدر یعنی امتحان و آزمایش استعمال کرده اند و با مصادر فرس و بترکیب فارسی هم که در ملحقات می آید (اردو) تجربہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ آزمائش۔ جانچ۔ امتحان۔

تجربه برگرفتن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی امتحان کردن و آزمودن و تجربه حاصل کردن است سندش از میرکی بلخی همان که بر تجربه گذشت و ما آن را متعلق باین ندانیم (اردو) تجربہ کرنا۔ آزمانا۔ امتحان کرنا۔

تجربه داشتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی صاحب تجربه بودن (حزین اصفهانی ـہ) تا آمده زایام شورِ دست فریبی ٭ دل تجربه داشت ندانم ز کجا داشت ٭ (اردو) تجربہ رکھنا۔ تجربہ کار ہونا۔

تجربه کار | اصطلاح۔ بقول بحر و بهار بمعنی کار آزموده (صائب ـہ) مرا ز تجربه کاران نصیحتی یاد است ٭ که توبه نامه بخط شکسته می باید ٭ **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است (اردو) تجربہ کار۔ دیکھو برکار۔

تجربه کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر

این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که
بمعنی امتحان کردن است (ظہوری ـه) از نہایت

ز فکر صبر زنہار ہو من تجربہ کردہ ام سکون نیست
ہو (اردو) تجربہ کرنا۔ امتحان کرنا۔ آزمانا۔

تجرّد | بالفتح وضم رای مہملہ بقول منتخب لغت عرب است بمعنی برہنہ شدن و کوشش کردن در کاری مؤلف عرض کند که فارسیان این را بمعنی تنہائی و ترک دنیا و قطع علائق استعمال می کنند (ظہوری ـه) در تجرد ہیچ مرتبہ باش ہو ہست کہ حالت عیال بلا ست ہو (ولہ ـه) تجرد از گران باران این راہست در ماند ہو تجرد ہم ہم سالک اگر احرام بر دارد ہو (اردو) تجرّد۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ علیحدگی۔ تنہائی۔ خلوت۔ مجرد رہنا کا حاصل بالمصدر۔

(الف) تجرید | بالفتح بقول بہار بمعنی برہنہ کردن و (۲) بمعنی مجرد و برہنہ مجاز است و (۳) صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید بمعنی خالی کردن لفظ از بعضی معنی چنانکہ (صائب ـه) ہر گز شکوفہ بی ثمر بارور نشد ہو چون صبح گرچہ پیر درین بوستان شدم ہو می فرماید کہ اگر بار ور زائد بار بکار کنند لفظ ثمر زائدی افتد (اسیری لاہجی ـه) اوّلا تجرید شو از ہر چہ ہست ہو وانگہی از خود بشو یکبارہ دست ہو مؤلف عرض کند کہ از ہمین سند۔ ــــــــــــ

(ب) تجرید شدن | بمعنی مجرد شدن و تنہا و گوشہ نشین و بکنج عزلت نشستن پیدا است مخفی مباد کہ این لغت عرب است محققین لغات عرب این را بمعنی دوم نیاوردہ اند پس بخیال ما بمعنی دوم مفرس باشد (اردو) تجرید (۱) برہنہ کرنا (۲) برہنہ۔ مجرد۔ صاحب آصفیہ نے اس کو بمعنی عریانی اور برہنگی لکھا ہے اور یہہ حاصل بالمصدر ہے معنی اوّل کا (۳) صاحب آصفیہ نے تجرید پہ لکھا ہے کہ علم بیان کی ایک صنعت کا نام ہے جس میں زوائدات کو دور کر کے صرف ایک

شغل سے تعرض ۔ کہتے ہیں جیسے گل جس کے معنے ہیں گلاب کا پھول مگر بقاعدہ تجرید مطلق پھول کے
استعمال ہونے لگا مؤنث ۔

تجلّی بفتحتین و تشدید لام مکسور بقول بہار بمعنی جلوہ کردن و فرماید کہ بیدق از تشبیہات اوست و بالفظ تراویدن و داشتن و دمیدن و شکستن و کردن مستعمل مؤلف عرض کند کہ لغت عربیاست صاحب منتخب بمعنی روشن و آشکارا شدن و جلوہ کردن آوردہ فارسیان این را بمعنی روشنی و فروغ بترکیب فارسی استعمال کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) تجلّی بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ آشکارا ہونا ۔ روشنی ۔ نور ۔ جلوہ ۔ جھلک ۔ چمک ۔

(الف) تجلّی افروختن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت ۔ (حزین اصفہانی سے) شاخ از شگوفہ صبح تجلّی فروز شد ٭ چون زلف یار ظلمت شب تار تار شد ٭ مؤلف عرض کند کہ از سندش مصدر (ب) تجلّی افروز شدن بمعنی روشن شدن پیداست استعمال این بحذف الف عیبی ندارد کہ افروز و (فروز مخفف آن) ہر دو یکی است و (تجلّی افروز) اسم فاعل ترکیبی است از ینا سند مصدر الف پیدا کردن عجب است و در سند مذکور استعمال مصدر افروختن ہم ثابت بلکہ افروزیدن است پس بخیال ما از سند تجلّی افروز) مصدر (تجلّی افروزیدن) قائم کردن ہم درست نباشد باین حال الف را بمعنی فروغ ظاہر کردن توان گرفت (اردو) الف فروغ ظاہر کرنا ۔ (ب) روشن ہونا ۔

تجلّی اوّل اصطلاح ۔ بقول انندبہار الغہ مظہر العجائب کنایہ از سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس و مرکب توصیفی است (اردو) مصدر کا مکاشفہ

صلی اللہ علیہ وسلم۔ مذکر۔

تجلّی تراویدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فروغ ظاہر شدن است (زلالی خوانساری ؎) تجلّی می تراود از لب بام ٭ ہمہ در عکس ساقی می رود کام ٭ (اردو) تجلّی ظاہر ہونا۔ روشنی نظر آنا۔ تجلّی ٹپکنا بھی کہہ سکتے ہیں۔

(الف) **تجلّی خاستن** مصدر اصطلاحی

(ب) **تجلّی خیز** صاحب آصفی ذکر ہر دو کردہ از معنی ساکت۔ بہار بذکر ب می فرماید کہ معروف **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم الف و ب ہر دو را بر زبان دارند الف بمعنی بلند شدن روشنی و ظاہر شدنش و ب اسم فاعل ترکیبی است بمعنی روشن و ....

(ج) **تجلّی خیز شدن** مرادف الف و د

(د) **تجلّی خیز کردن** متعدی آن کہ روشن کردن باشد (ظہوری ؎) زہی طلعت تجلّی خیز شد چشم تماشائی ٭ نظر ہا جملہ رخشان گشتہ رخسار اینچنین باید ٭ (ولہ ؎) کرد آئینہ را تجلّی خیز ٭ از مہ و مہر ساختش لبریز ٭ (اردو) الف و ج۔ روشن ہونا۔ (ب) روشن (د) روشن کرنا

تجلّی داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی روشن بودن است (اثر شیرازی ؎) در دل ہر ذرہ چون دارد تجلّی حسن او ٭ ترسم اندازد ہوالیش بر در دلہا مرا ٭ مخفی مباد کہ سند بالاستقلال بمصدر داریدن است (اردو) تجلّی رکھنا روشن ہونا۔

تجلّی دمیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی ظاہر شدن تجلّی است (شانی مشہدی ؎) کوہی سلمی کہ تجلّی دمد از خاک آنجا ٭ طور خشت و کلیمش ہمہ غمناک آنجا ٭ (اردو)

تجلّی۔ فروغ۔ روشنی ظاہر ہونا۔

تجلّی زاده اصطلاح۔ بقول بہار و آنند معروف **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ از معشوق باشد یعنی کسی کہ سر تا پا روشن و نورانی باشد۔ (سراج المحققین ؎) نویسم گر بوصف آن تجلّی زاده مصراعی ٭ برنگ رشتہ ہای شمع سوزد تار سطرہا ٭ (اردو) معشوق۔ مذکر۔

تجلّی زار اصطلاح۔ بقول بہار و آنند معروف **مؤلف** عرض کند کہ از عالم گلزار یعنی جائی کہ دران روشنی بسیار باشد (جامی ؎) غنچہ سان از دست برد غمزۂ خوبان مرا ٭ ہر تجلّی زار چاک سینہ صبح محشر است ٭ (اردو) تجلّی زار اُس مقام کو کہہ سکتے ہیں جہاں بہت روشنی ہو۔ مذکر۔

(الف) **تجلّی ساختن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی روشن کردن باشد و از سند پیش کرده اش ---------

(ب) **تجلّی ساز** پیداست کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی روشن کننده (حزین ؎) دیوان محفل کہ شمع من تجلّی ساز می آید ٭ اگر طور است چون پروانہ در پرواز می آید ٭ مخفی مباد کہ (سازیدن) مرادف ساختن است کہ بجایش می آید و ب تعلق باسازیدن دارد نہ ساختن (اردو) الف روشن کرنا (ب) روشن کرنے والا

(الف) **تجلّی سنج**
(ب) **تجلّی سنج شدن**
(ج) **تجلّی سنج کردن**
(د) **تجلّی سنجیدن**
اصطلاح۔ بہار بذکر الف بمعرفت قانع **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی کنایہ از روشن کننده (ظہوری ؎) عشق ہر جا کہ شد تجلّی سنج ٭ بہ ترازوئے طور سنگ نہاد ٭ و (ب و د) بمعنی روشن شدن است و ج متعدی آن یعنی روشن گردانیدن (ولہ ؎) تجلّی سنج خود را می توان کرد ٭

نکہ صید اریبزان دل شب ؎ مخفی مباد کہ تجلّی سنج
ازعالم سخن سنج است کہ شاعر را گفتہ اند (اردو)
الف۔ روشن کرنے والا۔ روشن۔ ب۔
(د) روشن ہونا (ج) روشن کرنا۔

تجلّی شکستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف عرض
کند کہ از سندش (تجلّی شکستن در آئینہ) پیداست
پس این بمعنی زائل کردن تجلّی باشد (ظہوری
سہ) تجلّی در آئینہ جان شکست ؎ اگر نقش با
سادہ رویان نشست ؎ (اردو) فروغ زائل (تجلّی)
کرنا۔ روشنی ہٹانا۔

تجلّی شہودی اصطلاح۔ بقول انند (لغت) تحقیق
و بتشدید لام ظہور وجود است کہ مسمّی است
باسم النور آن ظہور حق است بصور اسماء در
اکوان کہ اسماء صور الٰہیہ اند و آن ظہور بنفس الرحمٰن
است مؤلّف عرض کند کہ مرکب توصیفی باشد
(اردو) تجلّی باری تعالیٰ شانہ۔ مؤنث۔

تجلّی فروزشدن مصدر اصطلاحی۔ ہمان
تجلّی افروزشدن است کہ بجایش گذشت و سند
این مصدر اینجا نگذرد (اردو) دیکھو تجلّی افروز شدن

تجلّی قیامت استعمال۔ بہار ذکر این کردہ گوید
کہ از اسمای محبوب است و سندش از ملّا محمود
جامی است (سہ) در آتشم نشاند تجلّی قیامتی
کو پہلوی شمع طور زند عکس من در آب ؎ مؤلّف
عرض کند کہ از سند بالا قیامت نشاندن بمعنی قیامت
قائم کردن است و فاعل آن تجلّی پس سند بالا
برای تجلّی قیامت نیست اگر تجلّی قیامت کار
گیریم کنایہ از آفتاب قیامت توان گرفت مرکب
اضافی (اردو) دیکھو آفتاب قیامت۔ مذکر

تجلّی کدہ استعمال۔ بہار ذکر این کردہ
بمعنی ساکت مؤلّف عرض کند کہ مقام تجلّی را
گویند (خان آرزو سہ) تادلم گشتہ تجلّی کدۂ
حسن چو شمع ؎ آرزو جز قدمم سجدہ گہی نیست
مرا ؎ (اردو) تجلّی کدہ اس مقام کو کہہ سکتے ہیں

جہان روشنی ہو تجلی گاہ ۔

تجلی کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی پرتو افگندن و ظاہر کردن فروغ است (والہ ہروی سہ) بدون پردہ تجلی چو کرد حسن بہ تکبیر کفر یا بہیمت دین بدین شکست بہ (ظہوری سہ) تجلی کرد برطور تماشا شعلہ معنی بچکہ ذکر پرتوش در قصہ این لن ترانی کنید بہ (اردو) تجلی کرنا ۔

تجلی گاہ استعمال ۔ بہار بمعروف قانع

مؤلف عرض کند که مرادف ہمان تجلی کدہ (ضمیر اصفہانی زبان راسخ سہ) ہوائی تاختن بجان آمد کردید بہ دلی خون شد تجلی گاہ گردید بہ (اردو) تجلی گاہ ۔ مؤنث ۔ اُس مقام کو کہہ سکتے ہیں جہاں تجلی ہو جیسے خوابگاہ ۔

تجلی نمودن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند بمشاہدہ تجلی کنانیدن کسی را (عرفی سہ) تا شکسته کجه چراغ درآید تجلیوتم بہ بنمایش تجلی طور از حریم خویش بہ (اردو) تجلی دکھانا ۔

(الف) **تجیر** بقول روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی حصار ۔ صاحب رہنما بہ دیوار پارچہ قانع که چارسو باشد و صاحب بہار بحوالہ معاصرین عجم گوید که تجیر و تجیرہ ہر دو مرادف قنات خیمہ که ذکرش بہ (از ارشد گاہ) گذشت ۔ صاحب فدائی که یکی از علمای معاصر عجم بودہ می فرماید که ہمان قنات **مؤلف** گوید که قنات مقرر قنات ترکی است و ما تجیر را اسم جامد فارسی جدید دانیم و تجیرہ که می آید مزید علیہ این و صاحب روزنامہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) **تجیر کشیدن** بمعنی (۱) احاطہ کردن آوردہ و ذکر (تجیر کشیدہ) بمعنی احاطہ کردہ می کند **مؤلف** عرض کند که این کنایہ باشد و معنی حقیقی این (۲) قنات قائم کردن است (اردو)

(الف) قنات ۔ مؤنث ۔ دیکھو از خیمہ (ب) (۱) احاطہ کرنا (۲) قنات کھینچنا یا گھیرنا بقول آصفیہ ۔ پردے کی دیوار کھڑی کرنا خیمہ کے چاروں طرف یا صحن میں کپڑے کا پردہ لگانا ۔

تجیرہ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار و بقول بول چال بحوالۂ معاصرین عجم مرادف ہمان تجیر کہ بجایش گذشت مؤلف عرض کند کہ فرید علیہ آن (اردو) قنات ۔ مؤنث ۔ دیکھو تجیر

فوقانی باحای حطی

تحت بقول منتخب بالفتح لغت عربست بمعنی زیر کہ مقابل فوق است مؤلف عرض کند کہ در بعض مرکبات این را عجمی هم استعمال میکنند چنانکہ در (تحت القہوہ) می آید (اردو) تحت بقول آصفیہ عربی اسم مذکر نیچے کا حصہ بخلاف فوق ۔ نیچے تلے

تحت الحنک اصطلاح ۔ بقول بہار و بحر و وارستہ بفتح حای دوم و نون نوعی از بندش دستار و آنچنان است کہ زیادہ در انتہای بستن عمامہ یک پیچ را از زیر زنخ می گذرانند و این در بعضی از مذاہب مسنون است و حنک بحرکت زیر زنخ (صائب ۔) ہیچکس منکر تحت الحنک واعظ نیست ہا این قدر ہست کہ چسپان تر ازین می باید ۔ صاحب تحقیق الاصطلاح می فرماید کہ شعار ارباب عمایم امامیہ است کہ زیر زنخ را گوشۂ دستار بندند ہمین است تحت الحنک مؤلف عرض کند کہ بعض معاصرین عجم این مرکب فارسی زبان را استعمال فارسیان دانند (اردو) تحت الحنک ۔ عمامہ بندی کے ایک خاص طریقہ کا نام ہے جس میں ایک پیچ زیر زنخدان بھی ہوتا ہے ۔ مذکر ۔

تحت الشعاع اصطلاح ۔ صاحبان بحر و آنند گویند کہ کنایہ از دو روز یا سہ روز کہ در آخر ہر ماہ جرم قمر از غایت باریکی در زیر شعاع شمس از نظر معدوم می گردد ۔ بقول صاحب غیاث این ایام منحوس است مؤلف عرض کند کہ

صاحب اند این را استعمال عرب گفته و موضوع صاحب بحر برخلاف آنست (اردو) وہ دو یا تین دن جو آخر ماہ مین واقع ہوتے ہین جن مین چاند کمال باریکی کی وجہ سے شعاع آفتاب مین چھپا رہتا ہے ۔ مذکر ۔

(الف) **تحت القهوه** اصطلاح ۔ بقول بہار و بحر قدری از طعام کہ پیش از خوردن قہوہ خورند از عالم ناشتا شکنی (محمد سعید اشرف ـــہ) ز تحت القهوه خواہنا آنچنان پیدا کہ نتوان کرد ما فوقش تصور ہا ہمی فرمایند کہ ـــــــ

(ب) **تحت القهوه کردن** بمعنی خوردن ۔ تحت القهوه مستعمل چنانکہ گویند " شما تحت القهوه کردہ اید " خان آرزو در چراغ ہدایت ذکر (الف) کردہ گوید کہ لفظ عربی است و صاحب انند ہم این را لغت عربی داند **مؤلف** عرض کند کہ تحت دریجا بمعنی قبل است بر سبیل مجاز و (ب) (از قبیل ناشتہ کردن) و استعمال این مرکب با فارسی زبان مخصوص (اردو) الف وہ ناشتا جو کافی پینے سے پہلے کریں (ب) کافی پینے سے پہلے ناشتہ کرنا ۔

تحرّم بقول بہار حرام زادگی می فرماید کہ این تصرف فارسی زبانان متعربیست و در ملحقات برہان ذکر این آمدہ کہ بفتحتین است و ضم میم و گویند کہ این لفظ را فارسیان وضع کردہ اند و از حرام زادہ مشتق صاحبان سروری و مؤید ہم ذکر این فرمودہ اند **مؤلف** عرض کند کہ این مشتق از حرام زادگی نیست بلکہ این اسم جامد فارسی است کہ بصورت مصدر عربی از مادۂ حرام زادہ وضع شدہ بعضی از معاصرین فارسی دان گویند کہ این ظرافت است و نباید ما را استعمال این کرد و گو ہم کہ چنین گفتن حماقت است معاصرین عجم استعمال این قسم الفاظ را غلط ندانند و متعربیست ہمین است (اردو) حرام زادگی ۔ مؤنث ۔

(الف) **تحریر** — بقول بہار و وارستہ بمعنی (۱) نوشتن می فرمایند که فارسیان (۲) بمعنی خطوطی استعمال کنند که بر گرد و اگرد کاغذ و تصاویر کشند (سالک یزدی سے) مانی از شرم رخت تصویر نتواند کشید ؛ گو ور کشد همچون خطت تحریر نتواند کشید ؛؛ (محتشم کاشی سے) تا خطت یافته تحریر رخ ساده رخان ؛ گو بپیش رخسار تو نقشی است که بی تحریر است ؛؛ بہار صراحت مزید کنند که بالفظ شدن و کردن و کشیدن مستعمل و گوید که (۳) بمعنی پیچیده آواز کشیدن موسیقیان است (ظهوری سے) از نغمهٔ شاه زهره کیج افتاده است ؛؛ اینجا نغمات جمله پیچ افتاده است ؛؛ هر غوله شود صد از تحریر نشش [illegible] زان ره ؛ ره گوش پیچ پیچ افتاده است ؛؛ **مؤلف** عرض کند که لغت عربیست بمعنی اوّل بمعنی کتابت و بمعنی دوم و سوم مفرس باشد و معنی دوم مجاز معنی اوّل طرز تحقیق بہار نسبت معنی سوم خوش نمی نماید بلکه بمعنی سوم تحریش است که فارسیان استعمال جمع آن هم بقاعدهٔ عربی کرده اند و خان آرزو در چراغ ہدایت ذکر معنی دوم کرده و صاحب تحقیق الاصطلاحات ذکر معنی سوم فرموده (اردو) تحریر بقول آصفیہ مؤنث (۱) کتابت (۲) ہلکی لکیر وہ باریک خط جو موقلم سے نقوش و تصاویر وغیرہ [illegible] مطلق لکیر مطلق خط (۳) آہنگ۔ دیکھو آہنج کے پانچویں معنے۔

تحریر ریختن — مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی تحریر کشیدن است بمعنی دوم تحریر (نثر ظهوری) اگر از تحریک باد موجهٔ آب بہم آمیختگی تحریر ریز است ؛؛ (اردو) دیکھو تحریر کشیدن۔

تحریر شدن — استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی نوشته شدن و رقم یافتن و رقم شدن است لازم تحریر کردن که می آید معاصرین عجم بر زبان دارند گویند که نامه بنام نامی [illegible]

تحریر شد (اردو) لکھا جانا۔

تحریر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی نوشتن است (سنجر کاشی ے) نیازنامہ فرستادہ ام بدین مضمون ؛ چنین تحریر دل و دیدہ کردہ ام تحریر ؛ (اردو) تحریر کرنا۔ لکھنا۔ رقم کرنا۔

تحریر کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی جدول و خط کشیدن بر صفحات کتابت یا اطراف نقش و تصویر۔ سند این بر لفظ تحریر گذشت (اردو) تحریر کھینچنا۔ کسی تصویر یا کتابت کے صفحہ کے اطراف جدول کھینچنا۔

تحریر یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر اینہا کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مراد تحریر شدن است (نثر نصیرای بدخشانی) رسالۂ حل معما تحریر یافتہ و بشجرۂ مبارکہ موسوم گشتہ (اردو) تحریر پانا۔ تحریر کیا جانا۔ تحریر ہونا۔ لکھا جانا۔

(الف) **تحریک** استعمال۔ ب۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار بمعنی

(ب) **تحریک کردن** حکم دادن مؤلف عرض کند کہ الف لغت عربست و بقول منتخب بمعنی جنبانیدن۔ فارسیان این را بمعنی سلسلہ جنبانی چیزی استعمال کنند و با مصادر نحو دہم ترکیب فارسی (ظہوری الف) چو بیگانہ چو رہ بود آری ؛ کہ تحریک آشنا می کردہ ؛ و استعمال ب بر سبیل مجاز است و معنی حقیقی آن سلسلہ جنبانی کردن (اردو) الف تحریک۔ مؤنث۔ سلسلہ جنبانی (ب) تحریک کرنا۔ سلسلہ جنبانی کرنا۔ حکم دینا۔

تحسین بقول بہار آراستن و نیک شمردن مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر سین مہملہ فارسیان استعمال این بمعنی آفرین و مرحبا می کنند و با مصادر فارسی ترکیب

هم چنانکه در ملحقات می آید (صائب ؎) صائب دو چیز می شکند قدر شعر را ٭ تحسین بیوقوف و سکوت سخن شناس ٭ (ظهوری ؎) گم دون نسه زبیم ظهوری بسرکشید ٭ بر زه دہان تیر تحسین شست ماست ٭ (اردو) تحسین ۔ بقول آصفیہ عربی ۔ اسم مؤنث آفرین مرحبا

تحسین برآمدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بلند شدن صدای تحسین و آفرین باشد (ضیای فارسی ؎) دوش بر چرخ عطارد سحر از شعر تو خواند ٭ که بیکبار برآمد ز کواکب تحسین ٭ (اردو) صدای تحسین و آفرین بلند ہونا ۔

(۴۵۵۸)

تحسین خواستن استعمال بمعنی حقیقی است مؤلف عرض کند که موافق قیاس باشد (ظهوری ؎) از تو تحسین صبر می خواهم ٭ شکوه از اضطراب ما غلط است ٭ مخفی مباد که سند بالا متعلق است با مصدر خواهیدن که بجایش می آید و آن مرادف خواستن ۔ (اردو) تحسین و آفرین چاہنا ۔

تحسین داشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که قابل تحسین بودن است (اسیر شهرستانی ؎) صف آرائی میدان محبت نازم ٭ کشته و مرده این معرکه تحسین دارد ٭ (اردو) قابل تحسین و آفرین ہونا ۔

(۴۵۵۹)

تحسین شنیدن استعمال ۔ بمعنی حقیقی یعنی تحسین و آفرین سماعت کردن و مورد تحسین شدن مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری ؎) ظهوری شهرهٔ شهر است در حسن اداآری ٭ اگر دشمن از و تحسین شنید است آفرین کرد است ٭ (اردو) تحسین و آفرین سننا

تحسین کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض

کند کہ بمعنی آفرین گفتن و تعریف کردن (صائب) می کند تحسین خود ہر کس کند تحسین تو ؛ (اردو) تحسین

ص) رتبۂ فکر ترا صائب عروج دیگر است ؛ کرنا۔ آفرین کہنا۔ تعریف کرنا۔ واہ واہ کہنا۔ سراہنا۔

(الف) **تحصیل** بقول منتخب لغت عرب است بالفتح و کسر صاد مہملہ بمعنی جمع کردن و حاصل کردن

چیزی برآوردن **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بمعنی جمع و محاصل و حاصل استعمال کنند

و با مصادر فارسی ہم مرکب می سازند کہ در ملحقات می آید۔ بہار ذکر این بمعنی آمادہ کردن کردہ

و نہ کرد ــــ

- -

(ب) **تحصیل دار** از شفیع اثر سندی آوردہ از معنی ساکت (ص) تا سر دہد از دیر

آمدی سجدہ اش خورشید را ؛ صبح صادق بیسر شد استاد چون تحصیلدار ؛ و صاحب انند نقل بحکم

بہار بخیال ما (ب) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی جمع کنندہ و محاصل وصول کنندہ (اردو)

(الف) تحصیل۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث خراج محصول **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ جمع اور

محاصل اور حاصل (ب) تحصیلدار۔ بقولہ اسم مذکر۔ محصل۔ وصول کرنے والا۔ وہ سرکاری

عہدہ دار جو زمین کی مالگذاری اور محاصل وصول کرتا ہے۔

تحصیل داشتن استعمال۔ صاحب آصفی بمصدر داریدن نہ داشتن و تحصیل داشتن

ذکر این کردہ از معنی ساکت و از کلام اثر شیرازی بمعنی جمع داشتن است و بس (اردو) جمع

کہ بر تحصیل دار گذشت سند این آوردہ **مؤلف** رکھنا۔ محاصل وصول شدہ رکھنا۔

عرض کند کہ تسامح اوست کہ داریدن و داشتن ہر دو (الف) **تحصیل فرمودن** استعمال۔ صاحب

مصادر مرادف یکدیگر است و تحصیل دار متعلق (ب) **تحصیل کردن** آصفی ذکرش بسہ

(ج) تحصیل نمودن | کرده ازمعنی ساکت
مؤلف عرض کند که الف و ب و ج بمعنی
حاصل کردن است (ناظم هروی ؎) ز شاه
بصریم بر طبق مقصود به سفارش نامه ها تحصیل
فرمودیم (صائب ؎) چون لاله درین سبز چمن داغ جگر سوز
تحصیل نمائیم بسیار توان کرد ها (نثر حزین اصفهانی)
در مبادی احوال مدرسه نشینی اختیار و قلیل تحصیلی نموده
(اردو) الف حاصل فرمانا ب و ج حاصل کرنا

تحصین | بقول صاحب بول چال کنایه معاصرین عجم بمعنی مورچال و حصار مؤلف عرض کند که
در عربی زبان بقول منتخب بالفتح و کسر صاد مهمله بمعنی باره برآوردن گرد شهر است پس استعمال معاصرین
برای مورچال بسبیل تفریس می نماید ـ مورچال در فارسی زبان مغاکی را گویند که بجهت گرفتن قلعه ها
در اطراف آن کنند و نیز حصار (اردو) مورچا بقول آصفیه ـ مذکر ـ وه گڑھا جو قلعه کے چاروں
طرف کھود دیتے ہیں ـ کھائی ـ خندق ـ حصار ـ

تحفه | بقول بهار بالضم (۱) ارمغان و تحائف جمع آن و برگوار از صفات اوست می فرماید
که با لفظ بستن بمعنی تحفه ترتیب دادن مستعمل ـ خان آرزو در چراغ هدایت می فرماید که بلفظ بستن
و (۲) بمعنی غریب و عجیب مجاز آن چنانکه گویند ؏ فلان چیز تحفه است ؏ و (۳) بمعنی تحفگی هم
مؤلف عرض کند که لغت عرب است به تای مدوره فارسیان بقاعدهٔ خود استعمال این
به های هوز آخره می کنند و با مصادر خود بترکیب فارسی استعمال می نمایند که در ملحقات می آید
و هیچ تخصیص مصدر بستن با او نیست (ظهوری ؎) بر کمر تحفهٔ جان قاصد دل گشته روان تا
ایمن از راه زنان باد فرستاده ما ها (سلیم ؎) باغبان خلد از گلزار ما گل می برد ها همچو
تخم گل به تحفه تخم بلبل می برد ها مخفی مباد که معنی دوم بسیار خوب است که اکثر تحفه وار مغان

خوش و خوب می باشد (اردو) تحفہ (۱) بقول آصفیہ عربی۔ مذکر۔ ارمغان۔ ہدیہ۔ سوغات (۲) عجیب۔ انوکھا۔ طرفہ۔ عمدہ۔ بہتر۔ اچھا۔ نفیس۔ نادر۔ (۳) تحفگی بقول او اسم مؤنث۔ عمدگی خوبی لیکن معنی سوم کا خالص ترجمہ۔ تحفہ دینا ہے بمعنی حاصل بالمصدر۔

تحفہ آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است مرادف آوردن ارمغان کہ در ممدودہ گذشت (عرفی ؎) کنون کہ معرفت حاصل است زود بیارید باستعانت آن کحل تحفہ مقدور۔ (اردو) تحفہ لانا۔ دیکھو آوردن ارمغان۔

تحفہ برداشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ قبول کردن تحفہ و ارمغان است (ناظم ہروی ؎) برداشت تحفہ مشت غباری ز خاک ما آن خود گذشتہ کہ بکوی شما گذشت (اردو) تحفہ قبول کرنا۔ تحفہ لینا۔

تحفہ بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بردن ارمغان باشد (کاتبی نیشاپوری ؎) سوی آن تحفہ ہمی جان زمین ای باد ببر کہ نیست چیزی دگرم ہر چہ خدا داد ببر (اردو) تحفہ لے جانا۔

تحفہ بستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی گوید کہ تحفہ ترتیب دادن باشد مؤلف عرض کند کہ تحفہ قرار دادن و درست کردن است (والہ ہروی ؎) تحفہ نہ جان لبت ام شاہ ہری را [illegible] دم روح القدس بہار ہری را۔ (اردو) تحفہ قرار دینا۔ تحفہ تیار کرنا۔

تحفہ بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ متعدی مصدر گذشتہ یعنی تحفہ قرار یافتن است

(نظیری نیشاپوری ؎) دل شکستہ بود تحفہ خزینہ
ما را ۔ نگین ملک توان ساخت زآبگینہ ما ۔ (اردو)
تحفہ ہونا تحفہ قرار پانا۔

(الف) **تحفہ پذیر** استعمال ۔ ب بمعنی
(ب) **تحفہ پذیرفتن** حقیقی یعنی قبول کردن

(۲۹۵۳)

تحفہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است
(ظہوری ؎) عشق اگر تحفہ پذیر است دل وجان
ہست ۔ شوق اگر بر سر لطفست گریبانی ہست ۔
معنی مبادکہ (الف) درین شعر اسم فاعل ترکیبی
است بمعنی قبول کنندہ تحفہ (اردو) الف
تحفہ قبول کرنے والا (ب) تحفہ قبول کرنا۔

تحفہ خواستن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ ازمعنی ساکت مؤلف عرض کند
کہ بمعنی حقیقی خواہش ارمغان کردن (اثیر
اخسیکتی ؎) تحفہ می خواست عفت گفتمش ۔
نیست حالی چیز بجانم دسترس ۔ (اردو) تحفہ چاہنا

تحفہ دادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ ازمعنی ساکت مؤلف عرض کند کہ
بمعنی پیش کردن تحفہ (حافظ شیراز ؎) بروای
زاہد وبر دردکشان خردہ مگیر ۔ کہ ندادند جز این
تحفہ بما روز الست ۔ (اردو) تحفہ دینا۔

تحفہ داشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ ازمعنی ساکت مؤلف عرض کند کہ
بمعنی حقیقی است (شفائی اصفہانی ؎) بہتر
ز آفتاب فلک تحفہ نداشت ۔ دادش بخاک پای
تو و توتیا گرفت ۔ (اردو) تحفہ رکھنا۔

(۲۹۵۴)

تحفہ شدن استعمال ۔ بمعنی قرار یافتن تحفہ
مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است (ظہوری
؎) شکر فرصت فوت می گردد مزن بر انتقام ۔
جملہ تقصیرات باید تحفہ نسیان شود ۔ (اردو)
تحفہ ہونا۔

تحفہ فرستادن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ ازمعنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ بمعنی حقیقی است (مولوی رومی ؎)

خاک سگان درت تحفہ فرستم بچشم ؎ تا ببرم
زیر خاک بہر مباہات را ؎ (اردو) تحفہ بھیجنا۔

تحفہ کردن اصطلاح۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ تحفہ
قرار دادن است (عرفی ؎) می خواست تحفہ
تو کند باغ خلد را ؎ از روی ہمت تو حیا کرد روزگار
؎ (اردو) تحفہ قرار دینا۔

تحفہ گشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ
پیش کردن تحفہ باشد (ناظم ہروی ؎) کشید از تحفہ
ہای مصر چندان ؎ کہ شد گنجینہ دار عقل حیران
؎ (اردو) تحفہ پیش کرنا۔

تحفہ گردیدن استعمال۔ مرادف تحفہ شدن
است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس (ظہوری ؎)
گر تحفہ زہر چشم تو گردد ؎ ہمہ چاشنیہا زشکر
گرفتند ؎ (اردو) دیکھو تحفہ شدن۔

تحقیق بقول بہار و منتخب درست و راست کردن مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است
بالفتح و کسر قاف۔ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر مرکب میکنند با مصادر فرس کہ در
ملحقات می آید (ظہوری ؎) در رہ شرح عشق می پوییم ؎ پردہ تحقیق پی بمذہب ما ؎ او لہ
؎) در دم نگذاشت رازی بر لبم حرفی نماند ؎ زین ہمہ تحقیق پندارم کہ محرم عاشقستت ؎
(اردو) تحقیق بقول آصفیہ۔ مؤنث۔ جانچ۔ چھان بین۔ تلاش۔ درست۔ راست۔

تحقیق داشتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ واقف بحقیقت بودن (حسابی نطنزی
؎) شب او بفردوست و غیر و صحبت مے
خلوت خالی ؎ من این تحقیق حال از پی بصحبت
بردہ دارم ؎ (اردو) حقیقت حال سے
واقف ہونا۔

تحقیق کردن استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که به حقیقت رسیدن است (حافظ شیرازی ع) جهان و کار جهان جمله هیچ در هیچ است هزار بار من این نکته کرده‌ام تحقیق ۔ (اردو) تحقیق کرنا۔

تحکّم بقول بہار بمعنی حکومت نمودن برکسی می فرماید که بالفظ بردن و کردن مستعمل مؤلف عرض کند که لغت عرب است بفتح اول و دوم و ضم کاف مشدد فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر گرفته با مصادر خود مرکب کرده بمعنی مصادر می استعمال می کنند و سند این در ملحقات می آید (اردو) تحکّم ۔ بقول آصفیہ عربی ۔ اسم مذکر ۔ زبردستی کی حکومت ۔ دعوی ۔ زبردستی

تحکّم بردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی حکم قبول کردن و مورد تحکّم شدن و اطاعت کردن (سعدی شیرازی ع) سخت است پس از جاه تحکّم بردن خو کرده بناز جور مردم بردن (اردو) حکم کی تعمیل کرنا ۔ اطاعت کرنا ۔

تحکّم کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که متعدی مصدر گذشته بمعنی حکومت کردن و تحکّم دادن (سعدی ع) تحکّم کند سیر بر بوی گل (اردو) حکومت کرنا ۔ تحکّم کرنا بھی کہہ سکتے ہیں ۔

تحکّم کشیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که اطاعت کردن و مورد حکومت شدن مرادف تحکّم بردن است (ناظم هروی ع) تحکّم تا کی از مینا کشد سنگ بتحمل بشکن از این تنگ آوردن تنگ (اردو) دیکھو تحکّم بردن ۔

(الف) تحلیل قسم اصطلاح ۔ بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات کار کردن بقدر حلال کردن قسم و این را در محل تقلیل فعل استعمال کنند مثل جلسه خطیب و استعمال این در اشعار

عربی بسیار و در فارسی ہم آمدہ (میر آزاد بلگرامی سہ) قد تحلیل کردن سوگند بہ پرکعف دست او قرار ودرم ۔ مؤلف عرض کند کہ محقق نازک خیال از کلام جد ماجد خود سندی کہ آوردہ از آن اخذ اصطلاح درست نکرد از ہمین سند شاعر عہد شہزادہ سعدہ ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) **تحلیل کردن سوگند** پیداست قسم را بجای سوگند شاندن یعنی نداردکہ مراد قسم سوگند است ولیکن الف از شعر میر آزاد نمی برآید (اردو) قسم کو حلال کرنا یعنی جس کام کے لئے قسم کھائی ہے اس کو ہاتھ لگانا ۔

تحمّل بقول آصفی و منتخب لغت عرب است بمعنی برخود رنج و مشقت نہادن و از بیاکی برداشتن مؤلف عرض کند کہ فارسیان استعمال این بمعنی برداشت می کنند و استعمال این با مصادر فرس چنانکہ در ملحقات می آید (ظہوری سہ) بر شعلہ نگاہ نکردیم جان سپند بہ دل سوخت بر تحمل با اضطراب رابہ (اردو) تحمل ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ برداشت صبر ۔ شکیبائی ۔

تحمّل آزمودن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ امتحان صبر و شکیب کردن است (محتشم کاشی سہ) تحمل بجفا آزمودنا می خواست بہ وگر غلط نکنم خواہد آزمود شدنہ بہ (اردو) صبر و تحمل کو آزمانا ۔ امتحان کرنا ۔

تحمّل بودن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ صبر و شکیب حاصل بودن است (عصمت بخاری سہ) ناگاہش از دیدن نا بود سے کہ شکست و پیمانہ را تحمل بار گران نہ بود بہ (اردو) تحمل ہونا ۔ صبر و تحمل ہونا ۔ برداشت ہونا ۔

تحمّل داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی متحمّل بودن و از صفت شکیبائی متصف بودن (عرفی شیرازی ؎) پیش از وجود صلب فلک بود ذات تو ٭ کی داشتی تحمّل بار گران علم ٭ (اردو) متحمّل ہونا۔

تحمّل کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ صبر و شکیبائی کردن است (حافظ شیراز ؎) ساغر ما کہ حریفان دگر می نوشند ٭ ما تحمّل نکنیم از تو روا می داری ٭ (اردو) تحمّل کرنا۔ صبر کرنا۔ برداشت کرنا۔

تحمیق بقول بہار کسی را احمق خواندن۔ فرماید کہ بالفظ کردن مستعمل (خواجہ شیراز ؎) بخندہ گفت کہ حافظ غلام طبع توام ٭ بہ بین کہ تا بچہ حدّم می کند تحمیق ٭ **مؤلّف** عرض کند کہ بالفتح و کسر میم بقول اشتہ لغت عرب است فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر گرفتہ با مصدر کردن بمعنی مصدری استعمال کردند (اردو) احمق بنانا جیسے ''وہ مجھکو احمق بناتے ہیں''۔

تحویل بقول آصفی سپردن و اظہار کردن۔ صاحب منتخب این را بمعنی برگردیدن و برگردانیدن آوردہ۔ صاحب غیاث بحوالہ کشف اللغات بمعنی سپردن و حوالہ نمودن و داخل شدن ہم نوشتہ **مؤلّف** عرض کند کہ فارسیان این را بالفتح و کسر واو بمعنی تفویض و سپردگی استعمال کردہ با مصادر فرس ہم مرکّب سازند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) تحویل دل است صبر و طاقت ٭ خرجش بحساب بی حساب است ٭ (اردو) تحویل۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ سپردگی۔ ودیعت۔ حوالگی۔ امانت۔

تحویل باشیدن استعمال ۔ بمعنی سپرد
بودن است **مؤلف** عرض کند کہ بموافق قیاس است
و باشیدن بجایش گذشت (ظہوری سہ) ہر دم
کند مسیحا جانی بجسم خود نقل ۔ روزی کہ عمر عشق شما
تحویل باد باشد ۔ (اردو) سپرد کیا جانا ۔
تحویل میں ہونا جیسا "یہہ مال ان کے تحویل
میں ہے وہ اس کے ذمہ دار ہیں"

تحویلدار اصطلاح ۔ بقول بحر و بہار و
انند آنکہ چیزی تحویل او کنند ۔ صاحب آصفی
مصدر (تحویل داشتن) را بحوالہ تحویلدار
قائم کردہ **مؤلف** گوید کہ تسامح اوست
تحویلدار اسم فاعل ترکیبی است و تحویل داشتن
محاورہ زبان نیست و نہ دارا امر حاضر مصدر
داشتن بلکہ متعلق بہ داریدن بالجملہ تحویلدار
بر زبان معاصرین عجم بمعنی خزانہ دار و خزانچی
مستعمل است و بلحاظ ہمین تخصیص با استعمال
این را شرف می گوییم (اردو) تحویلدار
بقول آصفیہ ۔ اسم مذکر ۔ بمعنی خزانچی اور فوطہ دار

تحویل شدن استعمال ۔ بمعنی سپرد شدن
است **مؤلف** عرض کند کہ لازم تحویل کردن
(ظہوری سہ) خرج کردم صبر و آرامی کہ شد
تحویل دل ۔ باقی نگذاشتم از فاضل دفتر ہیچ
(اردو) تفویض ہونا ۔ حوالہ کیا جانا ۔ سپرد ہونا ۔

تحویل کردن چیزی مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار و
بحر (۱) معروف و (۲) اظہار کردن چیزی (ملا سمیع
ملا) صحت ذات ترا بہر تصدق ہر روز ۔ خازن چرخ
بخورشید کند زر تحویل ۔ (تاثیر سہ) تا ز تحویل کند آنکہ
بعاشق شب و روز ۔ چہ حسابست کہ ہرگز
نگرفتش بحساب ۔ بہار ذکر (تحویل کردن)
بہر دو معنی کردہ و نسبت معنی اول می فرماید
کہ سپردن است **مؤلف** عرض کند کہ بموافق قیاس
(اردو) (۱) تحویل کرنا (۲) کسی چیز کو ظاہر کرنا

تخ بقول برہان و ناصری و جامع و سراج بفتح اول و سکون ثانی ثفل کنجد روغن کشیدہ را گویند صاحب محیط گوید کُنجا ۔ کہ ہندی کھلی نامند مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) کھلی ۔ مؤنث ۔ دیکھو بُنشیہ ۔

(الف) **تخار** بقول ناصری و جامع و انند بالفتح نام پادشاہ دہستان کہ بلخ و بامیان باشد و او از جبابرۂ لشکر کیخسرو بود ۔

(ب) **تخارستان** بقول منتخب و اینجا تخارستان است علیا و سفلی دارد و در جانب شرقی بلخ و غربی جیحون و از تخارستان علیا تا بلخ سی فرسنگ و تخارستان سفلی در شرقی تخارستان علیا و ایضاً در غربی جیحون و پایۂ تخت تخارستان شہر طالقان و بدیگری اندراب و سمنگان میباشد و حد شرقی آن به بدخشان متصل می شود و تہندر نام شہر کہنہ کہ کہن دز را معرب کردہ تہندز گویند مؤلف عرض کند کہ الف علم است و ب موسوم بہ الف (اردو) الف تخارستان کے پادشاہ کا نام (ب) تخارستان ایک ملک کا نام ۔ مذکر ۔

تخت بقول بہار (۱) بمعنی اریکہ می فرماید کہ بدین معنی مشترک در عربی و بر تخت نشاندن و نشاندن محاورۂ معروف است ۔ صراحت ہم می کند کہ (۲) مخفف تختہ کہ شالہا و دیباہا و امثال آن دران نہادہ اطراف آن را بطناب محکم بربندند تا از صدمت چین و شکنج محفوظ باشد و نیز (۳) کنایہ از حوض [illegible] بہار [illegible] ابوطالب کلیم (ف) تخت فی ہر گُم گلستانی زمرد سبزہ اش آبش الماس است [illegible] شیشہ گر است [illegible] (نظامی ف) ز گنجینہ ماہی کہ در تخت پُر از درج پر بود و دیبا و تخت [illegible] جہل پیل با تخت و پیکستوان [illegible] بلند و [illegible]

سخت استخوان چو وارسته بذکر معنی اوّل گوید که (۴) چاق شدن دماغ از نشه (محسن تاثیر ـه)
چو نیست تخت دماغت سخن بگو تاثیر ٭ که شاه بیت بلند تو باب اورنگ است ٭ خان آرزو در
چراغ هدایت گوید که لفظ عربی است بمعنی سریر و فارسیان بکمال رسیدن دماغ مطلقا و رسیدن نشه
افیون خصوصاً آرند چنانکه گویند افیون فلانی تخت شده و همان سند تاثیر را درینجا نقل می کند که
بالا گذشت صاحب جامع بر معروف قانع که مقصود شما غیر از معنی اوّل نباشد ـ صاحب سواد السبیل
این را بمعنی اوّل معرّب داند و می فرماید که لغت فارسی است بمعنی لوح و سریر ـ صاحب قند فارسی
که یکی از علمای معاصر عجم بود نسبت معنی اوّل گوید که سندلی فراخ و بلندی که پادشاهان ... بر
بر آن نشینند و می فرماید که اینکه برخی آن را تازی هم دانسته اند درست نیست زیرا که تخت تا همین
هم در پارسی پیش از آمیزش زبان فارسی بود با تازی و اگر تازیان آن را همچنین هم بکار می برده
باشند هم پروائی نیست پایانش اینکه آن را مانند آدم و زمان و دولت و کرسی و بسیاری از دیگر
نامهای همگانی که بوده است بکار آورده اند و تازی آن را (اریکه و عرش و سریر) می نامند
و در فرهنگ تازی بعجم جامه دان یا هر چه در آن رخت نهاده شود ـ صاحب روزنامچه سفر
ناصر الدین شاه قاجار گوید که (۵) پلنگ بیار را نام است ـ صاحب رهنما بر مطلق پلنگ قانع و
تخصیص بیاری نکرده و ماخذش هم همان سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار ـ **مؤلف** عرض کند
که شک نیست که این مخفف تخته و معنی دوم هم حقیقی است و بدین معنی اسم جامد فارسی زبان مطلق پلنگی
که برای نشستن و استراحت کردن از تخته های چوب سازند و بمعنی اوّل برای تخت شاهی مجاز
و معنی سوم هم مجاز باشد که اشاره چپیل و قرینه لازم است چنانکه برای معنی اوّل هم قرینه و

اشارہ بہ تخت شاہی ضرور است و معنی چہارم فضولی وا رستہ و خان آرزوست کہ ہر دو غور بہ معنی شعر تاثیر نکردہ اند و حقیقت این بہ (تخت تریاک) عرض کنیم و در ینجا ہمین قدر کافی است کہ معنی چہارم بر سبیل مجاز بلندی و عروج باشد و بلند ہم مخفی مباد کہ معاصرین عجم این را (۶) بمعنی صندوق ہم استعمال کردہ اند و این ہم مجاز است کہ بہ (تخت بستہ) می آید (اردو) (۱) تخت بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ سریر۔ دیہیم۔ بادشاہ کے بیٹھنے کی چوکی (۲) وہ تختہ جو قیمتی کپڑوں جیسے شال وغیرہ کو اس پہ لپیٹیں یا ان پہ باندہ دیں۔ مذکر (۳) عماری۔ مؤنث (۴) بلندی۔ مؤنث۔ بلند (۵) تخت بقول آصفیہ۔ مذکر۔ چوکی۔ سنگھاسن۔ پلنگ جسکو دکن میں تخت پلنگ کہتے ہیں (۶) صندوق۔ مذکر۔

(الف) **تخت آبنوس** اصطلاح۔ الف
(ب) **تخت ابنوسی** بقول خان آرزو
در سراج کنایہ از شب۔ صاحب برہان ب را
بہمین معنی آوردہ صاحبان بحر و بہار و ناصری
(در ملحقات) و جامع و رشیدی و جہانگیری۔
(در ملحقات) متفق با برہان مؤلف عرض کند
کہ الف مرکب اضافی است و ب مرکب توصیفی
و بنظر بر اتفاق ہمہ محققین (ب) را صحیح دانیم
اگرچہ از الف ہم ہمین معنی حاصل می شود و
جا دارد کہ در کتابت الف تحتانی ترک شدہ باشد
یا ایجاد خان آرزو (اردو) رات۔ مؤنث۔ شب

تخت آوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ حاصل کردن تخت و تاج است۔
(قاسمی گونابادی ؎) بہ کوشش گرفتند شاہان
خراج بہ زاد و رنیا ورد کس تخت و تاج بکج
(اردو) تخت و تاج حاصل کرنا۔ بادشاہی
ساتھ لانا۔

تخت اردشیر اصطلاح۔ بقول جہانگیری و برہان و جامع و سروری و ناصری و رشیدی و سراج نام نوائیست از موسیقی (منوچہری ع) بربید عندلیب زند بند شہریار ۔ بر سرو زندواف زند تخت اردشیر ۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و بقول بعض معاصرین تخت و نجم این نوا مخصوص بود بار بار اردشیر کہ چون او بر تخت جلوس می کرد نواختہ می شد (اردو) ایک خاص راگ یا باجے کا نام تخت اردشیر ہے جو تخت کے روبرو گایا اور بجایا جاتا تھا۔ مذکر۔

تخت بازو نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب آصفی تخت نہادن بمعنی بار کردن تخت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی قائم کردن تخت بہ زور بازو (حافظ شیراز ع) مالک عافیت نہ بشکر گرفتہ ایم ۔ ما تخت سلطنت نہ ببازو نہادہ ایم ۔ (اردو) زور بازو سے تخت قائم کرنا جنگ کرکے پادشاہت حاصل کرنا۔

تخت تبارک بر نہادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ تعظیم تخت شاہی کردن (ارشدی سمرقندی ع) آسمان ہر تخت آن شہ را تبارک بر نہد ۔ تا بخدمت پیش این شہ بر زمین بنہد جبین ۔ (اردو) تخت کو سر آنکھوں پر رکھنا تخت کی تعظیم کرنا۔

تخت بخشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ عطا کردن شاہی و حکومت باشد (نظامی ع) در انجا نہ کہ بود امروز تختش ۔ بصاحب خانہ بخشیدند تختش ۔ (اردو) تخت عطا کرنا۔ حکومت عطا کرنا۔

تخت برداشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ حامل تخت شدن و خدمت اوطاعت

کردن (حسن غزنوی ۵) خورشید که زهره
تخت او بر دارد همنام تیرچه تاج بر سر دارد
ہو (اردو) خدمت کرنا. اطاعت کرنا۔

تخت لبته | اصطلاح - صاحب روزنامچه
بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار گوید که
بمعنی صندوق مقفل است **مؤلف** عرض
کند که مرکب توصیفی است و این تصرف معاصرین
عجم است که تخته را بمعنی صندوق استعمال کرده
و اشاره این بمعنی ششم تخت مذکور (اردو)
مقفل صندوق. بند صندوق. صندوقچه مذکر

تختپوش | اصطلاح - بقول بهار و آنند (۱)
پوششی باشد از قماش (ملا طغرا در رساله
آورده) اگر بقماشهای غرمان تخت پوش از
دارائی سفید می بود به آب جواهر الوان چون
شال گلبندی گوناگون می نمود (۲) صاحب
سواد التبیل این را بمعنی چهارم مترادف
گفته می فرماید که (۲) بمعنی مکانی که از خانه برای
نشست مردان مخصوص باشد **مؤلف** عرض کند
که بمعنی اول اسم فاعل ترکیبی است و کنایه از
پارچه زرین و ریشمی قیمتی که بر تخت شاهان می
گسترانیدند و بمعنی دوم حصۂ مکانی را نام است
که دیوارهای تخته دارد و برای علیحدگی مقام مردان
و زنان و بدین معنی اسم مفعول ترکیبی است۔
(اردو) (۱) زرین و ریشمی قیمتی کپڑا جو
تخت شاہی پر اڑایا جاتا تھا. مذکر (۲) مکان
کا وہ حصہ جو تختے کی دیوار سے مردوں کے لئے
جدا کیا گیا ہو. مذکر۔

تخت تریاک | اصطلاح - بقول بحر عجم و
نشۂ تریاک **مؤلف** عرض کند که دیگر کسی از
محققین زباندان و اہل زبان ذکر این نکرد
مرکب اضافی است و کنایه موافق قیاس۔
فارسیان گویند (دماغ تخت نیست) یعنی
دماغ بلندیست و ازین بلندی دماغ معنی
عام عالی دماغی مراد است و معنی خاص عرفی

نشه چنانکه تاثیر در کلام خود استعمال کرده و نقلش
بمعنی چهارم (تخت) کرده ایم و همین را نواب خان
آرزو در انجا به تعریف خوشی نوشته که اشاره
آن هم در انجا کرده ایم پس بلحاظ معنی چهارم تخت
عروج نشه را (تخت تریاک) گفتن می توان
که موافق قیاس است (اردو) عروج نشه. کیفیت

تخت جمشید اصطلاح. بقول ناصری از
آثار قدیم پادشاهان ایران است که در شهر قدیم
که استخر می نامیدند و اکنون جز قلعه خراب و نامی
کهن از ان نمانده ساخته شده مجملی از بیان آن
آثار اینکه جمشید بپای کوهی دکه ساخته مربع وار
سنگ سیاه بنیاد نهاده و طرف شرقی آن بکوه
پیوسته و سه طرف دیگر بجانب صحرای وسیع گشاده
است ارتفاع سطح آن دکه قریب سی گز سنگهائی
که در انجا بکار رفته بطول دو سه گز است و از
دو طرف است دکه دو راه که نردبان وار پله
است سنگهای عریض و طویل در ان انداخته
وصورت های غریب دران نقش کرده گویند بر بالای
ستون هائی که هنوز بعضی از انها بجا است و تخمینا
گز طول دارد عمارت نشست گاه جمشید بوده
و آن را چهل ستون می نامیده اند هر ستونی از
سه پارچه سنگ سفید بوده و چنان متصل است
که بدقت نظر درز آن پیدا نمی شود و بران سنگهای
سلب چنان نقاریها کرده اند که بر چوب نتوان
و صورت جانوران غریب بر سنگها در کمال خوبی
استادی ساخته اند و صورت جمشید را در چند جا
بطورهای مختلف بر سنگ منقور و منقوش کرده اند
که معلوم می شود که جمشید با مجمر آتش در برابر خورشید
ایستاده بقانون خود عبادت می کند و در سمتی
تمثالی دارد و بالای سر منار شکل شیری که گردن گاوی گرفته
و در بعضی جا صورت جمشید است که بدستی شاخ
شیر گردن گرفته و بدستی خنجر بشکم آن فرو برده و صورت
سندلی و گاو و خر گوره و شتر و اسپ که بار بقطار
می برند کشیده اند و شکل دانه غریب کشیده اند

کہ باین ہیئت جانوری دیدہ و شنیدہ نگردیدہ و خانہ دران حوالی بر کوہ ساختہ یعنی سنگ را از شیشہ ایند کعبہ زردشت بودہ بعد از جمشید پادشاہان فرس آن بنا را زینت و وسعت دادہ عزیزی دانستند ہمای چہر آزاد در انجامی زیست چون اسکندر ایران بگرفت از عداوتی کہ داشت نخواست کہ چنین آثاری بزرگ از ملوک ایران بماند بسوختن و خراب کردن آن امر کرد ہنوز سیزدہ منارۂ از چہل ستون آن بر پاست می فرماید کہ وقتی در انجا شبی توقف افتاد و اشعار عبرت انگیز منظوم شد زیرا کہ شہری کہ بیست و پنج میل طول آن بودہ کہ تخت جمشید دران است و اکنون بجز این اجیای ازان شہر اثری باقی نماندہ است و برخی نوشتہ این شہر از حد جفرک الی نہایت رامجرد چہار دہ فرسنگ طولاً و دہ فرسنگ عرضاً بودہ واللہ اعلم۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است بمعنی دار السلطنت جمشید (اردو) تخت جمشید

تذکر۔ جمشید کا دار السلطنت۔

تخت حاسبان اصطلاح۔ بقول بہار و رشیدی و انند تختہ را گویند کہ محاسبان خاک بران ریختہ بمیل آہنین یا چوبی حساب بران نویسند (خاقانی ع) ز خاک پای مردان کن چو تخت حاسبان تاجت ہ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو) اس تختہ کا نام ہے جس پر محاسب مٹی بچھا کر لکڑی یا لوہے کے ٹکڑے سے اس پر حساب لکھتے ہیں۔ تذکر۔

تخت حساب اصطلاح۔ بقول انند و غیاث ہنجمان تختہ ایست کہ بران خاک انداختہ نقوش حساب طالع درست کنند **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی و مرادف ہمان تخت حاسبان (اردو) دیکھو تخت حاسبان۔

تخت حیران اصطلاح۔ بقول بہار و بحر نام کوہ در حوالی تفت کہ جائی است در یزد (محسن تاثیر سہ) از لالہ و گل چو طفل معصوم خندان بہ بابا

همیشه خرم ؎ قرص مه و خور که بر تر آمد ؎ از کوه
تنور او بر آمد ؎ هر جا جبلی ست تا بدخشان ؎ چو
از جیبر تیان تخت حیران ؎ خان آرزو در چراغ
هدایت ذکر این بحوالهٔ مثنوی محسن تاثیر کرده مؤلف
عرض کند که بعض معاصرین عجم گویند که کسی که برین کوه
فراز آید از عجائبات آن مقام حیران می ماند
ازینجاست که بدین اسم موسوم شد والله اعلم
(اردو) تخت حیران ایک پہاڑ کا نام ہے جو خرا(سان) کی
تفت مین واقع ہے - مذکر -

تخت خانه | اصطلاح - بقول بہار (۱) معروف
و (۲) نام قهوه خانهٔ در صفاهان (نظامی سلطان)
سو تخت خانه زمین در نوشت ؎ به بالا شدن زآسمان
بر گذشت ؎ صاحب انند بذکر هر دو معنی نسبت معنی
اول صراحت مزید کند که مرادف تختگاه مؤلف
عرض کند که بمعنی اول قلب اضافت خانهٔ تخت
که تختگاه سلاطین باشد و پای تخت و بمعنی دوم تعلق
معاصرین عجم ازین شهرت دارد که خانهٔ چوبین
بود و تخت مخفف تخته (اردو) (۱) دیکھو تختگاه
مذکر (۲) تخت خانه - مذکر - ایک قهوه خانه کا نام
جو اصفہان مین واقع تھا -

تخت خسرو | اصطلاح - بقول ناصری و انند
نام تخت پرویز که طاق مانند بود مانند آسمان
صور بروج و کواکب دران منقش یافته بود -
مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است بمعنی
حقیقی (اردو) خسرو پرویز کا تخت - مذکر -

تخت خوابی | اصطلاح - بقول روزنامه
بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار - پلنگ
مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است و صراحت
پلنگ بمعنی نشستن گذشت (اردو) دیکھو
پلنگ کے چھوٹے معنے - مذکر -

تخت خورشید بر سر ضرغام | اصطلاح
بقول ملحقات برهان و بحر کنایه از بودن آفتاب
در برج اسد - صاحب مؤید متعرض خوشی کرده
امی آفتاب در برج اسد مؤلف عرض کند که

متقدمین شعرا مشهور اند دیگر محققین که آفتاب را نام
است که در برج اسد باشد و کنایه الیست لطیف
و موافق قیاس (اردو) آفتاب جو برج اسد
میں ہو۔ مذکر۔

تخت دادن استعمال صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که جلوس
کردن و عطا کردن تخت باشد (نظامی سه)
که چون شد ماه کسری در سیاهی به هرمز داد تخت
پادشاهی (اردو) تخت دینا۔ تخت عطا کرنا۔

تخت دار اصطلاح۔ بقول برہان و جہانگیری
و بہار و سراج بر وزن بختیار (۱) جامهٔ سیاه
و سفید و (۲) جامهٔ خواب و معرب آن دخدار
است صاحب بحر گوید که جامهٔ سیاه و سفید جامهٔ
خواب صاحب جهانگیری باتفاق برہان نسبت
معنی دوم صراحت فرماید که همان جامه‌ایست
که بر بالای تخت بگسترانند صاحب جامع همزبان جهانگیری
مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی دوم مناسب
پلنگ پوش و این اکثر رنگین باشد بالوان مختلفه و سیاه و سپید
و معنی اول بر سبیل مجاز مطلقاً (اردو) (۱) وہ کپڑا جو سپید
اور کالا ہو یعنی یہ دونوں رنگ اس میں ہوں۔ مذکر
(۲) پلنگ پوش وہ کپڑا جو پلنگ پر بچھائیں۔ مذکر۔

تخت داشتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که صاحب تخت و تاج بودن (نظامی سه)
گر ایشان داشتندی تخت یا تاج تو تاج و
تخت می بخشی به محتاج (اردو) صاحب
تخت و تاج ہونا۔

تخت داود اصطلاح۔ بقول بہار مرادف
(تخت حیران) که گذشت (محسن تاثیر سه)
ز منظر و اختران مسعود است اورنگ نشین تخت
داود است صاحب بحر ذکر هر دو یکجا کرده گوید که
نام دو کوه است در حوالی تفت خان آرزو
در چراغ هدایت همزبان بحر مؤلف عرض کند
که ظاهراً مرکب اضافی است ولیکن وجه تسمیه

این نوعضوح نہ پیوست (اردو) تخت داؤد
ایک پہاڑ کا نام ہے جو حوالی لغت مین واقع ہے۔ مذکر
تخت روان اصطلاح۔ بقول برہان و
جامع و بحر و مؤید (۱) کنایہ از آسمان و (۲)
تخت حضرت سلیمان (۳) اسپ روندۂ
خوش رفتار (۴) چہار ستارۂ نعش از بنات
النعش۔ صاحب رشیدی معنی چہارم را ترک
کردہ صاحب ناصری در ملحقات متفق با رشیدی
صاحب سراج السبیل (تخت روان) را کہ بمعنی
معنی سوم است معرب تخت روان گوید کہ بمعنی
(۵) قسمی از ہودہ کہ ایران زنان پردہ نشین
سوار شوند و (۶) نوعی از سواری است کہ عروس
را ایران نشانند و (۷) محجۂ نیز گویند۔ صاحب
گوید کہ (۸) تختی کہ در سواری پادشاہان باشد
کہ در ہند کہاران بر دوش بر دارند و در
ولایت بر دو شتر را بجای سوار تعبیہ کنند۔
(میر معز فطرت ؎) شہ اقلیم فقرم تخت روان

ز دوران من بگو نہ چون فرہاد مزدورم نہ چون مجنون
زمیندارم ۔ مؤ و ذکر معنی اول و دوم ہم کردہ
خان آرزو در سراج ذکر معنی اول و دوم
و سوم کردہ گوید کہ صاحب برہان ذکر معنی
چہارم ہم کردہ و ذکر معنی ہشتم می طراز د کہ
این تقسیم مخصوص پادشاہان ہند است و شہان
دیگر ندارند ۔ مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی
است و بہمہ معانی کنایۂ لطیف (اردو)
(۱) دیکھو آسمان۔ مذکر (۲) دیکھو تخت سلیمانی
مذکر (۳) وہ گھوڑا جس کی چال بے تکان ہو
مذکر (۴) بنات النعش کے چار ستارے۔ مذکر
(۵) عماری۔ مؤنث۔ (۶) وہ پردہ دار تخت
جس پر اہل عجم دلھن کو سوار کرتے ہین (۷) عروس
کا وہ پلنگ جسکو مسہری سے آراستہ کرتے ہین
جس کو فارسیون نے حجلۂ عروسی کہا ہے (۸)
وہ تخت جس پر پادشاہ سوار ہوتے ہین اور
ہندمین اسکو کہار اٹھاتے ہین اور عجم مین دو

اونٹون کے درمیان لٹکایا جاتا ہے۔ صاحب آصفیہ نے تخت روان پر فرمایا ہے۔ فارسی مذکر ہوادار۔ وہ تخت جس پر بادشاہ سوار ہوکر نکلتا ہے۔

تخت رونده اصطلاح۔ بقول برہان کنایہ از آسمان و تخت سلیمان واسپ خوش رفتار۔ صاحب بحر باتفاق برہان شتر ہم گوید۔ صاحبان جامع و ناصری و بہار این را مرادف تخت روان گفتہ اند مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است کہ آن مرکب از اسم حال است واین مرکب از اسم فاعل (خواجہ نظامی سے) بفیروز رائی شہ نیک بخت ٭ بہ تخت رونده برآمد ز تخت ٭ رونده یکی تخت شاہنشہی ٭ کہ نشیننده از پویہ بی آگہی ٭ سبق برده از آہوان در شتاب ٭ بگرمی چو آتش بہ نرمی چو آب ٭ خان آرزو در سراج این را مخصوص کند با ہر سہ معنی اوّل الذکر تخت روان و بخیال ما شامل بر ہمہ معانیش (اردو) دیکھو تخت روان۔

تخت زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بمعنی تخت گستردن (خواجہ شیراز سے) تخت زرّین زد است گل بچمن ٭ راح چون لعل آتشین دریاب ٭ (ظہوری سے) عشق جائیکہ تخت قدر زند ٭ عقل را پایۂ تعقّل نیست ٭ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) تخت بچھانا۔

تخت ستان استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده ازمعنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مقابل (تاج ده) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی تخت و تاج حاصل کننده و تخت و تاج دیگری زائل کننده (خسرو سے) گرچہ کہ سلطان جہان ملک ٭ تاج ده و تخت ستانم ملک ٭ (اردو) تخت و تاج حاصل کرنے والا اور کسی اور سے زائل کرنے والا۔

تخت سراج اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و بہار بفتح سین بی نقطہ و رای قرشت بالف کشیده بجیم زده نام مدرسۂ شیخ ابواسحق گازرونی

است گویند شیخ دران مدرسه چراغی بدست خود
روشن کرده اند واکنون چهار صد سال زیاده
بران شد آن چراغ همچنان افروخته است صاحب
رشیدی گوید که این چراغ تا چهار صد سال روشن
بود خان آرزو در سراج بذکر معنی بالای فرماید
که اگر همان چراغ هیات مجموعی است از کرامات
آن شیخ بزرگوار است و اگر چراغ همان است و
روغن و فتیله اش از تمامی نو کرده باشند از
برکات شیخ است (قدس سره العزیز) **مؤلف**
عرض کند که ماشاء الله چه خوش تحقیق صاحب
سراج اللغات است نسبت تخت سراج نمی داند
که مرکب اضافی است بمعنی اول (۱) این کنایه
مقبول شمعدان توان گرفت و معنی مجازی این
(۲) نام مدرسه مذکور و اگر وجود چراغ تا بحال
یا تا چهار صد سال دران باشد کراماتی نیست بلکه
نشان حکمت شیخ است که از فلز ریڈیم ساخته
باشد و ریڈیم بلال هندی لغت انگلیسی است گو
که یک ذره آن مثل چراغ دائما روشن باشد
(اردو) (۱) شمعدان . مذکر (۲) شیخ ابو اسحق
کازرونی کا قائم کیا ہوا مدرسہ تخت سراج سے
موسوم تھا . مذکر .

(الف) تخت سلیمان | استعمال انجولی
(ب) تخت سلیمانی | بہار الف نام کوہی
در وسط کشمیر که تخت حضرت سلیمان در انجا
فرود آمده والحال مردم برای زیارت آن می روند
و ب تختی که حضرت سلیمان بران نشسته در هوا می رفت
(محمد قلی سلیم سه) از هجوم مرغ دلها نیست ره
در کوی عشق بو آخر این صیاد بر تخت سلیمانی
صاحب انند نقلش بر داشته **مؤلف** عرض کند
که الف مرکب اضافی است بمعنی حقیقی تختی که سلیمان
بران می نشست و در هوا پرواز می کرد و ب
مرکب توصیفی به یای نسبت بمعنی منسوب به تخت
سلیمان و کنایه از کوه مذکور و جا دارد که سردو
بمعنی دوم باشد و معنی اول را خصوصیت است

باب یافتہ ایم کہ ہر دو محققین بالا بر قواعد فرس توجہ نگماشتہ اند و معانی بیان کردہ شان معکوس مشتاق سند استعمال بمعنی اوّل می باشیم کہ معاصرین ہم ازین ساکت و محققین زباندان و اہل زبان ہم الف را بمعنی اوّل ترک کردہ اند (اردو) صاحب آصفیہ نے دونون کے مقابلہ مین لکھا ہی فارسی۔ اسم مذکر (۱) ایک پہاڑ کا نام جو مضافات کشمیر مین واقع ہے۔ لوگون کا خیال ہے کہ یہان حضرت سلیمان کا تخت ٹھیرا تھا (۲) وہ تخت جس پر حضرت سلیمان علیہ السلام بیٹھکر اڑا کرتے تھے) اگر آپ کے بیان کو دونون کے متعلق لف و نشر مرتب قرار دین تو ہماری تعریف سے موافق ہے یعنی الف بمعنی دوم و ب بمعنی اوّل۔

(الف) تخت شدن افیون	مصادر
(ب) تخت شدن تریاک	اصطلاحی
(ج) تخت شدن دماغ	بہار

الف و ب گویند کہ ازکمال نشہ مست شدن

بہ اینہا چنانکہ گویند بابا افیون فلانی تخت شدہ (محمد قلی سلیم ؎) گل از بستان کشیدہ سوی او رخت شقائق را در و تریاک بر تخت ہا (ظہوری ؎) این نشہ کسی کہ یافت صاحب تخت است ہا بر ترہم دلان جدائی او سخت است ہا شاہنشہ نشہ ہا اگر نیست چرا ہا گویند کہ ہے فلونیا بر تخت دنیکم ج می فرماید کہ چاق شدن دماغ از نشہ و مطلق رسیدن دماغ (میرزا محسن تاثیر ؎) چو نیست تخت دماغت سخن مگو تاثیر ہا کہ شاہ بیت بلند تو باب اورنگ است ہا صاحب انند برای الف و ب اسناد ذیل آوردہ (میرزا عبد الغنی قبول ؎) ننوشتم تا شراب از عیش دوران بی نصیبم من ہا دماغم تخت در وقتی کہ شد اورنگ نشیمن ہا (اسمعیل ایما ؎) از محتسب نداریم مانند جی کشان باک ہا داریم پادشاہی چون تخت گشت تریاک ہا مؤلف عرض کند کہ ہر سہ سند بہار یکبار ہر سہ مصدر معنی خود و سند اسمعیل ایما

(تخت گشتن تریاک) سن وجہ متعلق بہ الف و ب

کہ افیون و تریاک ہر دو یکی است و شدن و گشتن

مرادف یکدیگر و سند عبد الغنی قبول (ج) راست

بالجملہ الف و ب حاکم شدن تریاک بر دماغ دا[شتن]

کردن سکر آن بر دماغ باشد و ج بلند شدن

دماغ از نشہ و متاثر شدن دماغ ازان (اردو)

الف و ب افیون کا اثر دماغ پر ہونا (ج) دماغ

نشہ سے متاثر ہونا۔

(الف) تخت طاقدیس | اصطلاح۔
(ب) تخت طاقدیسی | الف بقول بہار

و رشیدی (۱) تخت کیخسرو کہ بصورت بروج

و کواکب منقش بود و (۲) نام نوائی از نواہای

باربدی (حکیم سوزنی ؒ) بزیر تختہ خواہد بود

جایم چو اگر سلطان تخت طاقدیسم چو صاحب

بحر الف و ب را مرادف یکدیگر بہر دو معنی بالا

گفتہ و بصراحت فرہنگ معنی دوم گوید کہ نام لحن

بیستم از سی لحن باربد و نام نوائی از موسیقی. خان آرزو

در سراج بذکر الف گوید کہ بقول علی قوسی تخت

پرویز و لیکن تحقیق آنست کہ علم تخت اوست

اما نسبت بہ طاقدیس آنچہ بخاطر می رسد آنست کہ

چون تخت مذکور در خانہ کسری مقابل طاق کسری

واقع شدہ بود و در رفعت و علو قدر طاقدیس گفتند

یعنی طاق مانند چہ دیس بلغت فارسی بمعنی مانند

است چنانچہ بیاید (الخ) صاحبان برہان و

جامع ہر دو معنی بالا را متعلق بہ ب کردہ بذکر

الف نکردہ اند. صاحب سروری بذکر ب

بمعنی دوم قانع (نظامی ؒ) چو تخت طاقدیسی

ساز کردی بہشت از طاقہا آواز کردی

مؤلف عرض کند کہ الف مرکب اضافی باشد

و ب مرکب توصیفی است و ہر دو شامل بہر دو

معنی و طاقدیس بمعنی طاق مانند و از ینکہ اینجا

تخت ہمچو طاقی می نمود فارسیان این را بدین

اسم موسوم کردند و ہمین اسم نوائی راست کہ پیش

تخت نواختہ می شد بعض معاصرین عجم گویند کہ اینجا

این نوای خاص برای تخت بود که غیر از دربار
جائی دیگر نواخته نمی شد (اردو) الف وب
(۱) تخت کیخسرو - مذکر (۲) ایک خاص راگ جو
اس تخت کے آگے دربار شاہی میں گایا جاتا تھا۔

تخت طاؤسی اصطلاح - بقول بہار و
انند نام تختی که بامر صاحبقران ثانی شہاب الدین
محمد شاہجہان بادشاہ غازی مرتب شد و صورت
طاؤس مرصع بجواہر بران تعبیه بود و بتاریخ ۷ ر
صفر ۱۱۵۱ھ نادر شاہ که از ایران بغصب ہند
آمده بود از قلعه دار الخلافه شاہجہان آباد باسائر
تختہا و جواہر و خزائن و نفائس و تحائف
این دیار متصرف شد چنانچه عبارت (غصب ہند)
مادهٔ تاریخ این قضیه است (خان آرزو
ع) دگر چه حاجت کیخسروی و طاؤسی است
چو که عشق را دل پر داغ تخت طاؤسی است
مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است
(اردو) تخت طاؤس - بقول آصفیه
اسم مذکر - اس تخت کا جسے شاہجہان نے اپنے
ایجاد سے چھ کروڑ روپیہ لگا کر بنوایا تھا اسکے
اوپر ایک مرصع مور پنکھ پھیلائے ہوئے کھڑا
تھا۔ اس تخت کو ۱۱۵۱ھ میں ہندوستان سے
نادر شاہ لوٹ کر لیگیا۔

تخت عاج اصطلاح - بقول بحر (۱) روز
و (۲) سرین - صاحب مؤید گوید که بمعنی حقیقی
(۳) تخت دندان پیل است و صراحت مزید
کند که بمعنی اول و دوم کنایه باشد و می فرماید
که (۴) شرمگاه ہم - صاحب انند ہمراہش - مؤلف
عرض کند که مرکب اضافی است و معنی اول و
دوم و چہارم کنایه موافق قیاس و لطیف و
بخیال ما در معنی دوم و چہارم اینقدر اضافه
لازم است که سپید باشد (اردو) (۱)
دن - مذکر (۲) سرین - بقول آصفیه - فارسی
اسم مذکر - چوتڑ (۳) ہاتھی دانت کا تخت -
مذکر (۴) شرمگاه - بقوله - فارسی اسم مؤنث

جاے ستر عورت۔ اندام نہانی۔

تخت فیروزہ اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و بہار و (ناصری در لغات) و جامع (۱) کنایہ از آسمان و (۲) تخت کیخسرو را نیز گویند **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو) (۱) دیکھو آسمان (۲) کیخسرو کا تخت۔ مذکر۔

تخت قباد استعمال۔ یعنی تخت شاہ قباد یا تخت پادشاہ عظیم الشان (ظہوری ع) خواہم سری نہادن روزی بر آستانش ؛ گر زیر پای بخشم تخت قباد باشد ؛ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است کہ قباد بالضم نام یکی از پادشاہان کیان و نام پدر نوشیروان و بمعنی پادشاہ عظیم الشان را گویند (اردو) تخت قباد بترکیب فارسی کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

(الف) **تخت کشادن** | مصادر اصطلاحی
(ب) **تخت کشودن** | صاحب آصفی ذکر ب کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ سندی کہ از معزی نیشاپوری آوردہ برای الف است کہ مرادف (تخت کشیدن) باشد (ع) ابر بفشاند ہمی از شاخہا گنج درم ؛ باد بکشاید ہمی در باغہا تخت حریر ؛ (اردو) دیکھو تخت کشیدن

تخت کشیدن مصدر اصطلاحی بقول بہار و بحر و آنند یعنی تخت گستردن (امیر معزی ع) وقت آن آمد کہ فرمائی کشیدن بامداد ؛ تخت زیر گلستان و رخت زیر لالہ زار ؛ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است کہ کشیدن بمعنی دراز کردن می آید (اردو) تخت بچھانا۔ قائم کرنا۔

(الف) **تخت کے** | استعمال۔ صاحبان
(ب) **تخت کیخسرو** | رشیدی و سراج بر (ب) گویند کہ کنایہ از آسمان است **مؤلف** عرض کند کہ الف مخفف ب و ہر دو بمعنی حقیقی مرکب اضافی و ب را بقول محققین بالا بمعنی آسمان گرفتن خلاف قیاس۔ تخت فیروزہ بمعنی تخت کیخسرو و آسمان بجایش گذشت صاحب رشیدی ب را

تحت تعریف (تخت فیروزه) قائم کرده تسامح
کاتبین واو عطف را ترک کرده مخرّب تعریف شد و
خان آرزو در سراج از همین کتابت رشیدی سکندری
خورده (اردو) کیخسرو کا تخت - مذکر۔

تختگاه استعمال - بقول بحر (۱) نام قهوه خانه
ایست در صفاهان - بهار گوید که (۲) مرادف
تخت خانه یعنی مقام تخت و بمعنی اوّل هم (اسیرا
صادق دست غیب سه) گرد چون شوق
خضر راه است ؎ نباید راه تختگاه همت ؎ وارسته
بر معنی اوّل قانع و سند بالا را متعلق داند باو
صاحب فدائی که یکی از علمای معاصر عجم بود ذکر
معنی اوّل نکرده و نسبت بمعنی دوم گوید که شهری را
گویند که پادشاه یک کشور در انجا بود و باش می نماید
و ازان رو که آن شهر آرامش جای تخت شاهی
است آن را تختگاه و پای تخت نیز می نامند مؤلف
عرض کند که ما سند بالا را متعلق بمعنی دوم دانیم
و برای معنی اوّل مشتاق سند دیگری باشیم که تحقیقش

اہل زبان ازین ساکت اند و معاصرین عجم هم از
معنی اوّل بی خبر (اردو) دیکھو تخت خانه۔

(الف) تخت گرفتن استعمال - صاحب
(ب) تخت گیر آصفی ذکر الف
کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی
حاصل کردن تخت است (ابوحنیفه غزنوی سه)
دشمن تو گر بجنگ رخت تو بگرفت ؎ دیو گرفت
از تخت تخت سلیمان ؎ صاحبان بحر و بهار
و انند نسبت ب گویند که بمعنی پادشاه است
ما می گوییم که اسم فاعل ترکیبی است (مظاهری
سه) سپه راند زانجا بتخت و سریر ؎ که تا بلند
آن تخت را تخت گیر ؎ (اردو) الف تخت
حاصل کرنا۔ (ب) پادشاه۔ مذکر۔ به ترکیب
فارسی تخت گیر کهه سکتے ہیں۔

تخت لگن اصطلاح - بمعنی لگنی که در ان
شمع افروزند مؤلف عرض کند که موافق قیاس و مرکب
اضافی (ظهوری سه) نمیدهند به پروانه پای

شب بہ شبی کہ شمع بہ تخت لگن نمی آید۔ (اردو) وہ شمعدان جس کے نیچے لگن ہو۔

تخت محاسبان شود مقولہ۔ بقول انند بحوالہ مؤید۔ ای خاک بر سر افتد و گرد آلود شود و صاحب مؤید بحوالہ قنیہ این را آوردہ مؤلف عرض کند کہ یکی از معاصرین عجم گوید کہ (تخت محاسبان) تختی را گویند کہ خاک بران گستردہ از قلم میل آہنی کار گیرند محاسبان چون کسی را نفرین کنند و دعا ید دهند گویند کہ تخت محاسبان شود یعنی بہ سرت خاک افتد و برباد شود و در خاک رود (اردو) مٹی میں ملے۔ خاک پڑے۔

تخت مہتابی اصطلاح۔ بقول بحر و بہار و انند چبوترہ کہ برای سیر مہتاب سازند و تنہا مہتابی و ماہتابی نیز گویند (میر صیدی ؏) تخت مہتابی حوضش کہ مربع شدہ است۔ ربع مسکون زمین را خلف اولاد است۔ مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی (اردو) مہتابی۔ بقول آصفیہ۔ مؤنث۔ ایک اونچا، بڑا، کھلا ہوا کٹہرے دار چبوترا جو اکثر محل کے سامنے یا صحن باغ میں چاندنی کی بہار دیکھنے کے واسطے بنا دیتے ہیں صحن چبوترے کے آگے جو بیچ میں نکلا ہوا چبوترہ ہوتا ہے (نصیر ؏) شوق گر قلیان کشی کا ہے تو مہتابی پہ بیٹھ۔ اے مرے سلطان خوبان شب کو کر وفرسمیت۔

تخت میل اصطلاح۔ بقول بہار تختۂ حساب و بقول بحر تختۂ محاسبان کہ خاک بران ریختہ بمیل آہنی یا چوبی حساب بران نویسند۔ صاحب مؤید ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ مرادف تخت حاسبان است (اردو) دیکھو تخت حاسبان۔

تخت مینا اصطلاح۔ بقول خان آرزو در سراج کنایہ از آسمان مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی و موافق قیاس است و تختۂ مینا کہ بہ ہمین معنی می آید مزید علیہ آنست (اردو) دیکھو آسمان۔ مذکر۔

تخختن | بالضم مصدر یست مخفف توختن که اشارهٔ این بر اسم مفعول این می آید بمعنی ادا کردن قرض و دین و امانت باشد و صراحت ماخذ بر توختن کنیم اگرچه توختن بر معانی متعدده مستعمل و لیکن این بعد تخفیف مخصوص شد بیک معنی بالا (اردو) ادا کرنا قرض ہو یا امانت ۔

تخت نشین | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ از شاهم است نشین مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی نشیننده بر تخت و کنایه از پادشاه صاحب جہانگیری در ملحقات ذکر جمع این تخت نشینان کرده (اردو) تخت نشین مذکر بادشاه

تخت نشینان خاک | اصطلاح ۔ بقول برہان و بحر و مؤید (۱) کنایه از پادشاهان و (۲) از ارواح و (۳) اہل سلوک و (۴) ساکنان زمین ۔ صاحبان انند و جامع و رشیدی و سراج معنی چہارم را ترک کرده مؤلف عرض کند که بمعنی چہارم قریب بمعنی حقیقی که تشبیه خاک را بتخت آورده و بمعنی اوّل کنایه غیر مطبوع و معانی دوم و سوم موافق قیاس ۔ (اردو) (۱) شاه ۔ مذکر (۲) ارواح ۔ مؤنث (۳) اہل سلوک (۴) زمین پر بیٹھنے والے ۔

تخت نشینی | اصطلاح ۔ بقول فدائی که یکی از علمای معاصر عجم بود روزیست که پادشاه تازه بر تخت می نشیند (جلوس سلطنت) و نشست خسروی مؤلف عرض کند که بیای مصدری موافق قیاس (اردو) تخت نشینی ۔ بقول آصفیه ۔ فارسی اسم مؤنث ۔ راج تلک ۔ راج گدی ۔ تخت سلطنت پر بیٹھنا ۔ (حاصل بالمصدر) ۔

تخت نہادن | مصدر اصطلاحی بقول بہار بمعنی گستردن و بصلهٔ بر کنایه از یار کردن تخت (خواجه شیراز سه) ما ملک عافیت نه به لشکر گرفته ایم ٭ ما تخت سلطنت نه به بازو نهاده ایم ٭ (خواجه نظامی سه) چو بر پشت پیلان نهم تخت عاج ٭ ز ہندوستان آورم خراج ٭ صاحب بحر بر تخت گستردن قانع مؤلف عرض کند

ما اتفاق داریم با او و هیچ فرق در هر دو معنی بالا نیست (اردو) تخت بچھانا۔ تخت رکھنا۔

تخت ور بستن مصدر اصطلاحی۔ بقول فدائی که یکی از علمای معاصر عجم بود بمعنی کامیاب و نیک بخت شدن است در کاری **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس نیست خیال داریم که اصل این (تخت در بستن) به دال مهمله باشد غلطی کتابت و تسامح محقق این را به واو چهارم قائم کرد ہای جالی بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم معاصرین عجم هم بر زبان ندارند و این را غلط پندارند (اردو) کامیاب ہونا۔ نیک بخت ہونا۔

تخت و رخت اصطلاح۔ بقول ہفت بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار بمعنی پلنگ و (فرش آن یعنی بالین) **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) پلنگ اور بچھونا۔

تخته بقول برہان بضم اول و فتح ثالث (۱) مخفف توخته که بمعنی ادا کرده و گذارده باشد اعم از قرض و دین و امانت و نماز۔ صاحب جامع نیز بمعنی اول گوید که (۲) بفتحتین معروف بهار بذیل تخت۔ ذکر این کرده گوید که همین اصل است و تخت مخفف این بمعنی دومش۔ خان آرزو در سراج بر معنی اول قناعت کرده۔ صاحب روزنامه بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار گوید که (۳) فرش سنگ باشد۔ صاحب فدائی که یکی از علمای معاصر عجم بود بصراحت معنی دوم گوید که پیرایۂ چوب بهین را گویند و آن در کتری از جاها و کارهاست که انبار زباشد و (۴) نیز عجم آن چوب یا چارچوبۂ ایست که مرده را بر آن نهاده بگورستان می برند می فرماید که تازیان هم این را تخته گویند **مؤلف** عرض کند که معنی اول اسم مفعول تختن است که گذشت و معنی دوم اسم جامد فارسی زبان و معنی چهارم هم مجاز همین معنی دوم و معنی سوم ایجاد معاصرین عجم و ما این را هم اسم جامد دانیم و مجاز معنی دوم که

فرش سنگ ہم در عرض و طول مثل تختہ می باشد (اردو) (۱) ادا کیا ہوا (۲) تختہ بقول آصفیہ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ پٹڑا ۔ لکڑی کا سطح چوڑا چکلا چرا ہوا ٹکڑا ۔ پارچہ چوب (۳) فرش سنگ ۔ مذکر ۔ (۴) جنازہ ۔ بقول آصفیہ تختہ تابوت ۔ مذکر ۔

تختہ آسیا اصطلاح ۔ بقول ملحقات برہان و بحر (۱) چوبی کہ آہن گاو را بدان نصب کنند بجہت شیار کردن زمین مؤلف عرض کند کہ با اعتبار ہر دو محققین معنی بالا را ذکر کردہ ایم و این معنی بر خلاف قیاس و مجاز معنی دوم گیریم (۲) تختہ کہ آسیا بران قائم کنند مرکب اضافی است (اردو) (۱) وہ لکڑی یا تختہ جس پر آہن جفت قائم کرتے ہیں ۔ دیکھو آہن جفت مذکر ۔ ہل ۔ بقول آصفیہ ۔ ہندی ۔ اسم مذکر ۔ قلبہ زمین جوتنے کا آلہ ۔ دیکھو آماج کے تیسرے معنے ۔ (۲) وہ تختہ جس پر چکی قائم کرتے ہیں ۔ مذکر ۔

تختہ استرش اصطلاح ۔ بقول ملحقات برہان تختہ چوبی کہ گاو آہن را بدان محکم کنند بجہت شیار کردن زمین ۔ صاحب بحر ہم بانش و گوید بضم ہمزہ و فتح رای مہملہ باشد مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و استرش بمعنی آہن جفت (آہن گاو) بجایش گذشت بالجملہ این مرادف ہمان (تختہ آسیا) بمعنی اول اوست ۔ صاحب مؤید صراحت مزید کند کہ بہندی آن را ہل نامند و استرش را پہال (اردو) دیکھو تختہ آسیا کے پہلے معنے ۔

تختہ اوّل اصطلاح ۔ بقول برہان و جامع و رشیدی و بحر و بہار و سراج (۱) کنایہ از لوح محفوظ است و (۲) تختہ اطفال کہ بران الف و با و تا نویسند (خواجہ نظامی ملہ) تختہ اوّل کہ قلم نقش بست ٭ بر در ہیچو بہ احمد نشست مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی و ہر دو معنی موافق قیاس (اردو) (۱) لوح محفوظ مؤنث (دیکھو ام الکتاب)

(۳) تختی بقول آصفیہ اردو۔ اسم مؤنث تختۂ مشق۔ مؤلف عرض کرتا ہے۔ وہ چھوٹا سا تختہ جس پر کھریا لگا کر لڑکوں کو الف با لکھنے کے لئے دیا جاتا ہے جو مشق کے بعد اسکی کھریا کو دھو دیتے ہیں اور پھر نئی کھریا چڑھا کر کام کرتے ہیں

تختہ برداشتن از دکان مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و مجم و آنند بمعنی واکردن دکان (حسین ثنائی ــ ۵) تو بزم ساز عشرت کہ صبحگاہ فروش پالکی صبوح تو این تختہ از دکان بردار۔ مؤلف عرض کند کہ در ایران ہمچون دکن رسم است کہ در دکانہا از تختہ ہای بستہ شدہ باشد کہ چون خواہند دکان را بند کنند تختہ را قائم کردہ در وسط آن یک میخ آہنی طویل بگذارند و در وسط آن قفل اندازند و چون خواہند کہ دکان را بکشایند تختہ ہا از جای خودش بر دارند۔ ہمین عادت این اصطلاح قائم شد (اردو) دکان کھولنا۔

تختہ بر سر شکستن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و آنند بمعنی خراب و رسوا کردن (محسن تاثیر ــ ۵) ہر جا کہ شمع شیوۂ تعلیم سر کند شاگرد تختہ بر سر استاد بشکند۔ (سالک یزدی ــ ۵) خود شمار کہ با قطرۂ طوفان زائیم تختہ بر سر شکند شورش ما دریا را۔ مؤلف عرض کند کہ ہر دو سند بالا متعلق بمصدر شکانیدن است۔ شکانیدن و فرق شکستن و شکانیدن بجایش می آید و این مصدر اصطلاحی مخصوص است از اطفال زیر تعلیم کہ تختۂ مشق در دست دارند و از ہر دو سند ہم اشارۂ آن پیداست اگر برای غیر اطفال استعمال این شود آن را مجاز دانیم و تعمیم بیان کردۂ بہار را نمی پسندیم بمعاصرین عجم گویند کہ در استعمال این مصدر برای غیر اطفال ہم اشارۂ مجازی اطفال در آن لازم است (اردو) خراب کرنا۔ رسوا کرنا۔ تختی سر پر توڑنا یعنی کسی شریر لڑکے کا تختی سے استاد پر حملہ کرنا۔

(الف) تخته بر سر کسی زدن | مصادر اصطلاحی
(ب) تخته بر سر کسی شکستن | بهار ذکر الف
کرده و لوارسته و بحر (ب) را آورده **مؤلف**
عرض کند که ما صراحت معنی الف بر اصطلاح گذشته
کرده و سند (ب) هم همدر اینجا مذکور و خیال ما
هم همان که گذشت (خواجه آصفی ۵) لیچ قبرم
که می کند فریاد که می زند تخته بر سر استاد که۔
(اردو) دیکھو تخته بر سر شکستن۔

(الف) تخته بستن | مصدر اصطلاحی حسب بیان
(ب) تخته بسته | آصفی ذکر الف کرده
از معنی ساکت و صاحب رهنما بحواله سفرنامه
ناصر الدین شاه قاچار ذکر (ب) کرده گوید که
بند میز **مؤلف** عرض کند که این تخت چوبی است
که چهار پایه دارد و بالای آن سطحی صاف و پاک
از تخته های چوبی که اهل ولایت قریب انگشته
کار خط و کتابت و مطالعهٔ کتب و امثال آن
بالای آن طعام گذاشته تناول می کنند که میز
نامندش بکسر اول چنانکه می آید و پایین بعض این
خانه ها هم می باشد. معاصرین عجم همین میز خانه دار
را چون بند باشد تخته بند نام کردند نسبت الف
عرض می شود که این مرادف (تخته بندیدن) است
که می آید صاحب آصفی بندی که این را سند
می کند آن هم متعلق به (تخته بندیدن) است
(اردو) (الف) دیکھو تخته بندیدن (ب)
بند میز۔ مذکر۔ وہ میز جس کے خانے بند ہوں

(الف) تخته بند | اصطلاح۔ بقول برهان
(۱) پارچه را گویند که چون کسی را دست بشکند یا
از جا بدر رود و تخته ها بر آن نصب کنند و آن پارچه
را بر آن تخته ها و دست شکسته پیچند و (۲) محبوس
و در بند افتاده را نیز گویند۔ صاحب جامع هم فرماید
که دست شکسته را با تخته بستن و بمعنی محبوس۔
صاحب سروری در ملحقات گوید که عضو شکسته
را گویند که تخته بند کنند و کنایه از حبس کردن
(انوری ۵۲) دیر احسان نگو که بند کنند که

بو الحسن را چو تختہ بند کنند ۔ صاحبان ناصری و
رشیدی ہم ہمین قسم تعریف بہر دو معنی کردہ خان
آرزو در سراج بہ نقل قول محققین قانع ۔ صاحب
بحر نسبت معنی اوّل گوید کہ پارچہ کہ بر دست شکستہ
پیچند و نسبت معنی دوم می نویسد کہ محبوس و کنایہ
از انست کہ سراپای عاصی در تختہ گشتہ مؤلف
عرض کند کہ الف اسم فاعل ترکیبی است بمعنی اوّل
کہ قماشش کم عرض و طولانی و رانرا نام است تا
بر دست شکستہ بالای پارچہ ہای چوبین می پیچند
برای اینکہ پارچہ تختہ ہا دست را راست دارد
و خود را بجای خود ہم قائم ۔ کہ آن را در ہندی
پٹی و در انگلیسی بانڈیج گویند و بمعنی دوم اسم
مفعول ترکیبی است کہ کسی کہ تعزیر آورد تختہ ہا بند
است آن را تختہ بند نامند یعنی بستہ شدہ در
تختہ ہا و بر سبیل مجاز محبوس را ہم نام است
و (۲) بمعنی مطلق بند کردہ شدہ چنانکہ بہار بذیل
الف آوردہ (فقرۂ نثر نصیرای ہمدانی و خطبہ

دکان خود فرشی در بازار ما تختہ بند است بمعنی
یعنی بند کردہ شدہ ۔ و استعمال ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) **تختہ بند کردن** (۱) بمعنی تعزیر دادن
بشکنجہ تختہ ہاست چنانکہ در سند انوری گذشت
و ہمین مصدر (۲) بمعنی حاصل مصدر آید یعنی چیزی
را تختہ ہا بند کردن چنانکہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ج) **تختہ بند کردن دکان** بقول بحر بمعنی
(د) **تختہ بند داشتن دکان** بند کردن دکان
(شوکت ـــ) ز چین زلف او صد کاروان
مشک می آید ۔ گشاید زلف خوبان تختہ بند
از شانہ دکان را ۔ و ہم او گوید کہ (تختہ بند شد دکان
لازم (ج) باشد و بہار بذیل الف ۔ ۔ ۔ ۔

(ہ) **تختہ بند گردانیدن** را ہم بہمین معنی
دوم ب آوردہ (فقرۂ میرزا صائب در تعریف
قربان عدم مزاحمت شراب) جلاجل را تختہ بند
گردانیدند (اردو) الف (۱) پٹی ۔ بینڈیج
اصطلاح ہندی ۔ اسم مونث ۔ زخم بند ۔

جو بطور سزا تختہ سے باندھا جاتا ہے۔ بندبن **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ انگریزی میں بیاٹینج یہی ہے (۲) تختہ بندی۔ فارسی میں وہ شخص جو سزاءً تختون میں بند کیا گیا ہو ایران میں بعض خاص مجرمین کو تختہ بندی کی سزا دیجاتی تھی یعنے اون کو سیدھا کھڑا کر کے دونون جانب سے تختہ بند کر دیتے تھے کہ وہ ہل نہ سکے اور اسی حالت میں اسکی موت واقع ہوتی تھی۔ قیدی۔ محبوس (۳) بند کیا ہوا (ب) (۱) انسان کو تختہ بند کرنا یعنے تختہ بندی کی سزا دینا۔ (۲) کسی اور چیز کو تختون سے بند کرنا۔ (ج اور د) دکان کو بند کرنا (ھ) بند کرنا۔ قید کرنا۔

تختہ بندیدن | استعمال۔ مرادف تختہ بستن است کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ تعریف بستن و بندیدن بجایش مذکور و این بمعنی حقیقی کہ بستن چیزی بواسطۂ تختہ ہاست و (تختہ بند) کہ گذشت تعلق دارد بہمین (اردو) تختہ باندھنا۔

تختہ پل | استعمال۔ بقول بہار و آنند بضم بای فارسی پلی کہ از تختہ ہا بر خندق قلعہ سازند تا در قلعہ آمد و رفت واقع شود (حکیم زلالی ؎) قلعہ تہمتہ دہان کردہ ٭ تختہ پل بر درش زبان کردہ ٭ **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت پل تختہ و این پلی باشد کہ ہر وقت کہ خواہند بواسطۂ چرخ آہنی از رود یا خندق می بردارند و باز می گذارند (اردو) تختہ کا پل۔ مذکر۔

تختہ پوست | اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و وارستہ ہمان پوست تختہ **مؤلف** عرض کند کہ صراحت کافی ہمدر آنجا موجود (ابونصر نصیرای بدخشانی ؎) با کلاہ نمد بہ تختہ پوست ٭ شہریاریم و تاج و تخت اینست ٭ (اردو) دیکھو پوست تختہ۔

تختہ تابوت | اصطلاح۔ بقول آنند معروف (شیخ شیراز ؎) ترا بہ تختہ تابوت ہم کشند روزی ٭ اگر خزانہ و لشکر ہزار خواہد بود ٭

مؤلف عرض کند که این همانست که بر معنی چهارم تخته گذشت مرکب اضافی است (اردو) خیاره۔ مذکر۔ دیکھو تختہ کے چوتھے معنے۔

تخته تخت یا تختهٔ تابوت مثل۔ بہار عجم خزینة الامثال و امثال فارسی و مجیب الامثال ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت۔ مؤلف عرض کند که فارسیان در بی ثباتی دنیا استعمال این مثل کنند یعنی همان تخته است که گاهی به تخت است و گاهی به تابوت (اردو) دکن میں کہتے ہیں "پلنگ پہ سوئے یا سلا کر روئے" یہ کہاوت قریب قریب اسی فارسی مثل کے مطابق ہے یعنی پلنگ وہی ہے جس پر آرام کرتے ہیں یا لاش کو اس پر لیجاتے ہیں

تختهٔ تعلیم اصطلاح۔ بقول بحر و وارسته و بہار لوحی که اطفال بران مشق کنند (خواجه آصفی ے) بارا سر تعلیم خرد نیست برین در ہا از سر هوس تختهٔ تعلیم نهادیم ہا مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است و مرادف تختهٔ اول با معنی دومش موافق قیاس (اردو) دیکھو تختہ اول کے دوسرے معنے۔

تختهٔ جوهری اصطلاح۔ بقول بحر و ملحقات بہار عجم (۱) رنگ سبز و کبود و (۲) کنایه از رنگا رنگ ہ مؤلف عرض کند که جوهری بر تخته جمله اقسام رنگا رنگ جواهر درست می کند برای مبصرین و خریداران و همین تخته را فارسیان بر سبیل مجاز بدین دو معنی استعمال کرده اند و هر دو معنی کنایه باشد و معنی اول از ینکه اکثر بر تختهٔ جوهری جواهر سبز و کبود رنگ می باشد (اردو) (۱) سبز اور کبود رنگ۔ مذکر (۲) رنگ برنگ۔

(الف) تختهٔ حاسبان اصطلاح۔ خان آرزو **(ب) تختهٔ حساب شناسان** در سراج بذیل تختهٔ محاسبان (الف) گوید که مرادفش۔ صاحب انند بجواله مؤید نسبت (ب) می فرماید که ای تختهٔ حساب که آن را تختهٔ خاک هم گویند و هم او به تختهٔ خاک گوید که تخته

حماسبان و نیز ببین مؤلف عرض کند که بیان (تخت حماسبان) که گذشت (اردو) دیکھو تخت حماسبان

تختهٔ حمام اصطلاح - بقول بحر و وارسته و بهار و آنند سنگی که در حمام برای ادای نماز گذارند (محسن تاثیر) هر چیزی را که عادت کرده باسوز جگر ها تخته اش جز تختهٔ حمام نتوانند شدن ها مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است (اردو) وہ تختہ جو حمام میں ادای نماز کے لئے بچھا رہتا ہے - مذکر -

تختهٔ خاک اصطلاح - بقول لحقات بہار سلطان و نوشته‌اند (۱) زمین و (۲) تختهٔ حماسبان صاحب بحر ذکر معنی اول گوید که (۳) قالب انسان مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است و بمعنی کنایه ایست لطیف و موافق قیاس بهر دو معنی اول و برای معنی سوم مشتاق سند استعمال می‌باشیم که معاصرین عجم برزبان ندارند و دیگر محققین از ان ساکت و لطافت هم ندارد (اردو) (۱) زمین - مؤنث (۲) دیکھو تخت حماسبان (۳) قالب انسان۔

(الف) تختهٔ در استعمال - بقول بہار و آنند معروف و همچنین بقول بحر و . . . . .

(ب) تختهٔ دکان مؤلف عرض کند که الف بمعنی یک پارهٔ در و ب یکی از ان تخته‌ها که دکان را از ان بند و کشایند (صائب) صائب ز گفتگوی تو گرم است بزم عشق ها خاموشی تو تختهٔ دکان آتش است ها (اردو) الف پٹ بقول آصفیہ تختۂ در کواڑ (ب) دکان کا پٹ - دکان کا تختہ - ان تختوں میں سے ایک جن سے دکان بند کرتے ہیں - مذکر -

تختهٔ رقوم اصطلاح - بقول بحر و ملحقات حسیبان تختهٔ رمال و منجم - صاحب مؤید مطبوعه حسرات تحریر کند که منجمان بران بانگه اندازند حساب اشکال کنند - مؤلف عرض کند که مرکب اضافی و موافق قیاس - صاحبان مؤید قلمی این مصرح را نه نوشته‌اند و متصرف طبع معلوم می‌شود و غلطی نماید که بانشد ازان

کار منجم نیست بلکه کار رمال است (اردو) تختہ رقوم۔ اُس تختہ کا نام ہے جس پہ منجمین اپنا حساب لکھتے ہین۔

تختہ زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان و بحر و سروری و جامع (۱) کنایه از پنبه را حلاجی کردن باشد که بتازی ندف گویند بہار گوید که اینہم تصحیف پنجه زدن بباى فارسی است چراکه پنجه بمعنی پنبه آمده۔ صاحب مؤید بمعنی بالا الحجرا قفیه گوید که (۲) افگندن قبا و امثال آن محتاج خان آرزو در چراغ ہدایت بذیل این تعریف (تختہ زدن ترسا) کرده که بجایش می آید مؤلف عرض کند که در حلاجی از دستهٔ آله معروف بر تختهٔ آله می زنند پس وجهی نیست که بخلاف زبان و تحقیق محققین اہل زبان تصرف در لفظ کنیم۔ صاحب آصفی گوید که (۳) بمعنی تخت گستردن است و ما بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم (اردو) (۱) دھنکنا۔ دھنتا۔ دیکھو پنجیدن (۲) قبا یا چغا

مین ریت بھرنا (۳) تخت بچھانا۔

تختہ زدن ترسا مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار آنست که ترسایان وقت سحر در معبد خود تخته بر تخته میزنند۔ صاحب بحر بذیل تخته زدن ذکر این کرده و خان آرزو در چراغ ہدایت ہم۔

(میرنجات ــه) ہست آواز شلنگ ترسایان بیله
که زند تخته بهنگام سحر ترسائی ۔

مؤلف عرض کند که بترکیب اضافی موافق قیاس (اردو)۔ ترساؤن کا عبادت مین تختہ پہ تختہ مارنا۔

تختہ زدن دکان مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر و آنند کنایه از بند کردن دکان

(مخلص کاشی ــه) صرفهٔ خوان جهانداری که
شد بسیار دست ہا تخته زد زاہد دکان شید در
تا صیام ہ۔

مؤلف عرض کند که موافق قیاس است که تخته‌های متعدده عوض در دکان‌ها که دکاندار در بست و کشاد دکان ازان کار گیرند (اردو) دکان بند کرنا۔

تختۂ زرنیخ اصطلاح - بقول برہان و بحر وجامع کنایہ از انگشت و زغال افروختہ - مؤلف گوید کہ مرکب اضافی است و زرنیخ جوہریست کانی کہ ذکرش برارسانیقون گذشت پس زغال افروختہ را نظر بر فروغ آن تختۂ زرنیخ گفتن کنایۂ لطیف است (اردو) روشن کوئیلے سلگے ہوئے کوئیلے -

تختۂ زنگار اصطلاح - تختۂ سبز را گویند مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی کہ زنگار بقول بہار بمعنی سبز و سبزی می آید (ظہوری ؏) دارم غم پیکان او می برد زنگ سینہ ام ٭ چون پیش آن سازم نشان این تختۂ زنگار را ٭ (ولہ ؏) صیقلی بود از نگاہ آئینۂ روشندلان ٭ سینۂ تاریک جہانان تختۂ زنگار بود ٭ (اردو) سبز تختہ - مذکر -

تختۂ سالخورد اصطلاح - بقول برہان و بحر و جامع و بہار و (ناصری و جہانگیری دلطائف) و رشیدی و سراج کنایہ از حکایات گذشتہ (خواجہ نظامی ؏) گذارندۂ تختۂ سالخورد ٭ چنین در گشاد نقش برلاجورد ٭ مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این تختۂ کہنہ و کنایہ از تختۂ کاغذ یا تختۂ چوبی کہ بران یادداشت روزمرہ سلف تحریر می کردند کہ بسبیل تاریخ محفوظ می ماند - (اردو) گذشتہ حکایات - مذکر -

تختۂ سنگ اصطلاح - صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید بی ہمزۂ ملینہ اضافت می آید و ذکر معنی این نکرد ٭ مؤلف عرض کند کہ بمعنی تخت سنگی است کہ بر روشہای باغہا برای نشستن درست می کنند (وحید قزوینی ؏) در عرصۂ باغ تختۂ سنگی ٭ افتادہ چو پشتہ در پلنگی ٭ (اردو) پتھر کا تخت - مذکر -

تختہ شدن دکان مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار وانند بمعنی بند شدن دکان مؤلف عرض کند کہ لازم (تختہ کردن دکان) است (صائب ؏) جوہر آئینہ با گہر نماید خویشتن را گر

تختہ از بال وپر طوطی شود دکان ما ۱۲ (اردو) دکان بند ہونا۔

تختہ شدن یاقوت مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر و بہار مسطح و ہموار شدنش (محسن تاثیر ے) مفتون راہ و رسم سپہر و رنگی شود ۱۲ یاقوت اگرچہ تختہ شود در رنگی شود ۱۲ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است بر سبیل مجاز و کنایہ ایست لطیف (اردو) یاقوت کا مسطح ہونا اور تختی کی شکل میں پھیلا ہوا ہونا۔

(الف) **تختۂ شلنگ** اصطلاح۔ بقول بحر ورزش کشتی گیران است کہ ہفت ہشت تختہ برابر قائم کردہ و نگہداشتہ بوضع معہود بران شلنگ زنند مؤلف عرض کند کہ شلنگ بفتحتین شین معجمہ و لام مفتوح بمعنی جستن و پا فشاندن شاطران و کشتی گیران است یعنی کہ پاشنۂ پای ایشان بہ سرین ایشان می رسد (کذا فی البحر) و ہم او۔۔۔۔

(ب) **تختۂ شلنگ زدن** را بی اضافت آوردہ کہ بمعنی جست کردن بقاعدۂ مذکور است (میر نجات ے) دل دگر گرم طپیدن شدہ در سینۂ تنگ ۱۲ می زند آن بت طناز مگر تختۂ شلنگ ۱۲ وارستہ و بہار و خان آرزو در چراغ ہدایت ذکر (ب) کردہ اند و بخیال ما حق آنست کہ اصل این (شلنگ تختہ زدن) باضافت شلنگ است و بقلب اضافت ہم مستعمل (خان خالص ے) چنین گر در بر مردم شلنگ تختہ خواہی زد ۱۲ ترقی گر کنی آخر تو کشتی گیر خواہی شد (اردو) الف کشتی گیروں اور پہلوانوں کی جست اور چھلانگ جو تختے کھڑا کرکے اُس پر سے چھلانگ مارتے ہیں۔ مؤنث۔ (ب) استادہ تختوں پر سے چھلانگ مارنا یعنی پھکیتوں اور پہلوانوں کی ایک ورزش ہے

تختۂ شیار اصطلاح۔ بقول مؤید بمعنی تختہ کہ بر سر آن آہن باشد (کذا فی زفانگویا) مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است۔ ہمان قلبۂ کہ بر تختۂ آسیا گذشت (اردو) دیکھو تختۂ آسیا۔

تختۂ عاج | اصطلاح - بقول بحر و ملحقات بہار مراد از تخت عاج مؤلف عرض کند که بمعنی موافق قیاس است و به ترمیم تعریفش خیال خود را ہم ظاہر کردہ ایم (اردو) دیکھو تخت عاج۔

تختۂ قماش | اصطلاح - بقول بہار آنچه از دو تختۂ چوب سازند و دران قماش را نگاه دارند و بآن بر طناب محکم بندند۔ مؤلف عرض کند که بعض اقسام قماش ریشمی را بر یک تخته پیچیده و برای قماش ریشمی دو تخته از دو جانب بطاقه قائم کنند بالای آن طناب کشند تا کرم پارچه آسیبش نخورد (محسن تاثیر ے) افتاده ام بسینه تکیه ارتخا عیال | چون تختۂ قماش که بندد باطناب | (اردو) وہ تختہ جس پر ریشمی کپڑا لپیٹا جاتا ہے یا اونی تھانوں کی دو جانب رکھ کر کستے ہیں تاکہ کیڑے سے محفوظ رہے۔ مذکر۔

تختۂ قنّاد | اصطلاح - بقول بہار و آنند آنچه تخته که قنّاد و حلوائی شیرینی ہا بران چینند مؤلف عرض کند که قنّاد به تشدید نون - حلوائی را نام است و این مرکب اضافی است (ابو نصیر نصیرای بدخشانی ے) گلرخ غنچه دہان من بگل شد خنده زن | از شکر ریزی چمن را تختۂ قنّاد کرد | (اردو) وہ تختہ جو حلوائی کی دوکان کے آگے بچھایا جاتا ہے جس پر مٹھائی چنی جاتی ہے۔ مذکر۔

تختۂ قیمه | اصطلاح - بقول بہار و بحر و آنند تختۂ چوبی که گوشت را بران برند و قیمه کنند (وحید ے) دلم دائم از وی صد اسیمه است | که از و سینه ام تختۂ قیمه است | مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است و این پارۂ تنۂ درختی باشد خان آرزو در چراغ ہدایت ہم ذکر این کرده (اردو) کنده - بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکر - قیمه کوٹنے کی لکڑی۔

تختہ کردن دکان | مصدر اصطلاحی - بقول بحر و بہار و آنند یعنی بند کردن دکان مرادف (تختہ زدن دکان) مؤلف عرض کند که اصل حقیقت

کافی ہمدرا انجا کردہ ایم (محمد سعید اشرف ؎)
تا قدت نسخ ناز کردہ بلند٭ تختہ کردہست سرو
دکان را٭ مخفی مباد کہ از سند بالا (تختہ کردن
دکان را) پیداست عیبی ندارد (اردو)
دکان بند کرنا۔

(الف) **تختہ کلاہ** اصطلاح۔ بقول بہار
و بحر (۱) کلاہ چوبینی کہ زنگلہا بدان بندند و بر سر
مجرمان گذارند و رسوا کنند کہ آن را کلاہ تختہ و کلاہ زنگلہ
نیز گویند (ملا شفیعا ؎) از کہ آموختی این جل
کز اسپ کسان٭ تو کنی نعل و مرا تختہ کلہ فرمائی
مؤلف عرض کند کہ از سند بالا۔۔۔۔۔۔۔

(ب) **تختہ کلہ فرمودن** بمعنی رسوا کردن
پیداست پس الف بمعنی رسوا باشد و مجازاً (۲)
بمعنی رسوائی ہم۔ بہار ذکر این کردہ ولیکن تعریف
خوشی نکرد (محمد سعید اشرف ؎) نازند شہان
اگرچہ بر تخت و کلاہ٭ در مذہب ما تختہ کلاہ است
است اینجا٭ مخفی مباد کہ کلہ مخفف کلاہ است

و در سند اوّل استعمال ہمین مخفف (اردو)
(الف) (۱) رسوا (۲) رسوائی۔ مؤنث (ب)
رسوا کرنا۔ رسوائی کرنا۔

تختہ گردن اصطلاح۔ بقول بحر و انند
مرکب تختہ گردن کہ عنان برابر نتابد مؤلف
عرض کند کہ بمعنی سخت گردن دارندہ کہ پیرو آئین
لگام نکند اسم فاعل ترکیبی است استعمال این
اکثر بر صفت اسپ می شود معاصرین عجم بر زبان
دارند (اردو) سخت گردن۔ شریر گھوڑا
منہ زور گھوڑا۔

تختہ گوی اصطلاح۔ بقول بحر چوگان کہ سر
آن مانند چمچہ باشد و بدان گوی بازند مؤلف
عرض کند کہ تشبیہ کفگیر بہ از چمچہ می نماید و فک
اضافت (تختۂ گوی) است کہ مرکب اضافی است
چوگان را مانند و حالا بر زبان معاصرین
عجم ہمین چوگان است۔ صاحب ملحقات برہان
این را (تختہ گوئی) بہ دو تحتانی نوشتہ خیال ما

گفتہ اند مؤلف عرض کند کہ این را ز او فش و ثم
و معنی اول را حضرت قیاس پیدا ایم و از ینکہ محققین
زباندان اعنی سروری و ناصری و جامع از معنی دوم
ساکت اند بدون سند استعمال معنی اول را تسلیم
نکنیم (اردو) (۱) زمین۔ مونث (۲) دیکھو تختۂ
حاسبان اور تخت محاسبان ۔

تختۂ محاسبان شود مقولہ۔ بقول ملحقات
بہار و عجم خاک بر سر افتد و گرد آلود شود مؤلف
عرض کند کہ فارسیان چون کسی را بددعا دہند
ہمین مقولہ را استعمال می نمایند کہ موافق قیاس
است (اردو) تم پر خاک پڑے ۔

(الف) **تختۂ مشق** اصطلاح۔ بقول بہار
و مؤید بہ اضافت و بی اضافت (۱) تختۂ اطفال
دبستان بران مشق کنند و (۲) ہر چیزی کہ بسیار
بہ استعمال آید (صائب ؎) لوح دلی کہ تختۂ
راز عالم است ؛ حیف است چون تختۂ مشق
ہوس کنی ؎ (محسن تاثیر ؎) ای ستون آینۂ مشق
احوال من است ؛ کہ تختۂ مشق جنون ناکہ اعمال من است
مؤلف عرض کند کہ از سند اول ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) **تختۂ مشق کردن** یعنی تختۂ مشق قرار
دادن پیدا است (اردو) الف تختۂ مشق
بقول آصفیہ (۱) وہ تختی جس پر لڑکے مشق کرتے
ہین لکھنے کی پٹی۔ لوح (۲) وہ چیز جو بہت
استعمال مین آئے (باضافت و بے اضافت)
(ب) تختۂ مشق بنانا ۔

تختۂ سیل اصطلاح۔ بقول خان آرزو در
سراج اللغات تختۂ محاسبان ؛ ہمان تختۂ حاسبان
مؤلف عرض کند کہ ازین کہ کتابت بر خاک
این تختہ از سیل آہنی می شود این را بدین اسم
موسوم کردند (اردو) دیکھو تختۂ محاسبان۔

تختۂ ضیا اصطلاح۔ بقول بہار و عجم جسم
(از ناصری و جہانگیری در ملحقات) کنایہ از آسمان
است مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی و
موافق قیاس باشد (اردو) دیکھو آسمان

(الف) **تختۂ نرد** اصطلاح۔ بقول بحر تختہ کہ برآن بازی نرد بازند و ہم او بر ---------

(ب) **تختۂ نرد آبنوسی** گوید کہ (۱) فلک البروج است صاحب محقق تا برہان (ب) را آوردہ صاحب رشیدی گوید کہ فلک است خان آرزو در سراج (ب) را بحذف تحتانی آخرہ (تختۂ نرد آبنوس) نوشتہ کہ معنی اول گوید کہ (۲) کنایہ از شب نیز مؤلف عرض کند کہ ب مرکب توصیفی است و بقول خان آرزو مرکب اضافی و معنی دوم ہم موافق قیاس (اردو) الف وہ بساط تختہ جس پر نرد کھیلیں۔ مذکر۔ (ب) (۱) آسمان۔ مذکر (۲) رات۔ مؤنث

تختۂ یخ اصطلاح۔ بقول بہار پارچۂ یخ کہ از کمال برودت ہوا در حوض یا رودہا می بندد و بغایت شفاف می باشد مانند آئینۂ قدنما (یحیی شیرازی سہ) وہ چہ رخصت اینکہ چو در تاب شد بہ سینہ چون تختۂ یخ آب شد ٭ مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو) یخ کا ٹکڑا۔ مذکر۔

تخجّم بقول برہان و جہانگیری بفتح اول و ضم جیم بروزن انجم (۱) بمعنی حریص و بقول جامع (۲) صاحب شر۔ صاحب ناصری بذکر معنی بالا گوید کہ بہ جای مہملہ صحیح نہ بہ خای معجمہ و لغت عربی است نہ فارسی (خاقانی سہ) ناحم ہمای دولت و شہباز حضرتست ٭ نہ کرگس قرحچہ و فی زاغ تخجّم است ٭ (ولہ سہ) پیش دل شان سپہر و انجم ٭ این بودہ و رنج و آن تخجّم ٭ صاحب رشیدی اشارہ می کند بشعر دوم خاقانی کہ ازان فتح دوم و تشدید جیم عربی ہم ظاہر است۔ خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی گوید کہ محققاند کہ از عالم پر و فر بود کہ مشدد و مخفف ہر دو آمدہ آنانکہ مشدد را مخفف کردہ اند چنانکہ ضابطۂ فارسیان است کہ در الفاظ عربیہ نیز چنین تصرف

کنند پس قول جہانگیری خطا نبود مؤلف عرض کند که تحجم به حای مہملہ دوم در عربی زبان بمعنی بزرگی پستان و ہر چیز نوشته پس بی غوری صاحب ناصری است که ایراد درین لغت می کند ما باعتبار صاحب جامع که محقق اہل زبانست و باعتماد دیگر محققین تحقیق پسند این را لغت فارسی زبان دانیم اگر در عربی زبان به حای مہملہ عوض خای معجمہ بہمین معنی می بود دران حالت ما این را مفرس می گفتیم بر سبیل تبدیل (اردو) (۱) حریص (۲) صاحب شر۔

تخره خان آرزو در سراج بحوالۂ قوسی گوید که مخفف تسخره بمعنی تمسخر است و می فرماید که عربی الاصل بود که فارسیان دران تصرف کرده باشند دیگر ہمہ محققین ازین لغت ساکت مؤلف گوید که اگر سند استعمال این پیش شود ما این را اسم جامد فارسی زبان توانیم گفت محض بیان محقق بالا برای این کفایت نمی کند (اردو) تمسخر۔ مذکر۔ ٹھٹول ظرافت۔

تخس بقول برہان و سروری و ناصری و جامع بفتح اوّل و ثانی بر وزن عسس تافتن دل باشد از غم و الم و بعض می فرماید که بسکون ثانی ہم گفته اند و به این معنی بجای حرف اوّل بای ابجد ہم بنظر آمده مؤلف عرض کند که ہمین لغت بموحده بمعنی پژمرده بر نشان اوّلش و بمعنی گداز در رنج بر نشان سومش گذشت و صراحت ماخذش ہمدرا انجا نگر پس این را مبدلش دانیم چنانکه تبکوک و تکوت (اردو) دیکھو بخس کے پہلے اور تیسرے معنے۔

تخش بقول برہان بفتح اوّل بر وزن رخش بمعنی (۱) بالا و صدر مجلس و (۲) نوعی از تیر ہم و (۳) تیر آتشبازی را نیز گفته اند و بقول بعض (۴) نوعی از کمانست که تیر بسیار کوچکی دارد۔ صاحب جامع گوید که تخشیدن بمعنی در صدر نشستن می آید پس صدر مجلس را تخش گوینده ذکر دیگر

معانی هم کرده صاحب ناصری معنی چهارم را ترک کرده صاحبان رشیدی و سروری بر معنی چهارم
قناعت کرده و نسبت معنی اوّل همین قدر گویند که کسی که بالا نشست می گویند که تخشید خان آرزو
در سراج می طرازد که صحیح آنست که تخشیدن بمعنی بالا نشستن آمده و تیر آتشبازی را به همین نسبت
تیر تخش گویند که در هوا بسیار بلند رود و ظاهرا ناوک را بجای تخش گفته باشند که تیر آن در هوا بلند
رود اگرچه انداختن تیر ناوک در هوا رسم نیست تا آید وارث بهار بذکر معنی چهارم گوید که بعضی
گویند تخش بان که در جنگ های هند سر دهند و آن آهنی باشد مجوف که از باروت پر کرده و آتش
دران زنند و جانب خصم در هوا اندازند مقصود بهار درینجا از معنی سوم است (ظاهر وحید
٭) تو گوئی چه شد تیر تخش بلند ٭ که کرده است این ریشه در خاک بند ٭ وارسته متفق با
بهار که خود بهار نقلش بر داشته - صاحب تحقیق الاصطلاحات بر معنی سوم قانع (ظهوری ٭)
بعطری که عطار گیسو دهد ٭ به تیر بکار تخش ابر جهد ٭ (ملا تقی ٭) ز هر سو دوانند تیر بدو رخش
٭ بدانسان که تیر از کمانهای تخش ٭ مؤلف عرض کند که بقول بعض معاصرین سالخورده عجم اسم
جامد فارسی زبان است که بمعنی تیریست قدری خم دار که تیر اندازان چابکدست آن را بطرزی
می زنند که اوّل بالا می رود و باز بر سر نشانه می افتد پس معنی دوم اصل است و معنی سوم مجاز آن
این تیر آتشبازی همانست که آن را در هند بان گویند و معنی چهارم مجازش که کمان تیر را هم تخش
گفتند که خم آن مثل تیر تخش باشد و معنی اوّل هم مجاز معنی دوم که صدر نشین هم بلندی دارد چنانکه
تیر تخش اوّل بلند می شود و این معنی اوّل اسم مصدر تخشیدن است که بجایش می آید تخشیدن بیاد که
بعض معاصرین عجم این را بمعنی چهارم اسم جامد دانند و معنی دوم را مجاز آن که تیر تخش شبیه کمانست

است و معنی سوم ہم مجازش کہ تیر آتشبازی یعنی بان ہم خمیدہ باشد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) (۱) صدر نشین میر مجلس۔ پریسیڈنٹ (۲) وہ تیر جس کو فارسیون نے تیر تخش کہا ہے جو کسی قدر خمدار ہوتا ہے اور بلند ہو کر نشانے کے سر پر بیٹھتا ہے۔ مذکر (۳) بان۔ مؤنث بقول آصفیہ وہ تیر جو از قسم ہوائی ہے جو اگلے زمانہ کی لڑائیون مین دشمن پر چھوڑا کرتے تھے (۴) کمان۔ مؤنث دیکھو افغی و قسمر بان۔

تخشا بقول برہان و جہانگیری و جامع بہ فتح اول بروزن احسنا بمعنی سعی کنندہ و کوشندہ (زرتشت بہرام پژدوی سہ) بگو تخشا بکار تو نیز پیوست ہمی باشد و ہمی دار پیوستہ صاحب نوادر ذکر این بذیل مصدر تخشیدن کردہ گوید کہ این مجاز است چہ آنکہ در بالا رود سعی را دخل تمام (اسـ) مؤلف عرض کند کہ درست گوید لیکن از حقیقت چہ خبر بود بہ کہ این اسم مرکب است با امر حاضر تخش و الف فاعلی کہ افادۂ اسم فاعل کند چنانکہ دانا و بینا و جویا و پویا و این اصطلاح ہم جامد نیست بلکہ بقاعدۂ فارسی تعلق است کہ از مشتقات مصدر پیدا شد (اردو) کوشش کرنے والا۔ ساعی۔ سعی کرنے والا۔

(الف) **تخشد**	الف بقول برہان بروزن
(ب) **تخشیدن**	تخشید بمعنی بالا نشست

چہ تخش بمعنی بالا و صدر مجلس ہم آمدہ وہم او نسبت ب گوید کہ بروزن تخشیدن بمعنی بالا نشستن است صاحبان ناصری و بحر و مؤید و انند و موارد و نوادر ذکر ب کردہ اند صاحب بحر صراحت کند کہ کامل التصریف است و مضارع این تخشد و صاحب موارد می فرماید کہ حاصل بالمصدر این تخش مؤلف عرض کند کہ الف ماضی مطلق ب و ب مرکب از تخش کہ اسم مصدر است و یائے معروف و علامت مصدر دن۔ برہان الف ابدا

اسم جامد دانست غلط کرد (اردو) الف بلندی میں بیٹھنا (ب) بلندی پر بیٹھنا۔

تخفیف بقول بہار سبک کردن می فرماید کہ بلفظ دادن و کردن مستعمل مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح۔ فارسیان استعمال این بمعنی سبک با مصادر و ترکیب فارسی کردہ اند کہ در ملحقات می آید (اردو) تخفیف۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ کمی۔

تخفیف تصدیع استعمال۔ بقول بہار مرادف تخفیف زحمت مؤلف عرض کند کہ استعمال این در فارسی زبان بسیار کم است۔ البتہ تخفیف زحمت بر زبان است بمعنی کمی زحمت (اردو) تخفیف تصدیع تخفیف زحمت دونوں ذکر میں مستعمل ہیں بمعنی حقیقی یعنے تکلیف کی کمی

تخفیف دادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی سبک کردن و آسانی پیدا کردن است (طالب آملی ؎) حدیث عشق دراز است و یار نازک طبع ؛ بدماغ درد سرش نیست می دہیم تخفیف بکو (اردو) ہلکا کرنا۔ بار گھٹانا۔ آسان کرنا۔

(الف) تخفیف زحمت کردن استعمال
(ب) تخفیف کردن صاحب آصفی ذکر ب کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش الف پیدا است از ینجاست کہ ما او را جا دادہ ایم کہ بمعنی زحمت کم کردن است و ب ہم بمعنی کم کردن مستعمل (حافظ شیراز ؎) خاک کویت برنتابد زحمت ما بیش ازین ؛ لطفہا کردی بتا تخفیف زحمت می کنم (اردو) الف تخفیف زحمت کرنا تکلیف کو کم کرنا ب کم کرنا تخفیف کرنا ہلکا کرنا

تخفیفہ بقول بہار دستار کوچکی کہ ہنگام خواب و خلوت بسر پیچند نسبت بعمامہ سبک باشد (محسن تاثیر ؎) اگر خفت نمی آرد بسر ترک ادب تا کی فن

بچ چیزا بر سر نہد تخفیفہ ہر کس بی تکلف شد بچہ (مخلص کاشی ۵) کجاست راحت تخفیفہ وسبک روحی بچ علاقہ نیست بدستار اعتبار مرا بچ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ لغت عربست ـ صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید کہ یای نسبت با	لغات تخفیف مرکب کردند مؤلف عرض کند کہ استعمال این بہمین معنی در عربی یافتہ نشد با این را مفرس دانیم (اردو) وہ مختصر رومال جو عمامہ سے چھوٹا ہوتا ہے جسکو خلوت میں سوتے وقت سر میں لپیٹ لیتے ہیں ـ مذکر ـ

تخلص خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ (۱) لفظی کہ شاعر برای خود مقرر کند و (۲) بیتی کہ شاعر تخلص خود دران کند (کمال خجند ۶) تخلص ہای تو لبس نامدار است بچ مؤلف عرض کند کہ صاحب انندجی فرماید کہ عربی است و در اصطلاح شعرا (۳) نام ممدوح آوردن است (کذافی الجامع الصنائع) اما در اساس الفضلا کہ تصنیف قاضی شہاب الدین باشد مندرج است کہ حسن تخلص آنست کہ خروج از غزل و دخول در مدح بہ احسن وجہ باشد و درین معنی لغوی مرعی می شود زیرا چہ رستن از غزل است مؤلف عرض کند کہ در عربی زبان مطلق بمعنی رسیدن است و معنی اول یافتہ نمی شود معلوم می شود کہ مفرس است و فارسیان بمعنی اول استعمال کردہ اند و بمعنی دوم مقطع مستعمل است نہ تخلص و بمعنی سوم استعمال عرب است نہ فارسی (اردو) تخلص ـ بقول آصفیہ ـ عربی ـ اسم مذکر (۱) شاعر کا وہ مختصر اور فرضی نام جو شعر میں ڈالا جاتا ہے ـ مؤلف عرض کرتا ہے یہ شاعر کا وہ مختصر اور فرضی نام ہے جسکو شاعر اپنے اشعار میں اپنے آپ کو اس نام سے موسوم کرتا ہے (۲) مقطع ـ بقولہ ـ عربی ـ اسم مذکر ـ

غزل یا قصیدہ کا آخری شعر جس مین شاعر کا تخلص واقع ہو۔ قدما شعر اوّل مین بھی تخلص ڈالدیا کرتے
تھے کبھی فارسی اور اردو مین مطلع کو بھی مقطع بنا ڈالتے ہین مؤلف عرض کرتا ہے کہ مطلع
کی کیا خصوصیت ہے درمیان اشعار کسی ایک شعر مین بھی تخلص لایا جا سکتا ہے لیکن اسکو
مقطع نہین کہہ سکتے اور نہ اُس مطلع کا نام مقطع جس مین تخلص ہو (۳) ممدوح کا نام جو اشعار
مین لایا جاے۔ عربی مین تخلص کہا جاتا ہے مگر فارسی اور اردو مین ان معنون مین مستعمل نہین پایا گیا

تخلف بقول بہار و الیس استادن از چیزی مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است
و بقول منتخب وا پس ماندن۔ فارسیان این را بمعنی رسائی نہ شدن و پست ہمتی و عدم الوفا
با مصادر فارسی استعمال کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) (۱) رسائی نہ ہونا کا حاصل بالمصدر
یعنی عدم رسائی مؤنث۔ پست ہمتی۔ مؤنث۔ عدم الوفا۔ مذکر۔ وعدہ خلافی۔ مؤنث۔

تخلف افتادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش معنی رسائی نشدن پیدا است (علی خراسانی) بود۔ این نکتہ پر روشن کہ در باب جناب تو ہا تخلف تا ابد افتاد در اقوال انسانی ہا (اردو) رسائی نہ ہونا

تخلف کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش بمعنی پست ہمت شدن پیدا است (علی خراسانی) بر چہرہ ما خاک در دوست گواہ است ہا کز طاعت می خانہ نکردیم تخلف ہا (اردو) پست ہمت ہونا۔ انکار کرنا۔

تخلف ورزیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش پیدا است

کہ بمعنی وفانگر دن است (خان آرزو سلہ) می کند وعدہ با غیار و تخلف ورزند با چہ کند

آرزوی ما کہ با وا ہنم نیست ؎ (اردو) وفانگرنا ۔

تخلہ | بقول برہان و جامع و رشیدی و جہانگیری بفتح اول و لام و سکون ثانی بمعنی (۱) نعلین و (۲) عصا و (۳) ریزہ و خردہ ہر چیز۔ صاحبان سروری و ناصری و مؤید بمعنی اول و دوم قانع (شمس فخری سلہ) ایا شاہی کہ ہر سائل کہ آید ؎ بدرگاہ تو یابد دستار و تخلہ ؎ (منجیک سلہ) اندر خصائل تو قلم گوئی ؎ چون تخلہ کلیم پیر شد ؎ خان آرزو در سراج متفق با برہان مؤلف عرض کند کہ صاحب اند صراحت کند کہ لغت فارسی است۔ اسم جامد فارسی قدیم و اثیم تر حالا بر زبان معاصرین عجم نیست (اردو) (۱) نعلین۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ مذکر۔ دونون جوتیان۔ جوتون کا جوڑا (۲) عصا بقول عربی۔ اسم مذکر۔ لاٹھی۔ سونٹا۔ چوب دستی۔ دیکھو بازو (۳) ہر چیز کا خردہ۔ ریزہ۔ مذکر ۔

تخم | بقول برہان بضم اول و فتح ثانی و سکون میم (۱) پارچہ باشد کہ شاطران بر سر چوب بندند و بدان از عوام شاطر باشند و بسکون ثانی (۲) دانہ و اصل ہر چیز و (۳) مرغی را نیز گویند بعربی بیضہ خوانند و (۴) مطلق بیضہ را نیز گفتہ اند اعم از ماکیان و غیر ماکیان و (۵) بمعنی منی و آب پشت ہم ہست کہ مادۂ وجود حیوانات است و (۶) بمعنی اصل و نسب و نژاد نیز آمدہ صاحبان جہانگیری و سروری بر معنی اول قناعت کردہ اند۔ صاحب جامع بذکر ہمہ معانی نسبت معنی چہارم تخصیص بیضۂ مرغ کند و معنی دوم بخصوصیت بیان نکرد۔ صاحب رشیدی بذکر معنی اول و دوم معنی چہارم را مخصوص با مرغ کردہ و ذکر معنی ششم ہم فرمودہ صاحب مؤید

اشارۂ معنی دوم کردہ گوید کہ آن اصل ہر چیز است و نیز (۷) اولا صاحب غیاثی می فرماید کہ دانہ ہر چیز کہ بکارند و سبز شود و خوشہ ہا یا میوہ ہا بر آرد و آنچہ بتازی بیضہ خوانند و آن را خاگ ہم نامند و تخم کبوتر و گنجشک و مانند آن و (۸) خایۂ مردم نیز (شمس فخری لہ) بگہ آنگاہ شاہ زر بخشد بچرخ سازد ز مرطا بر تخم ۹ خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی اصل و نژاد است و مطلق بیضہ و اغلب کہ این ہر دو در اصل مجاز بود کہ شہرت گرفتہ چہ تخم در اصل دانہ را گویند و بعد کہ بمعنی اوّل می فرماید کہ این تصحیف تخم است صاحب محیط بر تخم می فرماید کہ اسم فارسی بزر است و بعض طیور را نیز شامل و ہر یک بمقام خود مسطور چنانچہ در بزر نیز ایما رفتہ مؤلف عرض کند کہ حقیقت بیضہ بجایش مذکور بہار گوید کہ اصل و نژاد و تخم غلہ و درخت چون تخم کدو و تخم ریحان و تخم گل و تخم سنبل و امثال آن و بمعنی بیضۂ مرغ و نطفہ مجاز است و با لفظ افگندن و بالیدن و بر خاک افشاندن و پریشان کردن و در خاک کردن و دمیدن و سبز شدن و فرو کردن و کاشتن و کردن و نہادن مستعمل ما می گوئیم بمعنی اوّل تخم بہ بای فارسی اصل است چنانکہ اشارۂ این ہم در انجا کردہ ایم و صراحت ماخذ بر تخم گذشت و این را مبدّل تخم دانیم و ہمین مثال اوّل این تبدیل است و بمعنی دوم اصل دیگر ہمہ معانی مجاز این اسم جامد فارسی زبان و معنی سوم مجازش کہ آن را تخمہ ہم نامند کہ این مرض پیدا می شود از اینکہ تخم در غذای غیر پختہ ہضم نمی شود و تخمہ عائد می گردد ما این را بدین معنی مخفف تخمہ دانیم و تخمہ بقول صاحب منتخب در عربی زبان بمعنی مطلق ناگواری طعام است صاحبان اننذ و غیاث تخمہ را بمعنی بدہضمی طعام از اصل لغت عرب گویند و معنی چہارم و پنجم و ششم و ہفتم و ہشتم ہمہ مجاز معنی دوم موافق قیاس است و استعمال این با مصادر در ملحقات می آید (اردو)

(۱) دیکھو بچم (۲) دیکھو بزر (۳) تخمہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کی قے جو بد ہضمی یا فساد غذا سے ہو جاتی ہے اس میں اور ہیضہ میں یہہ فرق ہے کہ ہیضہ اخلاط غذا میں فساد ہو کر ہوتا ہے اور تخمہ غذا کے فساد سے (۴) تخم۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر بیضہ۔ انڈا (۵) منی بقول آصفیہ عربی اسم مؤنث۔ آب پشت۔ آدمی کا بیج۔ نطفہ۔ وہ سفید مادہ جو آدمی کے عضو تناسل سے بوقت جماع خارج ہوتا ہے اور اُس سے حمل قرار پاتا ہے (۶) تخم۔ بقولہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ نسل (۷) تخم۔ بقولہ مذکر۔ اولاد (۸) تخم۔ مذکر بقولہ۔ خایہ۔

تخمار بقول برہان و جامع بضم اول بروزن ملغار تیری است کہ پیکان ندارد و بجاے پیکان گرہی دارد صاحب رشیدی گوید کہ این را نخار نیز گویند صاحب ناصری گوید کہ بجای پیکان گرہی دارد بہ شکل تخم کبوتر و ازان او را تخمار گویند و تخمار ہم منسوب بہ تخمہ۔ گوید کہ در بہار عجم آوردہ و در فرہنگہا نیافتیم **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو ماخذ بیان کردۂ صاحب ناصری موافق قیاس و این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) تخمار یا تخمار تیر کی ایک قسم کا نام ہے جس میں پیکان کے عوض ایک گرہ ہوتی ہے۔ مذکر۔

تخم افشاندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این بحوالۂ بہار کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بوئیدن و کاشتن تخم باشد در خاک (صائب ع) ہر کسی تخمی بخاک افشاند و ما دیوانگان ؎ دانۂ زنجیر در دامان صحرا کاشتیم (ظہوری ع) شراب از خوی بروئیش تخم افشاند ؎ توان خورشید از رویش درو کرد ؎ (اردو) بیج بونا۔ دکن میں بیج چھڑکنا بھی کہتے ہیں۔

تخم افگندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ گوید کہ مرادف تخم افشاندن است

مؤلف عرض کند کہ صراحت معنی ہمدر اینجا نکردہ ایم (شانی مشہدی ؎) بسکہ با من سگالدی نموا کردمن اندر دخولیش ؎ تخم خواب اندر دماغ پاسبان افگندہ ام ؎ (اردو) دیکھو تخم افشاندن ۔

تخماق بقول بہار بسیخ بہر دو قاف افزار چوبی کہ برسر میخ زنند تا میخ در زمین خوب فرو رود و استوار باشد (میر یحیی کاشی ؎) اوّل با عشق زنر می دم زدہ ؎ پس صدمہ سخت زقفای تحم بگو تا بنگرد دیر زمین اوّل میخ ؎ تخماق بہ فرقش بتوان محکم زد ؎ مؤلف عرض کند کہ تو تخماق بہمین معنی لغت ترکی است (کذا فی لغات ترکی) فارسیان بحذف واو وتبدیل قاف بجای معجمہ (چنانکہ برق وبنخ) این را مفرس کردہ بالضم خواندہ اند (اردو) دکن مین موگری کہتے ہین ۔ صاحب آصفیہ نے موگری یہ فرمایا ہے ۔ ہندی ۔ اسم مؤنث ۔ زمین کوٹنے کا چوبین آلہ میخکوب بھی اردو مین مستعمل ہے ۔

تخم انداختن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ گوید کہ مرادف تخم افشاندن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (نوعی خبوشانی ؎) قطرہ بر خاک دل از آب تاک انداختم ؎ تخم پاکی یافتم بر جای پاک انداختم ؎ (اردو) دیکھو تخم افشاندن ۔

تخم اہر اصطلاح ۔ بقول محیط اسم لسان العصافیر است مؤلف عرض کند کہ بر لسان العصافیر ہر چہ نوشتہ بالتفصیل بہ (بنجشک زبان) کردہ ایم (اردو) دیکھو بنجشک زبان ۔

(الف) تخم باختن مصدر اصطلاحی بقول صاحب آصفی بحوالہ وارستہ روز نوروز وعید بہ بیضہ ہای رنگین بازی کنند واینرا بند این از طغرای مشہدی شعری آوردہ کہ از ان پیداست (؎) کہ در باغ

(ب) تخم بازی ہنگامہ سازی کنند ؎ زر روی طرب تخم بازی

کند ٭ مؤلف عرض کند که وارسته ذکر تخم بازیها
بہمین معنی کرده و صاحبان بحر و بہار ہم این را
آورده‌اند ما می گوییم که اگر ازب خواہیم که مصدر قائم
کنیم الف درست نباشد بلکه ------

(ج) تخم بازیدن | مصدر آنست و ارسند
بالا مصدر مرکب با ------

(د) تخم بازی کردن | پیداست که صاحب
بحر ذکرش بہمین معنی کرده و ب حاصل بالمصدر
(ج) است و بس (اردو) الف و ج و د
لڑکوں کا نوروز کے دن انڈوں سے کھیلنا
(ب) اسی کھیل کو فارسیوں نے تخم بازی کہا ہے

تخم بالیدن | مصدر اصطلاحی - صاحب
آصفی گوید که بمعنی سبز شدن تخم است مؤلف
عرض کند که معنی لفظی این کلان شدن تخم از بالیدن
است و کنایه باشد از پیدا شدن درخت از و
(صائب ؎) در گذر زین عالم پر شور و شر
صائبا که تخم ہا در زمین شور بالیدن نمیداند
چیست ٭ (اردو) پیڑ اگنا - زمین سے پیڑ اُٹھنا

تخم بخاک فرو کردن | مصدر اصطلاحی ٭
صاحب آصفی (تخم بر خاک فرو کردن) را نوشته
گوید که بمعنی کاشتن تخم است مؤلف عرض کند
که از سندش مصدری که پیدا می شود موافق معنی
آن را قائم کرده ایم جمله بر را هیچ تعلقی نیست
(کلیم همدانی ؎) دهقان بهر زمین که کشاند
نهال تاک ٭ من هم بکنج تخم کدوئی فرو کنم ٭
(اردو) تخم بونا -

تخم برچیدن | مصدر اصطلاحی - بقول
آصفی برداشتن آن مؤلف عرض کند که
از حاصل کردن تخم است (عرفی ؎) بر کجا تخم
ز برچیدی که به نهیب عطا فرستادی که (اردو)
تخم حاصل کرنا -

(الف) تخم بر خاک افشاندن | استعمال -
(ب) تخم بر خاک ریختن | صاحب آصفی
ذکر هر دو بمعنی کاشتن تخم کرده سند الف به تقسم

افشاندن گذشت (دانش مشهدی سه) شبنم نگار
دیگر گردش افلاک ریخت ؎ دانه‌های اشک بلبل
تخم گل بر خاک ریخت ؎ مؤلف عرض کند که
موافق قیاس است (اردو) بیج بونا۔

تخم برخیزیدن استعمال۔ مرادف تخم برخاستن
یعنی پیدا شدن و رُستن از زمین (ظهوری سه)
کجا بر سینه آلوده داغش می شود غرس ؎ که تخم
گندم خوبی از زمین پاک برخیزد ؎ مؤلف عرض
کند که موافق قیاس است (اردو) بیج اگنا
دکن میں ہوا کا نکلنا کہتے ہیں۔

تخم بنگ استعمال۔ بقول برهان آنست
که بعربی بذر البنج نام است و آن را خداع الرجال
نیز گویند و آن سه نوع می باشد سفید و سیاه و
سرخ و بهترین آن سفید بعد از آن سرخ و
سیاه و آن زهر است و سرد و خشک در سیم۔
مؤلف گوید که صاحب محیط ذکر این نکرده و
بر بذر البنج برای مزید حواله بنج می دهد و ذیل بنج
می فرماید که بر شاخهای آن ثمر در غلاف شبیه به
گل انار در شکل و آن مملو از تخم شبیه تخم کشوت
و غیره دور و آن سه نوع است سیاه و سرخ
سپید و قوت تخم آن تا یکسال باقی می ماند و آن
مختلف الطبع است چنانچه سیاه آن سرد و خشک
در آخر سوم و سرخ آن در اول سوم و سفید آن
کمتر و جمیع اقسام آن مخدر منوم مجفف مسکن اوجاع
ضرباتی و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو)
بنگ کے بیج بذر۔

تخم پاشیدن استعمال۔ صاحب آصفی
گوید که بمعنی تخم افشاندن باشد مؤلف عرض
کند که موافق قیاس است (اوحدی کرمانی سه)
در بوم سر زانه جنت ؎ تخم گل آفتاب پاشید
؎ (اردو) دیکھو تخم افشاندن۔

تخم ترشه اصطلاح۔ صاحب محیط گوید که
بفارسی تخم حماض را نام است و برهان گوید
که بفارسی ترشه مؤلف عرض کند که صراحت

ترشہ بجایش می آید (اردو) دیکھو ترشہ یہہ
اُس کے بیج ہیں۔ تذکر۔

تخم تونز اصطلاح۔ بقول محیط دوائی است ہندی
بشکل کبابۂ خندان در مزاج گرم و خشک۔ نافع ریاح
و درد شکم و اہل ہند عرق این می کشند و بہ استعمال
می آرند و در مطبوخات نیز و اگر بقدر چار دام
گرفتہ در یک آثار آب بجوشانند کہ سوم حصہ بماند
و صاف کردہ مضمضہ نمایند نافع درد دندان
است مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ خود
محیط صراحت این نکرد کہ چہ چیز است و نام این بگر السنہ
ہم نہ نوشت۔ بجز این چارہ نیست کہ بر این قناعت
کنیم (اردو) تونز کے بیج۔ افسوس ہے کہ
تونز کا مشہور نام معلوم نہ ہوسکا۔ تخم تونز ذکر

تخم جاروب اصطلاح۔ بقول برہان
و رشیدی و سراج دوائی است کہ آن را بزر
اطریلال خوانند صاحب جامع بر نام دوائی قانع
مؤلف عرض کند کہ صاحب محیط بر حیثیت
اطریلال نوشتہ ما ذکرش در مقصورہ کردہ ایم
و برخی ازان بر آطریلال در ممدودہ حیف است
کہ وجہ تسمیہ این متحقق نشد کہ چرا فارسیان
این را تخم جاروب گفتند (اردو) دیکھو اطریلال

تخم جہود اصطلاح۔ بقول برہان و [illegible]
جامع و سراج کنایہ از پراگندہ و پریشان [illegible]
بہار گوید کہ وجہ این بر فقیر ظاہر نیست
مؤلف عرض کند کہ صاحب انند صراحت کافی [illegible]
جہود کردہ گوید کہ جہود نام درختی است بلند
و بالا کہ بہندی تاڑ نامند و چون میوۂ او پختہ
گردد از میان بترقد چنانکہ [illegible]
و پراگندہ شود و بجدیکہ اگر [illegible] کہ آن را دوبارہ
یکجا بیابند از ینجاست کہ فارسیان تخم
جہود بر پراگندہ و پریشان را گفتند (اردو)
پراگندہ و پریشان۔

تخم چیزی برافتادن اصطلاح [illegible]
بقول بحر و وارستہ بمعنی نابود و [illegible]

آن بحقیقی که نام و نشان از و نماند (ظفر ـه)
تا کف کشودیم بر شاخ عشرت ـ شد قحطی گل
تخمش برافتاده ـ مؤلف عرض کند که کنایه
ایست موافق قیاس و ما این اصطلاح را
مخصوص به نباتات دانیم و سند بالا هم تقاضای
آن می کند اگر سندی دیگر ـ تعمیم معنی بدست
آید البته اعتبار را شاید محققین اہل زبان و
معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) نابود
ہو جانا ـ معدوم ہو جانا ـ مٹ جانا ـ

تخم حرام اصطلاح ـ بقول بحر و بہار ـ
حرام زاده و ولد الزنا (محسن تاثیر ـه)
با دختر رز منشین کافتی تو ز بام آخر ـ گیرد
دل و دین از تو این تخم حرام آخر ـ جان رز ـ
و در چراغ ہدایت ذکر این کرده ـ مؤلف عرض
کند که اسم فاعل ترکیبی بمعنی نسل حرام دارند
(اردو) حرام زاده ـ ولد الزنا ـ دیکھو
بچہ کو ـ اسم مذکر ـ

تخم خلال اصطلاح ـ بقول برہان و جامع
و رشیدی و سراج و محیط ہمان تخم جاروب
که گذشت مؤلف عرض کند که وجه تسمیه
این ہم بوضوح نپیوست و الله اعلم و اشاره
این بر آطریلال بقول محیط گذشت (اردو)
دیکھو تخم جاروب اور آطریلال ـ

تخم خلیل اصطلاح ـ بقول برہان بکسر
خا و تحتانی مجہول تخمیست بقدار تخم کرفس
و شکل و اندام زیره دارد و کبود رنگ می باشد
و در غایت تلخی بود و نبات آن را بالعربی رجل
الغراب و حرز الشیاطین نامند مؤلف عرض
کند که اشاره این بقول محیط بر اطریلال کرده ایم
(اردو) دیکھو اطریلال ـ

تخمدان اصطلاح ـ بقول برہان و جامع
و بحر زمینی را گویند که دران شاخهای درختان
فرو برده باشند یا چیزی کاشته باشند که بعد از
سبز شدن بجای دیگر نقل کنند و رسته صراحت

کند که این زبان اہل شیراز ست (میرنجات ؂)
چشم بیاد قد تو ای سرو خوش خرامم ؛ انگریہ تخمدان
نہال صنوبر است ؛ خان آرزو در چراغ ہدایت
و سراج ہم ذکر این کرده (تاثیر ؂) بجمع مال
ممسک چون زمین تخمدان باشد ؛ که یکجا مال او
آخر نصیب دیگران باشد ؛ مؤلف عرض
کند که اسم فاعل ترکیبی است و کنایہ باشد (اردو)
وہ زمین جس میں درختوں کی شاخیں دابیں یا
تخم بوئیں جن کی جڑیں پیدا ہونے یا پیڑ نکلنے پر
دوسری زمین میں منتقل کرتے ہیں ۔ مؤنث ۔

تخم در خاک کردن مصدر اصطلاحی
صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت ۔
مؤلف عرض کند که بمعنی تخم کاشتن است
(صائب ؂) این تخم توبه را که تو در خاک کرده
؛ موقوف آبیاری اشک ندامت است ؛
(اردو) بیج بونا ۔

تخم در زمین کردن استعمال ۔ بقول
صاحب آصفی کاشتن تخم است مؤلف عرض
کند که اگرچه سند استعمال پیش نکرد ولیکن عیبی ندارد
که موافق قیاس است (اردو) تخم زمین میں بونا

تخم درودن مصدر اصطلاحی صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که سند او بکارش نمی خورد و برای تخم
کشتن است که می آید (کمال اصفہانی ؂)
چه تخم ہای بد وسند را بباغ وجود ؛ زمانه کشته
و لیس نارسیده بدرود ؛ مخفی مباد که محقق بہند
ترا و بر معنی شعر غور نکرد (اردو) ناقابل ترجمہ

تخم دمیدن استعمال ۔ بقول صاحب
آصفی بمعنی سبز شدن تخم مؤلف عرض کند
که بمعنی حقیقی است (کلیم ہمدانی ؂) چنین
که تخم تعجیل می دمد از خاک ؛ قریب دانه دیرپا
دانگه تخم ور شکار ؛ (اردو) پودہ پیدا
ہونا ۔ دکن میں موڑ کا نکلنا ۔

تخم رستن استعمال ۔ بقول آصفی بالضم

مرادف تخم دمیدن است مؤلف عرض کند بمعنی حقیقی است (انوری س ۵ تخمی که نه روید از چه کارم و چیزی که نیابم از چه کارم) مؤلف عرض کند که این سند تخم روئیدنست که مرادف این بجای خودش می آید (اردو) دیکھو تخم روئیدن۔

تخم رسیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و همان سند کمال اصفهانی را برای این آورده که تعلقش بر تخم درودن گذشت مؤلف عرض کند که قوت امتیاز لفظ و معنی و اخذ مصادر ثلثه لغو است و لغو (اردو) ناقابل ترجمه۔

تخم روئیدن استعمال۔ مرادف تخم رستن بمعنی است که بجایش گذشت مؤلف عرض کند که سند انوری که در انجا نقل شد سند این است بمعنی دمیدن تخم باشد (اردو) دیکھو تخم دمیدن۔

تخم رهل اصطلاح۔ بقول محیط اہل آشتی مؤلف عرض کند که حقیقت اہل را بجایش تفتیش عرض کرده ایم و وجه تسمیه این بوضوح نپیوست و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو اہل۔

تخم ریحان استعمال۔ بقول صاحب آصفی و موید بعربی بزر الریحان دوائی است محلل جمع او رام۔ صاحب محیط ذکر این نکرده و بر بزر الریحان گوید که تعریف این در ریحان می آید و بر ریحان گوید که تخم آن گرم و خشک در اول و خوردن سفوف آن با شکر صبح و شام نافع دوار و منافع بی شمار دارد مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است (اردو) ریحان کے بیج۔ مذکر۔

تخم ریختن استعمال۔ صاحب آصفی سند این را بر (تخم بر خاک ریختن) نقل کرده که بجایش گذشت مؤلف عرض کند که بر دو اکلی است بمعنی حقیقی (اردو) دیکھو تخم بر خاک ریختن۔

تخم ریز اصطلاح۔ بقول سروری (۱) خاگینہ
و آن را خایہ نیز گویند صاحب رشیدی ذکر این
کردہ صاحب بحر گوید کہ خاگینہ و (۲) قیمہ کہ
در وقت بریان کردن تخم مرغ بران ریزند (۳)
زراعت کنندہ و (۴) محل زراعت۔ بہار
بر معنی اول قانع۔ صاحب مؤید بحوالہ علی ہمزبان
بحر در معنی دوم ہمی فرماید کہ چندان کفچہ زنند کہ
یکذات می شود و سنبوسہ ازان سازند و با نان
نیز خورند کہ برای قوت نافع بلکہ انفع خان آرزو
در سراج بر ذکر معنی اول و دوم قانع مؤلف
عرض کند کہ بمعنی اول تخم درینجا بمعنی بیضہ و در
معنی دوم طرز و تعریف محققین آن را معنی جداگانہ
ظاہر کردہ و حقیقۃً ہمان معنی اول است و مراد
از قیمہ قیمۂ تخم مرغ است و بہ این معنی اسم
مفعول ترکیبی است و بہ معنی سوم اسم فاعل ترکیبی
و تخم درینجا بمعنی بزر و بمعنی چہارم اسم مفعول
ترکیبی و درینجا ہم تخم بمعنی بزر باشد (اردو)
(۱) خاگینہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔
آپ فرماتے ہیں کہ خاگینہ دراصل خایہ گینہ
تھا۔ تلے ہوئے انڈے اور کتری ہوئی پیاز
ملا کر قیمہ کی طرح پکایا ہوا سالن (۲) ناقابل
ترجمہ (۳) کاشتکار۔ مذکر (۴) زراعتی
زمین۔ مؤنث۔

تخم زرداب اصطلاح۔ بقول محیط
بفارسی توموں است و بر توموں گوید کہ بعضے
آن را تومرون و ثرمون نوشتہ اند و بفارسی
تخم زرداب و بہ ترکی صفرا اودی نامند تخم
نباتی است شبیہہ بتخم کشنی۔ نبت آن چاہاے
سایہ گیاہ و آن شبیہہ بہ سداب۔ تخم آن تلخ و تند
و ریزہ و گویند تربد زرد نیخ و در افعال
مشابہ خربق گرم و خشک در سوم و تخم آن
قوی الحرارت و منقی و مسہل اخلاط مراری و
غلیظ و مخرج اقسام کرم معدہ و جنین میت و مدر
بول و حیض و محلل اورام باردہ مؤلف عرض

کنند کہ تخم تر بد است وبس (اردو) تربد کے بیج۔ مذکر۔

تخم سرشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی مخلوط کردن تخم در خاک وآب وامثال آن (فقیر ۵) در خاک بخون خویش سرشتند تخم داغ ٭ تا لالہ از خاک شہیدان برآمدہ ٭ مخفی مباد کہ از ہمین سند

تخم سرشتن در خاک کنایہ از کاشتن تخم پیدا می شود (اردو) بیج بونا۔

تخم شربتی اصطلاح۔ بقول محیط تخم بادرنج باشد مؤلف عرض کند کہ بادروج بجایش گذشت واین تخم ہمان است واز بسکہ فارسیان استعمال تخم این شکل تخم ریحان در شربت یا کنند یعنی در شربت پاشیدہ می نوشند بنا بر علیہ ناگہ اسم موسوم کردند وحق آنست کہ بادروج ہم قسمی از ریحان است (اردو) بادروج کے بیج۔ مذکر۔ دیکھو بادروج اور اوقیمن۔

تخم شہوہ اصطلاح۔ بقول محیط اسم خاکشی است مؤلف عرض کند کہ خاکشی بجایش مذکور شود وظاہر اوجہ تسمیۂ این جز این نباشد کہ خاکشی مبہی است (اردو) خاکشی کے بیج۔ مذکر۔ دیکھو خاکشی۔

(۱) تخم فشان مصدر اصطلاحی۔ (۲) **تخم فشاندن** مخفف ہمان تخم افشاندن کہ گذشت والف اسم فاعل ترکیبی کنایہ از کاشتکار کہ تخم می افشاند (ظہوری ۵) در مزرع تخم تخم فشان گشت ظہوری ٭ از کشت زبان خود مین توفیر برآوردہ ٭ (ولہ ۵) پی ذکر تو از سبحہ اگر تخم فشاندم ٭ زنار شد از خرقہ پشمینہ برآمد ٭ مؤلف عرض کند کہ ہمچنین است ...

(۳) تخم فشان گشتن مرادف (۲) کہ از سند اول ظاہر است (اردو) (۱) کاشتکار مذکر (۲ و ۳) تخم بونا۔ بیج ڈالنا۔ دیکھو افشاندن

وتصدر کار بدین را ترک فرمودہ وما ہر دو را
بجایش ذکر کنیم و سند اول متعلق بہ الف است
کہ محققین زباندان آن را ہم متعلق بہ ب دانستہ اند
(اردو) تخم بونا۔

تخم کافشہ استعمال۔ ہمان تخم کاجیرہ کہ گذشت
مؤلف عرض کند کہ باشارۂ این بقول محیط
ہم درانجا کردہ ایم۔ مرکب اضافی است و
صراحت کامل بر خسک دانہ می آید (اردو)
دیکھو خسک دانہ۔

تخم کبکو اصطلاح۔ بقول محیط حب النیل
است و ہم او بر حب النیل گوید کہ بفارسی این
را تخم کبکو و تخم نیلوفر پیچ نامند و در انگریزی
پومیا سرولیا و بہندی کالہ دانہ و کسواو ہرجائی
و زیرکی و کواڈوری بالجملہ دانہ ایست سیاہ رنگ
کوچکتر از نخود۔ غیر مدور و مغز آن سپید گرم و
خشک در سوم۔ طلای آن جالی و نافع برص و
بہق و امثال و منافع بسیار دارد مؤلف عرض
کند کہ با تعریف این بر انجلک ہم کردہ ایم و این
ظاہر امرکب اضافی معلوم می شود ولیکن حقیقت
کبکو ہیچ معلوم نشد و وجہ تسمیہ این بوضوح نہ پیوست
واشارۂ این بر انجلک ہم گذشت (اردو)
کالا دانہ۔ تذکر۔ دیکھو انجلک۔

تخم کتان استعمال۔ بقول ناصری و انند بتاست
کہ در دواہا بکار برند و اسپرزہ گویند و عرب آن
را معرب کردہ بذر قطونا خوانند مؤلف عرض
کند کہ حقیقت این بر اسپرزہ گذشت (اردو)
دیکھو اسپرزہ۔

تخم کردن اصطلاح۔ بقول بہار کہ صراحتش
بذیل خایہ گذاشتن کند مرادفش کہ (۱) کنایہ
از بیضہ دادن مرغ است و بقول آصفی (۲)
کردن کاری کہ ننگ و عار بار آرد چنانکہ گویند
فلانہ کس خایہ نہاد و تخم کرد و ہم او گوید کہ (۳)
بمعنی کاشتن تخم است (خسرو ۳۵) گل کہ بروید
از زمین سرخ و زرد ہا تنگۂ زردان کہ کفش تخم ہا

۲ (ظهوری ۳ﻫ) تخمی که گریه کرد به دامان های ما
در فصل خنده قهقهه روید ز کشت ما ۲ (وله
۳ﻫ) مغمه گر تخم کنم نوحه به انبار برم ۲ خاطر
اهل تمنا همه حسرت خیز است ۲ مؤلف عرض
کند که برای معنی اول و دوم مشتاق سند استعمال
می باشیم که محققین اهل زبان ذکر این نکرده اند
و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱)
مرغ کا انڈا دینا (۲) ایسا کام کرنا جس سے
ندامت حاصل ہو (۳) تخم بونا۔

تخم کرفس رومی استعمال۔ بقول محیط
اسم بطرافیطوس و بهم او بطرافیطوس گوید که
تخم کرفس رومی و بشیرازی ماش دارد و به
لاطینی آبیکه و بفرنگی جوده و بہندی لکرونده
نامند۔ بقول شیخ گرم در دوم و خشک در
سوم۔ مفتح سدد و منقی و جلای آن بهر اعضای
باطنی بیشتر از اسخان آنست و دران قوت
مسهله و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف
عرض کند که آنچه صاحب محیط بر کرفس نوشته
ترجمه آن در ہندی اجمود است که ناصر الحق
بر او داسالیون و اجمود کرده ایم و این چیزی
دیگر است که در اصطلاح ماش تخم کرفس رومیه
است و در حقیقت تخم نیست بلکه شباہت و
ثمرش غیر کنایه نباشد نظر به شباہت که این ثمر مستکل
تخمی می نماید (اردو) لکرونده۔ بقول آصفیہ
ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک درخت اور اُس کے
پھل کا نام جو مزے میں ترش اور رنگ میں
سرخ ہوتا ہے لوگ اس کا اچار ڈالا کرتے ہیں

تخم کشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کرده گوید که بمعنی کاشتن تخم است مؤلف
عرض کند که کشتن مخفف کاشتن است و ہر دو
یکی و این بمعنی حقیقی است (قربی دماوندی
۵) تخمی که بمزرعه محبت کشتیم ۲ نخلی شد و
حاصل بر مهجوری داد ۲ (اردو) بیج بونا۔

تخم کلملی اصطلاح۔ بقول محیط دانه ہندی

است بقدر خاکشی سفید و املش که سرد و تر است
و نزد بعضی گرم و خشک و استعمال آن از خارج
جائز چون در آب یا شیر گاو سائیده کلف و
کلش و برش و دو رسازند براق و روشن نماید
و گویند تخم کرملی همین است و آن در حاشیش
خواهد آمد و هم او بر حاشیش گوید که همین را
بفارسی حسن یوسف و بهندی تخم کرملی و کلملی
گویند و بقول صاحب قانون و دوای ارمنی است
و نیز فاسیس گویند و آن دانه‌ها ئی است بسیار
کوچک و سفید از خشخاش کوچکتر و سخت گرم
و خشک در چهارم و بسیار تند و شخصی که درد
شدید داشته باشد اگر آن را نیم درم به آب
گرم بخورد فی الفور درد تسکین یابد و تغییری شبیه بجنون
نمی نماید و از آن نجات یابد و منافع بسیار
دارد مؤلف عرض کند که کرملی ترجمهٔ هندی
حاشیش است فارسیان تخم حشیش را بترکیب
اضافی تفرسیا به تبدیل رای مهمله به لام استعمال
کرده‌اند دیگر هیچ (اردو) حاشیش ایک دوا
کا نام ہے جس کو ہندی میں تخم کرملی کہتے ہیں مذکر

تخم کنب اصطلاح۔ بقول محیط بفارسی
شهدانج است و هم او بر شهدانج گوید که
شاهدانج و شاهدانک و شهدانق نیز گویند
معرب شهدانه فارسی است و معنی آن سلطان الحبوب
و سریانی فریح آدم و نیز بفارسی تخم
قنب نامند و آن بقول شیخ تخم درخت قنب
باشد و بقول شیخ گرم و خشک در سوم محلل
و مجفف لقوت و خلط آن قلیل ردی و مصدع
تجارب شده و در آن لطافت و جلاست و
منافع دارد مؤلف عرض کند که مرکب اضافی
می نماید که هم او بر کنب گوید که اسم فارسی شنگ
است پس این همان تخم بنگ باشد که گذشت
(اردو) دیکھو تخم بنگ ۔

تخم کوبخه اصطلاح۔ بقول محیط باقلای
مصری است مؤلف عرض کند که حقیقت

باقلاّ بحالیش وبہ باسمہ نوشتہ ایم وہم او برکوبجہ
گوید کہ اسم ہندی کبیکچ است وہ کبیکچ بقولش
باقلا نیست اغر ازین صورت معلوم نمی شود کہ این
کنایہ الیست مفترض برای باقلا (اردو) دیکھو
باقلا و باسمہ ۔

تخمکان | بقول برہان ومؤید وسراج بر
وزن استخوان (۱) بیضہ ہای آدمی را گویند
وبعربی خصیتین خوانند و (۲) تخم روئیدنیہا
راہم نامند عموماً و (۳) تخم خرفہ را خصوصاً
صاحب ناصری بر معنی اول ودوم قانع **مؤلف**
عرض کند کہ بظاہر القاعدہ فارسی جمع تخمہ وانکہ
تخم بمعنی خصیہ ونیز گذشت وتخمہ بہردو معنی
بالاتنیادہ پس می بایست کہ جمع تخم را تخمہا گویند
واین تصرف فارسیان است کہ ہای زائدہ بر
لفظ تخم زیادہ کردہ جمع آن بقاعدہ خود تخمگان
کردند یعنی ہای آخرہ بدل کردند بہ کاف فارسی
وپس ازان الف ونون جمع در آخرش زیادہ
کردند چنانکہ بچگان وسفلگان بااین استعمال را
مشتاق سند استعمال می باشیم کہ محققین اہل زبان
یعنی صاحبان سروری وجامع ازین ساکت
قول ناصری کہ او ہم صاحب زبان است لائق
اعتبار را شاید ومعنی سوم مجاز معنی دوم باشد
(اردو) (۱) خصیے۔ مذکر (۲) عموماً بیج۔ مذکر
(۳) خرفے کے بیج۔ مذکر۔

تخم گذاشتن | مصدر اصطلاحی صاحب
آصفی ذکر این کردہ گوید کہ (۱) کاری کردن
کہ ننگ وعار بار آرد چنانکہ فارسیان گویند کہ
فلان کس روز جنگ ہزار تخم وخایہ بگذارد کہ
مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم بتصدیق این
معنی می کنند کہ کنایہ الیست و (۲) بمعنی حقیقی
تخم نہادن وبیضہ نہادن طیور است (اردو)
(۱) ایسا کام کرنا جس کا مآل ندامت ہو (۲)
انڈے دینا۔

تخم گل | استعمال۔ بقول بہار گل کہ علم ورد است

و آن را قلم می نشانند درین صورت مراد از تخم
گل گلهای دیگر باشد مثل لاله و نافرمان خیری ها
که گمان دارم که مراد ازان زردی گل است که
درمیانه گل باشد و آن را زرگل و خرده گل نیز
گویند صاحب محیط می فرماید که عبارت از ثمرهٔ
آنست مانند تکمه می باشد و در افعال مانند و
است که عبارت از ثمر گل سرخ و صحرائی
باشد و گویند ثمر گل سرخ آنست که بعد ریختن
برگ گل ظاهر می شود سرخ رنگ و از عناب
کوچک تر و گیلانی می نویسد که بزر الورد آنست
که در داخل گل سرخ بود و آن در حقیقت
تخم آن نیست چون خشک آن بر لهات بپاشند
خون آن قطع کند و بهترین آن خوشبو۔ سرد و
خشک در دوم و دران قبض ظاهر و تجفیف
است و افعال آن مائل به تبرید و تجفیف و
مقوی اعضا و محکم کنندهٔ آن و منافع بسیار
وارد (الخ) مؤلف عرض کند که طبع آزمائی
قول بهار فضول محض است ما اتفاق داریم با محیط
بیان کردهٔ صاحب محیط و همین است اصل زر
گل که مرکب اضافی است (اردو) زرگل بقول
آصفیه۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ پھول کے اندر کا
ریزہ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ زرگل کے
نیچے گھنڈی کی شکل مین ایک چیز ہوتی ہے۔
جس پر زرگل کے ریزے ہوتے ہین در حقیقت
فارسیون نے تخم گل اسی کو کہا ہے۔

تخم مرغ اصطلاح۔ بقول بحر و اند و مؤید
بمعنی بیضهٔ مرغ است صاحب رہنمای سہولت
بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ہم ذکر این
کرده و صاحب محیط آنچه بذیل بیض آورده
با نقاش بر بیضه کرده ایم مؤلف عرض کند
که تخم بمعنی بیضه بجایش گذشت و این مرکب
اضافی است (اردو) مرغ کا انڈا۔ مذکر
بیضهٔ مرغ بھی بقاعدهٔ فارسی کہہ سکتے ہین۔

تخم نهادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب

آصفی ذکر این کرده گوید که بمعنی بیضه نهادن باشد تا بچه برآید **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) انڈے دینا۔

تخم نیلوفر پیچ اصطلاح بقول محیط بفارسی اسم حب النیل است و بر حب النیل اشاره کرده که ما نقلش بر انجکک کرده ایم **مؤلف** عرض کند که حیف است که وجه تسمیه بوضوح نه پیوست بخبرین که نیلوفر پیچ را اسم فاعل ترکیبی است صفت تخم قرار دهیم و معنی لفظی این تخمی که نیلوفر را در پیچ و تاب دارد (اردو) دیکھو انجکک۔

تخمه بقول برهان و جهانگیری و جامع و سروری و رشیدی بضم اول و سکون ثانی و فتح ثالث (۱) مرضی است که آدمی و حیوانات دیگر را از خوردن بسیار عارض شود خصوصاً کبوتر را که بعربی هیضه خوانند و (۲) بمعنی اصل و نژاد هم (حکیم سنائی ؎) تخمه چون هاضمه تباه شود ٭ معده پژمرده و دوتاه شود ٭ (فردوسی ؎) یکی آنکه از تخمهٔ کیقباد ٭ همی از تو گیرند گوئی نژاد ٭ خان آرزو در سراج گوید که بهر دو معنی ها برای نسبت است نهایتش در معنی دوم افادهٔ تشبیه کند و نسبت معنی اول بر برهان قاطع اعتراض کرده می فرماید که مرض مذکور دیگر حیوانات را نشود مگر طیور را و ناگوار بدن طعام نیست که به آدمی شود و آن را هیضه خوانند بلکه تخمه مرض آدمی است بفتح تا که در اصل واو بوده مشتق از وخامت و آن لفظ عربی است پس بمعنی اول نوعی از بیماری مرغان نسبت خصوصاً کبوتران را و آن دانه ایست که بشکل تخمی بر پا یا بر منقار پیدا می شود و صاحب فدائی بر معنی دوم قانع **مؤلف** عرض کند که تخمه بضم اول و فتح دوم لغت عرب است بقول منتخب بمعنی ناگواری و ناگواری طعام پس فارسیان همین را بسکون دوم برای مرضی خاص استعمال کردند که از قصور هاضمه عارض انسان شود و همین را صاحب اکثیر اعظم در دومی جلدش

گوید که ازین مرض طعام در معده اصلا ہضم نشود و ہمچنان باقی ماند و علاج این بعد قی باب و نمک ہرچه در علاج فساد ہضم مذکور شد حسب سبب بکار برند (الخ) و آنچه طیور خصوصاً کبوتر را عارض شود دانه ہاست بر منقار یا بر پای شان و معنی دوم ہم موافق قیاس که تخم بمعنی خصیه ہم آمده و شک نیست که ہر دو معنی لفظ تخم و ہای نسبت در آخرش شامل و تخمه بمعنی اوّل این ہر معنی سوم گذشت تحقیق ہمین می نماید (اردو) (۱) تخمه بقول آصفیه. مذکر. دیکھو تخم کے تیسرے معنے اور دکن میں کبوترون اور پرندون کے اس مرض کو بھی تخمہ کہتے ہین جس سے پاؤن اور چونچ پر دانے نکل آتے ہین۔ مذکر۔ (۲) اصل و نژاد۔

تخمه فروش اصطلاح۔ بقول بحر کسی که حبوب برشته فروشد۔ بہار گوید کسی که کنجد سیاه دانه وغیره مصالح نان بفروشد (میرزا طاہر وحید (ع)) چه گویم ز بیداد تخمه فروش ٭ که در سینه ام سوخت دل را ز جوش ٭ خان آرزو در چراغ ہدایت در تعریف این با صاحب بحر متفق۔ **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است (اردو) وہ دکاندار جو بھونے ہوے تخم فروخت کرتا ہے جسکو فارسیون نے تخمہ فروش کہا ہے

(الف) **تخمیر** بقول بہار بمعنی سرشتن و می فرماید که بالفظ کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند که بالفتح لغت عرب است فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر با ترکیب مصدر کردن می کنند یعنی

(ب) **تخمیر کردن** بمعنی خمیر کردن و سرشتن است (ملا ابو البرکات منیر (ع)) چون شوم نابود از غم یار بہر سوختن ٭ عشق از آب و گل پروانه تخمیرم کند ٭ مخفی مباد که ازین سند مصدر [illegible]

(ج) **تخمیر کندن** بضم کاف پیداست و تعریف کردن و کندن بجای خودش می آید (اردو)

(الف) خمیر۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ سڑا ہوا آٹا یا کوئی ایسی چیز جس میں جوش و خمیر پیدا

ہوجائے۔ جوش آبال (ب وج) خمیر کرنا کہہ سکتے ہیں۔ سرشتن کا ترجمہ۔

(۲۹۹۴) **تخمین** لغت عرب است بالفتح و بقول منتخب بگمان و قیاس سخن گفتن صاحب انند بحوالۂ غیاث بذکر معنی بالا گوید کہ اندازہ کردن ہم **مؤلف عرض کند** کہ فارسیان بہمین معنی استعمال این در فارسی زبان می کنند (ظہوری ۵) قیاسی ندارد ز مہر م چہ پرسی ٭ کسی مہر در دل بتخمین نہ چیند ٭ (اردو) تخمینہ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ اندازہ۔ تکدمہ۔

(الف) **تخوار** بقول برہان و سروری بضم اول و واو معدولہ بروزن دوچار نام پادشاہ دہستانست کہ از مبارزان لشکر کیخسرو بودہ صاحب رشیدی گوید کہ این ملک را ......

(ب) **تخوارستان** نام است۔ خان آرزو در سراج بذکر (الف) ذکر (ب) ہم بدین بیش کردہ می فرماید کہ طخارستان معرب آنست و صراحت مزید کند کہ الحال نام موضعی است در نواحی بلخ و نام ملکی نیست **مؤلف عرض کند** کہ (ب) موافق قیاس است از قبیل ترکستان و ہندستان (اردو) الف۔ تخوار۔ فارسی میں دہستان کے بادشاہ کا نام (ب) تخوارستان۔ دہستان کو کہتے ہیں۔ مذکر۔

(۲۹۹۵) **تخییل** بفتح اول و دوم و تشدید تحتانی ششم بقول منتخب لغت عرب است بمعنی در خیال آوردن فارسیان استعمال این بمعنی خیال می کنند **مؤلف عرض کند** کہ موافق قیاس است (ظہوری ۵) کردہ سیرم از تماشای ہمہ ٭ در تخییل آنکہ مہمان من است ٭ (ولہ ۵) دیگر کمر نہ بست شکیب و تحملش ٭ ہر کس کہ در تخییل تاب کمر شکست ٭ (اردو) خیال بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ تصور۔ دیکھو بند کے بارھویں معنے۔

فوقانی با دال مہملہ

(الف) **تدارک** بقول بہار دریافتن و بدست آوردن (مخلص کاشی ؎) تصدیع درتدارک سرما حضر مکش ٭ داری چو سرکہ و لنگی درد سرمکش ٭ وارستہ گوید کہ اسم مصدر است بمعنی بالا **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین و بقول منتخب دریافتن چیزی رفتہ را فارسیان بمعنی تلاش و انتقام استعمال این می کنند و معاصرین عجم ہم۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار

(ب) **تدارک دیدن** بمعنی انتظام کردن نوشتہ (اردو) الف تدارک بقول آصفیہ تدبیر۔ بند وبست۔ انتظام (ب) انتظام کرنا۔

(الف) **تداوی** بقول بہار خود را بچیزی وارد کردن (ملا طغرا ؎) اگر سنبل از ضعف دل شد سقیم ٭ تداوی بعنبر کند از شمیم ٭ **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین بمعنی درمان کردن مطلق و فارسیان بمعنی مطلق درمان استعمال این می کنند و این را با مصدر کردن مرکب کردہ

(ب) **تداوی کردن** را بمعنی درمان کردن استعمال کردہ اند چنانکہ از سند ملا طغرا پیداست (اردو) الف درمان۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ علاج۔ چارہ۔ معالجہ دوا۔ دارو (مومن ؎) درد ہے جان کے عوض ہر رگ و پے میں ساری ٭ چارہ گر ہم نہیں ہونیکے جو درمان ہو گا ٭ (ب) علاج کرنا۔

تدبیر بقول بہار نیکو اندیشیدن می فرماید کہ خصم بند و ولایت کشا ہی از صفات اوست

و بالفتح آوردن و دادن و ساختن و کردن مستعمل مؤلف عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر موحده فارسیان استعمال این بترکیب الفاظ فارسی می کنند و بدون ترکیب بمعنی حاصل بالمصدر یعنی (۱) اندیشه و فکر و (۲) موقع هم مستعمل و بیان مرکبات این در ملحقات می آید محقق مبادکه معنی دوم مجاز معنی اول است (ظهوری ؎) هوس گنج بر آورده ز تعمیر مرا ۂ کرد ترک تدبیر علم کرده به تدبیر مرا ۂ (اردو) (۱) تدبیر۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ مؤنث۔ علاج چاره۔ درمان۔ فکر۔ اندیشه۔ غور و تامل۔ کوشش (۲) موقع۔ مذکر۔

تدبیر آوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی فکر و تامل کردن در کاری است (نظامی ؎) دران غم که تدبیر چون آورد ۂ که گران سایه خود را برون آورد ۂ (اردو) تدبیر کرنا۔

تدبیر اندیشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی تدبیر کردن است (انوری ؎) چون کنم تدبیر کاری چون کنم ۂ چون دل تدبیر اندیشم نماند ۂ (اردو) تدبیر کرنا۔ دیکھو تدبیر آوردن۔

تدبیر دادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی موقع دادن و این مجاز است از معنی مستعملی بمعنی دوم تدبیر (علی خراسانی ؎) بس سراسیمه بود از دم تیغ شه دین ۂ که دشمنش یا نه بد حادثه تدبیر فرار ۂ (اردو) موقع دینا۔

(الف) تدبیر دار بودن مصادر اصطلاحی
(ب) تدبیر داشتن صاحب آصفی ذکر ب کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که از سندش مصدر الف پیداست و هر دو بمعنی تدبیر مهیا بودن و صاحب تدبیر بودن است (عالی شیرازی ؎) طپیدن صرف کردن

در خاک و خون غلطیدن و مردن ٭ بحمد اللہ کہ
درد عاشقی تدبیر ها دارد ٭ مخفی مباد کہ تعریف
داریدن و داشتن بجایش بیان کنیم (اردو)
صاحب تدبیر ہونا ۔ مدبر ہونا ۔

(الف) **تدبیر ساختن** استعمال ۔ صاحب
(ب) **تدبیر سازیدن** آصفی ذکر این کرده
از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ از سند پیش
کرده اش مصدر ب پیداست و تعریف ساختن
و سازیدن بجایش می آید ہر دو بمعنی تدبیر کردن
است (سعدی ره) چه تدبیر سازم چه درمان
کنم ٭ کہ از غم بفرسود جان در تنم ٭ (اردو)
تدبیر کرنا ۔

تدبیر سگالیدن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ بمعنی فکر تدبیری کردن است (معزی
نیشاپوری ره) ضمیر تو چو سگالد خجستہ تدبیری
٭ خدای جل جلالہ چنان کند تقدیر ٭ (اردو)
تدبیر کی فکر کرنا ۔ ارادۂ تدبیر کرنا ۔

تدبیر شناس اصطلاح ۔ بقول بحر بمعنی مردم
عاقل و حکیم و دانا ۔ مؤلف عرض کند کہ اسم
فاعل ترکیبی است ۔ صاحب ملحقات برهان ذکر
جمع این (تدبیر شناسان) بهمین معنی کرده و
صاحبان انند و مؤید (تدبیر شناسندگان) را
بهمین معنی آورده کہ موافق قیاس است (اردو)
عاقل ۔ حکیم ۔

تدبیر کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ معنی
حقیقی تدبیر ساختن و نمودن است (سنجر کاشی
ره) دریغ و درد کہ کردم بخود بسی تدبیر ٭
کزین طلسم برآیم نشد زہی تقدیر ٭ (اردو)
تدبیر کرنا ۔

تدبیر کسی کردن مصدر اصطلاحی ۔
بقول بحر فعل تشنیع بمعنی اهانت نمودن مؤلف
عرض کند کہ دیگر کسی از محققین اهل زبان

ذکر این نکرده و سند استعمال هم پیش نشده معاصرین عجم هم بر زبان ندارند. مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) لواطت کرنا۔

تدبیر کند بنده تقدیر زند خنده مثل ۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این کرده از معنی ساکت۔ **مؤلف** عرض کند که فارسیان این مثل را بحق کسی زنند که شرائط تدبیری ادا کند و باوجود آن در مقصود خود ناکام ماند و خصوصاً بحق کسی که باوجود تدبیر معالجه بمیرد و نیز گویند (فکر صد ساله می کند بنده ٭ مرگ بر فرق می زند خنده ٭ (اردو) دکن میں کہتے ہیں ’’لاکھ تدبیر کی مگر تقدیر نے ایک نہ چلنے دی‘‘ اس کہاوت کا استعمال اُس شخص کے حق میں ہوتا ہے جو ہر قسم کے تدابیر معالجہ کے باوجود جان بحق ہو۔

تدبیر گر اصطلاح ۔ بقول بہار و انند بمعنی نیکو اندیش (میر معزی ـــ) آباد بر آن کلک کہ بخت لقب دارد ٭ تدبیر گر دولت تصویر گر دوران ٭ **مؤلف** عرض کند که معنی لفظی این صاحب تدبیر است و این از قبیل چاره گر و دادگر باشد اسم فاعل ترکیبی (اردو) خیر اندیش ۔

تدبیر نمودن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف تدبیر کردن است (ناظم هروی ـــ) همیان زر بکف تدبیری نما ٭ کو کیا که اگر داین خواری برایم ٭ (اردو) تدبیر کرنا۔

تدرنخ بقول مؤید مطبوعه ای آتش انگشت **مؤلف** عرض کند که در نسخ قلمی همین لغت بدال مهمله بمعنی آتش انگشت و آن تل زرنیخ نوشته و در بعض نسخ قلمی (تل زرنخ) در ینجا همین قدر کافی است که تصحیف مطبع نولکشور است (اردو) دیکھو تل زرنیخ ۔

تدرو بقول ناصری بفتح اوّل و ثانی بواو کشیده نام مرغی است صحرائی شبیه به خروس و بسیار خوش رفتاری و آن را تذرو نیز گویند و معرب آن تدرج است و به تذرو معروف گویند

با درخت سرو نسبتی دارد صاحب محیط بر تدرو حوالۂ تدرج کرده مؤلف عرض کند که او هرچه به تدریج نوشت ما نقلش بر بلدرچین کرده ایم واشارۂ این هم بمدرانجا موجود (خسرو) آنکه به بیدی زیر خود تدرو ماند چو پر گم شدگان زیر سرو پا (اردو) دیکھو بلدرچین۔

تدرو بهاری اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ مظهر العجائب از اسمای معشوق است مؤلف عرض کند که کنایه ایست موافق قیاس نظر بر خوش رفتاری معشوق (اردو) معشوق۔ مذکر۔

آتش آفتاب مؤلف عرض کند که موافق قیاس است ولیکن مقصودش غیر از فروغ آفتاب نباشد که آن را آتش نوشت وحق آنست که آفتاب را نام است که رفتار خوششش مثل تدرو است وصفت زرین بر اشاره بخطوط شعاعی اوست دیگر همه محققین ازین ساکت (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔

تدرو زرین پر اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالۂ قنیه بانهم فارسی مفتوح کنایه از

تدری بقول محیط بالضم همان تودری که می آید مؤلف عرض کند که درینجا همین قدر کافی است که مخفف تودری است بحذف واو (اردو) دیکھو تودری۔

تدو بقول برهان بفتح اول وثانی بواو کشیده (۱) نام مرغی است صحرائی شبیه بخروس در نهایت خوش رفتاری۔ صاحبان جهانگیری وجامع گویند که بضم دوم (۲) جانوری است سرخ رنگ که بیشتر در تابستان ها پیدا شود صاحب رشیدی این کرم سرخ رنگ گوید صاحب ناصری باتفاق جهانگیری می فرماید که این را بعربی ابن وردان گویند۔ خان آرزو در سراج گوید که عجب از صاحب برهان که بمعنی مرغ صحرائی نوشته حالانکه بدین معنی تدرو است بدال ورای مهمله

غالب دہلوی در قاطع برہان اعتراض بر برہان کردہ و قاطع القاطع در جوابش باستناد سروری
سکندری خوردہ کہ صاحب سروری ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ بقول بعض معاصرین عجم
خصوصاً از اصفہانیان این مخفف تدروست کہ می آید و اینان در تلفظ خود رای مہملہ را می اندازند
پس صاحب برہان خطائی نکرد جز این کہ حقیقت لفظ را بمعنی اوّل ظاہر نکرد و ما صراحت
ماخذ معنی دوم بر تذو کنیم کہ بذال معجمہ می آید (اردو) (۱) دیکھو تدرو (۲) دیکھو تذو۔
(الف) **تدویر** بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات در اصطلاح اہل ہیأت فلک کوچک
در شکم فلک بزرگ و علّامۂ چلپی تبریزی در تعریف فیل گوید (ص) آفاق بہ تشخیص در وجلوہ
آید ؛ مجموعۂ اشیاست چہ ارضی چہ سمائی ؛ گردون تن و تدویر سر و چشم بعینہ ؛ چون کوکب
علوی کہ کند ذرہ گرائی ؛ صاحب آصفی می فرماید کہ گرد گردانیدن چیزی باشد (مقرّبی لیشابوری
ص) فلک ز شکل دو آتش ہمی خورد تدویر ؛ قمر ز رفتن کلکش ہمی بود سیارہ ؛ **مؤلف** عرض
کند کہ بالفتح و کسر واو و بہر دو معنی بالا لغت عرب است فارسیان بترکیب این با مصدر
خوردن ---------

(ب) **تدویر خوردن** بمعنی دور کردن و مدوّر شدن استعمال کردہ اند۔ صاحبان
بحر و بہار (ب) را بمعنی چرخ زدن آوردہ موافق قیاس است و مجرّد الف در معنی دوم
فارسی بمعنی حاصل بالمصدر یعنی دور و چرخ است وبس (اردو) الف۔ دور۔ مدوّر
(ب) دور کرنا۔ چکر لگانا۔

تدہ بقول برہان و جامع بفتح اوّل و ثانی بمعنی تنیدہ می فرمایند کہ از تنیدن مشتق است۔

صاحبان سروری وجہانگیری ورشیدی وسراج ذکر این کردہ اند (نزاری سہ) وسواس بدسگال توگشتہ کفن بر و ٭ چون تار کرم پیلہ کہ برخود زخود تدہ ٭ مؤلف عرض کند کہ چرا نمی گویند کہ مخفف تنیدہ است بحذف نون و یای تحتانی (اردو) دیکھو تنیدن یہہ اُس کے اسم مفعول کا مخفف ہے۔

فوقانی با ذال معجمہ

تذرج بقول برہان بفتح اوّل وثانی و سکون رای بی نقطہ وجیم معرب تذرو است کہ می آید **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان استعمال این معرب ہم می کنند ازینجاست کہ صاحب برہان ذکر این کردہ (اردو) دیکھو تذرو۔

تذرو بقول برہان وبہار وجامع وسروری وسراج با واو بمعنی تدرج است کہ مرغ صحرائی شبیہہ بخروس باشد (میرزا رضی دانش سہ) پنجۂ رنگین ساقی سایہ بر مینا فگند ٭ بر سر سروی تذروی بال خود را باز کرد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ درینجا ہمین قدر کافی است کہ این مبدل تدرو است کہ گذشت چنانکہ آور و آذر و بعضی برانند کہ ہمین اصل است و تدرو بدال مہملہ مبدل این۔ خیال ما بر خلاف ایشان باشد ما تدرو را اصل می دانیم واین را مبدل شین فارسیان عربی دان ہمان تدرو را بہ ذال معجمہ خوانند واین مسلم است کہ تذرو لغت عرب نیست وبلحاظ ذال معجمہ لغت فارسی ہم نباشد (اردو) دیکھو تدرو۔

تذرو رنگین اصطلاح۔ بقول رشیدی بمعنی آفتاب **مؤلف** عرض کند کہ غیر از رشیدی دیگری ذکر این نکردہ ومشتاق سند استعمال می باشیم وازینکہ آفتاب ہم رفتار خوشی دارد فارسیان این را کنایتہ بدین اسم موسوم کردہ باشند کنایتہً خوشی نیست و (تذرو زرین) بہتر ازین است

کہ ہمین معنی می آید (اردو) دیکھو آفتاب کے
دوسرے معنے ۔ مذکر ۔

تذرو زرنیخ اصطلاح ۔ بقول برہان و
سراج و آنند کنایہ از انگشت و زغال افروختہ
صاحب بحر گوید کہ مرادف تختۂ زرنیخ است کہ
گذشت **مؤلف** عرض کند کہ زرنیخ جوہریست
کانی کہ ذکرش برار سانیقون گذشت ۔
(اردو) دیکھو تختۂ زرنیخ ۔

(الف) **تذرو زرّین** اصطلاح ۔ بقول
جامع و سراج و (جہانگیری و ناصری در ملحقات)
کنایہ از آفتاب **مؤلف** عرض کند کہ مرکب
توصیفی و کنایۂ لطیف است و فارسیان آفتاب را
(ب) **تذرو زرّین پر** ہم گفتہ اند کہ خطوط
شعاعی خورشید زرّین پر را مانند صاحب
برہان (ب) را (۲) بمعنی آتش ہم گفتہ و صاحب
آفتاب قانع **مؤلف** عرض کند کہ تسامح برہان
است کہ معنی دوم پیدا کرد موافق قیاس ہم نیست
و لطافتی ہم ندارد و معاصرین عجم ہم پسند نمی کنند
و وجہ کنایہ ہم پیدا نیست (اردو) الف
دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے ۔

تذکرہ خانہ اصطلاح ۔ بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار بمعنی مکانی کہ
از ان برای سفر ممالک پروانۂ راہداری عطا می شود کہ ہمین را محکمۂ راہداری ہم نام است مؤلف
عرض کند کہ قلب اضافت و اصطلاح معاصرین عجم است و موافق قیاس (اردو) وہ محکمہ یا
دفتر جہاں سے سفر ممالک غیر کے لئے پروانۂ راہداری دیا جاتا ہے ۔ مذکر ۔

تذو بقول برہان و جامع بفتح اول و ثانی
بواو کشیدہ جانوریست سرخ رنگ و پردار
کہ بیشتر در جاہا و تنوّعات می باشد و آن را بعربی
ابن وردان گویند ۔ صاحب سروری صراحت
فرید کند کہ او را سنگم ہم نام است **مؤلف**
عرض کند کہ ہمان تذو بمعنی دوم اوست کہ

گزشت ۔ اسم جامد فارسی زبان و این جزین نباشد
که معرّب اوست یا تصرف عربان فارس که دال
مهمله را به ذال معجمه بدل کردند ۔ صاحب محیط
بر نبات و ردان هرچه نوشته بالفلش بر تاتو
کرده ایم صاحب برهان بر سنگم گوید که قسمی است
از جعل که در مقام مرطوب پیدا می شود و

بقول بعض کرمی امی گوئیم که تاتو اصل است و اسم
جامد فارسی زبان و تدو که به دال مهمله گذشت
مبدّل و مخففش که الف حذف شد و فوقانی
بدل شد به دال مهمله چنانکه زردشت و زردشت
(اردو) پاتری ۔ مؤنث ۔ دیکھو تاتو
جس پر کامل بیان ہے ۔

فوقانی با رای مهمله

تر بقول برهان و جامع بفتح اول و سکون ثانی (۱) مرغکیست کوچک و کم سکون و خوش آواز
که عربی صعوه خوانند و می فرماید که به این معنی با زای نقطه دار هم آمده و (۲) نقیض خشک و (۳)
کنایه از شخصی که باندک چیزی از جا در آید و در قمار منازعت کند با آنچه باخته باشد پس گیرد
و (۴) کنایه از مرد ملوث و فاسق هم ۔ صاحب سروری بر معنی اول و دوم قانع و صاحب
ناصری معنی چهارم را گذاشت صاحب رشیدی بذکر معنی اول گوید (۵) برای تفضیل نیز
آمده چون خوشتر و بهتر ۔ خان آرزو در سراج بذکر چهار معنی اوّل الذکر نسبت معنی اوّل
می فرماید که صحیح بدین معنی تز به زای معجمه است چنانکه قوسی آورده صاحب تحقیق الاصطلاحات
می طرازد که (۶) بمعنی شرمنده (صائب سے) عاشق گستاخ ساز و منفعل معشوق را شمع
با آتش زبانی ها تر پروانه است ہ صاحب فدائی بذکر معنی دوم نسبت معنی چهارم می گوید
که چون پارسای خودپسند را که همیشه ناز کند برای آنکه مردم ببینند و باو گرویده شوند ۔

خشک می گویند ہر کس کہ چنان نباشد او را تر گویند و نیز (۷) بمعنی چالاک۔ صاحب سخندان پاٹیہ
می فرماید کہ بمعنی پنجم لغت سنسکرت ہم۔ بہار بذکر معنی دوم گوید کہ چون ابر تر و اشک تر و بوسہ تر
و شربت تر و شعر تر و شکر تر و کافور تر و کباب تر و نالہ تر و (۸) بمعنی تازہ و آبدار و صاف
و پاکیزہ و نسبت معنی پنجم می طراز د کہ کلمۂ تر علم تفضیل است در فارسی با کلمہ کہ ملحق او شود در
صورت ترکیب افادۂ معنی مبالغہ کند و بذکر معنی ششم گوید کہ مجاز است و با لفظ آمدن لازم و شدن
کردن مستعمل و تر آوردن متعدی آن۔ صاحب محیط ذکر این بمعنی اول کرد و بر صعوہ گوید کہ گنجشک
کوچک است کہ بفارسی تیزدک و سنگانہ گویند۔ مؤلف عرض کند کہ بمعنی اول و دوم
اسم جامد فارسی زبان دانیم و دیگر ہمہ معانی مجاز آن و استعمال مرکبات این در ملحقات می آید
(اردو) (۱) دیکھو سنگانہ۔ صاحب آصفیہ نے ممولہ پر لکھا ہے۔ اسم مذکر۔ ایک چڑیا کا
نام جسکی لمبی دم۔ ہر وقت اور جلدی جلدی حرکت کرتی رہتی ہے جسکو اللہ میان کی ڈھونڈنی
کہتے ہین۔ (۲) تر۔ بقول گیلا۔ بھیگا ہوا (۳) اوچھا۔ بقول تنگ ظرف۔ کمینہ۔ سبک وضع
مؤلف عرض کرتا ہے کہ اوچھا شخص اُس شخص کو کہتے ہین جو صبر و تحمل سے کام نہ لے
اور ذراسی بات پر الجھہ جاے (۴) تر دامن۔ دکن مین مرد ملوث اور فاجر و فاسق کو کہتے
ہین (۵) تر۔ بقولہ زیادہ۔ افزون۔ بڑھا ہوا (۶) شرمندہ (۷) چالاک (۸) تر۔ بقولہ تازہ۔

تر آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و وارستہ
(۱) بتنگ آمدن (ندیم اصفہانی ؎) تر آمد بانٹ
سیل سرشک من ندانستم ؎ کہ خواہد ساخت جانم

خون فشانم با جرا امشب ؎ بہار گوید کہ (۲)
بمعنی خجالت کشیدن است (محسن تاثیر ؎)
شوخی کہ گشتہ خون دلم از نیرنگیش ؎ گل در چمن

تر آمده از شوخ و شنگیش ۴ مؤلف عرض کند که بمعنی اول مجاز بمعنی دوم باشد (اردو) (۱) تنگ آنا بقول آصفیہ عاجز آنا۔ ناچار ہونا دق ہونا۔ (۲) خجل ہونا۔ نادم ہونا۔

ترآوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول آصفی و بہار متعدی تر آمدن مؤلف عرض کند که ما این را خلاف محاورۂ فرس دانیم استعمال این از نظر ما نگذشت و بدون سند استعمال مجرد قول محققین مند نزاد اعتبار را نشاید (اردو) (۱) تنگ کرنا (۲) شرمندہ کرنا۔

ترا بقول برہان بفتح اول بر وزن سرا (۱) دیوار بلند و رفیع را گویند مانند دیوار خانۂ پادشاہ و دیوار قلعه و کاروان سرا و دیواری را نیز گویند که در پیش چیزی کشند یعنی سدّی و دیواری که با کاه و گل و گلابه استوار کرده باشند و (۲) بضم اول ترکیبی باشد از لفظ تو و را که در محاورات و کتابت واو را می اندازند و (۳) بمعنی خود را۔ صاحبان جہانگیری و جامع بر معنی اول قانع و شعر بعضی مجرد دیوار رفیع و بلند است (رضی الدین نیشاپوری ۔۔) ز بیم تیغ جہانگیر ہمچو نور سکندر ۴ ہمیشه ماه ترا بسته باشد از خرمن ۴ صاحب سروری در معنی اول با جہانگیری متفق و در معنی دوم و سوم با برہان (نظامی ۔۔) گفت با من فروش باغ ترا ۴ تا دہم روشنی چراغ ترا ۴ صاحب ناصری بر ذکر معنی اول و سوم قانع و برای معنی سوم از نظامی سند آورده که بالا مذکور شد۔ خان آرزو در سراج این را بہر سه معنی آورده و در چراغ ہدایت بمعنی دوم کلمۂ خطاب است بمعنی مفعول و گاہی مضاف الیه نیز آمده درین صورت حرف را بمعنی برای خواہد بود۔ زلّه بردارش بہار نقل نگارش مؤلف عرض کند که بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان است و بمعنی دوم ضمیر مخاطب منفصل و بمعنی سوم نتیجه بمعنی

دوم است وآن اصل نیست واصل ہمان معنی دوم است (اردو) (۱) بلند دیوار
مؤنث (۲) تجھے تجھکو (۳) اپنے آپکو۔

تراب بقول برہان وجامع بفتح اول بروزن شراب (۱) بمعنی ترشح وتراویدن و
کم کم چکیدن آب وشراب وروغن وامثال آن از کوزہ وسبو ومشک وامثال آن و
(۲) بمعنی حیلہ زبان آوری ہم وبضم اول بعربی خاک را گویند۔ صاحب جہانگیری بذکر معنی
اول گوید کہ مصدر این ترابیدن است (مولوی معنوی ره) خموش آب نگہدار ہمچو
مشک درست چو واز شگاف بریزی تراب معیوبی۔ صاحب سروری بذکر معنی اول
بحوالہ تحفہ می فرماید کہ (۳) بمعنی آبی یا روغنی کہ از ظروف اندک اندک می چکد (امیر خسرو
ره) اگر تراب ز دست تو آید بزمین۔ بجای سبزہ زبرجد بروید بی ز تراب۔ صاحب
ناصری بر رشحہ وچکہ آب قانع۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی چکیدن آب وامثال آن
وتراو مبدل این۔ مؤلف عرض کند کہ معنی سوم حقیقی است واین اسم مصدر ترابیدن است
کہ می آید وترابش حاصل بالمصدر آنست بمعنی ترشح وتراوش کم غوری بعض محققین خبر ندارد
از قواعد زبان است کہ معنی اول را قائم کردہ اند ومعنی دوم باعتبار صاحب جامع اسم جامد است
(اردو) (۱) دیکھو تراوش مؤنث (۲) حیلہ مذکر (۳) وہ پانی جو تھوڑا تھوڑا ٹپکے

ترا آب می برد وتشنہ می آرد مثل صاحبان خزینۃ الامثال وامثال فارسی
ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت۔ مؤلف عرض کند کہ ... بیان این مثل را بجای
می زنند کہ مقصود شان از اظہار کمال بی نصیبی است (اردو) دلی ہیں کہتے ہیں ندی کو جا کر

اور پیاسا آئے ؎ یہہ بدقسمتی کے بیان مین مستعمل ہے ۔

تراب آلوده | اصطلاح ۔ بقول بہار بمعنی خاک آلوده (صائب ؎) بوسہ از تشنہ لبی سینہ گذار و بر خاک ؎ تا شد از خط لب لعل تراب آلوده ؎ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس

(اردو) خاک آلوده ۔ آلودۂ خاک ۔ وہ چیز جس پر مٹی لگی ہو ۔ مؤنث ۔

(الف) **تراید** | بقول برہان بر وزن و معنی تراود است کہ مشتق از تراویدن و تراوش باشد یعنی تراوش می کند و می تراود چہ در فارسی با بہ واو و برعکس تبدیل می یابد صاحب موارد بذیل تراویدن ذکر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) **ترابش** | کرده گوید کہ حاصل بالمصدر (ج) باشد صاحب برہان بذکر ۔ ۔ ۔ ۔

(ج) **ترابیدن** | گوید کہ بروزن و معنی تراویدن و ترشح کردن مطلقا ۔ اعم از آب و شراب و روغن و امثال آن از ظروف صاحب سروری بذکر الف می فرماید کہ مستقبل ترابیدن یعنی آب وغیره تراوش می کند (استاد خسروانی ؎) بخل ہمیشہ چنان ترابد از ان روی ؎ کاب چنان از سفال نو نہ ترابد ؎ وہم او ذکر ب بمعنی تراویدن کرده یعنی (۱) چکیدن آب از ظروف صاحب بحر (ج) را مرادف تراویدن و کال التعریف گفتہ و الف را مضارع ش داند صاحب موارد بذکر معنی اول (ج) می نگارد کہ (۲) ظاہر شدن ہم و بہر دو معنی مرادف تراویدن **مؤلف** عرض کند کہ تراویدن اصل است و (ج) مبدلش بہ ہمہ معانی تراویدن کہ بجایش مذکور شود چنانکہ آو و آب و آن وضع شد از اسم مصدر تراو کہ در فارسی قدیم بمعنی قطره آمده و دستوران زردشت تصدیق این می کنند و حقیقت تراو بجایش عرض کنیم

دریںجا ہمین قدر کافی است کہ فارسیان بزیادت یای معروف وعلامت مصدر رون بمصادر
وضع کردند کہ معنی لفظی این قطرہ کردن ومراد از تراوش کردن باشد وتراوش حاصل بالمصدر
آنچہ صاحب سروری الف را مستقبل گفتہ شایان اوست کہ محقق اہل زبان از قواعد زبان خود
بی خبر است ولی داند کہ تراو مضارع (ج) است کہ شامل باشد بر معانی حال واستقبال
(اردو) الف وب وج دیکھو تراویدن جس کا مضارع تراو ہے اور حاصل بالمصدر تراوش ہے
تراترا اصطلاح۔ بقول مؤید مطبوعہ ای ملوثان دنیا وفاسقان مؤلف عرض کند کہ در
نسخ قلمی (تواترا) بہمین معنی آمدہ کہ صراحتش بجای خودش کنیم تصحیف کاتب مطبع باشد کہ
واو دوم را بشکل رای مہملہ نوشت (اردو) دیکھو تواترا۔
تراتیزک بقول برہان سبزئی است کہ بہ (تیرہ تیزک) اشتہار دارد وتندی کش بغایت کہ بہندی
وبعربی جرجیر خوانند۔ صاحب ناصری گوید کہ اصل این (تیرہ تیزک) است صاحب محیط ذکر
(تیرہ تیزک) کردہ اشارہ بجرجیر کند وبر جرجیر گوید کہ بکسر اول وسکون ثانی وکسر جیم اسم عربی
است وبہ یونانی اودمین وبسریانی کرکیر وبفارسی کیکر وکیج وکہرک وکہزل وبہندی شمیرا
نامند ومی فرماید کہ بعضی از عدم تحقیق فارسی آن تیرہ تیزک وتخم آن را بہندی ہالون وہالم
نوشتہ اند وحالانکہ این اسمای حرف است بالجملہ دو نوع می باشد نوع دوم را در فارسی
زبان تیرہ تیزک نام است گرم وخشک در دوم وگویند صحرائی آن گرم در سوم وخشک در
آخر دوم وبستانی آن گرم در دوم وخشک در اول۔ مہیج باہ ومسمن وملطف ومفتح سدہ ومدر
مدر بول ومنافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ با حقیقت این ہر اندازہ ہم

بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو انداد۔

تراج بقول برہان بر وزن و معنی دُرّاج است و آن پرندہ باشد صحرائی کہ شکارش کنند و بخورند صاحب ناصری می فرماید کہ (۱) بضم اوّل مرادف دُرّاج است و (۲) بفتح اوّل ترجمہ لفظ آمین کہ بعد دعا بجہت استجابت گویند صاحب سفرنگ در پنجاہ و دومین فقرہ (نامۂ وخشور طہمورث) ذکر معنی دوم کردہ خان آرزو ذکر معنی اوّل کردہ می فرماید کہ مبدل دُرّاج باشد **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل مبدل دُرّاج است کہ بر پور گذشت چنانکہ زردشت و زرتشت و بمعنی دوم لغت ژند و پاژند (اردو) (۱) دیکھو بدرچین اور پور (۲) آمین بقول آصفیہ عربی۔ ایک کلمہ ہے جو اجابت دعا کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے۔

تراز بقول برہان و جامع و جہانگیری بر وزن نماز (۱) رشتۂ ریسمان خام را گویند و (۲) نام درخت صنوبر و (۳) نام شہریست در ترکستان کہ منسوب است بخوبان و معرّب آن طراز صاحب ناصری بذکر معنی سوم گوید کہ (۴) بمعنی علم جامہ خصوصاً و زینت و آرایش عموماً و بذکر معنی اوّل می فرماید کہ تار ابریشم ہم (قطران ؎) از غم ہجر طراز ہمہ خوبان تراز ٭ زرد و باریکم و لرزانم چون تار تراز ٭ (فرخی ؎) یاد باد آن شب کان شمسۂ خوبان تراز ٭ بطرب داشت مرا تا گہ بانگ نماز ٭ (ولہ ؎) غزلی خوان چو حلقہ گہ بود ٭ نام خسرو بر و بجای تراز ٭ ہیچ شہ را چنین نبود وزیر ٭ مملکت دار و کاردار ملک تراز ٭ صاحب رشیدی بمعنی سوم و چہارم قانع و گوید کہ بکسر اوّل نیز گفتہ اند و می فرماید کہ طراز بطای حطی معرّب آن و بمناسبت علم جامہ مطلق زینت و آرایش را نیز گویند و فرماید کہ در فرہنگ بالفتح بمعنی رشتۂ ریسمان خام

و درخت صنوبر۔ خان آرزو در سراج بذکر اقوال محققین گوید کہ بقول قوسی طراز بفتح سنجاف جامہ و طراز آستین و گریبان و آن زینتی است کہ قبل ازین می کردہ اند و بکسر شہری معروف در ترکستان کہ اہل آن بجمال حسن شہرہ اند و جامہ ہای نیکو در انجا بافند و نقش و نگار و علم نیز آمدہ پس طراز بمعنی زینت حقیقت است غایتش علمای آن از عالم طپیدن و افعال از باب آن می آید چنانکہ طرازدو بطراز (انتہی) مؤلف عرض کند کہ سبحان اللہ چہ خوش تحقیق محقق با نام و نشان است کہ سر و پائی ندارد ما می گوئیم کہ بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان است و بمعنی دوم ہم کہ صنوبر را نام است و حقیقت آن برارس گذشت و وجہ تسمیہ نام شہری ہمین یافتہ می شود کہ ہمین لغت بمعنی زینت و آرایش بمعنی چہارش مذکور و مراد از ان نقش و نگار ہم پس جا دارد کہ منظر برخوبرویان این شہر آن را ملقب بہ تراز کردہ باشند و ازہمین معنی چہارش بر سبیل مجاز (۵) معنی رقم ہم پیدا می شود و بدین معنی اسم مصدر ترازیدن است کہ می آید و طراز و طرازیدن بہ طای حطی مبدلش و این تصرف علمای عرب باشد کہ در فارس سکونت ورزیدند (قطران ۵۵) اگر نگشت ہوا جای آہوان ختن ٭ وگر نگشت زمین جای تنگران طراز ٭ چو آہوان ختن آن چراست مشک فشان ٭ چو بت گران ترازین چراست منقش تراز ٭ (اردو) (۱) رشتہ۔ کچا تاگا۔ تار ریشم۔ مذکر (۲) صنوبر۔ دیکھو ارس (۳) ایک شہر کا نام تراز ہے جو ترکستان میں واقع ہے جس کے باشندے حسین ہوتے ہیں۔ مذکر۔ (۴) زینت۔ آرایش۔ مؤنث۔ نقش و نگار۔ مذکر (۵) تحریر کتابت۔ مؤنث۔

ترازو بقول برہان (۱) آلتی باشد کہ چیز ہا را بدان وزن کنند و (۲) نام برج میزان ہم

کہ از جملہ دوازدہ بروج فلکی است و (۳) عدل و عدالت را نیز گویند و (۴) بمعنی ورک و درک ہم آمدہ صاحب ناصری بذکر ہر چہار معنی بالا گوید کہ (۵) بمعنی ہم قوت و ہم پایہ صاحب فدائی بہ معنی اوّل قانع۔ بہار عمر بانش مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و بس (ظہوری ۔ ئلہ) فقر را در پایہ داری باغنا سنجیدہ ام ٭ در ترازو می زند سوانک و بسیار ہا ٭ (اردو) ترازو (۱) بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ تکھڑی تک۔ میزان۔ وزن کرنے کا آلہ (۲) برج میزان۔ تلا راس۔ (۳) عدل و انصاف ترکی (۴) ادراک۔ مذکر۔ دیکھو ادرک (۵) ہم قوت۔ ہم پایہ۔

ترازو برافراختن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار بمعنی ترازو نصب کردن مؤلف عرض کند کہ معنی این ترازو بلند کردن است و این عمل از نصب کردن و آویختن ترازو در مقامی ہم پیدا می شود یا بدست گرفتنش (خواجہ نظامی ۔ ئلہ) بسپہر انجمن ساختند ٭ ترازو می انجم برافراختند ٭ (اردو) ترازو لٹکانا۔ کھڑا کرنا۔

ترازو برزمین زدن مصدر اصطلاحی بقول بحر (۱) ابرام و سماجت طلب شدن بہار بذکر معنی بالا گوید کہ در حق معشوق عاشق کش می گویند۔ مؤلف عرض کند کہ با بحر بالا اتفاق نداریم معنی این (۲) آمادہ دکانداری شدن و مجازاً (۳) آمادہ کار و بار شدن است۔ عادت است کہ چون دکاندار آمادہ بکار خود شود پلّہ ترازو را اوّل بر زمین زند تا صاف و پاک شود و بعد از ان آغاز وزن کشی شئی زیر بیع کند (سلیم ۔ ئلہ) بدور او فلک خود فروش چند زند ٭ نہ مہر و ماہ شبست بر زمین ترازو را ٭ (اردو) (۱) دیکھو

ابرام کردن (۳) دکانداری پر آمادہ ہونا۔
(۳) آمادۂ کاروبار ہونا۔

ترازو برسنگ زدن مصدر اصطلاحی
بقول بہار ظاہرا مرادف مصدر گذشتہ (میرحسن
ے) فلک یک تہہ برون ناورد ہم سنگش
بموزونی بگر زیر گردون برسنگ خواہد زد
ترازو را۔ مؤلف عرض کند کہ این شعر
ہم معنی سوم مصدر گذشتہ ظاہر می شود کہ
ہم در انجا نوشتہ ایم (اردو) دیکھو ترازو
برزمین زدن کے تیسرے معنے۔

ترازو برزمین زدن مصدر اصطلاحی
بقول انند مرادف (ترازو برزمین زدن)
کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ تحقیق خود
ہم در انجا عرض کردہ ایم (اردو) دیکھو
(ترازو برزمین زدن)۔

ترازو چشمہ داشتن مصدر اصطلاحی
بقول برہان و (سروری در ملحقات) کنایہ
از زیادتی و سنگینی یک پلہ ترازو ست از پلہ
دیگر۔ بہار باتفاق برہان گوید کہ عرب گوید
(فیہ عین) شاعرے) چو غرنیچی بہ محشر زند
گردد بہ پیچد طاعتش اینہ در میزان بکم آید
طاعتش گوید خدایا ترازو چشمہ دارد بگردان ہیچ
مؤلف عرض کند کہ بتحقیق قوت تعریف
ترازو بمعنی این مصدر کنایہ الیست از راست
وزن و صحیح نبودن ترازو۔ عادت است کہ
چون در یک پلہ ترازو سدراخ پیدا می شود وزن
آن از پلہ دیگر کم شود و نتیجہ لازمی این است در
ترازو خرابی پیدا شود و راستی باقی نماند۔
زاہد باخدا وند تعالی ہمین گوید کہ خداوندا آنچہ
طاعت من بہ میزان تو کم نماید وجہ این ہمین
است کہ ترازو نقصانی دارد بناءً علیہ اغماض
کن (اردو) ترازو میں نقصان پیدا ہونا
اسکی راستی جاتی رہنا۔

ترازو خسیس است ہر سو زیادت باید

سر فرو برد مثل۔ صاحبان فرہنگ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحق کسی زنند کہ در رای خود مستقل نباشد می گوئند کہ آغا ہمچون ترازو می جنبد ہستی بہر سو کہ زیادت است سر فرو برد یعنی چنانکہ ترازو بسوی وزن سر فرو برد تو بغلبۂ دیگران اتفاق می کنی و برای خود مستقل نمی مانی (اردو) دکن مین کہتے ہین آنجناب کی رائے کیا ہی ترازو ہے جدھر اورون کی رائے دیکھی آپ اودھر جھک گئے۔

(الف) ترازو دار اصطلاح۔ بہار بذکر این از معنی ساکت (سیفی ے) سنگ گرکم تر دہی تا ترازو دار ہم ٭ باز دل ہیچ ترازو نشدی بسیار ٭ ہم می فرماید کہ ترازو برج میزان راہم گویند از این جہت تا و طرف ایہام پیدا کردہ صاحب آصفی از ہمین سند ....

(ب) ترازو داشتن پیدا کردہ او ہم از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ سبحان اللہ ہمین است تحقیق کہ ہر دو معنی شعر نفہمیدہ اند یا قوت تعریف ندارند (ترازو داشتن) بمعنی حقیقی است یعنی بدست داشتن ترازو و آمادۂ سنجیدن بودن و (ترازو دار) اسم فاعل ترکیبی است مراد از کسی کہ آمادۂ سنجیدن بود (ظہوری ے) تا میان دل و جان بخش کنم ذوق حضور ٭ از خدنگ ستمش سینہ ترازو دارد ٭ (اردو) الف ترازو دار بقاعدۂ فارسی کہہ سکتے ہین۔ وہ شخص جسکے ہاتھ مین ترازو ہو اور تولنے پر آمادہ ہو (ب) ترازو رکہنا۔ تولنے پر آمادہ ہونا

ترازو روان کردن مصدر اصطلاحی بقول بہار و بحر کنایہ از ترازو نصب کردن۔ **مؤلف** عرض کند کہ نہ چنین باشد بلکہ بکار گرفتن ترازو و از ترازو کار گرفتن و آمادۂ وزن بودن (نظامی ے) ترازوی قسمت روان می کنم ٭ سبک سنگی خسروان می کنم ٭ (اردو)

تولنے پر آمادہ ہونا۔ ترازو سے کام لینا۔

ترازو زدن مصدر اصطلاحی۔ بہار گوید
کہ چون روستائی در شہر وارد شود بازاریان
ترازوی مس یا برنج بردارند و در قفای
او روان شدہ آن ترازو را بہم زنند تا آوازی
ازان برآید و مردم شہر مطلع شدہ ہنگامۂ ریشخند
را گرم کنند (ملا سالک قزوینی ؎) از پی عقل
جنون گرم ترازو زدن است * شہر دیوانہ کند
مردم صحرائی را * صاحبان بحر و مصطلحات ہمزبان
بہار یا بہار نقل نگار و وارستہ خان آرزو در
چراغ ہدایت ہم ہمین تعریف کردہ مؤلف
عرض کند کہ عادت روستائیان شہر عجم است
کہ چون کسی از پیش دکان بگذرد یک پلۂ ترازو
را بر پلۂ دیگر زدہ آواز می کنند و این حسن طلب
خریدار است یعنی بیا اینجا و خرید کن شئ مطلوب
را چون کسی از اہل قریہ بشہری آید و بہ بازار رود
ازین آواز ترازو پریشان می شود و روستائیان
ریشخند کنند ملا سالک یزدی ہمین مضمون را
در کلام خود نظم کردہ و محققین نازک خیال در
تعریفش بہ ترکستان رفتہ اند معاصرین عجم با اتفاق
دارند (اردو) گاہک کو آواز دینا۔ بلانا۔ دیہاتی
کو پریشان کرنا۔

ترازو شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان
و جامع و رشیدی (۱) کنایہ از برابر شدن دو
غنیم باہم در شجاعت و زور۔ صاحب ناصری
بذکر معنی اول گوید کہ در بعضی از فرہنگہا (۲)
بمعنی افتادن و (۳) بمعنی پیچیدن و (۴) بمعنی [illegible]
از جنگ مرقوم۔ صاحب ملحقات برہان متفق با
ناصری در ہمہ معانی۔ خان آرزو در سراج بذکر
معنی اول گوید کہ (۵) گذشتن تیر از چیزی و مانند
منصفی یابند و یک منصفی ازان بر طرف کنند ا
چنانکہ گویند تیرش ترازو شد و ہم او در چراغ
ہدایت می فرماید کہ گاہی بر گذشتن شاخ گاو و غیرہ
از چیزی بموضع مذکور آمدہ اوحید در توصیف

بیدار سعید گوید (ع) کشید و زهر سو بچرخ برین ٭ تراز و شده شاخ گاو زمین ٭ صاحب بحر ذکر معنی اول و پنجم کرده و در معنی پنجم بنقل خان آرزو تحریر کرده که تراز بروزن بهار بمعنی اول قائم معنی فرماید که ——————

تراز و شدن تیر از چیزی ٭ بیرون رفتن و گذشتن یک نصف تیر از نشانه و بیرون ماندن

تراز و شدن شاخ و کمان و مژگان

باشند آن (مخلص کاشی ع) حاشا که شد آه دل از زخم جفا بیشتر ٭ گر تیر تو گم دیده و تراز و نگشید بیت (صائب ع) چون کمان هرچند شست استخوانی گشته ایم ٭ می شود از جوش گم دون تراز و تیرها (وله ع) سیم آگاه از زلف بلندش اینقدر دانم ٭ که از دلها تراز و گشت مژگان رسای او ٭ هم او گوید که (تراز و شدن کمان) محض ادعاست مثل باد ریختن و بالا تکه باد ریختها لقطیت مشهور و این نوعی از لفظ بود و اسید عبدالله خانی ع) نه خالیست آنکه ظاهر از میان آن دو ابرو شد ٭ ز شوخی این کمان پیش از وندنگ از دل تراز و شد ٭ مؤلف عرض کند که باعتبار تحقیق اهل زبان معنی اول قرین قیاس و هیچ تخصیص باشکار نباشد بلکه بمعنی عام برابر شدن باشد و معانی دوم و سوم و چهارم بیان کرده ناصری و ملحقات برهان خلاف قیاس و بدون سند استعمال اعتبار را نشاید معلوم می شود که هر دو محققین از غور کار نگرفته اند و تعریف معنی پنجم درست نیست هیچ خصوصیت با تیر و شاخ و مژگان نباشد بلکه معنی عام دارد یعنی گذشتن چیزی طویل از میان چیزی بقدر نصف اعم از آنکه تیر باشد یا شاخ یا سوزن یا چیز دیگر مماثل آن که حیثیت این مشابه ترازو باشد که نصف آن اینطرف است و نصف دیگری آنطرف و این هم کنایه ایست مثل معنی اول و آنچه بهار نسبت به (تراز و شدن کمان) محض ادعای شاعری

خیال کردہ تشابہ اوست و این (۲) بمعنی حقیقی
است یعنی شاعر گوید کہ کمان ابروی او ترازو
گردید ازینکہ یک خال میان دو ابرو آمدہ
ہر دو ابرو را مشابہ ترازو کردہ مخفی مباد کہ
در بعض اسناد بالا عوض شدن گردیدن
گشتن مستعمل است عیبی ندارد۔ (اردو)
(۱) دو چیزوں کا برابر ہونا مساوی ہونا (۲)
دکھیوا فتادن (۳) دکھیپچیدن (۴) بھاگنا (۵)
کسی لانبی چیز کا کسی چیز میں سے اسطرح گذرنا کہ
نصف اُدھر رہجائے اور نصف اُدھر جیسے
(ع) جون ناک میں مرغی کا پر آدھا اِدھر آدھا اُدھر
ہو (۶) ترازو بنجانا جیسے آپ کے ابرو ترازو
بن گئے ہیں ؏

ترازو شکستن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ در سندش ترازو شکن مستعمل کہ بمعنی چیزی است کہ
ترازو را بشکند (اسم فاعل ترکیبی) بمعنی حقیقی
پس معنی این مصدر ہم حقیقی است (نظامی سے)
زر و زنان را ترازو بود ۔ سنگ زن چو بود سنگ مردان
ترازو شکن ؏ (اردو) ترازو توڑنا

(الف) **ترازو کردن** | استعمال۔ صاحب
(ب) **ترازو کردن تیر** | آصفی ذکر الف کردہ
از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی
است یعنی ترازو قرار دادن (فطرت مشہدی
سے) در ہمان گرمی کشد پیچ تا نخچیر را چو ناوک
انگشت صاف او ترازو کردہ است ؏ ہمان
ذکر (ب) کردہ گوید کہ متعدی ترازو شدن
تیر کہ مثالش در مبحث (ب پیچ کشیدن) گذشت
مؤلف عرض کند کہ بیچارہ از ہمان سند
فطرت این مصدر اصطلاحی پیدا کردہ است
می گوئیم ازو کہ ہیچ خصوصیت تیر درین نیست
و تعمیم الف کافیست فتأمل (اردو) ترازو
کر دینا۔ ترازو قرار دینا۔

(الف) **ترازو گردیدن** | استعمال۔ صاحب

(ب) ترازو گردیدن تیراز چیزی

(ج) ترازو گشتن

آصفی ذکر این کردہ بذیل آن (ب) را نقل
کرد مؤلف عرض کند کہ این ہمان است
کہ بر (ترازو شدن) تیراز چیزی) گذشت و
سند این ہم بانسج ہمدر انجا مذکور و صراحت
معنی تحقیق ہمدر انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو
ترازو شدن تیراز چیزی۔

(الف) ترازو نہادن مصدر اصطلاحی

بقول بہار کنایہ از ترازو نصب کردن (خواجہ
نظامی ؎) بزرگان ایران بفرہنگ او ٭
ترازو نہادند بر سنگ او ٭ می فرماید کہ جناب
خیر المدققین در شرح این بیت می فرماید یعنی
ترازو نصب کردند برای سنگ و وقار او یعنی
خواستند کہ موازن و مقلد او شوند و عقل و فراستی
کہ او دارد ایشان راہم حاصل باشد یا آنکہ
ترازوی امتحان در دست داشتند و
سنگ خرد و ہر یکی را امتحان می نمودند۔ چون ثابت
بر عقل وی رسید و آن راز بر دست خردہای
خویش یافتند دانستند کہ ترازوی قیاس ما تحمل
نمی تواند کرد و خواہد شکست۔ ترازو از دست
افگندند و از ان اندیشہ باز آمدند (انتہی) صاحب
بحر ہمزبان بہار در معنی نصب کردن ترازو۔
مؤلف عرض کند کہ بیچارہ یا خیر المدققین
ذوق زبان ندارد از ینجاست کہ معنی شعر را
نفہمیدہ ہرچہ در دلش می آید می نگارد عادت
دکانداران است کہ ہمیشہ سنگ ترازو یعنی اوزان
را بجائی محفوظ کنندہ بالای آن ترازو می نہند
شاعر نازک خیال در کلام خود ہمین نقش را صورت
بستہ می فرماید کہ بزرگان ایران ترازو را بدست
گرفتند و خواستند کہ سنگ ترازو را در ترازو گذارند
وزن فرہنگ ممدوح کنند ہرگاہ پیش ازین
امتحان از فرہنگش واقف و مطمئن شدند ترازو
را بر سنگ ترازو گذاشتند و از امتحان باز آمدند

این است حقیقت این مصدر اصطلاحی کہ بمعنی
از دست نہادن ترازو ست نہ قائم کردنش و
(ب) **ترازو نہادن برکسی** | آمادہ امتحان
او شدن است (ظہوری) ف سنجیدہ ترازو
نہہد بر کہی کس ٭ در پلّہ حاضر دل و خرد اگر ان
است ٭ مؤلف عرض کند کہ درین اصطلاح
البتہ بمعنی قائم کردن ترازو پیدا است ولیکن
از کلام نظامی کہ بر الف گذشت این معنی را
پیدا کردن ستم است بر نظامی (اردو)
الف ترازو رکھدینا (ب) امتحان پر آمادہ ہونا

ترازوی آہنین دوش | اصطلاح بقول
بحر و مؤید و انند بمعنی ترازوئی کہ دستہ او آہنین
باشد مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس و مرکب
توصیفی است (اردو) وہ ترازو جسکی ڈنڈی
لوہے کی ہو۔ مذکر۔

ترازوی انجم | اصطلاح بقول بحر و ملحقات
برہان و بہار و مؤید و انند اسطرلاب مؤلف
عرض کند کہ کنایہ الیست موافق قیاس (اردو)
اسطرلاب۔ عربی۔ وہ آلہ جس سے آفتاب اور
ستاروں کی بلندی معلوم ہوتی ہے۔ مذکر۔

ترازوی پولادسنجان | اصطلاح بقول برہان
رشیدی و بحر و (ناصری و سروری در ملحقات)
کنایہ از نیزہ و سنان مبارزان است (خاقانی)
ف) ترازوی پولادسنجان بمیل ٭ ز کفہ کفہ
ہمی راند سیل ٭ بہار گوید کہ فرید علیہ ترازوی
پولادسنج است کہ ترکیب توصیفی است و
ترازو کنایہ از نیزہ کہ صورت ترازو دارد
و حق آنکہ در وسط آن جای قبض می باشد
و ہر دو طرف آن را کہ یکی را بزبان ہندی پھل
خوانند و دوم بوری بدو کفہ ترازو مناسبت
است و ہمی توان گفت کہ الف و نون درین
ترکیب علامت جمع است و پولادسنج کنایہ از
مردم مباشر باسلحہ چنانچہ در لفظ پولادسنج گذشت
و برین تقدیر ترازوی پولادسنجان کنایہ از نیزہ

مبارزان بود **مؤلف** عرض کند که در خیال ما مرکب اضافی است و پولادسنجان یعنی دلاوران و مبارزان بجایش مذکور شد و نیزه و سنان را ترازو و ازین نام شد که مبارزان بر وسط چوبش دست گذارند نصف در پائین باشد و نصف بالا (اردو) نیزه. مذکر.

ترازوی چرخ اصطلاح. بقول بحر و ملحقات برهان و مؤید و انند کنایه از برج میزان **مؤلف** عرض کند که کنایه ایست لطیف و موافق قیاس (اردو) برج میزان. مذکر.

ترازوی زر اصطلاح. بقول برهان و جامع و ملحقات ناصری و بهار و انند و رشیدی و بحر کنایه از آفتاب **مؤلف** عرض کند که ترازوی زر یک پله هم می باشد ازینجاست که این کنایه لطیف قرار یافت (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے. مذکر.

ترازوی زهره از گرانی ستارگان

نشکند مثل. صاحبان خزینه و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم ازین ساکت و غیر از پیرو محققین بالا دیگری نسبت کنایهٔ ترازوی زهره چیزی نه نوشت. خیال می کنیم که ترازوی زهره کنایه باشد از برج میزان. فارسیان استعمال این بجائی کنند که مقصود شان این باشد که شخص موزون بکاری از آن کار خسته نمی شود و با سانی کند (اردو) دکن میں کہتے ہیں کہ کاروان اپنے کام سے نہیں تھکتا۔

(الف) **ترازوی سنگ زدن** مصدر اصطلاحی. بقول بهار مثل ترازوی قلب و آن را تنها سنگ زن نیز گویند. صاحبان بحر عجم و انند همین معنی بر - - - - - - -

(ب) **ترازوی سنگ زن** نوشته اند و طرز تحریر و تعریف بهار و سندش هم تقاضای آن می کند که ما در الف تسامح کاتب خیال کنیم

مؤلف عرض کند که ب موافق قیاس و اسم
مفعول ترکیبی و مراد از ترازوئی که پاسنگ در آن
زنند از ینکه قلب است (خواجه نظامی ے)
زنان را ترازو بود سنگ زن * بود سنگ مردان
ترازو شکن * هم او می فرماید که بعضی از محققین برآنند
که درین بیت معنی مذکور نیست زیراکه در مصرع
دوم بیان زور و دلیری است پس معنی بیت
آن باشد که ترازو زنان را سنگ زن است
یعنی زنان همین قدر زور دارند که ترازو بردارند
و ترازو اینها را سنگ می زند و سنگ و قدر
مردان چنانست که ترازو را می شکنند یعنی زن
چنان باید و مرد چنین پس این انشائی است در
صورت اخبار مؤلف عرض کند که ما را زیبا
بوسیلهٔ همین سند نظامی معنی ترازوی قلب که پیدا
کرده ایجاد بنده را ماند اگرچه گننده ترازوی
سنگ زن ترازوی قلب را نگویند بلکه ترازوئی
را گویند که دران بضرورت پاسنگ گذشته باشند
نه بوجه قلب ترازو نظامی علیه الرحمه در صفت
نزاکت و سبکی وزن زنان بمقابلهٔ مردان گوید
که اگر مرد در ترازو نشینند از وزن سنگینش ترازو
بشکند و چون زن در ترازو نشیند بنظر سبکی وزن
بدون پاسنگ ترازو بصحت نیاید و این انتهای
مبالغه در اظهار سبکی و نزاکت است که ترازو
بوجه سبکی شان از حالت اصلی خود هم بلندتر شود
و بدون پاسنگ بحالت اصلی نیاید بلطف معنی ما
غیر از سخن سنج دیگری نداند (اردو) وه ترازو
جس مین کسی ضرورت سے پاسنگ رکھے [illegible]

ترازوی عدل | اصطلاح بقول بحر (۱)
ترازوئی که بسنجیدن در هر دو پله آن کمی و بیشی
نباشد صاحبان انند و غیاث متفق با بحر مؤلف
عرض کند که بدون سند استعمال این معنی را تسلیم
نتوانیم ظاهرا (۲) ترازوی عمل عدل باشد که
تشبیه عدل با ترازو درست است که [illegible]
را مساوی داند و فصل خصومت کند و [illegible]

فارسی باضافت تشبیہی است معنی عدل مثل ترازوست
واگر بدون سند این معنی را پیدا کنند غلط نباشد
ولیکن پسند خاطر ما نیست که ذوق زبان ندارد
(اردو) (۱) پنچی ترازو۔ مؤنث (۲) عدل۔ مذکر۔

ترازوی فلک اصطلاح۔ بقول بحر وانند
میزان۔ مؤلف عرض کند که کنایه الیست واضح
و مرکب اضافی که برج میزان به فلک است۔
(اردو) برج میزان۔ مذکر۔

ترازوی فولادسنجان اصطلاح۔
بقول جامع ہمان ترازوی پولادسنجان که گذشت
مؤلف عرض کند که پولاد اصل است وفولاد
مبدلش دیگر ہیچ پس این مبدل آن چنانکه پیل
و فیل و سپید و سفید (اردو) دیکھو ترازوی
پولادسنجان۔

ترازوی قلب اصطلاح۔ بقول بہار
و بحر ترازوئی که یک طرفش کم بود و طرف دیگر
زیاده مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی مراد
از ترازوی پاسنگ خور که وزن یک پله اش با
پله دیگر مساوی نباشد (واله ہروی خطاب به آفتا
ب) ای کرده ترازو نمایان با میزان و حمل دو
کشد آن را سنجیده دغل ہمیشه با زوست بحمل قلب
است بہر دو سر ترازوست ۞ مخفی مباد که از الفاظ
سند بالا ترازوی قلب پیدا نیست ولیکن از
مضمونش ترازوی قلب را پیدا توان کرد۔
(اردو) جھوٹی ترازو۔ ناقص ترازو۔ پاسنگ
دار ترازو۔ مؤنث۔

ترازوی قیامت اصطلاح۔ بقول بہار
مانند ترازوئی که روز قیامت اعمال مردم
بدان سنجند۔ (میرزا صائب ع) مہیا شود لا
در عشق انواع ملامت را ۞ که سنگ کم نمی باشد
ترازوی قیامت را ۞ مؤلف عرض کند که
کنایه باشد از انصاف قیامت۔ آنانکه ذوق
سخن ندارند می دانند که در قیامت ترازوئی
قائم شود و نمی دانند که عدالتی قائم شود که بی ترازو

کار ترازو کند از انصاف (اردو) قیاست
کا انصاف۔ مذکر۔

ترازوی نارنج | اصطلاح۔ بقول بہار
وانند اطفال جہت بازی از پوست ترنج
ولیمو وغیرہ ترازوئی می سازند (ملا جامی سہ)
برمہ آنروز ترنج و قلش ہی بریدہ کہ بنازیچہ
نارنج ترازوی ساخت۔ مؤلف عرض
کند کہ لفظاً ساختہ نگارش نمی خورد و معنی از ان
ترازوی نارنج پیدا توان کرد (اردو) نارنج
کی ترازو جو لڑکے کھیلنے کے لئے بنا لیتے ہیں۔

ترازوی نظم | اصطلاح۔ بقول بحر و بہار
کنایہ از علم عروض کہ اوزان و بحور شعر از ان
معلوم می شود مؤلف عرض کند کہ باتفاق ہمہ
است (اردو) علم عروض۔ مذکر۔

ترازیدن | بقول بہار بفتح اول (۱)
ساختن و (۲) آراستن (عرفی سہ) زمانہ

گفت تو پرویز و من ترنج زرم با بکام خود
تراز ہم چنانکہ میدانی۔ (والہ ہروی سہ) بیا
حسن اگر میدان ترازو بہترین جولی۔ بمعنی از
سر شوریدہ خالی سنانی را۔ صاحب بحر ذکر
معنی بالا می فرماید کہ کامل التعریف است و
مضارع این ترازد۔ صاحب موارد ہم این را
بمعنی دوم آوردہ می فرماید کہ حاصل بالمصدر
این تراز۔ مؤلف عرض کند کہ تراز گذشتہ ہم
مصدر این است نہ حاصل بالمصدر و حاصل بالمصدر
این ترازش باشد و بزبان فارسیان (سہ) بمعنی
ہم (کمال اسمعیل سہ) فلک ز شرم بیشتر برخمیدہ گر
ز نوک خامہ بندہ شود مدیح تراز۔ صاحب موارد مصرا
[illegible] ذکر کنند کہ در تعریف [illegible]
بہ تراز [illegible] کہ ہم بمعنی آرایش است و معنی بناء
کہ معنی دوم اصل است و معنی اول و سوم مجاز است (اردو)
(۱) بنانا (۲) بناؤ کرنا سنوارنا (۳) لکھنا۔

تراس | صاحب بول چال بحوالہ معاصرین عجم گوید کہ بمعنی چنانچہ و مقام بلندی سقف است

و در انگلیسی زبان ٹریس نامندش مؤلف عرض کند که مقرس دانیم که تای ہندی بدل شد
به فوقانی و فوقانی بدل شد به الف (اردو) چبوترہ۔ مذکر۔

تراش بقول برہان و جامع بفتح اوّل بر وزن نواش (۱) طمع و توقع و (۲) تراشیده را گویند
صاحب سروری گوید که معروف و مقصودش از معنی دوم باشد که ہمین معروف است و می فرماید
که (۳) بمعنی اخذ و گرفتن نیز و (۴) تراشنده و (۵) امر به تراشیدن۔ صاحب ناصری بذکر معنی
اوّل بنسبت معنی دوم می طراز د که بمعنی تراشیدن چیزی (ظہوری ۵) در تراش اہل دل خوشیہا
دلتراش افتاده اند۔ ہر چی کہ ہم ہموارہ خود را در تراش دیگر یم۔ صاحب رشیدی بر معنی اوّل قانع
وارسته بر معنی اوّل و دوم قناعت فرموده۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل معنی دوم را
تراشیدن و تراشیده گوید۔ مؤلف عرض کند که بمعنی اوّل اسم مصدر تراشیدن است که می آید
و بمعنی دوم تراشیده و تراشیدن نباشد بلکه بقول معاصرین عجم لغت قدیم است بمعنی شوق عجب
است که محققین بالا این معنی را ترک کرده اند و بخیال اینکه ہمین تراش حاصل بالمصدر تراشیدن
ہم است معنی تراشیده نوشتند۔ درین صورت ہم تراشیده غلط است می بایست که تراشیدگی
نویسند و آنانکه تراشیدن را داخل معنی دوم کرده اند مقصودشان ہمان حاصل بالمصدر است
نہ مصدر۔ و بمعنی سوم ہم اسم جامد و اسم مصدر دانیم که بمعنی اختراع است و مصدر تراشیدن از
ہمین معنی است۔ صاحب ناصری تعریف خوشی نکرد و بمعنی چہارم تراش نمی آید تا آنکه با اسمی
مرکب شود چنانکه بت تراش که اسم فاعل ترکیبی است و بمعنی پنجم امر حاضر تراشیدن است۔
(اردو) (۱) طمع۔ توقع۔ مؤنث (۲) تراشا ہوا۔ تراشیدگی۔ مؤنث۔ شوق۔ مؤنث۔ صاحب

آصفیہ نے تراش پر فرمایا ہے۔ مؤنث۔ کاٹ۔ قطع و برید۔ کاٹ چھانٹ۔

تراش پاشیدن برکسی مصدر اصطلاحی

بقول بہار و انند و آصفی قرار دادن چیزی
کہ در اصل نبودہ باشد (زلالی خوانساری ؏)
بخود مسعود شاہی بر تراشند ؛ تراش رنگ
بر محمود پاشند ؛ مؤلف عرض کند کہ متعلق
بہ معنی سوم است و با مصدر پاشیدن مستعمل
کہ محاورۂ زبان است (اردو) تراشے جوڑنا
مضمون کو کسی سے منسوب کرنا۔

تراش زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار و بحر و انند بمعنی (۱) تراشیدن و (۲) اثر دن
(مولوی عبد الرزاق فیاض ؏) خط را ز دل
تراش و جہان در ندامت ؛ مصحف سفید
گشت و نشان قیامت است ؛ مؤلف عرض
کند کہ بمعنی اول تراشیدن محاورۂ فارسیان است
و بمعنی دوم ہم درین شعر یافتہ نمی شود بلکہ تراش
پیدا کردن است بمعنی اختراع متعلق بہ معنی سوم
تراش و اگر بمعنی دوم بیان کردہ بہار ہم گیریم
مضمون مصرع دوم سند تائید آن من وجہی کند
و برای معنی اول مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو)
(۱) دیکھو تراشیدن (۲) مونڈنا۔

تراش کردن استعمال۔ بقول بہار و بحر و انند
عبارت ازان است کہ مانند چیزی کہ خواستہ باشند
بسازند و آن چیز کہ ساختہ شود بعینہ مانند منقول عنہ
گردد ؛ مؤلف عرض کند کہ تعریف بالا خوب نیست
متعلق است بمعنی سوم تراش و ترجمہ اش اختراع
است کہ در ساختن چیزی باختراع خود را ہم دخل
دہند (اردو) اختراع کرنا۔

تراشہ بقول برہان بفتح اول و رابع (۱) بمعنی
آخر تراش است کہ تراشیدہ شدہ و (۲) آنچہ
از تراش برآمدہ و (۳) خلال و آری از چوب بندہ
دہند و آنرا نیز گویند صاحب جامع ذکر معنی اول
و دوم نسبت بمعنی سوم گوید کہ قاطع باشد

سروری بمعنی اوّل قانع صاحب ناصری بذکر معنی
اوّل گوید کہ آنچہ بہنگام تراشیدن قلم و چوب فرو
ریزد (طغرا) گر این مقالہ دگر بارہ در جہان
آید، تراشۂ قلمت را بدیدہ باید چید، خان آرزو
در سراج ذکر معنی دوم و سوم کردہ گوید کہ از
تراشیدن است مؤلف عرض کند کہ نہ چیز
ہائی نسبت بہ تراش زیادہ کردہ اند و تراشہ و
تراشیدن ہر دو از تراش پیدا می شود (اردو)
(۱) تراشی ہوئی چیز اور (۲) اُس کا برادہ (۳)
قلم یا لکڑی وغیرہ کی قاش۔ دیکھو برش۔

تراشہ چیدن اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی ریزہ
چیدن (طالب آملی سه) خورشید نخش بخواب
دیدم بہ صد بہیچہ قمر تراشہ چین داشت بہ (نجیب الدین
جربادقانی سه) دلش چو بحر و صد ابر از نوالہ دہا
کہ نقش بہزار چو دریا تراشہ چین دارد بہ (کمال
اسمعیل سه) تراشہ چین کمالش سپہر نی سپر و یا
کہ نوالہ خوار نوالش جہان لی بن و بار بہ مؤلف
عرض کند کہ اگرچہ معنی لفظی این ہما ناتراشہ ہای کاریا
بردارندہ و حاصل کنندہ است ولیکن مجازاً بمعنی
زلہ ربا و خوشہ چین باشد یعنی کسی کہ از دیگری فائدہ
حاصل کند (اردو) زلہ ربا۔ اسم فاعل گری طرح
خوشہ چین۔

تراشیدن بقول جہانگیر بروزن پاشیدن بمعنی (۱) خراشیدن
و (۲) ہموار کردن و (۳) انگیختن و (۴) انگاشتن
و (۵) توقع و طمع داشتن و (۶) ساختن و (۷)
ایجاد کردن می فرماید کہ کامل التصریف است
و مضارع این تراشد صاحب ناصری بذکر معنی
این قدر اضافہ کند کہ بمعنی (۸) بہم رسانیدن و
(۹) بریدن و (۱۰) ستردن و (۱۱) قرار دادن
و ہم او تراش را حاصل بالمصدر گوید استعمالش
این ترکیب فارسی در ملحقات می آید مؤلف عرض
کند کہ از معنی اوّل تراشیدن قلم مقصود باشد کہ
ستر لیفش درست نیست بہ تراشیدن برای آن
بیکار رفتی خود را سہو [illegible]

تراشیدن است (صائب ؎) می تراشم ز رقیبا
ن خود چون ماه از پهلوی خویش ٭ می کنم تا هست
ممکن حفظ آب روی خویش ٭ (اردو) رقیب
پیدا کرنا۔ حاصل کرنا۔

(۳۵۷۹)

تراشیدن سخن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب
موارد بذیل تراشیدن گوید که بمعنی فراهم کردن
سخن است مؤلف عرض کند که نه خیر این
را تعلق است با معنی ششم تراشیدن که سخن
ساختن باشد (محسن تاثیر ؎) از سخن حاصل
او آئینه سان دست تهی است ٭ ساده لوحی که
تراشد سخن از روی سخن ٭ (اردو) بات
بنانا۔ بات پیدا کرنا۔

تراشیدن طعنه | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی
طعنه زدن مؤلف عرض کند که من وجه متعلق
بمعنی هفتم تراشیدن دانیم (ظهوری ؎) زبان
تیشهٔ فرهاد همچنان تیز است ٭ هنوز طعنه تراشان
از برای پرویز است ٭ (اردو) طعنه مارنا۔

(۴۷۴۰)

تراشیدن وفا | مصدر اصطلاحی بمعنی بهم
رسانیدن مهر و وفا باشد۔ مؤلف عرض کند که
متعلق بمعنی هشتم تراشیدن (ظهوری ؎) اگر
مهر و وفا باید تراشید ٭ به از فرهاد بودن صنعتی نیست
٭ (اردو) مهر اور وفا پیدا کرنا۔

تراشیده | اصطلاح۔ بقول فدائی (۱) هر چیز
که از تراشیدگی و پرداخت رنگین و هموار شده باشد
و (۲) هر سخنی که با سنجیدگی گفته شود (۳) هر
مردیکه از دانش پرورش یافته خداوند خوبیها
ستوده شده باشد۔ صاحب آنند این را (۴)
مرادف تراشه گوید صاحب نوادر گوید چون خامه
تراشیده و ناخن تراشیده و سُم تراشیده و معنی فرتاب
که حکیم الملک محمد حسین شهرت این را بمعنی تراشه
بسته و این محل نظر است (؎) سه نوک که بر آسمان
جای اوست ٭ تراشیدهٔ ناخن پای اوست
٭ مؤلف عرض کند که در اصل اسم مفعول مصدر
تراشیدن است و مجازاً معانی بالا پیدا کرده

(اردو) (۱) بذریعۂ تراش درست کی ہوئی چیز جیسے جوہر تراشیدہ (۲) سنجیدگی سے کی	ہوئی بات۔ مؤنث (۳) تعلیم یافتہ شخص مذکر (۴) دیکھو تراشہ ۔

تراق | بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار آواز بلند **مؤلف** عرض کند کہ ظاہراً لغت ترکی زبان یافتہ می شود و لیکن لغات ترکی از بنا ساکت ما این را فارسی جدید خوانیم کہ بر زبان معاصرین عجم است متحقق نشد کہ از کدام زبان مفرّس کردہ اند قیاس غالب ہمین کہ تقریباً از ترکی است کہ در ترکی زبان تاراق فرق سر را گویند و بامعنی دوم تراک ہم متعلق می نماید کہ بکاف عربی عوض قاف می آید (اردو) بلند آواز۔ مؤنث ۔

تراک | بقول برہان و جامع بفتح اول و رابع ساکن بر وزن ہلاک (۱) بمعنی چاک و شگاف و (۲) آوازی را گویند کہ از شکستن یا شگافتہ شدن چیزی بگوش رسد و (۳) صدای رعد را نیز گفتہ اند و طراق عربی آنست۔ صاحب جہانگیری بر معنی اول و دوم قانع (حکیم خاقانی ؒ) بر دل شیر و پلنگ افتد آنگاہ تراک ٭ کہ بشست تو برآید زکمان تو خدنگ ٭ (فرخی ؒ) تراک دل شنود خصم تو ز سینۂ خویش ٭ چو از کمان تو آید بگوش خصم تراک ٭ صاحب سروری ہم ذکر بمعنی اول و دوم کردہ۔ صاحب ناصری بذکر معنی دوم گوید کہ مصدرش ترکیدن و فرماید کہ طراق معرب این است۔ خان آرزو در سراج بذکر ہر سہ معنی گوید کہ اغلب کہ معنی سوم مجاز باشد **مؤلف** عرض کند کہ بہر سہ معنی اسم جامد فارسی زبان۔ و یکی از معاصرین عجم گوید کہ ترک بمعنی چاک و شگاف اصل است و تراک اسم صوت شگاف است فارسیان تراک را بمعنی اول ہم استعمال کردہ اند بخیال ما ترک اسم مصدر ترکیدن است (اردو) (۱) چاک شگاف۔ مذکر (۲) تراق بقول آصفیہ

مذکر کسی سخت چیز کے ٹوٹنے کی آواز چٹاخ (۳) رعد کی آواز ۔ مؤنث ۔

ترانگبین اصطلاح ۔ بقول انند و مؤید بفتحتین با کاف فارسی موقوف (۱) شیرۂ کہ از خار شتر خاربلد رآید مانند شہد کذا فی الشرفنامہ و در مدارک مذکور کہ (۲) آسمان ہیچو برف می بارید بر قوم موسی علیہ السلام وقت صبح و آن را بتازی من می گویند ۔ صاحب محیط گوید کہ معنی آن عسل تر و بعربی عسل الحاج نیز گویند و بیونانی سخارون و بہندی شکر چیو اسا و بانگریزی مینا آف وی دریٹ و آن شبنمی است از آسمان بر اشجار خار شتر در ملک شام و خراسان و ما ورا النہر و گیلان و کردستان و ہمدان و نواح آن می نشیند و منعقد می گردد و گرم تر در اوّل و گویند معتدل در حرارت و رطوبت و برای حفظ صحت نیکو و نافع محرور و معتدل مزاج و یابس المزاج و مسکن تشنگی و ملین سینہ و حلق و مرطب آن و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ مرکب است از ترنج و انگبین و (۲) اطبا از ترنج و انگبین ہم شربتی سازند کہ دافع صفرا است و این اصل است و بجائے آن را نام شہد (**اردو**) ترنجبین بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث (۱) ایک قسم کی شکر ہے جو اکثر درخت خار (اونٹ کٹارے کے کانٹوں) پر شبنم کی طرح خراسان میں گر کر جم جاتی ہے ۔ مسہل میں اکثر کام آتی ہے (۲) افشردہ لیموں جس میں کھانڈ ڈال کر پیتے ہیں ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ اطبا ترنج اور شہد سے بناتے ہیں ۔

ترانہ بقول برہان و جامع بر وزن بہانہ (۱) جوان خوش صورت و شاہد تر و تازہ و صاحب جمال و باصطلاح اہل نغمہ (۲) تصنیفی است کہ آن سہ گوش داشتہ باشد ۔ ہر کدام بطرزی یکی بیتی و دیگری مدح و یکی دیگر تلا و تلالا و در لغت منقش و صورت و دو بیتی سرود و نغمہ را خوانند و (۳)

دہن خوانی وطنز و خوش طبعی و (۴) بدخوئی وحیله روئی هم ـ صاحب سروری بر معنی اوّل و دوم
قانع و نسبت معنی دوم گوید که دو بیتی سرود باشد و بس (هفت پیکر ۱۵) هر شگفته وری دری
می سفت و هر ترانه ترانه می گفت ـ (استاد فرخی ۱۵) از دل آویزی و تری چون غزلهای شهید
وز غم انگیزی و خوشی چون ترانهٔ بوطلب ـ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید که
دو بیتی یعنی رباعی و نغمه و خوانندگی و می فرماید که بعضی این لغت را بالضم اوّل مخفّف توران دانند
بمعنی خوبان منسوب به توران ـ صاحب رشیدی هم بر معنی اوّل و دوم قناعت کرده و صاحب
جهانگیری هم با نشش ـ خان آرزو در سراج بحوالهٔ برهان ذکر همه معانی کرده و بهار بذکر
معنی دوم گوید که موج از تشبیهات اوست و با لفظ بستن و بلند کردن و زدن و سر دادن
و سنجیدن و گفتن مستعمل ـ مؤلّف عرض کند که معنی اوّل حقیقی است و مرکّب می نماید از لفظ
تر و انه بمعنی منسوب به تر و تازگی و معنی دوم و سوم مجازش و معنی چهارم البتّه با عتبار هم تعلق ندارد
نظر با عتبار صاحب جامع که صاحب لسان است اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) (۱)
ترو تازه لڑکا ـ خوش جمال ـ خوش صورت ـ مذکّر ـ صاحب آصفیه نے ترانه پر فرمایا ہے ـ
(۱) لغوی معنے جوان رعنا (۲) نغمه ـ گیت ـ ایک خاص قسم کا گیت جسکو عوام تلّانہ بولتے ہیں ـ
ایک خاص لے یا سُر (۳) ظرافت ـ خوش طبعی ـ مؤنث (۴) بدخوئی ـ مؤنث ـ حیله ـ مذکّر ـ

ترانهای خسروانگی اصطلاح بقول بحر و آنند و غیاث ترانه های عمده و ترانه هائی که پادشاهی یا امیری تصنیف کرده باشد ـ مؤلّف عرض کند که اوّل کسی که این اصطلاح را نوشت صاحب غیاث است دیگر هر دو محققین نقلش برداشته اند و ما این را خلاف ذوق زبان دانیم و محققین

صاحب زبان ازین ساکت بدون سند استعمال این را پسند نکنیم (اردو) وہ عمدہ ترانے جن کے مصنف امرا یا بادشاہ ہوں۔ مذکر۔

ترانہ برخاستن مصدر اصطلاحی۔ آغاز شدن ترانہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری سہ) بر سادہ دلیم نقش نتستند۔ تا صبح نشین ترانہ برخاست ۔۔ (اردو) ترانہ آغاز ہونا

ترانہ بستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی آغاز شدن و سرودہ شدن ترانہ باشد موافق قیاس (حسن مشہدی سہ) زہ گل بسینۂ بلبل ہزار خار شکست ۔ کنون ترانہ بوصف بہار می بندد ۔۔ (اردو) ترانہ گایا جانا۔

(الف) **ترانہ پرداختن** مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و مقابل آن ترانہ پرداز بحوالۂ بہار نوشتہ گوید کہ ترانہ پرداز و ترانہ ریز ہر کدام معروف مؤلف عرض کند کہ

(ب) **ترانہ پرداز** کسی را گویند کہ ترانہ آغاز کند و کنایہ از مطرب و سرایندۂ ترانہ باشد و الف بر زبان نیست (اردو) ب مطرب ترانہ گانے والا۔

ترانہ ریز اصطلاح۔ بقول بہار مرادف ترانہ پرداز مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است کنایہ از مطرب (نثر ظہوری) جلاجل اوراق درختان بہوای او ترانہ ریز (اردو) دیکھو ترانہ پرداز۔

(الف) **ترانہ زدن** مصدر اصطلاحی۔
(ب) **ترانہ زن** صاحب آصفی ذکر الف کردہ از معنی ساکت بہار ب را مرادف ترانہ پرداز گوید مؤلف عرض کند کہ الف بمعنی ترانہ سرودن است و ب اسم فاعل ترکیبی (سلمان ساوجی سہ) سودای زلف مشکلم بر باد داد حاصل ۔ از مطرب نہ زلت ترانہ ساز

بسیار بادہ ؎ (میر خسرو سہ) از نوای تر ترانہ
زنان ؎ سرود تن خاستند نازکنان ؎ (اردو)
الف ترانہ گانا ب دیکھو ترانہ پرداز۔

(الف) ترانہ ساختن | مصدر اصطلاحی
(ب) ترانہ ساز | صاحب آصفی
ذکر الف کردہ از معنی ساکت بہار نسبت
(ب) گوید کہ مرادف ترانہ پرداز است مؤلف
عرض کند کہ الف بمعنی ترانہ تالیف کردن است
و ب اسم فاعل ترکیبی بمعنی ترانہ پرداز (ب)
را با الف تعلق نیست بلکہ تعلق دارد با ترانہ
سازیدن کہ بمعنی سرودن ترانہ است (باقر
کاشی سہ) خوشم ندیدہ مطرب امشب روا نہ
ساخت ؎ یارب چہ درد داشت کسی کان
ترانہ ساخت ؎ (ظہوری سہ) گریہ رقاصی
تواند کرد ؎ تا بہای ترانہ ساز آید ؎ (اردو)
الف ترانہ تصنیف کرنا (ب) دیکھو ترانہ پرداز

(الف) ترانہ سرا | اصطلاح۔ الف بقول
(ب) ترانہ سرائیدن | بہار مرادف ترانہ
پرداز صاحب آصفی ذکر ترانہ سرودن کردہ
از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ الف
اسم فاعل ترکیبی است و ب بمعنی ترانہ سرودن
و الف را با ب تعلق است نہ با (ترانہ سرودن)
(اردو) الف دیکھو ترانہ پرداز۔ (ب)
ترانہ گانا۔

ترانہ سنجیدن | مصدر اصطلاحی صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ مرادف ترانہ سرائیدن است (طالب
آملی سہ) لبم بعشق نہ سنجد ترانہ زنہار ؎ ولی
ز اشک من این مدعا برون آید ؎ (اردو)
دیکھو ترانہ سرائیدن۔

ترانہ شدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و
بہار مرادف افسانہ شدن کہ شہرت گرفتن است
(اسیری لاہجی سہ) در کسوت اغیار چو بنمود رخ
آن یار ؎ این قصہ در آفاق جہان گشت ترانہ ؎

مؤلف عرض کند که موافق قیاس است گر
چه در سند استعمال (ترانه گشتن) است
عیبی ندارد (اردو) مشہور ہونا ۔

ترانه شنیدن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که بمعنی حقیقی است یعنی سماعت کردن ترانه
(صائب ؎) بشنو ز من ترانهٔ عبرت فزای را
گر مردی ای سپند نگہدار پای را ۔ (اردو)
ترانا ۔ سننا ۔ سماعت کرنا ۔

ترانه کشتن | مصدر اصطلاحی ۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که مرادف ترانه شدن است که گذشت
وسند این همدر آنجا مذکور (اردو) دیکھو
ترانه شدن ۔

ترانه گفتن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که
بمعنی تصنیف ترانه کردن است چنانکه سخن گفتن
(نظامی ؎) هر نفسه دری دری می گفت ؛
هر ترانه ترانهٔ می گفت ۔ (اردو) ترانه تصنیف
کرنا ۔ ترانه کہنا ۔ جیسے شعر کہنا ۔

تراو | بقول برہان بسکون واو بمعنی تراوش که از تراویدن و ترشح کردن باشد صاحب نوادر
بذیل تراویدن ذکر این کرده گوید که بمعنی رشحه و چکیده مؤلف عرض کند که ما بر (تراویدن) اشاره
این کرده ایم که در فارسی قدیم بمعنی قطرهٔ آب آمده و درینجا عرض کنیم که همین است ماخذ مصدر
(تراویدن) که می آید و تراوش حاصل بالمصدرش بمعنی تراویدگی پس صاحب برہان تسامح
کرد که این را بمعنی تراوش نوشت و فرقی در اسم مصدر و حاصل بالمصدر نکرد و آنچه می فرماید
که این از تراویدن است غلط است تراویدن مرکب شد ازین البته می توانیم گفت که این امر
تراویدن هم هست (اردو) قطره ۔ مذکر ۔

تراود | بقول برهان بر وزن عداوت مشتق
از تراویدن و تراوش یعنی آب و شراب و
امثال آن تراوش می کند صاحب سروری
گوید که مستقبل تراویدن است (مصرع) از
کوزه همان برون تراود که در وست و صا
مؤید هم مستقبل گوید مؤلف عرض کند که
همه محققین با نام و نشان و خصوصاً یکی از
اهل زبان و دیگری مؤید الفضلا با ما
معاف دارند که ما اینها را از قواعد زبان عجم
دانیم تراود مضارع مصدر تراویدن است
نه مستقبل و در مضارع و مستقبل فرق نکردن
کار محققین نیست آنچه صاحب برهان این را
مرادف تراوش داند او بی خبر است از فرق
مصدر و حاصل بالمصدر و لطفی واند که حاصل
بالمصدر اشتقاق ندارد بر خلاف آن مصدر
و از تعریف برهان پیداست که او این را حاصل
داند و حق آنست که این مضارع است و صیغه
و ضرورت بیان این نبود که مصدر این تراویدن
می آید (اردو) ٹپکے۔ تراویدن کا مضارع

(الف) **تراوش** | بقول بهار مرادف
تراویدن و فرماید که بمعنی چکیدن است و
با لفظ کردن مستعمل مؤلف عرض کند که تحقیق
چنین نباشد که ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ

(ب) **تراوش کردن** | بمعنی (۱) چکیدن
آمده (صائب) نیست در دست سبوی
من عنان اختیار ما را از عشق از دل تراوش
گر کند مصدر و دارد صاحب فدائی که یکی از
علمای معاصر عجم بود تراویدن و تراوش را یکجا
با نقل کرده گوید که زهیدن آب و مانند آن
مؤلف عرض کند که ما فدائی را دیده ایم و
نمی دانستیم که از قواعد زبان خود بیخبر است
الف حاصل بالمصدر است نه مصدر و
ب موافق قیاس و لیکن (۲) بمعنی ظاهر شدن
هم که مجاز معنی اول است بهار در سروی از نهان

سکندری خورده است (اردو) الف چواو ۔ تقاطر ۔ ترشح ۔ ب (۱) ٹپکنا ۔ (۲) ترشح ہونا ۔ ظاہر ہونا ۔

تراوش بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ مؤنث ٹپکاؤ

تراول بقول برہان و جامع و سراج بکسر واو بر وزن ہلاہل برگ گیاہیست نامعلوم جہانگیری مؤید گوید که بزای معجمه بعوض رای مهمله هم آمده و بتقدیم واو بر الف هم مؤلف عرض کند که صاحب محیط که محقق مفردات طب است ازین ہر سه ساکت و ہرچند محققین بالا نوشته اند صراحت مزید آن نتوانیم کرد (اردو) تراول ایک قسم کی گھاس کا نام ہے ۔ مؤنث ۔

تراویدن بقول برہان و جہانگیری و جامع بر وزن دوانیدن (۱) بمعنی چکیدن و تراوش کردن آب و شراب و امثال آن صاحب جامع این قدر بیفزاید که بمعنی اول تراب هم بمعنی ترشح صاحب بحر عجم می فرماید که بمعنی ترشح کردن و کم کم چکیدن آب و روغن و امثال آن از کوزه و سبو و مشک و مانند آن و (۲) بسوی محسوسات عقلیه هم اسناد کنند تا دلالت کند بر کثرت آن (غنی ع) صفای حسن بتان می تراود از دل ما چه می فرماید که کامل التصریف است و مضارع این تراود ۔ بہار این را مرادف تراوش نوشته چنانکه بہار بجا ذکرش کرده ایم و ہم او در نوادر این را مرادف ترابیدن نوشته ۔ صاحب موارد بذکر معنی اول و دوم می فرماید که بمعنی (۳) برآمدن هم چون (تراویدن آتش) و تراوش و تراوا را حاصل بالمصدر این گفته مؤلف عرض کند که معنی سوم در معنی دوم داخل است و تراوا هم این مصدر است چنانکه بجایش نوشته ایم و حاصل بالمصدر و ترابیدن که گذشت مبدل این چنانکه آو و آب (اردو) (۱) قطره قطره ٹپکنا (۲) ظاہر ہونا (۳) نکلنا ۔

تراویدن آتش مصدر اصطلاحی ۔ صاحب

موارد بذیل تراویدن ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ در ممدودہ بر (آتش تراویدن از چیزی) گذشت (اردو) دیکھو آتش تراویدن از چیزی۔

تراویدن از زبان مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد بذیل تراویدن ذکر این کردہ گوید کہ بمعنی برآمدن از زبان باشد (عرفی ؎) حالتی یا ہم کہ از تکفیر من کافر شوند ٭ گر تراود از زبانم لیس فی دلقی سواہ ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) زبان سے ٹپکنا، زبان سے نکلنا

تراویدن تبسم مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ این ہمانست کہ بر (تبسم تراویدن) گذشت۔ (اردو) دیکھو تبسم تراویدن۔

تراویدن تجلی مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد بذیل تراویدن این را بمعنی ظاہر شدن تجلی نوشتہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (زلالی ؎) تجلی می تراود از لب بام ٭ ہمہ در عکس ساقی می رود کام ٭ (اردو) تجلی ٹپکنا، ظاہر ہونا۔

تراویدن جوانی مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد بذیل تراویدن این را بمعنی ظاہر شدن جوانی نوشتہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) جوانی می تراود از لب بام ٭ جہان پیر برنائی رساند است ٭ (اردو) جوانی ٹپکنا، جوانی ظاہر ہونا۔

تراویدن حاجت مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد بذیل تراویدن ذکر این بمعنی ظاہر شدن حاجت کردہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) ظہوری راست خواہد شد کہ از خود ٭ نگاہ عرض حاجت می تراود ٭ (اردو) حاجت ظاہر ہونا۔

تراویدن خروش مصدر اصطلاحی۔ صاحب

مواردی بذیل تراویدن ذکر این بمعنی برآمدن خشم و کرده مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (میرزا بیدل ؎) خروش ناتوانی می تراود از شکست من ۔ بزبان سرمہ آلود ست صدای خویش چینی را ۔ (اردو) آواز نکلنا ۔

تراویدن خیال مصدر اصطلاحی ۔ صاحب موارد ذکر این بمعنی برآمدن خیال کرده مؤلف عرض کند که ظاهر شدن خیال است (قاسم مشهدی ؎) شام ہجر از بس خیالش می تراود از دلم ۔ ہر ورق در جیب تا نگذاشتم تصویر داشت ۔ (اردو) خیال ٹپکنا ۔ ظاہر ہونا ۔

تراویدن درد مصدر اصطلاحی ۔ صاحب موارد ذکر این بذیل تراویدن بمعنی برآمدن درد کرده مؤلف عرض کند که ظاهر شدن درد است (قاسم مشهدی ؎) ز اعضا ہمہ تراویده چنان درد ۔ که چون رنگ از رخم گشته عیان درد ۔ (اردو) درد ظاہر ہونا ۔

تراویدن ذوق مصدر اصطلاحی ۔ صاحب موارد بذیل تراویدن ذکر این بمعنی برآمدن ذوق کرده مؤلف عرض کند که بمعنی ظاهر شدن ذوق است (طالب آملی ؎) الا زاری شد جہان از کشتہ نازو ستیزہ ۔ ہا می تراود ذوق خون از خنجر جلاد من ۔ (اردو) ذوق ٹپکنا ۔ ظاہر ہونا ۔

تراویدن راحت مصدر اصطلاحی ۔ صاحب موارد بذیل تراویدن ذکر این بمعنی برآمدن راحت کرده مؤلف عرض کند که بمعنی ظاهر شدن راحت است (ظہوری ؎) بہ نیش غمزہ دل در خریداست ۔ ز ریش سینہ راحت می تراود ۔ (اردو) راحت ٹپکنا ۔ راحت ظاہر ہونا ۔

تراویدن رقم مصدر اصطلاحی ۔ بمعنی ظاهر شدن و برآمدن رقم است مؤلف عرض کند که موافق قیاس (ظہوری ؎) نقطہ ... خبر رقم حسرت آب ۔ ہا نامہ تشنہ لبان جملہ ... مضمون است ۔ (اردو) لکھا جانا ۔

تراویدن زہر | مصدر اصطلاحی ۔ بمعنی ظاہر شدن زہر است ۔ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس (ظہوری ؎) شہد نصیحتا چو نشتر در سینہ ام ... زہر بیرون تراود اگر از سخن صریح ۔ محقق مباد کہ اگرچہ از سند بالا (زہر بیرون تراویدن) پیداست ولیکن زہر تراویدن ہم محاورۂ زبان است (اردو) زہر ٹپکنا ۔ زہر ظاہر ہونا ۔

تراویدن نالہ | مصدر اصطلاحی ۔ بمعنی برآمدن نالہ باشد ۔ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس (ظہوری ؎) این نالہ ام از کام و زبان بر نتراود ۔ کز درد تو بر ہم نفشارد جگرم را ۔ محقق مباد کہ اگرچہ از سند بالا (بر تراویدن نالہ) پیداست ولیکن (تراویدن نالہ) ہم محاورۂ زبان است (اردو) نالہ ٹپکنا ۔ نکلنا ۔

تراہی | بقول برہان و جامع و ناصری بر وزن تباہی بمعنی میوۂ نوباوہ و نو رسیدہ باشد خسروی و جہانگیری بمعنی بادہ قانع (سعدی ؎) بدو بوستان بان ایوان شاہ ۔ بہ تراہی ولی ہمزبان شاہ بو جان آرزومند گر این گوید کہ بعض را سند این اشتباہ است مؤلف عرض کند کہ اینجا اشارہ باشتباہ رشیدی است و ما این اشتباہ را لغو دانیم کہ محقق اہل زبان اعنی جامع تصدیق این معنی می کند ۔ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) پہلا میوہ ۔ مذکر ۔

ترامیان | بقول برہان و رشیدی و جامع و جہانگیری و سراج بر وزن انار دان نام مرض اسہال است ۔ صاحب مؤید گوید کہ بہندی ہیضہ و نام مرض اسہال مؤلف عرض کند کہ نظر باعتبار صاحب جامع کہ اہل زبان و محقق زبان خود است این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) اسہال کا مرض ۔ مذکر ۔

ترابیدن بقول برہان وجہانگیری بابای حطّی بروزن ومعنی تراویدن وتراوش کردن صاحب بحر گوید که کامل التصریف است ومضارع این ترابد صاحب موارد ہم این را آورده غالب دہلوی بر برہان اعتراض کرده این را غلط پندارد وتراویدن را صحیح انگارد وصاحب قاطع القاطع جواب باردی دہد ولی حقیقت نمی برد. یک جواب دندان شکن که غالب را مغلوب می کند همین که واو در فارسی زبان به تحتانی بدل می شود چنانکه انگور وانگیر وانگول وانگیل پس این مبدّل تراویدن است وماخذ تراویدن بجای خود مذکور پس وجهی نیست که بر قول موارد وبرہان وجہانگیری وبحر غالب را ترجیح باشد شک نیست که محققین صاحب زبان اعنی سروری وناصری وجامع این را ترک کرده اند مؤلف عرض کند که ما هم در محاوره فرس استعمال این ندیدیم ولیکن در صحت این لغت تاملی نیست (اردو) دیکھو تراویدن کے پہلے معنی

ترب بقول برہان بفتح اوّل وسکون ثانی وبای ابجد (۱) مکر وحیله وزرق وتزویر بود (۲) گزاف و (۳) زبان آوری وبضم اوّل (۴) معروف است که عربان فجل خوانند. صاحب جہانگیری بر معنی اوّل قانع. صاحب سروری بذکر معنی اوّل می فرماید که صاحب فرہنگ بمعنی گزاف وقرو ہم آورده که آنرا ترف نیز نامند وبذکر معنی چہارم می فرماید که قسمی از سبزی است که بیخش نازک وسفید باشد که ہم برگ وہم بیخش خورند ہاضم طعام وبغایت مشتہی است (یوسفی طبیب گفته) ترب بنگوباشد از بہر سعال ہا بول راند چشم را روشن کند ہا صاحب ناصری بذکر معنی اوّل وسوم ذکر ترف ہم کرده. صاحب رشیدی بر معنی اوّل قناعت فرموده صاحب جامع ذکر معنی اوّل ودوم فرموده. صاحب محیط می فرماید که بشیرازی ترتیزه وبسریانی مغالا

وبرومی دقیون وبفرنگی رفانس وبیونانی افاتیس وابآبوس وبعربی فجل وبہندی موکی نامند۔ بقول جالینوس سخن ومجفف در درجہ دوم اما ترب صحرائی قوی تر وطبع آن گرم وتر در اول دہناً بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ ہمین است حقیقت معنی چہارم وآنچہ صاحب سروری اشارہ ترف کردہ صراحتش بر (ترپ) می آید کہ بیای فارسی است وآن را با این لغت ہیچ تعلق نیست و باہمہ معانی اسم جامد فارسی زبان وایہم مخفی مباد کہ ما در معنی سوم بیان کردہ برہان تازی داریم کہ لفظ زبان آوری را بمحل استعمال کردہ وبر معنی اصطلاحی غور نکردہ وظاہر المقصودش از معنی دوم باشد (اردو) (۱) مکر وحیلہ۔ مذکر (۲) لاف وگزاف مؤنث۔ دیکھو بلند پروازی (۳) زبان آوری۔ مؤنث۔ شاعری صاحب آصفیہ نے زبان آور بمعنی شاعر کہا ہے (۴) مولی۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث۔ ایک قسم کی جڑ کا نام جسے کھاتے ہین۔ عربی مین فجل۔ فارسی مین ترب مزاجاً اول درجہ مین خشک دوم مین گرم۔

تربالی بقول برہان وجہانگیری ورشیدی بروزن چنگالی نام عمارتی است بسیار عالی بنا کردۂ اردشیر بابک در شرقی شہر گور کہ از شہرہای فارس است وگور معرب آنست گویند کہ بر سر آن بنا آتشکدہ ساختہ بودند ودر برابر شہر کوہی است وازان کوہ آبی بہ آن آتشکدہ می آید صاحب جامع ذکر این کردہ۔ صاحب ناصری بنقل قول برہان گوید کہ آنچہ درین لغت مرقوم شد از فرہنگ ہا نقل افتاد دران چند خطاست اول آنکہ طربال بہ طای حطی عربی وبمعنی عمارت عالی کہ بنا کنند یعنی ہر کوہ وسنگ وہر پارۂ از کوہ وسنگ بزرگ وبلند بود کہ از کوہ پیش آمدہ وبرآمدہ باشد ودیوار دراز وبلند وچلیپۂ بالائین دیوار است طرابیل السام صومعہای ملک شام

و اینکہ نوشتہ اند نام آن شہر گون است ہم خطاست جور است و آن نام قدیم شہر فیروز آباد بود و در جور مرقوم خواہد شد **مؤلف** عرض کند کہ اگر تصریح ناصری را صحیح دانیم طای حطی بدل شدہ بہ فوقانی چنانکہ در اکثر لغات دیدہ شد و یای نسبت در آخر تربال آمدہ (اردو) تربالی ایک عمارت عالی کا نام ہے جو اردشیر کی بنا کیے ہوئے شہر گون مین واقع ہے ۔ مؤنث ۔

تربامان بقول برہان بروزن مشتاقان بیونانی نام گلی است لاجوردی و برگہای آن دراز می باشد و گل و شاخ و برگ آن ہمہ تلخ است و آن را غافث بروزن آفث نیز گویند و بجای بای ابجد یای حطی ہم آمدہ ۔ صاحب محیط بر غافث گوید کہ اسم عربی است و بیونانی اوقطاریون (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ ما بر اوقطاریون صراحت کامل کردہ ایم (اردو) دیکھو اوقطاریون ۔

تربت بقول بہار بالضم خاک و مجازاً بمعنی گور و بالفظ نگافتن و کشادن مستعمل (ظہوری سہ) ز زہر کینۂ خسرو ہنوز از تربت شیرین ٭ گیاہ تلخ می روید پی فرہاد می لرزد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ بنای مدوّرہ لغت عربست بمعنی خاک و این تفرس فارسیان است کہ تصرف در رسم الخط کردہ بتای دراز نوشتند و بمعنی گور استعمال کردند و استعمال این ترکیب فارسی در ملحقات مذکور شود (اردو) تربت بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ قبر ۔ گور ۔ مزار ۔ (ثاقب سہ) مانگنا گو ہے برا پر جو ملے مانگے سے ٭ اپنی تربت کے لئے کوچۂ جانان مانگون ٭

تربت خانہ اصطلاح ۔ بقول بہار مقبرہ (حکیم زلالی سہ) ایاز از شبنم مژگان وضو کرد ٭ بہ تربت خانۂ محمود رو کرد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت خانہ تربت است (اردو) مقبرہ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ جای قبر ۔ قبرون کا مقام ۔

تربت خوردن | مصدر اصطلاحی. صاحب آصفی ذکر (تربت خوردن بیمار) کرده می گوید که چون بیماری از دوا زائل نشود خاک تربت امام رضی اللہ عنہ بہ نیت شفا می خورانند (تاثیر اصفہانی سے) ؎ گر دو سہ باشد جلوہ گر زان نرگس جادو ؛ ز خاک تیرہ نجبان خورد تربت چشم بیمارش ؛ مؤلف عرض کند کہ این بمعنی خاک خوردن است و بلحاظ استعمال فارسیان خاک مزار خوردن و از آنکہ خاک مزار مبارک امام علیہ السلام را خاک شفا نام است مومنین بیمار خاک تربت علیہ السلام می خورند و در ہند رسم است و عجبی نیست کہ این رسم عجم ہم باشد کہ بعض مرحومی بیمار شود و از دوا رو صحت پذیر نشود ورا خاک تربت مرحوم می خورانند و خیال ایشان است کہ بعض مرحوم با اختلاط پذیرد و بیمار تندرست شود و پس ہمین است ماخذ تربت خوردن (اردو) قبر کی مٹی کھانا۔

تربت شگافتن | استعمال. صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت. مؤلف عرض کند کہ گشادن تربت بمعنی حقیقی است (طالب آملی سے) تربت بشگافم ز بیم سودن دستی ؛ در حوصلۂ مرگ من افسوس نگنجید ؛ (اردو) قبر کھولنا. قبر کو تڑکا دینا۔

تربت کشادن | مصدر اصطلاحی. صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت. مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است (حافظ شیرازی سے) بگشای تربتم را بعد از وفات بنگر ؛ کز آتش درونم دود از کفن برآید ؛ (اردو) قبر کھولنا۔

تربد | بقول برہان و جامع بکسر اول و ثالث و سکون ثانی و دال ابجد (۱) نام شہریست غیر معلوم و بضم اول و ثالث (۲) دوائیست معروف کہ اسہال آورد و باین معنی بکسر اول و ثالث ہم آمدہ و (۳) چوب و نی خالی را نیز گویند. صاحب ناصری بذکر معنی اول گوید کہ ہمانا ترمد را بہ تصحیف تربد خواندہ اند درین صورت معلوم است کہ شہری غیر معلوم نخواہد شد بر خلاف ترمد کہ شہر

معروف در ماوراء النهر و بملاحظۂ ترتیب حروف تہجی در محل خود می آید۔ خان آرزو در سراج بذکر
هر سه معنی بالا گوید که تحقیق آنست که همان دوای مشهور است که بهترش مجوف و خالی بود چنانکه
از کتب طبیه بوضوح می پیوندد۔ صاحب محیط بر تربد می فرماید که بسریانی طوربد و بیونانی فوطر
و بهندی انسوت و ناک پتر نامند۔ بهترین آن مجوف سفید باطن۔ گرم در اول سوم و خشک در آخر
آن خشکی آن زیاده از گرمی و تجفیف آن قوی و در طعم آن اندک قبض و منافع بی شمار دارد (الخ)
مؤلف عرض کند که حقیقت معنی اول بوضوح نه پیوست۔ جا دارد که همان تربد باشد که صاحب
ناصری ذکرش کرده و این مبدل آن باشد چنانکه غرم و نغرب۔ و بدین وجه که صاحب جامع که صاحب
زبان است تصدیق این لغت کرده است ما این را غلط ندانیم و نسبت معنی سوم خیال ما
این است که اسم جامد باشد بر سبیل مجاز چنانکه خیال خان آرزو ست **(اردو)** (۱) تربد ایک
شہر کا نام۔ مذکر۔ دیکھو تربد۔ (۲) تربد ایک دوا کا نام جسکو ہندی میں انسوت اور ناک پتر کہتے
ہیں۔ مؤنث (۳) نے۔ مؤنث۔

ترسبه | بقول برہان و جہانگیری و جامع و سروری و ناصری و رشیدی بر وزن غرغره نام نوعی
از انگور است۔ خان آرزو در سراج ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم
باشد **(اردو)** انگور کی ایک قسم کو فارسیون نے ترسبه کہا ہے۔ مذکر۔

(الف) ترخز | بقول برہان و جہانگیری و جامع و سراج بفتح اول و ضم ثالث (۱) ہندوانہ
(ب) ترخزه | و (۲) خیاره و بادرنگ و (۳) بضم اول ترب را گویند که بعربی فجل خوانند
(نیاز الدین بخشی سلمه) آنچه تنقیح نمودن ازینه که ترخزه بی مزه بودن که چیه با بہار بمعنی اول

الف قانع (ملا طغرا ست) بود تخم دنیا و دین کاشتن ہا دو ترنبر بہ یک دست بر داشتن ہا
صاحب محیط بر ب ہمین قدر نوشتہ کہ اسم ترب است مؤلف عرض کند کہ ما ذکر ترب بجایش
کردہ ایم و آنچہ صاحب محیط بر ہند وانہ نوشتہ ما نقلش بر بابای شیخی کردہ ایم و غیبا لش
نسبت معنی اوّل بادرنگ نوشتہ ایم و ما این ہر دو لغت را اسم جامد فارسی زبان دانیم و در
ترکیب الف لفظ تر مرکّب است با بز. تر بمعنی بارد و بز بمعنی بخشش کہ زمین است و معنی
ترکیبی این زمین تر دارندہ و بالندہ در زمین تر و در ب یای نسبت باشد یعنی منسوب بزمین
تر و قیاس می خواہد کہ ب را اصل دانیم و الف را مخفّفش (اردو) (۱) دیکھو بابا شیخی (۲)
دیکھو بادرنگ (۳) دیکھو ترب۔

ترلیسہ بقول برہان و جہانگیری و جامع بر وزن مدرسہ قوس قزح را گویند صاحب رشیدی
گوید کہ بالضم و بالفتح ہر دو آمدہ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا می فرماید کہ ترسہ ہم بدین
معنی آمدہ و این مخفّف آنست بحذف موحّدہ مؤلف عرض کند کہ اتّفاق داریم با او و این
اسم جامد فارسی قدیم است معاصرین عجم این را لغت تُرند و پاتُرند گویند (اردو) قوس قزح
دیکھو اغلیسون۔

تربسی بقول محیط بکسر تای فوقانی و سکون رای مہملہ و کسر موحّدہ و سین مہملہ و سکون تحتانی اسم بادرنگ است مؤلف عرض کند کہ مترادف بادرنگ بجایش گذشت و شک نیست آن بسیار سرد است و این مرکّب است با تر بمعنی بارد و بس بمعنی بسیار و یای نسبت با زائدہ ما ہر اسم جامد فارسی زبان و موافق قیاس می نماید و آنچہ استعمال این بکسر موحّدہ بیان

شده تصرف محاوره بیش نیست (اردو) دیکھو بادرنگ ۔۔

ترباک بقول برهان و جامع و رشیدی بضم اوّل بر وزن ادرک نام نوعی از انگور است خان آرزو در سراج گوید که در کتب دیگر دیده نشد و در کتب طبی (روباه تر باک) بمعنی سگ‌انگور نوشته اند پس غلط در لفظ و معنی کرده باشند و صحیح تر یک بمعنی کشمش سیاه که قراقروت باشد چنانکه در جهانگیری و برهان است مؤلف عرض کند که محقق با نام و نشان اگر در دیگر کتب این لغت را بمعنی انگور ندیده باشد خطای اوست و اگر مقصودش از (دیده نشد) بنظر نیامده باشد خطای چشم اوست صاحب جامع که محقق اهل زبان است ذکرش کرده و صاحب برهان هم آورده که عجم است و از محققین سند نژاد صاحب رشیدی ذکرش کرده که محقق معتبر است با وجود این هر سه شاهدان معتبر این لغت صحیح را تسلیم نکردن که معاصرین عجم هم از این واقف اند و بنظر سطحی اشکال بیدا کردن شایان تحقیق نیست و آنچه بمعنی قراقروت است بیای فارسی است نه عربی یکی از معاصرین عجم گوید و ما با او اتفاق داریم که فارسیان بر لغت ترب کاف تصغیر زیاده کرده انگور کوچک را نام نهاده اند دیگر هیچ (اردو) انگور کی ایک قسم بہت چھوٹے انگور (مذکر)

ترب کندن مصدر اصطلاحی بقول انجمن و بهار و اننده بالضم کنایه از جماع کردن است (ملا نوعی خبوشانی سه)

چه تر بهانه که نکند هم بطرز خود که فلک ۔۔۔ ز شرم شهر الهی و او ترخانی مؤلف عرض کند که معنی لفظی این فعل کندن از زمین و محاوره لوطیان و سوقیان است (اردو) جماع کرنا

ترین بقول برهان و جامع و جهانگیری و ناصری بفتح اوّل و ضم ثالث و سکون ثانی و نون ادای [illegible] بسیار سخت را گویند صاحب رشیدی لفظ لبیار را ترک کند خان آرزو در سراج بدگمان [illegible]

پرتو بمعنی فروغ و عکس و روشنائی گذشته است محقق با ما همداستان می طرازد که آن نزدیک بهمین معنی است مقصودش چیزی نباشد که پرتو مهتاب یا آفتاب هم مثل پارچهٔ باریک است سفید انیم که ازین صراحت بی معنی چه مفاد است و هیچ ضرورت چیزی که در تسلیم تعریف این لفظ پرتو لفظ (لیکن) مشتبهی هایی پیدا می شود و قلب بعض نسبتی که در ماخذ این بدسه پیوست آید حق آنست که نظر باعتماد محققین اهل زبان ما این را اسم جامد فارسی زبان تسلیم کنیم و اینقدر را اضافه کنیم که همین لغت بموحده اول و تای فوقانی سوم بجایش گذشت و صراحت ماخذش همه را آنجا کرده ایم و درینجا اینقدر اضافه کنیم که این را قلب بعض آن دانیم که فوقانی سوم آن درین لغت حرف اول است و موحده اولش درینجا حرف سوم (اردو) سفید باریک اور مہین کپڑا ۔ ناگمہ ۔

ترپوا بقول انند بجواله مؤید جامهٔ سفت و باریک ـ صاحب مؤید همین لغت را بدون الف آخر (ترپو) نوشته که بجایش گذشت مؤلف عرض کند که غلطی کتابت انند می نماید که زیادتی الف آخر قائم کرد اگر سند استعمال پیش می شد مزید علیه ترپو می گفتیم (اردو) دیکھو ترپو ۔

تربه بقول ناصری همان تربک که مذکور شد صاحب سروری بر قرائت قانع خان آرزو در سراج گوید که بیای فارسی مرادف ترپا است و گویند طرفک معرب این مؤلف عرض کند که غلطی کتابت باشد که موحده قائم شد و بیای فارسی سوم بجایش می آید اگر سند استعمال پیش می شد این را مبدل ترپه می گفتیم و صراحت کامل بر ترپه کنیم (اردو) دیکھو ترپه ۔

تربیت بقول بهار بمعنی پروردن و آموختن می فرماید که بالفظ دادن و کردن مستعمل ـ مؤلف عرض کند که لغت عربی است و بقول منتخب بمعنی پرورش کردن فارسیان این را

بقاعدۂ خود با مصادر فرس مرکب کردند و در رسم الخط ہم تای مدورہ را بہ تای دراز بدل کردند و بمعنی حاصل بالمصدر یعنی تعلیم استعمال کردند که در ملحقات می آید (ظہوری ؎) از تربیت خود و ہم فارغ ٭ پادش بار از ما گرفته است ٭ (اردو) تربیت عربی مؤنث تعلیم۔ تادیب۔

(الف) تربیت پاشیدن | مصدر اصطلاحی تربیت پذیر ہونا۔

(ب) تربیت بودن | صاحب آصفی ذکرش کرده از معنی ساکت و سندی که پیش کرده بر الف است (شفای اصفہانی ؎) تربیت گر نه انچنین باشد ٭ حال این ہر دو عکس این باشد ٭ مؤلف عرض کند که ہر دو بمعنی تربیت حاصل شدن است (اردو) تربیت ہونا۔

تربیت پذیرفتن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکراین کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی تربیت حاصل کردن و از سندش تربیت پذیر بمعنی حاصل کننده تربیت اسم فاعل ترکیبی ظاہر است عیبی ندارد (عرفی ؎) فلان مربی و من تربیت پذیر این لیس ٭ که ز فضل خود چه زنیم لاف ہای طولانی ٭ (اردو) تربیت پانا۔

تربیت خواستن | استعمال بمعنی [illegible] تربیت کردن است مؤلف عرض کند که بر قیاس باشد (ظہوری ؎) تربیت خواہی بمعنی دل رسان خود در العشق ٭ ہمہ رحمت شکر گہ بیگانہ از خویش رفت ٭ (اردو) تربیت چاہنا۔

تربیت دادن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکراین کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی تربیت کردن و تعلیم دادن است (انوری ؎) اگر مسعود نامہ تربیت داد ٭ چه عجب را که خلعت ہای فاخر ٭ (اردو) تربیت کرنا تعلیم دینا۔

تربیت کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند

کہ بمعنی تعلیم دادن است (صائب ؎) اگر از سختی ایام شود آدم نرم ٭ کو روی من تربیت سیلی استاد کند ٭ (جمال اصفہانی ؎) گر نگردی لطف تو اہل ہنر را تربیت ٭ بر بساط اشرفت کے دم زدی چون من گدا ٭ (اردو) تربیت کرنا تعلیم دینا۔

تربیت نا اہل را چون گردگان بر گنبد است مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال وامثال فارسی ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحق نا اہلان زنند و گویند کہ نا اہل بہ تربیت ہم اہل نشود چنانکہ گویندہ گوید (ع) ناکس بہ تربیت نشود ای حکیم کس ٭ (اردو) صاحب محبوب الامثال نے کہا ہے "کبھی گدھا بھی پیٹے سے گھوڑا ہوتا ہے۔ دکن میں کہتے ہیں "کمظرف کو تربیت لا حاصل "

تربیت نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف تربیت کردن است کہ گذشت (کوکب بازندرانی ؎) ز پہلوی دل روشن شدم ہمچون صدف ویران ٭ نمودم قطرۂ را تربیت سیلاب خود کردم ٭ (اردو) تربیت کرنا دیکھو تربیت دادن

تربیت یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بہ معنی حاصل کردن تربیت است و موافق قیاس و بمعنی حقیقی (عزت شیرازی ؎) از نیاز آن شاخ گل سامان رنگ و بو دہد ٭ چون نہالی تربیت یابد ثمر نیکو دہد ٭ (اردو) تربیت پانا تعلیم پانا۔

ترپ بقول برہان بفتح اوّل بر وزن چرب کشک سیاہ را گویند و بہ ترکی قرا قروت۔ صاحب جامع گوید کہ بعربی طرق و مصل نامند۔ بہار گوید کہ قروت سیاہ است (طاہر وحید در تعریف سبزی فروشے ؎) از دو دید چون آن لب نوشخند ٭ سیہ پوش چون ترپ گردیدہ قند ٭

کہ صاحب رشیدی می طرازد کہ ترف و ترپک و تربہ ہم بہمین معنی باشد کشک سیاہ را نام
است۔ صاحب محیط ذکر این نکردہ کشک سیاہ را ہم نہ نوشتہ و ترف و ترپک و تربہ را ہم
ترک کردہ و طراتق را ہم نیاوردہ و بر مصل گوید کہ اسم عربی است و گویند عجمی و بہ اصفہانی قارا
و بفارسی قراقروط و بہ ترکی قروط نامند و آن بقول شیخ از آب پنیر می سازند و رخبین ہم نامند
و گویند آن مائیست دوغ است و نیز بفارسی کشک و بعربی مصل نامند سرد و خشک در دوم
تسکین حدت صفرا و خون و تشنگی و حرارت معدہ و جگر و اسہال صفراوی و منافع بسیار دارد
الخ) مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) پنیر کا پانی جسکو فارسی میں
کشک بھی کہتے ہیں۔ مذکر۔

(الف) ترپک بقول برہان الف بروزن
(ب) تربہ کشک و ب بروزن
صرفہ ہمان ترپ را گویند کہ گذشت صاحبان
رشیدی و جامع ہم ذکر این کردہ اند۔ و صاحب
سروری ذکر الف کردہ گوید کہ معرب این طرق
باشد (مولوی معنوی س ۵) چو نوشیدم ز تہاجش
ترو گویید چون سیرم ؎ چو ترپک رو ترش کردم گزین
شیرین بر بدیتم ؎ مؤلف عرض کند کہ مزید علیہ ہمان
ترپ است بزیادت کاف و ہای ہوز زیر
ہیچ (اردو) دیکھو ترپ۔

ترت بقول انند بحوالہ مؤید و کشف اللغات در فارسی زبان بالفتح بمعنی پریشان و مرتبہ
آنست مثل دغل و دغل و قریش و درویش مترادف اینہا باشد مؤلف عرض کند کہ طالب
سند استعمال می باشیم از نظر ما نگذشت و محققین اہل زبان ازین ساکت و معاصرین عجم ہم
(اردو) پریشان۔

ترترک | بقول برهان و جهانگیری و جامع بفتح اول و فوقانی بروزن شب پرک (۱) نام مرغکی
است که آن را ورداوراه البقر و بهندی ... گویند و بعربی صعوه و بضم اول و فوقانی (۲) جاییست
در کوه چهل مقام شیراز که مردم به انجا روند و سنگی در زیر خود نهاده از بالا لغزیده به پایین آیند
و بکسر اول و فوقانی (۳) مردم بیکاره و [illegible] را نامند صاحب سروری نسبت معنی اول گوید که
ترندک است و ذکر معنی دوم و سوم کرده صاحب ناصری ذکر معنی اول کرده و نسبت معنی سوم
گوید که در برهان و جهانگیری آمده والله اعلم و نسبت معنی دوم می فرماید که فقیر مؤلف در ایام
سکونت شیراز از اینجا دیده ولی نام آن کوه را چهل مقام نشنیده‌ام کوهی است قریب باغ دلگشا
که مرقد شیخ مصلح الدین سعدی در دره آن واقع و آن را سرسرک گویند و بجای تا سین آورند
چه بلفظ شیرازی سریدن بمعنی لغزیدن است خان آرزو در سراج بذکر هرسه معنی بالا می فرماید
که ظاهرا در ترنبک و ترندک تصحیفی شده والعلم عندالله سبحانه مؤلف عرض کند که این الهام
است به محقق هندنژاد با تحقیق جامع را که محقق زبان خود است معتبرتر از خان آرزو دانیم
و این لغت را بهرسه معنی اسم جامد فارسی زبان خوانیم ترندک بمعنی صعوه می آید و ترنبک بجای
خود مثل باشد این لغت را باوجود آنکه محققین زبان‌دان اسم جامد تسلیم کرده اند تصحیف خیال
کردن کار هندنژادان نیست تعریف صعوه بر ترانک در همین ردیف می آید (اردو)
(۱) دیکھو ترندک (۲) شیراز میں ایک مقام کا نام۔ مذکر (۳) سست۔ نکما شخص۔

ترتک | بقول سروری بضم هر دو تا و سکون رای مهمله در نسخهٔ میرزا بدین رو باشد و او را
تورتک و جوزلچه نیز گویند، می فرماید که در مؤیده بجای رای مهمله زای معجمه آمده و در فرهنگ

بمعنی کباب آوردہ۔ صاحبان جہانگیری و جامع ذکر این کردہ اند۔ صاحب رشیدی گوید کہ صحیح ترنگ مخفف تورنگ است۔ خان آرزو در سراج بذکر قول محققین گوید کہ تحقیق آنست کہ تدرو است چنانکہ قوسی گوید مؤلف عرض کند کہ صاحب محیط بر کبک صراحتی کہ کردہ دران اشارۂ ترنگ نیست پس خیال ما ہم ہمین است کہ باتفاق محققین این اسم جامد تدرو است (اردو) دیکھو تدرو۔

ترت و مرت بقول برہان و جہانگیری و جامع و سروری و ناصری و بحر بروزن ہرج و مرج آنکہ لغت از اتباعست بمعنی تاخت و تاراج و زیر و زبر و پراگندہ و پریشان و بریان رفتہ و نقصان آمدہ و از ہم افتادہ (حکیم سنائی ؎) ای بسا باد و بوش آگینیان کہ ترت و مرت اند دعاسہ سکینان را (محمد بندو شاہ ؎) عالمی کردی ز تاب تیغ بران ترت و مرت کشوری کردی ز سہم تیر پران تار و مار۔ صاحب رشیدی گوید کہ مرادف تار و مار است۔ خان آرزو در سراج با محققین بالاتفق۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار این را بہمین معنی آوردہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) دیکھو تار و مار۔

ترتیب بقول اہل نہادن چیزی بر موضع آن چیز و بالفظ دادن و کردن مستعمل مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است و بقول منتخب بمعنی راست کردن درجۂ ہر چیز و گذاشتن ہر چیز در مرتبۂ خود۔ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این کنند و آنچہ استعمال این بترکیب است در ملحقات آمدہ (اردو) ترتیب بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ ذیل بندی۔ صف بندی۔ درستی۔ انتظام۔ آراستگی۔ مؤلف عرض کرتا ہی کہ کسی کام کو درستی اور سلیقے سے کرنا کا حاصل بالمصدر ہے۔

ترتیب دادن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرتب کردن و سلسلہ بسلسلہ نہادن و سجانہ بمعنی آراستہ کردن (سنجر کاشی ؎) آنچہ پریشان بود از ان حسن روا ست ۔ بجملہ ترتیب دادہ بر اندام ہا (اردو) ترتیب دینا۔ بقول آصفیہ ربط دینا۔ سلسلہ وار رکھنا۔ سجانا۔ ٹھکانے سے چننا۔ قطار جمانا۔

ترتیب ساختن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند مرادف ترتیب دادن است کہ گذشت (کمال اصفہانی ؎) ہمین ساز د فلک ترتیب خیل بندگانش را ۔ ز ماہ چاردہ طاسک ز زلف تیرہ شب پرچم ہا (اردو) مرتب کرنا۔ دیکھو ترتیب دادن۔

ترتیب کردن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی ترتیب دادن و ساختن و نمودن است (نظامی ؎) سلاحی ملک وار ترتیب کردہ ۔ بجوشن برانتیغ ترکیب کردہ (اردو) ترتیب دینا۔ مرتب کرنا ۔ دیکھو ترتیب دادن۔

ترتیب نمودن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف ترتیب دادن و کردن و ساختن است (نظامی ؎) زہی قدرت کہ در عبرت فزودن ۔ چنین ترتیب ہا داند نمودن ۔ (اردو) ترتیب دینا۔ مرتب کرنا۔

ترتیب نہادن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف ترتیب دادن است کہ گذشت (ابوالفرج رونی ؎) ترتیب ملک و قاعدۂ دین و رسم و داد ۔ عبد الحمید احمد عبد الصمد نہاد ۔ (اردو) ترتیب دینا

ترتیزک | بقول بہار مخفف ترہ تیزک (ملا فوقی یزدی ؎) سخن ترتیزک بستان فکر ا

و سخن طوطی هندستان فکر است ۔ مؤلف عرض کند که صراحت کامل این بر تیره تیزک می آید ۔
(اردو) دیکهو تره تیزک و تره تیزک ۔

ترجمان | بقول برهان بر وزن ترزبان (۱) شخصی را گویند که لغتی را از زبانی بزبان دیگر
تقریر نماید ۔ می فرماید که در قاموس هم باین معنی نوشته (۲) نیازی را نیز گویند که بعد از گناه و
تقصیر گذرانند ۔ صاحب جامع هم ذکر این کرده (حکیم خاقانی ؏) اهل زبان را بزبان عذر دیگر
از ملک بسته و ملکم ترجمان ۔ صاحب ناصری گوید که اصل این در فارسی زبان (تر زبان) بوده
و آن را معرب کرده (ترزفان) کردند و ترجمان لفظ عربی است ۔ وارسته گوید که در فارسی
این را تیژاک گویند و ذکر معنی دوم هم کند (مجد الدین علی قوسی ؏) کار بر قانون ساقی کن درین
ایام بهار ۔ ترجمان داری نهی گر بر زمین پیمانه را ۔ صاحب سواد السبیل ترجمان
را معرب خیال می کند از یونانی ترگوس ۔ بهار بنقل قول مجد الدین علی قوسی گفته
که ترجمان در السنه و افواه بفتح تا و ضم جیم مستعمل اما از هیچ کدام ائمه لغت مسموع نشده و محی
که بفتح اول و ضم ثالث فارسی باشد ۔ بهار صراحت مزید کند که بالفاظ دادن و گشتن
و گرفتن مستعمل ۔ صاحب جهانگیری بر معنی اول قانع ۔ صاحبان رشیدی و سراج
این را ترک کرده اند و صاحب اننداج این را لغت عرب گفته بالفتح و ضم جیم بمعنی فصیح و تفسیر
زبان و خورش تقریر و کسی که داننده دو زبان باشد که صاحب یک زبان را بصاحب
دیگر زبان بفهماند و فرماید که معرب تر زبان و ضم جیم از ان است که زبان بضم اول است
و بفتح نیز آمده و بعد معرب کردن این لفظ مصدر و افعال و اسما از ان اخذ کردند بصراحت صرف

فرماید کہ از رسالۂ معربات ملا عبد الرشید رشیدی و در کشف و مدار و منتخب نیز بضم جیم است و در مؤید بفتح جیم و در صراح بضم و فتح جیم بمعنی تیلماچی و نسبت معنی دوم گوید کہ بمعنی تاوان نیز آمدہ (الخ) مؤلف عرض کند کہ آنانکہ این را معرب تر زبان گرفتہ اند کار از تحقیق نگرفتہ اند و ہیچ تعلق از تر زبان ندارد و ما این را معرب ہم نگوئیم بلکہ لغت عربی است و صاحب منتخب صراحت سہ گان اعراب این کردہ است کہ بضم اول و سوم و فتح ہر دو و فتح اول و ضم سوم آمدہ و ندیدانیم کہ فارسیان درین لغت چرا اینقدر کاوش کردہ اند و خواستہ اند کہ اصل این را تر زبان قرار دہند و تر زبانی را چہ تعلق است با ترجمانی محققین نامدار اعنی رشیدی و خان آرزو خوب کردند کہ این لغت را ترک کردند کہ لغات عرب در موضوع شان داخل نیست۔ فارسیان این لغت عرب را بترکیب خود استعمال کردہ اند کہ در ملحقات می آید و بمعنی دوم البتہ لغت عرب نیست فارسیان مجازاً بمعنی تاوان استعمال کردند یعنی جرمانہ و تاوان با لتقصیر لہ یا نیابۃً ادا کردہ می شود و آن در حقیقت ترجمۂ این می کند کہ ترکیب قصور اند و بس (اردو) (۱) ترجمان بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ مترجم ایک زبان سے دوسری زبان میں بتلانے والا (۲) تاوان۔ مذکر۔ دیکھو برہی۔

(الف) **ترجمان باشیدن** استعمال۔ صاحب

(ب) **ترجمان بودن** آصفی ذکر ب کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ از سندش مصدر الف پیدا می شود کہ بمعنی حقیقی آ[ست]
(رافعی نیشاپوری سے) چون سخن نیکو بود باشد خود را ترجمان بیت ۞ چون زبان شیرین بود باشد روان را ترجمان ۞ (اردو) مترجم ہونا۔

ترجمان دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی تاوان دادن است متعلق بمعنی دوم

ترجمان (ظہوری ؎) گفتش افراسیاب و سر گشتہ مشتغل ہے خوانمش نوشیروان عدل وادم ترجمان ہو (اردو) تاوان دینا۔

ترجمان داشتن استعمال۔ بمعنی حقیقی است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس (ظہوری ؎) چہ آسودم کہ ناصح دیدۂ دانصاف لب بستش ہے نصیحت ہای بیجا کرد چندین ترجمان دارد ہے (ولہ ؎) خجل باشی اندکی از صید پنہان غیر را میزد ہے حسرت گردم کہ افگن نگاہ ترجمان دارد ہے مخفی مباد کہ از شعر اول ترجمان بمعنی لفاظی وسخن پروری یافتہ می شود و این مجاز باشد وبہ اصول این ہر دو اسناد متعلق بہ ترجمان داریدن است نہ داشتن وبحث داریدن و داشتن بجای خودش می آید (اردو) مترجم رکھنا۔ لفاظی کرنا سخن پروری کرنا بات بنانا۔

ترجمان شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی مترجم شدن است (مولوی مشہدی ؎) تو ئی کہ غنچہ تو شد مکان آتش وآب ہو زبان سحر تو شد ترجمان آتش وآب ہو (اردو) مترجم ہونا۔

ترجمان کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی پیدا کردن ترجمان باشد (ظہوری ؎) عشقم دلیر ساختہ در شکوہ اینچنین ہو لطف تو چہ گر بکشد ترجمان من ہو (اردو) مترجم پیدا کرنا۔

ترجمان گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی قرار دادن مترجم است وکار ترجمہ گرفتن (طغرا ؎) بر سند شرما اگر نفشاند گل نشاط ہو گیرد صبا ز بلبل تصویر ترجمان ہو (اردو) مترجم قرار دینا۔ ترجمہ کا کام لینا۔

(۱) ترجمہ صاحب آصفی ذکر این کردہ گوید کہ

بفتح اول و ثالث گردانیدن زبانی بزبان دیگر و بقول منتخب زبانی که زبان دیگر شود مؤلف عرض کند که همین است حاصل بالمصدر و فارسیان به همین معنی استعمال این کنند و با مصادر خود هم مرکب سازند چنانکه ------

(۲) **ترجمه کردن** بمعنی مصدری است یعنی گردانیدن زبانی بزبان دیگر (اشرف شیرازی ره) مصحف صنع ترا ترجمه باسرخی کرده قلم نامیه از لالهٔ و گل بستان ها (اردو) (۱) ترجمه دیکھو یائی تحتانی (۲) ترجمه کرنا۔

ترجیح بقول بهار افزونی دادن و افزونی کردن تعبیر باید که با لفظ دادن و داشتن و کردن و نهادن بصله بر مستعمل مؤلف عرض کند که لغت عربیست و فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این کنند و با مصادر فارسی مرکب که در ملحقات می آید (اردو) ترجیح بقول آصفیہ عربی مؤنث۔ غلبه۔ افزونی۔ فوقیت۔

ترجیح دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که فوق عطا کردن است (صائب ره) سر کرد دید از بادهٔ لعلی لبان شیشه را او جی دیه ترجیح بر لعل بدخشان شیشه را (اردو) ترجیح دینا

ترجیح داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که فوق داشتن و فائق بودن است (نثر ابو الفضل) هرچند سخن دران باب ناکردنی بسخن کردن ترجیح داشته (اردو) ترجیح رکھنا۔ مرجح ہونا۔

ترجیح کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف ترجیح دادن است (سیفی اسفرنگی ره) انکه ترجیحی نداده ای خویشتن را بر فلک است ای ثانی دیگر نمی دانم جز انسانی ترا (اردو) ترجیح دینا۔ دیکھو ترجیح دادن۔

ترجیح نهادن استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف ترجیح دادن است (انوری) آنکه گردون را برو ترجیح نتواند نهاد ہم عقل کل	در ترجیح معنی چیزے که در تقدم ذات او (اردو) ترجیح دینا۔ دیکھو ترجیح دادن۔

ترجیع بند | اصطلاح۔ بقول بحر چند غزل متفق الوزن و مختلف قوافی است که در آخر ہر یک بیت
فردی ذو القافیه که بحسب معنی با بیت سابق مناسبتی دارد مکرر آرند۔ صاحبان آنند و غیاث
گویند در اصطلاح آنکه شاعر چند بند در بحر موافق و بقوافی مختلف تصنیف نماید و بعد ہر بندے یک
بیت معین را که متفق الوزن و مختلف به قوافی ہر دو بند باشد بار بار بیارد بشرطیکه آن بیت بکرار
مضمون بیت آخر ہر بند مربوط باشد مؤلف عرض کند که تعریف بالا درست نیست حقیقت بند
بر معنی پانزده و همش بیان کرده ایم که بیتی را گویند که شعرا بعد از چند بیت بر ردیف و قافیه دیگر بیاورند
پس بند نام ہمان بیت آخر است و ترجیع بند نام این قسم اشعار باشد که در آن بعد از چند اشعار
متفق یا مردّف اعادۂ بیت واحد شود و مجازاً آن را ہم ترجیع بند گویند که در بند بیتی دیگر آرند
که ردیف یا قافیه آن خلاف اشعار باشد و اتحاد بحر در ہمہ لازم است (اردو) ترجیع بند
بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ لغوی معنی بند کو پھیر بیان کرنا۔ اصطلاح عروض میں جب شاعر چند ایسے اشعار
جو بحر میں موافق اور قافیہ میں مختلف ہوں بیان کرتا اور ہر ایک بند کے بعد ایک اسی وزن
اور مختلف قافیہ کی معین بیت اسطرح بار بار لاتا ہے کہ بیت ہر بند کی بیت آخر کے مضمون
سے مربوط ہو تو اُسے ترجیع بند کہتے ہیں مؤلف عرض کرتا ہے کہ محقق دہلوی نے بند اور
اشعار بالائے بند کو اپنی تعریف میں ملا دیا ہے۔ بند اُسی بیت کا نام ہے جو چند اشعار کے

بعد قافیہ مختلف سے لائی جاے اور اشعار بالا سے بند کا نام بند نہین ہے اور اس مجموعہ کا نام ترجیع بند ہے۔

ترحم بقول بہار بخشودن ومہربان شدن ہی فرمایدکہ بالفظ آمدن و فرستادن وکردن بصیلہ بر مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است فارسیان این رابمعنی حاصل بالمصدر یعنی بخشش ومہربانی و رحم بامصادر فرس استعمال می کنند (ظہوری ؎) دانستہ بر لب گلہ انگشت می نہم ٭ بر سید یادش از برای ترحم بہانہ ایست ٭ (اردو) ترحم بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ مہربانی۔ ترس۔ خوف خدا۔

ترحم آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی رحم آمدن (مخلص کاشی ؎) اگر بہ پرسشم آن بیوفائی آید ٭ ترحمش زچہ بر حال مائی آید ٭ (اردو) رحم آنا جیسے کہا میرے حال زار پر انکو رحم نہین آتا۔ یہ دکن کا استعمال ہے صاحب آصفیہ نے اس کو ترک کیا ہے اور رحم کرنا یا رحم کھانا کو لکھا ہے۔

ترحم بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی ترحم آمدن است (سعدی ؎) فقیرم بجرم گناہم مگیر ٭ غنی را ترحم بود بر فقیر ٭ (اردو) دیکھو ترحم آمدن۔

ترحم داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی رحم کردن است (عالی شیرازی ؎) عشق دارد بادل سوزان ترحم بیشتر ٭ خون خورد آتش چو اشکی از کباب آید برون ٭ (اردو) رحم کرنا۔

ترحم دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این

کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که سندش برای ترحم بخشیدن است و هر دو بمعنی رحم یافتن (جمال اصفهانی سه) منصبی را چه کنی خواجه که از بهر نااہل ہے گہ تعرض کشی وگاہ ترحم بخشی ہے (اردو) رحم پانا۔

ترحم فرستادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی رحم کردن و فاتحه خواندن است (سعدی سه) چو نوبت رسد زین جهان غربتش ہے ترحم فرستند بر تربتش ہے (اردو) رحم کرنا۔ فاتحہ پڑھنا۔

(الف) **ترحم فشان** مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر ب کرده از معنی

(ب) **ترحم فشاندن** ساکت و از سندش الف پیداست مؤلف عرض کند که ب محاوره زبان نیست و الف بمعنی رحم کنان و پر از رحم مستعمل (عرفی سه) ہر نفس گریم چہ ترحم فشان ہے و ز اثر گریه تبسم کنان ہے (اردو) رحم کرنے والا۔ پر از رحم۔

(الف) **ترحم کردن** استعمال۔ صاحب آصفی

(ب) **ترحم نمودن** ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی رحم کردن است (سلیم سه) ای کاش ز جهم سینه با وا کند کسی ہے شاید ترحمی به دل ما کند کسی ہے (آرزو سه) اکبرآبادی سه) ای غنچه حیا که تبسم نموده ہے بر بیکسی دل که ترحم نموده ہے (اردو) رحم کرنا۔

ترخ بقول برہان و جہانگیری و جامع و رشیدی بفتح اول و سکون ثانی و خای نقطه دار (۱) گیاہی است غیر معلوم و (۲) ترنج را نیز گویند و آن میوه ایست معلوم که پوست آن را مربا کنند صاحب سروری بر معنی اول قانع۔ خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معنی گوید که قوسی بمعنی اول نقل این آورده۔ صاحب محیط که محقق مفردات است می فرماید که ترخ گیاه است و ذکر معنی دوم نکرده مؤلف عرض کند که حقیقت معنی اول معلوم شد۔ ہیچ یکی از محققین بالا غور نکرده و گیاہی

خاص دانست وتحقیقت معنی دوم بر بالش عرض کردہ ایم واین بہر دو معنی بالاسم جامد فارسی زبان است (اردو) (۱) گماشتہ۔ مؤنث (۲) ترنج۔ مذکر۔ دیکھو بالش۔

ترخان بقول برہان وجہانگیری وجامع بر وزن مرجان (۱) شخصی باشد کہ پادشاہان قلم تکلیف از وبر دارند وہر تقصیر وگناہی کہ کند مواخذہ نکنند و (۲) نوعی از سبزی کہ با طعام وخمیر طعام خورند و (۳) نام ابو نصر فاریابی و (۴) قومی از ترکان چغتائی (حکیم نزاری قہستانی سلہ)

اگر صد خوان بیک غمزہ بریزی کس نمی پرسد ٭ مگر تسلیح ترخانی ز سلطان ایلخان داری ٭ (ابو اسحٰق الطعمہ سلہ) می نہم از شاخ ترخان زلف بر روی پنیر ٭ می کشم از برگ نعنا وسمہ بر ابروی نان ٭ صاحب سروری معنی سوم را ترک کرد۔ صاحب ناصری نسبت معنی اول این قدر صراحت فرماید کہ لقبی است از القاب سلاطین ترکستان کہ ایشان را خان گویند وبکسی دہند کہ ہر وقت کہ خواہد بی احضار بحضور پادشاہ رود ونسبت معنی دوم می فرماید کہ مخفف (ترہ خوان) است وبجوالہ منتخب گوید کہ لغت خراسان است ومعرب آن را معرب کردہ طراخنہ جمع بستہ اند ومی فرماید کہ لغت ترکی مغولی است نہ خراسانی ونسبت معنی سوم گوید کہ لقب معلم ثانی ابو نصر فارابی است کہ از مشاہیر حکما است۔ صاحب رشیدی ہم معنی سوم را ترک کرد۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول می طرازد کہ در عرف حال بمجاز بمعنی (۵) مسخرہ نیز مستعمل ووجہ مناسبت ظاہر وبذکر معنی سوم گوید کہ تحقیق آنست کہ ترخان در ینجا ہم بہمان معنی اول است چہ یکی از اجداد قوم ترکان مذکور بدین لقب موسوم شدہ کہ قوم مذکور بدین لقب ملقب شد وہمچنین بزبان خراسان (۶) بمجاز ہر سردار را گفتہ اند ونسبت معنی چہارم گوید کہ لقب ابو نصر نیست بلکہ لقب پدر یا اجداد

اوست چنانکہ در تاریخ حکما مسطور و آن ہم ظاہر بہان مناسبت است چہ ابونصر از فاراب بود کہ شہر ریست در اقصای ترکستان و صحیح آنست کہ این لفظ فارسی نیست بلکہ ترکیست بسبب اختلاط ترکان با ایرانیان در فارسی شائع۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر معنی اوّل کردہ می فرماید کہ این عہدہ ایست ترکی۔ صاحب بول چال ہم بحوالۂ معاصرین عجم ذکر معنی اوّل کردہ مؤلف عرض کند کہ از لغات ترکی اینقدر متحقق کہ لغت ترکی است و صاحبش بر معنی چہارم قانع و معنی اوّل معتبر دانیم کہ لقبی یا خطابیست و شک نیست کہ معنی سوم و چہارم ہم تعلق دارد از معنی اوّل چنانکہ خان آرزو صراحتش کردہ و معنی پنجم و ششم را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم و اگر بدست آید مجاز معنی اوّل دانیم حق آنست کہ این معنی پیدا کردہ خان آرزو ست کہ صراحتش بر ترخانی می آید و قیاس ہر چہ می خواہد ہمین کہ اگر سند استعمال بدست آید بمعنی تمسخر باشد نہ مسخرہ۔ حالا عرض می شود نسبت معنی دوم کہ صاحب محیط آن را ترک کرد ولیکن متحقق است کہ این بمعنی پنجم تبرخون است و آن را ترخون ہم گفتہ اند و صاحب محیط بہ طرخون ذکر کردہ و ما حقیقت این را بر معنی پنجم تبرخون نوشتہ ایم و بدین معنی مبدل ترخون دانیم کہ واو بدل شد بالف چنانکہ ورج و وارج (اردو) (۱) ترخان ترکی میں ایک خطاب ہے جس کا پانے والا بادشاہ کے روبرو بے روک ٹوک چلا جاتا تھا اور اس کو خون معاف تھی۔ مذکر (۲) دیکھو تبرخون کے پانچویں معنے (۳) ابونصر فارابی کا لقب بھی ترخان تھا مذکر۔ (۴) چغتائیوں کے ایک قوم کا نام بھی ترخان ہے۔ مؤنث (۵) مسخرہ۔ مذکر (۶) سردار مذکر

ترخانی | بقول بہار (۱) مرادف معنی اوّل ترخان و (۲) طنز و تمسخر (محسن تاثیر ؎) کار یار طنز و فراخ افتادہ است ؎ خدمت صد سالہ و فضل و ہنر منظور نیست ؎ خان آرزو در چراغ

بدایت ذکر این کردہ صاحب فدائی کہ یکی از معاصرین علمای فارس بودمی فرماید کہ نزد یکان تخت خسروی را بر ترازان شدنی نیست و آن چنانست کہ ہر کہ بران پایہ سرافرازی یافت بی بار یافت در ہر جا چہ بارگاہ و چہ سواری می تواند پیش شاہ برود مؤلف عرض کند کہ حقیقت معنی اوّل و پنجم ترخان بجایش گذشت کم غوری بہار است کہ این را مرادف معنی اوّل گفت کہ آن لقب ذخطاب است و این بپای نسبت صاحب خطاب ترخان بنسبت معنی دوم عسر تیزی می شود از طنز و تمسخر را گویند ما می گوییم کہ بمعنی مسخرہ و تمسخر و ترخان البتہ بمعنی تمسخر باشد بر سبیل مجاز کہ صراحتش ہم در اینجا کردہ ایم۔ و حق آنست کہ معنی دوم پیدا کردۂ خان آرزوست از سند محسن تاثیر و تاثیر ترخانی را بمعنی اوّلش استعمال کردہ بہار نقل نگار اوست و صاحب فدائی ذکر معنی دوم نکرد و ما ہم معنی دوم را تسلیم نکنیم (اردو) (۱) صاحب خطاب ترخان (۲) مسخرہ۔

ترخشہ | بقول برہان و جامع و انند بفتح اوّل و ثانی بر وزن شلغمہ نوعی از ماہی بغایت عریض و پہنا دار و این ماہی در رود خانۂ اندلس می باشد و آن شہریست در حدود مغرب مؤلف عرض کند کہ صاحب محیط ذکر این نکردہ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) مچھلی کی ایک قسم جو زیادہ عریض ہوتی ہے۔ افسوس ہے کہ اردو میں اس کا خاص نام معلوم نہ ہو سکا۔

ترخشہ | بقول جامع و برہان بفتح اوّل و سوم نوعی از ترب صحرائی۔ صاحب انند صراحت فرماید کہ نوعی از بدران است و تخم آن را بیونانی قردمانا و قرطمانہ گویند مؤلف عرض کند کہ ترب بجایش گذشت و بدران ہم (اردو) دیکھو ترب اور بدران۔

ترخشیہ | خان آرزو در سراج بحوالہ رشیدی گوید کہ نوعی از طعام و ماحضر کہ مردم فقیر پختہ دوستان

سازند و آنچنان بود که گندم ملغور کرده با دویۂ گرم در آب جوشانند تا نیک پخته شود و قوام گیرد بعد انگاه گلوله ساخته در آفتاب خشک کنند و بهنگام حاجت قدری از ان بکار برند و گاهی وقت جوشاندن غوره داخل کنند تا محتاج قاتق نشود و بخاطر میرسد ظاهر اترفینه است که بمعنی آش ترش مستعمل است از عجائبست که این در فرهنگهای معتبره دیده نشد مؤلف عرض کند که لغت عربی و ترکی نیست. فارسی تسلیم نکنیم تا آنکه سند استعمال فارسیان پیش نشود و همه محققین اهل زبان ازین ساکت بخیال ما این تحریف ترفینه است که می آید (اردو) دیکھو ترفینہ اور ترخلینہ۔

ترخنده بقول برہان و جامع بر وزن شرمنده بمعنی (۱) طعنه و طنز بیهوده و (۲) مکر و حیله و فرمایند که باین معنی بجای خای تحتند. فا و قاف هم بنظر آمده - صاحب بحر گوید که (۳) بمعنی خنده شادی و خنده از بهر تخجیل غیر نیز بهار گوید که خنده زدن بقصد خجالت دادن کسی صاحب ناصری بذکر معنی اول و دوم گوید که محرف ترفنده باشد مؤلف عرض کند که خای معجمه بفا بدل نشود بر خلاف این فا بخا بدل شود چنانکه فلاده و خلاده و آنچه به قاف اول می آید همین ترخنده باشد که خای معجمه به قاف تبدیل یابد چنانکه چخماخ و چقماق بر خلاف این فا به قاف بدل نمی شود و صراحت ما خذش همدر اینجا کنیم - آنچه صاحب بحر ذکر معنی سوم کرده است موافق قیاس است و موجد معنی بهار معلوم می شود و صاحب بحر نقل نگارش از ینک او همه محققین اهل زبان ازین ساکت اند مشتاق سند استعمال می باشیم (خنده تر) بمعنی خنده خوب بجایش می آید اگر این را قلب اضافت بمعنی سوم دانیم می توان و لیکن تخصیصی که به تعریفش بیان شده محتاج سند است (اردو) ۱ و ۲ دیکھو ترفنده (۳) خوشی کی ہنسی - مونث - یا وہ ہنسی جو کسی دوسرے کو خجل کرنے

کے لئے ہیں۔

ترخوانہ بقول برہان و ناصری با واو معدولہ بر وزن مردانہ۔ نوعی از طعام کہ مردم فقیر و نادار بجہتہ زمستان سازند و آن چنانست کہ گندم را بلغور کنند و با داروہای گرم در آب بجوشانند تا نیک بپزد و قوام گیرد و قدری آب غوره دران ریزند و اگر میسر نباشد شیر گوسفند و آن را گلولہ ہا سازند و خشک کنند و بوقت حاجت قدری ازان بجوشانند و بخورند۔ صاحب جہانگیری بذکر این می فرماید کہ ترخینہ ہم بہ ہمین معنی می آید و صاحب جامع ہمزبانش۔ صاحب ناصری صراحت مزید کند کہ ترینہ ہم بہ ہمین معنی باشد۔ مؤلف عرض کند کہ یکی از معاصرین عجم گوید کہ این مرکب ترخوان و ہای نسبت۔ ترخوان قلب اضافت خوان تر است یعنی خوان نعمت و فقرا غذای مرکب خود را منسوب بہ آن کنند و ترخینہ کہ می آید مبدل این کہ الف حذف شد و واو بدل شد بہ تحتانی چنانکہ انگور و انگیر (اردو) فقرا کی ایک خاص غذا یونٹا۔

ترخون بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و جامع بر وزن ملعون (۱) مردم خونی و توی و بی باک و دزد و او باش را گویند و (۲) چوب بقم را نیز گفتہ اند کہ چیزہا بدان رنگ کنند و (۳) داروئی باشد کہ آن را (عاقرقرحا) خوانند و (۴) سبزی ایست معروف کہ با طعام و حاضری خورند گویند چون تخم سپند را در سرکہ کہنہ بیاغارند تا طبع و مزاج آن بگیرد و بعد ازان کہ بکارند ترخون برآید و معرب آن طرخون است۔ قوت باہ را نقصان دارد (خواجوی کرمانی سلہ) تو ترخان و ترخون زجور تو خواجو ۞ دل از غم چو خانی و رخ زر خانی ۞ (حکیم اسدی سلہ) گیاہا بد از خون ترخون شدہ ۞ دل خارہ زیر و زبر خون شدہ ۞ صاحب سروری

بر معنی چهارم قانع و می فرماید که بدین معنی طرخون معرب این است بطای حطی - صاحب ناصری بر معنی اوّل و دوم و سوم قناعت کرده - خان آرزو در سراج بذکر هر چهار معانی صراحت کند که تحقیق ترخون باین معنی چهارم گذشته مصحف است و نسبت معنی سوم گوید که نام تره ایست که هم آنرا قرقرجا نام است و نسبت بمعنی دوم میفرماید که بمعنی ترخون گذشت و این تصحیف باشد صاحب محیط ترخون میفرماید که فارسی طرخون است مؤلف عرض کند که صاحب محیط آنچه بر طرخون نوشته ما بصراحتش بر معنی پنجم ترخون و دارن ذکر کرده ایم و صراحت معنی دوم بر تلخم گذشت و حقیقت عاقرقرحا بر اکرکرا مذکور ما عرض می شود نسبت معنی اوّل که این مخفف (ترخون) است و بس و ملحقات این معنی بر سبیل مجاز (اردو) (۱) خونی - جهره - نڈر اور باش (۲) دیکھو تلخم (۳) دیکھو اکرکرا (۴) دیکھو ترخون کے پانچوین معنے -

ترچلیسه بقول برهان و جهانگیری و جامع و سروری بر وزن کشکلیسه بمعنی ترخوانه (مولوی معنوی) چون بروی زین جهان سوی خرابات جهان * در عوض می بگیری مزه ترچلیسه * مؤلف عرض کند که این مبدل ترخوانه باشد که صراحتش بر همین کرده ایم (اردو) دیکھو ترخوانه -

تردامن اصطلاح بقول برهان و جامع و سروری و بحر و بهار و (جهانگیری و ناصری در ملحقات) کنایه از فاسق و فاجر و بدگمان و عاصی و مجرم و گنه‌گار و آلوده معصیت و معیوب و ملوث (مجیر الدین بیلقانی) تردامنی که تنگ و تجرد است گوهرش * در پای نشسته خشک لب از دامن تریش * خان آرزو در سراج هم ذکر این کرده - غالب دهلوی در قاطع برهان اعتراض کند که بدگمان را چرا داخل معنی کرد و صاحب قاطع القاطع جواب او ردی میدهد مؤلف عرض کند که اعتراض غالب حق بجانب اوست و دیگر محققین صاحب زبان و زبان‌دان

بہم معنی بدگمان را بذیل تر دامن ہم نوشتہ اند و
تر دامن اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ دامن
او از جرم و گناہ آلودہ است (اردو) فاسق،
فاجر، گنہگار، مجرم، ملوث، عاصی، آلودۂ معصیت۔
تر دامنی | اصطلاح۔ بقول بحر و مؤید و انند

بمعنی گناہگاری مؤلف عرض کند کہ صراحت
حاصل بر تر دامن کردہ ایم و این نیز یادداشت یای
مصدری است صاحب روزنامہ ہم بحوالہ سفرنامۂ
ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ (اردو) تر دامنی
بقول آصفیہ۔ مؤنث۔ گناہگاری۔

تردد | بقول بہار آمد و شد کردن و کر دیدن۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ
قاچار گوید کہ بمعنی آمد و رفت باشد مؤلف عرض کند کہ لغت عربی است بفتح اول و دوم
و تشدید دال مہملہ مضموم بمعنی بیان کردۂ بہار فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یا
مصادر نحو کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) تردد بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ آمد و رفت

تردد کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ
بمعنی آمد و رفت کردن است (صائب ع)
چرک بازنانند سالکان ز طلب
بامہمان تردد می کند بخواب نفس (اردو) آنا جانا
آمد و رفت رکھنا۔

در زمین بحر سست عرو ہم چلبہ و چیت و چابک را گویند
(و ب) بقول شان بر وزن ہستی چلبہ و چابکی
صاحب جہانگیری در ملحقات ذکر الف کردہ و
صاحب جامع الف را ہم آوردہ صاحب ناصری
بذیل الف اشارۂ ب ہم فرمودہ و صاحب
سروری در ملحقات از سراج الدین راجی سند

(الف) تردست | اصطلاح۔ الف
(ب) تردستی | بقول برہان و جہانگیری

آوردہ (ع) بتردستی اگر صورت ببندی
بر آن صورت گل معنی دمیدی و خان آرزو

تردماغ | اصطلاح۔ بقول بہار تازہ دماغ (ملّا طغرا ست) زنوّارۂ نی درکف آوردہ باغ ہا کہ از نغمۂ او شود تردماغ ہا۔ صاحب بحر گوید کہ سرخوش و نیم مست مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) تازہ دماغ۔ اور تردماغ بھی کہہ سکتے ہیں۔

تردماغ شدن | استعمال۔ بہار بذیل تردماغ نقل سند این کردہ مؤلف عرض کند کہ بمعنی تازہ دماغ شدن است و سندش ہمانجا (اردو) تازہ دماغ ہونا۔

تردماغی | استعمال۔ صاحب انند ذکر این کردہ و صاحب بحر بذیل تردماغ گوید کہ بمعنی حالت ثقل و شعور و فرحت و سرور و مستی معتدل و تازگی مؤلف عرض کند کہ یای مصدری بر تردماغ زیادہ کردہ اند موافق قیاس است (اردو) فرحت۔ مستی۔ تازگی۔ مؤنث۔

ترده | بقول برہان و جامع و ناصری و رشیدی بر وزن پردہ (۱) قبالۂ باغ و خانہ و امثال آن و (۲) اجرت آسیا کردن گندم و مزد آسیا تیز کردن ہم و فرماید کہ باین معنی با زای نقطہ دار ہم بنظر آمدہ صاحب جہانگیری با کسر ہر دو معنی گوید کہ بمعنی اوّل ترزدہ ہم آمدہ خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معنی می فرماید کہ این مخفف ترزدہ معلوم می شود کہ می آید مؤلف عرض کند کہ درست است (اردو) (۱) قبالہ۔ مذکر۔ وہ کاغذ جو کسی مکان کی سند ہو (۲) چکی چلانے کی یا پسانے کی اجرت۔ مؤنث۔

ترزبان | اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و سراج بر وزن ہمزبان (۱) بمعنی زبان آور و شخصی کہ گرم گفتگو شود و سخنہای تر و تازہ گوید و (۲) بمعنی ترجمان کہ گذشت۔ بہار گوید کہ بمعنی خوش زبان و درین ترکیب لفظ تر بمعنی چالاک و چست بلکہ بدین معنی مرکب نیز آمدہ غالباً کنایہ از کسی کہ سخن با آب و تاب گوید و بذکر معنی دوم گوید کہ ترجمان معرب آنست (ظہوری ۔ ۵)

بگو قاصد از زبانی این تر زبانی که زلال وصالی از خبر می تراود (صاحب ناصری در ملحقات) بر معنی اول قانع و هم او بر لغت ترجمان نوشته که این عربی است و اصل آن در فارسی تر زبان است صاحب رشیدی ذکر این با ترجمان کرده و در استعمال گوید که بمعنی خوش زبان و اشارهٔ معنی دوم هم فرمایا و تر زفان را که می آید مرادف این قرار داد (مؤلف) عرض کند که معنی اول اصل است و معنی دوم را مجاز توان گفت برین قیاس که ترجمان هم تر زبان می باشد نه هر تر زبان ترجمان - اسم فاعل ترکیبی است (اردو) (۱) تر زبان - وہ شخص جو خوش بیان ہو (۲) دیکھو ترجمان -

(الف) تر زبان داریدن و داشتن یعنی

(ب) تر زبان شدن یعنی

(ج) تر زبان کردیدن یا کشتن

استعمال - الف بمعنی گویا کردن و ب و ج بمعنی خوش بیان شدن و ترجمه کردن (ظهوری سه) تشنگی با تر زبان دار دیهان و رشکر خود که ابر رحمت گرچه در کار گیا تقصیر کرد که (عرفی سه) الحمد هم زحرف تنگ مایه تر زبان نشوی که بگو که صورت این مژده از چه معنی نزاد که (ظهوری سه) تر زبان گردیده خضر از العطش گویان نشست از زاد راه تشنه جانی آب حیوان سرگذشت که (مؤلف) عرض کند که هر سه موافق است (اردو) الف - تر زبان کرنا چاہیے کہ آپ کے کرم نے مجھ کو آپ کی شکرگزاری میں تر زبان کیا - ب و ج تر زبان ہونا -

تر زبانی استعمال - انوری بحکم یعنی خوش بیانی (مؤلف) عرض کند که بایی مصدری بر تر زبان زیاده کرده اند پس وجهی نیست که معنی ترجمانی از این پیدا نکرد و بخیال ما که بر ترجمان ظاهر کرده ایم همین است که ترجمان مخصوص بمعنی مترجم باشد و تر زبان بمعنی ترجمان ندارد و تائید خیال ما از همین تعریف تر زبانی می شود (اردو) تر زبانی

سختی ہا بریں معنی بفتح اول وضم ثانی ہم گفتہ اند و (۳) بفتح اول وسکون ثانی معروف است کہ خوف
وبیم باشد (شیخ نظامی ملے) برو سفتہ ہیچ پولاد ترس * بصد ہیبتش مونس خود مپرس * صاحب
جہانگیری بمعنی اول قانع و صاحب جامع بمعنی اول و دوم و صاحب سروری بمعنی دوم قناعت
فرمودہ صاحب ناصری بذکر ہمہ معانی بالا می فرماید کہ در شعر نظامی (پولاد ترس) قلب اضافت
ترس پولاد است ما می گوئیم کہ ایجاد شاعرہ را ماند و تہمت بر نظامی کہ لغت زبان خود را ترک
کردہ از لغت عربیہ کار گرفت۔ صاحب سخندان گوید کہ در سنسکرت تراس بمعنی سوم ترس آمدہ
بہار بمعنی سوم قناعت کردہ می فرماید کہ با لفظ خوردن و کردن مستعمل خان آرزو در سراج غیر از
معنی دوم و سوم ذکر معنی اول نکردہ و مؤلف عرض کند کہ بمعنی اول معرب ترس است از لغت عربیہ
کہ بمعنی سپر بود و فارسیان بمعنی مطلق سخت استعمال کردند و معنی دوم مجاز است کہ زمین سخت
را ہم گویند و معنی سوم ہم معرب ترس از لغت سنسکرت است کہ الف را حذف کردند و اختلاف
اعراب نتیجہ لہجہ مقامی است و ہمین است بمعنی سوم اسم مصدر ترسیدن کہ بجا الفش می آید
(ظہوری ملے) پستان شیردہ رخ زرد خود را * کہ از ترس رنگ شد زان مستبرد ہا (اردو)
(۱) سخت (۲) سخت زمین مؤنث (۳) خوف۔ ڈر۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے ترس کو اردو
استعمال میں بمعنی خوف لکھا ہے۔ اسم مذکر۔

ترسا بقول برہان و جامع بروزن تنہا بمعنی (۱) ترسندہ و بیم زدہ و واہمہ کنندہ و (۲) نصرانی
و آتش پرست ہم۔ صاحب ناصری بذکر ہر دو معانی نسبت معنی دوم گوید کہ تازی را ترسا گویند
(وصال شیرازی ملے) ہیچ کہ رہبان این کبود کلیسا * کو بہ سر کیمی کشیدہ چادر ترسا * می فرماید کہ اجتنا

جہانگیری بمعنی آتش پرست گفتہ وآن خطاست زیرا کہ ترسا پیروان حضرت مسیح را نام است
وآتش پرست را گبر خوانند چنانکہ سعدی گوید (ع) گبر و ترسا وظیفہ خور داری (ظہوری
؎) گاہی از عشق سخت می ترسم ؛ شیخ دین خندگاہ ترسا ماند ؛ صاحب قدائی کہ یکی از علمای
معاصر عجم بود گوید کہ بمعنی پیرو عیسی است خان آرزو در سراج ذکر ہر دو معنی کردہ مؤلف
عرض کند کہ با اتفاق داریم با صاحب ناصری کہ فرقہا گبر و ترسا را ظاہر کردہ و لیکن فارسیان
بمجاز آتش پرست را ہم گویند و بمعنی اول با الف فاعلی است از قبیل دانا و بینا (اردو)
(۱) ڈرنے والا (۲) ترسا بقول آصفیہ ۔ رومی ۔ اسم مذکر ۔ نصرانی ۔ آتش پرست ۔

ترسا بچہ | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ کشف
(۱) پسر نصرانی کہ آتش پرست است و دین
عیسی علیہ السلام (۲) در اصطلاح سالکان مرشد
کامل و پیر مکمل را گویند وجہ تسمیہ مرشد کامل
بہ ترسا بچہ آن ست کہ در دو لازمہ معنی نسبت
کامل او بکامل دیگر کہ بصفت ترسائی
و تجرد و انقطاع بوجہ احسن می رسد و آن کمال
ایشان بکمالی دیگر رہنما بعید بطن کہ طریق اولیاء اللہ
است تا منتہی بہ حضرت رسالت پناہ
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ الصلوۃ والسلام می شود
علم وراثت جز باین طریق میسر نگردد مؤلف
عرض کند کہ قلب اضافت بچہ ترسا است و معنی
اول لغوی است و معنی دوم اصطلاحی و شنوان
در معنی دوم ترسا بمعنی [illegible] (اردو)
(۱) پسر نصرانی ۔ مذکر (۲) مرشد کامل ۔ مذکر ۔

ترسا خصلت | استعارتاً بمعنی حقیقی ترکردن
است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس
(ظہوری ؎) از خوئی سخن جبہ ساختہ تر سا
بجا ماند آبروی ہنر را (اردو) بہگونا ۔ ترکرنا

ترسازادہ | اصطلاح ۔ بقول انند بمعنی

ترسا بچه که گذشت (فیضی سے) حریف آن مسیحا
مشربیم گر ترسا عشرت ۞ به ترسا زادهٔ نوشند شراب
پرتگالی را ۞ (ظهوری سے) ترسکاری رانمی از زنار
دوست خط و گیسو ۞ بچه شیخ حرم در زلف ترسا
زاده بود ۞ مؤلف عرض کند که قلب این لغت
زادهٔ ترسا موافق قیاس است (اردو) دیکهو
ترسا بچه۔

ترس استودان | اصطلاح۔ بقول برہان
و ناصری و جامع بفتح اول و سکون ثانی و ثالث
و همزهٔ مفتوح و سین دیگر موقوف و فوقانی بواو
رسیده و دال بالف کشیده بنون زده دخمه‌ای
را گویند و بازند خواندن فارسیانست۔ سه روز بر
سر دخمهٔ میت بواسطه آنکه گویند چون روح از
قالب مفارقت نماید سه شبانه روز بر سر قالب
خود می باشد و او را درین سه شبانه روز ترس
و بیم بسیار است لهذا درین سه روز بر سر دخمه
او لنگ خوانند از دوم اران امین کرده

معنی ترکیبی این لغت خوف قبر است چه ترس
بمعنی خوف و بیم واستودان دخمه و مقبره را گویند
خان آرزو در سراج گوید که ترس معلوم و استودان
لنگ خواندن فارسیان است و معنی ترکیبی این
خوف قبر است مؤلف عرض کند که معنی مجازی
این لنگ خوانی است و بس (اردو) آتش
پرستوں کی دعا جو قبر پر تین دن تک پڑھتے ہیں

ترسان | صاحب نوادر ذکر این بدیل ترسناک
کرده گوید که مرادف ترسنده مؤلف عرض
کند که (۱) اسم حال است از ترسیدن که می آید
بسیار خور نگر و ذکر این بجیم است و (۲) امر حاضر
است از ترسانیدن فاعل (اردو) (۱)
اب ڈرنے والا ترسان بھی اردو میں مستعمل
ہے (۲) ڈرا۔ ڈرانا کا امر حاضر۔

ترسان دل را چه پری و چه عفریت | مثل۔ صاحبان
خزینه و امثال فارسی
ذکر این کرده ازمعنی ساکت مؤلف عرض کند

عنان تافتن جان سپرد ہ (اردو) ڈرنا۔	مبتلائے خوف ہونا۔

ترسک | بقول ناصری وانند با تا وسین مضموم وسکون کاف عربی (۱) بمعنی سنگ ریزه ورگل که در میان نهر آب واطراف نهر بسیار صلب ومحکم شده که با کلنگ وفولاد آن را می شکستند وبعضی ازان سنگ آسیا سازند وبسیار دوام می کند وآنچه بسیار صلب ومحکم نشده وزود شکنند آن را سنگچ گویند صاحب مؤید می فرماید که (۲) بالضم وفتح سوم پرنده ایست سبز فام مؤلف عرض کند که بمعنی اول ودوم اسم جامد فارسی زبان دانیم وبرای معنی دوم طالب سند استعمال باشیم که مجرد بیان مجمل صاحب مؤید اعتبار را نشاید وصاحب محیط ازین لغت ساکت است (اردو) (۱) وہ پتھر کے گول ٹکڑے جو نہروں اور ندیوں سے برآمد ہوں۔ مذکر (۲) ایک پرنده جس کا رنگ سبز ہوتا ہے۔ مذکر۔

(الف) **ترسکار** | بہار ذکر این کرده از معنی ساکت وصاحب آنند بمعروف قانع وهردو انند کلام میرخسرو سند دهند (ـه) همه جا ترس خویش پیش یارم دار که بپرور نخویش ترسکار هم دار که ... درکلام خود ۔۔۔۔۔۔

(ب) **ترسکاری** | اردو (ـه) ترسکاری که رانمی ارزد یار دست طره گیر که پنجه شیخ حرم در ریش ترسا زاده بود که مؤلف عرض کند که الف

آنکه هر کار بخوف کند یعنی دائما خوف خدا پیش نظر دارد (ب) باضافه یای مصدری بمعنی خدا ترسی (اردو) الف خوف رکھنے والا دل میں خوف خدا رکھنے والا (ب) خدا ترسی مؤنث

ترس کردن | استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی خوف کردن است (عماد کرمانی ـه) نه خوفی از اثر آه خسته کردی که نه ترسی از گزند

انکسا ساتی کردی ہ (اردو) خوف کرنا۔ ڈرنا

(الف) ترسگر | اصطلاح۔ صاحب سفرنگ بشرح لبستمی فقرۂ (نامۂ وخشور گلشاہ) گوید کہ بفتح تار فوقانی وسکون رای مہملہ وسکون سین مہملہ و فتح کاف فارسی وسکون رای مہملہ مرد با ہیبت کہ از دیدنش ترسی در دل آید و ....

(ب) ترسگری | بقولش ہیبت واحتشام مؤلف عرض کند کہ معنی الف خوف دہندہ و کنایہ از شخص ہیبت و ب بزیادت یای مصدری است بمعنی ہیبت و احتشام (اردو) الف مہیب بقول آصفیہ عربی۔ خوفناک۔ خطرناک۔ ہیبت ناک۔ ہیبت دینے والا۔ ڈراونا (ب) ہیبت۔ مؤنث

ترسّل | بقول بہار مکاتیب کہ برای اطفال بہم چسپانیدہ دہند تا سواد روشن گردد۔ (سعید اشرف ــہ) رحل خطّش را ز دو رچہرۂ مصحف در کنار ہ و ز سر زلف خم اندر خم ترسّل در بغل ہ خان آرزو در چراغ ہدایت می فرماید کہ لفظ عربی است وآن چیزیست کہ پارۂ از نظم ونثر فراہم آوردہ بخطوط مختلف نویسند واطفال دبستان را برای خواندن دہند تا از ہر قسم خط و عبارت مطلع شوند و در ہندوستان مرسوم است کہ مکاتیب مختلف الخطوط والمطالب را باہم پیوستہ باطفال دہند تا سواد ایشان روشن شود وآن را لاطفہ گویند واز شعر استادان ہمین معنی مستفاد می شود زیرا چہ زلف را بتشبیہ ترسّل دادہ اند واین معنی دوم مناسب مؤلف عرض کند کہ صاحب منتخب ترسّل بہ تشدید سین مہملہ را بمعنی نامہ را از خود انشا کردن نوشتہ واز ینکہ فارسیان در استعمال خود تصرف در معنی کردہ اند ما این را مفرس دانیم (اردو) خطوط کا وہ مجموعہ جو ایک کو دوسرے کے ساتھ جوڑ کر لڑکون کو پڑہنے کے لئے دیتے ہین تاکہ مختلف طرز تحریر اور مضامین مختلفہ سے وہ واقف ہو جائین۔ مذکر۔

ترسم بقول بہار یعنی می ترسم و فرماید کہ بعد از وی مثبت و منفی ہر دو آید۔ خواہ جملہ اسمیہ بود خواہ جملہ فعلیہ (خواجہ شیرازی ؎) ترسم کہ صرفہ نبرد روز بازخواست ٭ نان حلال شیخ ز آب حرام ما ٭ (ولہ ؎) ترسم کہ اشک در غم ما پردہ در شود ٭ وین راز سربمہر بعالم سمر شود ٭ صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ از ترسیدن کہ می آید صیغہ واحد متکلم مضارع است کہ افادہ معنی حال و استقبال کند یعنی می ترسم و خواہم ترسید۔ محقق نامور را شاید این را اسم جامد خیال کردہ ورنہ قائم کردن این ضرورت نداشت (اردو) مین ڈرتا ہون ۔

ترسناک بقول بہار و انندش نقل نگار معروف ؎) ٭ ایم از نہیب ہم عرب ترسناک بگذرد ٭ مؤلف عرض کند کہ مرادف خوفناک و بیمناک ٭ بسیاری وحش صحرا چہ باک ہے (اردو) موافق قیاس است (ملا عبد اللہ ہاتفی ٭ خوفناک۔ دیکھو بیمناک ۔

ترسو بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار یعنی خوفناک مؤلف عرض کند کہ این محاورہ معاصرین عجم است بزیادت واو نسبت چنانکہ ہندو (اردو) ڈرپوک بقول آصفیہ بزدل۔ کم ہمت۔ بودا۔ دیکھو بزدل کے پہلے معنے ۔

ترسہ بقول برہان و جامع (۱) بفتح اول قوت و اہمہ را گویند و (۲) بضم اول قوس قزح صاحب جہانگیری معنی دوم را بفتح اول و سکون دوم گفتہ از معنی اول ساکت صاحب رشیدی بذکر معنی دوم این را مرادف ترگسہ گوید کہ گذشت۔ صاحب ناصری بذکر ہر دو معنی نسبت معنی دوم می فرماید کہ ترگسہ و ترلسہ و سرگسہ و سرولسہ مرادف این۔ خان آرزو در سراج بر معنی اول قانع مؤلف عرض کند کہ ما بر ترگسہ نوشتہ ایم کہ اصل است و این مخفف آن

بمعنی دوم و معنی اول این مجاز معنی دوم می نماید که قوّت واہمہ ہم ہمچون قوس قزح بلند شود و جا دارد که برای معنی اول این را مرکب از ترس و یای نسبت گیریم که واہمہ ہم قریب به ترس است و آنچه ببینا اول می آید مبدّل این باشد ہمچون تیز و تیزی یعنی سبز سبزه مبدّل ترسه و سرو سہمہ مبدّل ترسیمہ که موحّده ہم به واو بدل می شود چنانکه آب و آو و ترسیمہ بجایش مذکور نشد از ینکه اہل لغت از آن ساکت اند و نظر باعتماد ناصری آن را فرہنگیہ ترسیمہ دانیم (اردو) (۱) قوّت واہمہ مؤنث۔ واہمہ کی قوّت (۲) دیکھو ترسیمہ۔

ترسیدن | بقول بحر بالفتح (۱) بیم کردن و (۲) واہمہ کردن و (۳) آزرده گردیدن بسبب ظرافت کردن کسی (کمال التصریف) و مضارع این ترسد (ظہوری ...) از آن ترسم که طوق گردنم گردد رگ گردن بانکر و ہم حلقه بہر گوش خود قربان نیوشی را به صاحب فدا که یکی از علمای معاصر عجم بود گوید که خوف کردن و بیزده شدن است صاحب موارد بذکر معنی اول گوید که (۴) نفرت کردن ہم چون ترسیدن چشم و دیده از چیزی که در لغات می آید و تنها در معنی اول و چهارم قانع مؤلف و ترس کند که ہمان ترس که گذشت اسم این بمعنی است فارسیان این به یا دت یای معروف و علامت مصدر ... و فصیح کردند که باصول با اصلی است ازین که اسم مصدر این لغت فارسی زبان است و معنی اول حقیقی است و معنی دوم مجاز آن و معنی سوم و چهارم را ہم مجاز دانیم و ترسندگی حاصل بالمصدر این است (اردو) (۱) ڈرنا (۲) وہم کرنا (۳) آزرده ہونا (۴) نفرت کرنا۔

ترسیدن چشم از چیزی | **ترسیدن دیده از چیزی** | مصادر اصطلاحی بقول بہار نفرت

کردن چشم از دیدن وی می فرماید که ترسانیدن
چشم متعدی آنست ـ صاحب بحر بر ترسیدن چشم
قناعت کرده و وارسته هم بانش (باقر کاشی
؎) بسکه از خوبان ملامت دیده ام ؎ چشم
من از عاشقی ترسیده است ؎ (میرزا رضی
دانش ؎) بسکه در کثرت سرای دهر وحشت
دیده ام ؎ چشم ترسیده است از جمعیت مژگان ها
(طالب کلیم ؎) بسکه می بیند زهاد دیوانگی ؎
دیدهٔ داغ جنون ترسیده است ؎ (واله ؎)
دیدهٔ بیدل چنان از چشم می ترسد کلیم ؎ چشم
داغ من ز مرهم آنچنان ترسیده است ؎
مؤلف عرض کند که معنی خوف کردن چشم از دیدن
هم توان گرفت (اردو) مشاہدے سے
آنکھ کا نفرت کرنا خوف کرنا ـ

ترش بقول بہار بفتحتین و بسکون دوم بضم معروف (سنجر کاشی ؎) رو ترش کرده اند
سوال بوسه و لب پیش داده ؎ داد شفا لو چو دندانم زآلو کند شد ؎ صاحب مؤید گوید که
چنانکه مزهٔ سرکه صاحب فدائی هم ذکر این کرده صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید که در کلام
صائب بسکون دوم هم مستعمل (؎) در جواب تلخ زادن ترش روئی می کند ؎ چون نشاید
در عهد این بی حاصلان سائل سفید ؎ مؤلف عرض کند که ترجمهٔ این در عربی حامض است
و این لغت فارسی زبان است بہر دو اعراب مذکور و صاحب غیاث هم بہر دو اعراب نوشته
(اردو) ترش بقول آصفیہ ـ فارسی کھٹا ـ حامض ـ

(الف) ترشابه
(ب) ترشاوه
الف و ب بقول ناصری بضم (۱) سماق را گویند
وآن معروف است که ازان آش پزند و خورند
وآن آش را تماج گویند صاحب رشیدی با بر
ب گوید که سماق است صاحب غیاث بر سماق
گوید که بالضم و تشدید میوهٔ باشد ترش مؤلف

عرض کند که صاحب محیط بر سماق هرچه نوشت
بالقلش بر ترشی کرده ایم و معاصرین عجم (۲)
میوه را گویند مثل آنکه آب ترش دارد همچون
لیمون و نارنج و امثال آن مخفی مباد که ب
مبدل الف است چنانکه آب آو (اردو)
الف و ب (۱) دیکھو ترشی (۲) ترشا یہ دکن
میں اُس میوے کو کہتے ہیں جو ترش ہو جیسے لیمو
نارنگی وغیرہ۔

تر شدن | بقول برہان (۱) کنایہ از اعراض
کردن و (۲) آزردہ گردیدن بسبب از رنجش
صاحب جامع بر معنی دوم قانع۔ صاحب
سروری در ملحقات گوید که معروف کنایہ از
اعراض شدن بسبب شرمندگی از ظرافت و مزاح
و امثال آن (شاہ طاہر دکنی) ترش شو و لاله چو
بید و تیغ دل بہ پرخش ہو زیر لب خندہ زند غنچہ
و نرگس چشم ہو صاحب ناصری در ملحقات
می فرماید که کنایہ از اعراض که بسبب شرمندگی
و مزاح روی دہد۔ صاحبان بحر و سراج و رشیدی
ہم زبانش و وارستہ بہ مجرد منفعل شدن قانع۔ مؤلف
عرض کند که (۳) بمعنی حقیقی است یعنی تر گشتن
در آب یا خوی و امثال آن و معنی دوم مجاز آن
و با تغیر وارستہ را لپسندی کنیم و معنی اول بیان
کردہ برہان لغو است که قوت تعریف ندا شت
و با لفاظے تعریف کرد که معنی خاص قائم شد۔
(اردو) (۱) اعراض کرنا (۲) آزردہ ہونا
شرمندہ ہونا (۳) بھیگنا۔ تر ہونا۔

تر شدن چشم | مصدر اصطلاحی۔ آب در
چشم آمدن از رنج و غیرہ۔ مؤلف عرض کند
که موافق قیاس است (ظہوری سے) تا نہ بیند
رہ و تر شد چشمش ہو دیدہ در راہ تو یا نتوان
کرد ہو (اردو) آبدیدہ ہونا۔ آنکھ میں پانی
آنا۔ دکن کا استعمال ہے۔

(الف) ترش رخسار | اصطلاح۔ الف
(ب) ترش رخسارہ | بقول بحر نا خوش

(۳) نام دو قسم میوه نیز. صاحب ناصری ذکر معنی اول کرده بنسبت معنی دوم گوید که این را ترش گیا هم خوانند. خان آرزو در سراج بذکر معنی اول فرماید که ترنک بهر دو فوقانی است وهی فرماید که تصحیف ترنک معلوم می شود که بجای تای دوم نون باشد بمعنی طائری و ذکر معنی دوم هم فرموده. صاحب محیط ذکر این بمعنی اول نکرده و از مجرد پرنده سبز رنگ حقیقتش ظاهر نمی شود و هم او بر ترتک هم ذکر پرنده سبز نکرده و بر ترشک گوید که انبه را گویند و ذکر انبه بجایش گذشت و خیال ما این است که معنی سوم متعلق به همین است و نسبت معنی دوم بر تحاض گوید که بیونانی طوطماق و اغریون و بفارسی ترشه و سرخ پای و حلیمون و بلغت شگابن ترشه داش و بهندی چوکا نامند و بزبان فرنگی لبستانی آن را اشلیه کیاتم و بری آن را اشلیه یاتم گویند بقول شیخ سرد و خشک در دوم و بقول بعضی سرد در اول و خشک در دوم و قسم ترش قابض تر و آنچه بسیار ترش نیست غذائیت زیاده دارد و این شبیه به کاسنی لبستانی است و تخم اقسام آن قاطع صفرا است ولیکن مضر به صدر و تعلیق آن بر بازوی چپ بالخاصیت مانع آبستن زن است و منافع بی شمار دارد (الخ) مؤلف عرض کند که در وجه تسمیه این کاف تصغیر یا لفظ مرکب است و انبه را هم ترشک گفتند که ترشی خفیف دارد (اردو) (۱) ایک سبز رنگ پرنده. نذکر جسکو فارسیون نے ترشک کہا ہے افسوس ہے کہ اسکی فرید تعریف معلوم نہ ہو سکی (۲) چوکا. دیکھو اشکیل حیشم. (۳) دیکھو انبہ۔

(الف) ترش کردن | استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت. مؤلف عرض کند که معنی حقیقی این ظاهر است و از سندش مصدر ---

(ب) ترش کردن رو | پیداست یعنی ناخوش شدن (سنجر کاشی سہ) رو ترش کرد از سوال بوسہ ولب پیش داد ٭ وا دشنام تو چون دندانم ز آلو کند شد ٭ (اردو) الف گفتگو نا ب ترش رو ہونا۔ ناراض ہونا ۔

ترش گیا | اصطلاح۔ بقول برہان گیاہی است ترش خصوصاً و ہر گیاہ ترش را توان گفت مؤلف خان آرزو در سراج بدون ہای ہوز آخرہ کم (ترش گیا) کردہ گوید کہ گیاہی است وغالباً ترشک و ترش گیا و ترشک یکی باشد مؤلف عرض کند کہ صاحب ناصری بر ترشک اشارۂ این کردہ کہ مرادف آنست و ما صراحت کامل ہمدرانجا کردہ ایم۔ نثرہ را گیاہ گفتن خبری دہد از ینکہ محققین بالا غور نکردہ اند مخفف ترش گیاہ است بحذف ہای ہوز آخرہ (اردو) دیکھو ترشک کے دوسرے معنے ۔

ترشہ | بقول برہان بضم اول و ثانی وفتح ثالث (۱) نام میوہ ایست و (۲) رستنی باشد کہ تخم آن را بہ عربی بزر الحماض و حب الرشاد خوانند و اگر قدری از آن تخم در خرقہ زن بر بازوی چپ ببندد با دام کہ با خود دارد آبستن نشود صاحب جامع ذکر معنی اول نسبت معنی دوم گوید کہ عرب آن را حماض گویند صاحب سروری بر میوۂ معروف قانع و گوید کہ ترشہ نیز نامند صاحب ناصری بہ نقل قول برہان می فرماید کہ ترشک را ہم بمعنی دوم می آید صاحب رشیدی بر ترشہ و ترشہ می فرماید کہ میوۂ معروف کہ بعربی حماض گویند مؤلف عرض کند کہ صاحب محیط آنچہ بر حماض نوشتہ ما ذکرش بر معنی دوم ترشک ساختہ کردہ ایم و تسامح صاحب جامع معلوم می شود کہ ترجمۂ این معنی اول حماض نوشت و آنچہ ہمہ محققین بر معنی اول نام میوہ نوشتہ اند مقصود شان از ہمان انبہ باشد کہ اشارۂ آن بہ معنی سوم ترشک گذشت و در وجہ تسمیۂ این تا

نسبت بالفظ ترش مرکب شده دیگر هیچ (اردو) (۱) دیکھو ابنه (۲) دیکھو ترشک کے دوسرے معنی

ترشیز بقول ناصری واند بضم اوّل وکسر سوم نام شهریست از بلاد خراسان مشتمل بر دیهات وقری وقصبات . پای تخت آن را سلطانیه گویند که حاکم نشین آنجاست سمت شرقی آن ارض اقدس ومشهد مقدس حضرت سلطان خراسان صلوات علیه است وجنوب آن ولایت تربت حیدریه سمت قبله آن ولایت طبس کیلک است وغربی آن پائین ولایت سبزوار شمال آن ولایت نشاپور است وشهر ترشیز واقعست در اواسط شهرهای معروف خراسان اتفاق عجبی است که قرب وبعد آن نسبت بهمه شهرهای تساوی دارد وقنوات ومیاه جاریه ودهات بسیار دارد وبسیار خوش آب وهواست میوجات آن ولایت بآن لطافت وخوبی بهیچ جای دیگر نیست چنان معلوم می شود که پادشاهان ایران آنجا را تختگاه کرده بودند وگشتاسب درانجا با زردشت ملاقات نموده وسرو کشمیری که درانجا کشته بود وگویند ترشیز از بناهای گشتاسب بن لهراسب است مؤلف عرض کند که وجه تسمیه این بوضوح نپیوست (اردو) ترشیز بلاد خراسان میں ایک مشهور شهر کا نام ہے . مذکر .

ترشینک بقول برهان بروزن گل چینک که فارسیان بلفظ ترش یا و نون نسبت با کاف تصغیر مرکب کرده همان ترشه و ترشک را نام رستنی باشد بوستانی که بعربی حماض گویند وتخم آن را تخم الحماض خوانند صاحب جامع می فرماید نهادند و باشاره این بقول ناصری ترشه که مرادف معنی دوم ترشه که گذشت خان آرزو کرده ایم وحقیقت این را بر ترشک نوشته ایم در سراج هم بر حماض قانع مؤلف عرض کند (اردو) دیکھو ترشک کے دوسرے معنی

ترصدا | بقول بهار و بحر دانند مرادف ترنغمه کسی که صدای سیراب داشته باشد (ملا طغرا سه) شده خطیب خوان بلبل ترصدا گرفته ز منقار در کف عصا مؤلف عرض کند که فارسیان در صفت صدا تر را آورده اند و کنایه باشد از آواز خوش دیگر هیچ و این قلب اضافت صدای تر و اسم فاعل ترکیبی هم (اردو) خوش آواز۔

ترغ | بقول برهان و جامع بضم اول و ثانی و سکون غین منقطه دار اسپی باشد سرخ رنگ که آن را کهر خوانند صاحب ناصری ذکر این بحواله برهان کرده گوید که در دیگر فرهنگ ها نیافتیم خان آرزو در سراج بنقل قول برهان گوید که در فرهنگها نیست اغلب که ترکی باشد و شهرت بقاف دارد و ظاهر الحجه اهل ایرانست مؤلف عرض کند که سبحان الله چه خوش تحقیق است برهان جامع را ندیده و می گوید که در فرهنگها نیست صاحب جامع محقق اهل زبان است و بقول صاحب لغات ترکی (توروق) لغت ترکی است بمعنی اسپ کمیت پس فارسیان این را مفرس کرده و واو دوم حذف و قاف را بغین معجمه بدل کردند چنانکه چپاق و چپاغ و آروق را آروغ انیست حقیقت این لغت که محقق نامور به پیرایه تحقیق اصل حقیقت را نرسیافت (اردو) کمیت دیکھو اور کے پہلے معنی۔

ترغانه | بقول جهانگیری بر وزن انداز (۱) غالب و صاحب حکم و سرکش و کسی که آن زور دارد غالبیت حکمها و سرکشی کند (۲) سرکشی کردن هم صاحبان جهانگیری و جامع و رشیدی و سروری و ناصری بر معنی اول قانع (مولوی معنوی سه) آن زمین که شهم بجا موشی و لیکن زمین که نوشی بگرفتم زمین شکر نوشی گرفتم خوی آن غمزه که کنند آگشت مخفیا و قد اجیبت ان اعرف بود

سپاہی جان نثار مشتاقان بر عنم نفس ترغازه ہا خان آرزو ہم در سراج بر معنی اول قناعت کرده
مؤلف عرض کند که مقصود برہان از معنی دوم سرکشی باشد که حاصل بالمصدر است از
(ترغازه کردن) طرز بیانش درست نیست و بایهمه و معنی اسم جامد فارسی زبان دانیم۔
(اردو) (۱) وہ شخص جو سرکشی کرے۔ سرکش (۲) سرکشی۔ مؤنث۔

(الف) **ترغاق** بقول برہان بفتح اول بر وزن چقماق پاس داشتن شبہا و خبردار بودن
و بضم اول ہم آمده۔ صاحب رشیدی این را مرادف ترغاک گوید که می آید و می فرماید که اگر این
لغت فارسی است پس قاف از استعمال متأخرین است چه قاف در اصل فرس نیامده۔
(ب) **ترغاک** بقولش بالضم پاسی که در شب دارند تا دزد دست نیابد (مطہر ۵)
سه درگه میمون تو در نوبت ترغاک ہا میران و جہان بر عدد ریگ براری ہا صاحب
سروری ذکر الف و ب ہر دو کرده صاحب جامع بر الف قانع۔ خان آرزو در سراج
بذکر الف گوید که ترکی باشد یا استعمال متأخرین عراق مؤلف عرض کند که الف لغت ترکی
نیست۔ لغات ترک ازین ساکت و ب اصل ہا اسم جامد فارسی زبان است و معاصرین
فرس و متأخرین بر سبیل تبدیل استعمال الف ہم عوض ب کرده اند چنانکه کنب و قنبد و تکم و تگم
و کسط و قسط و معنی ہر دو پاسبانی است (اردو) الف و ب پاسبانی۔ نگاہبانی حفاظت

ترغده بقول برہان و سروری و ناصری و سراج با دال ابجد بر وزن طبقچه (۱) گرفته شده
و ترنجیده و ہر عضوی و بندی و مفصلی که بسبب بر وسندی و آزار حرکت نتوان کرد گویند
ترغده شده است و بر وزن نخکده ہم آمده که بفتح ثالث باشد (منجیک ۵) زلس

کوب ازز .مانند یافت دشمنت به همه اعضای او گشته ترغده به صاحب جهانگیری بذکر معنی بالا
گوید که باو .ل مفتوح وثانی زده وغین مکسور (۲) نوعی از زردآلو صاحب جامع بذکر معنی اول گوید
که مرادف ت رغنده هم که بهمین معنی بزیادت نون می آید مؤلف عرض کند که ترکیدن وترقیدن بمعنی
شگاف شد .دن می آید وترکنده اسم فاعلش فارسیان استعمال اسم فاعلش را بحذف نون وتبدیل
کاف عربی .به غین معجمه کردند چنانکه کشکاو وغشکاو وتبدیل خفیف در معنی بر سبیل مجاز است و
نسبت معنی .با دوم صراحت کامل خواص وطبیعت بر لغت ترغش کنیم که بعد ازین می آید واز ینکه
زردآلوی .با پخته می ترکد بدین اسم خوانند (اردو) (۱) وه عضو جس مین درد هو. مذکر (۲)
دیکھو ترغ ن.

ترغش بقول برهان وجامع وناصری وسراج ورشیدی بکسر ثالث بروزن ورزش نوعی از
زردآلو مؤلف عرض کند که صاحب محیط هرچه بر زردآلو نوشته با نقلش بر آلوی زرد کرده ایم
واین اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) دیکھو آلوی زرد. مذکر.

ترغنده بقول جامع همان ترغده که گذشت ما خذ همه را انجا کرده ایم که آن مخفف این است
مؤلف عرض کند که ما اشارهٔ این با صراحت (اردو) دیکھو ترغده.

ترغوانه بقول برهان وجامع و(جهانگیری در ملحقات) بروزن بدگونوعی از بافتهٔ ابریشمی است
سرخ رنگ. خان آرزو در سراج بذکر قول محققین فرماید که ترغو بمعنی پارچهٔ سفت وباریک
گذشت واغلب که یکی ازین دو تصحیف باشد ولهذا صاحب رشیدی که جمیع لغات جهانگیری
آورده این را نه نوشته مؤلف عرض کند که مرکب یافته می شود از ترغ که اسپ کمیت را نام

است و واو نسبت چنانکہ ہندو ۔ اسم جامد فارسی قدیم است و تربو را ہیچ تعلق ازین ہیئت (اردو) ایک ریشمی لال رنگ کا کپڑا ۔ مذکر ۔

ترف بقول برہان و جہانگیری و سروری و ناصری بر وزن برف کشک سیاہ را گویند و آن را بعربی مصل و بہ ترکی قراقروت خوانند و کشک سفید و پنیر خشک را نیز (حکیم سوزنی سہ) تشبیب این قصیدہ بتر نقد ترف طعم ٭ مخلص بمدح او شدہ طعم ترف قند ٭ صاحب جامع گوید کہ ہمین است ترپ کہ بجایش گذشت (خاقانی سہ) ترف عاد و ترش نشود زانکہ بخت او ٭ گاو نیست تنگ شیر و لیکن لگد زنست ٭ مؤلف عرض کند کہ ما صراحت کامل این ترپ کردہ ایم و این مبدل آنست چنانکہ سپید و سفید (اردو) دیکھو ترپ ۔

ترفاس بقول برہان و ناصری و جامع واند بضم اول و سکون ثانی و فا بہ الف کشیدہ بسین بی نقطہ زدہ نوعی از کمانست و آنرا ہکل نیز گویند و آن رستنی باشد کہ از زیر خم ہا و جاہای نمناک روید صاحب محیط در ترفاش بہ شین معجمہ می فرماید کہ ہمان فطر است و در فطر گوید کہ بکسر فا و بضم نیز و بسکون طاء مہملہ و رای مہملہ بفارسی سمارغ و شما و کلاہ زمین و کلاہ باران و بسریانی فطر و برومی موکوطیس و بیونانی اونطرتیا و بعربی بنات الرعد و بہندی پہپھن و کہمبی و آن نباتی است کہ در زمین نمناک و عقب بارش در بعضی بلاد زمین منشق شدہ بر می آید و بشکل نصف بیضۂ مرغ کہ واژگون باشد بی برگ و گل انواع دارد ۔ ماکول آن سرد و رسوم گویند سرد در دوم ۔ محدث امراض شدید البرد مثل خدر و فالج و رعشہ و سکتہ ۔ جہت بیاض چشم و تقویت باصرہ بہ تجربہ بلیک نافع (الخ) مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است

ذکر این بر اکارس هم گذشت (اردو) دیکھو اکارس ۔

ترفان بقول برہان وجہانگیری وجامع ورشیدی وناصری ومؤید بروزن دربان مخفف ترزفان است که ترجمان وشخص زبان آور باشد مؤلف عرض کند که ترزفان مبدل ترزبان بجایش گذشت و با حقیقت معنی ترزبان بجایش نوشته ایم درینجا همین قدر کافی است که فارسیان در محاوره زای هوز را حذف کردند (اردو) دیکھو ترزبان ۔

ترفبا بقول برہان وسروری وناصری بفتح اول وسکون ثانی وثالث وبای ابجد بالف کشیده آشی را گویند که قاتق آن قراقروت باشد چه ترف بمعنی قراقروت و با بمعنی آش است مؤلف عرض کند که موافق قیاس هم باشد (اردو) وه آش جو قراقروت سے بنائی جاتی ہے ۔ مؤنث ۔

ترفروش اصطلاح ۔ بقول برہان وسراج کنایه از کسی است که بظاهر خوب و در باطن بد باشد صاحب جامع ذکر این بذیل تر کرده ۔ صاحبان سروری وجہانگیری و ناصری ذکر این در ملحقات کرده اند (حکیم سنائی ـــه) کم شنیدم چو تولت انبانی ٭ ترفروشی کو خشک جنبانی ٭ مؤلف عرض کند که موافق قیاس اسم فاعل ترکیبی است (اردو) گندم نما جو فروش بقول صاحب آصفیه ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ وه شخص جو اپنے آپ یا کسی چیز کو ظاہری ٹیپ ٹاپ سے رنگینے اور درحقیقت ویسا نہ ہو ۔ مکار ۔ فریبی ۔ دغاباز ۔ عیار ۔ چالاک ۔ دھوکے باز ۔

ترفنج بقول برہان وجہانگیری وجامع وسروری وناصری وسراج بفتح اول بروزن شطرنج راه باریک و دشوار را گویند (شیخ روزبہان ـــه) ره دوزخ خوش بنغز و وسیع است پاره [illegible]

پہن و دشوار و ترفنج ہا مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و بس و حالا بر زبان معاصرین عجم مستعمل نیست (اردو) نازک راستہ۔ تنگ راستہ۔ دشوار گزار راستہ۔ مذکر۔

(الف) ترفند	بقول برہان الف بر وزن فرزند و ب بر وزن شرمندہ بمعنی (۱) محال
(ب) ترفندہ	و بیہودہ و دروغ و تزویر و مکر و حیلہ و بذیل ب گوید کہ بجای حرف ثالث

قاف ہم بنظر آمدہ و (۲) بمعنی ترس و بیم ہم (حکیم سنائی ۵) تر دمن قبلہ دوست عقل و ہوا کہ ہرچہ زین دو بردن ہمہ ترفند ہا صاحبان جہانگیری و جامع و رشیدی و سروری بر معنی اول قانع صاحب ناصری ذکر معنی اول الف کردہ می فرماید کہ بکاف عوض فا ہم می آید خان آرزو بذکر ہر دو معنی اول گوید کہ ظاہرا ترفند بمعنی تزویر است و ترکند بکاف بمعنی بیہودہ و ہرزہ مؤلف عرض کند کہ این تفریق در معانی غیر موجہ اصل این (ترقندہ) بہ قاف و ہای ہوز در آخر اسم فاعل مصدر ترقیدن است کہ می آید و ب مبدلش کہ قاف بہ فا بدل شود چنانکہ چماق و چماف و آنچہ بجای معجمہ اول گذشت ہم مبدلش چنانکہ برق و برغ و آنچہ بکاف اول می آید ہم مبدل آن چنانکہ باق و باک و الف مخفف ب و معنی اول مجاز باشد از معنی حقیقی ترکندہ نسبت معنی دوم ب مشتاق سند استعمال می باشیم۔ غالب دہلوی در قاطع برہان گوید کہ ترفند بفا بمعنی سخن پاک بی اصل است باقی ہمہ لغو۔ صاحب قاطع القاطع جواب ترکی بہ ترکی دہد ما ہم تائیدش کنیم کہ نظر باتفاق ہمہ محققین در معنی اول الف و ب خصوصا باعتبار محققین اہل زبان در صحت لفظ کلامی نیست و فضولی غالب در اعتراض است (اردو) الف (۱) بیہودہ جھوٹ (مکر حیلہ۔ مذکر) (ب) (۱) دیکھو ترفند (۲) ڈر۔ خوف۔ مذکر۔

ترقینہ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و جامع و ناصری و سراج بر وزن شکنینہ آتشی را گویند کہ قاق آن را قراقروت کردہ باشند (مولوی معنوی سے) من ہست ابد باشیم ہدہست از باغ رز تو من لقمہ جان خورم لقمہ ترقینہ کو مؤلف عرض کند کہ آش قراقروت است و پس مرکب از ترف کہ مبدل ترب است و یا و نون و ہای نسبت (اردو) قراقروت سے بنائی ہوئی آش مؤنث۔

ترقانیدن بقول بحر بتحقیق متعدی ترقیدن کہ می آید (کامل التصریف) و مضارعش ترقاند مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و صراحت ماخذ بہ ترقیدن می آید (اردو) دیکھو ترقیدن سے اس کا متعدی ہے۔

ترقندہ بقول برہان بر وزن شرمندہ مرادف معنی اول ترفندہ کہ بہ فا گذشت مؤلف عرض کند کہ صراحت ماخذ این ہم در انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو ترفندہ کے پہلے معنی۔

(الف) **ترقہ** بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار یعنی (۱) آتشبازی خاص کہ آواز مثل تفنگ کند و ہم او بر ------

(ب) **ترقہ انداختن** گوید کہ (۱) آتش دادن بہ ترقہ (۲) شور و غل کردن صاحب بول چال بحوالہ معاصرین بحجم بذکر معنی بالا گوید کہ الف (۲) یعنی چیزی کہ از فلز است بشکل کلاہ کوچک سازند و بر بالای دستہ تفنگ بجای خاص کہ برای او معین است می نہند و چون ضرب تفنگ بر او افتد آتش از و داخل در وہ بندوق سر شود مؤلف عرض کند کہ این را در اردو (بندوق کی ٹوپی) خوانند والف اسم جامد فارسی جدید است اصل این تراقہ بود مرکب از تراق و ہای نسبت

الف حذف شده ترقه ماند (اردو) الف (۱) پٹاخا بقول آصفیہ اردو۔ اسم مذکر پٹرا کا ایک قسم کی آتشبازی (۲) بندوق کی ٹوپی (ب) پٹاخا چھوڑنا (۲) شور و غل کرنا۔

ترقی | بقول بہار و انند بلند شدن۔ می فرمایند کہ بالفظ خواستن و دادن و کردن مستعمل و معکوس و داشتن از صفات اوست۔ مؤلف عرض کند کہ لغت عربیست بہ تشدید قاف و بقول منتخب بالا بر شدن فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر با مصادر و ترکیب فارسی می کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) ترقی۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ بلندی برتری۔ مؤنث۔

ترقی خواستن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی کشایش و بلندی خواستن است (تاثیر اصفہانی ؎) دل عاشق ترقی در دو جا عشق می خواہد ز عقیق تا امید نیکنامی از نگین دارد (اردو) ترقی چاہنا۔

ترقی دادن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بلند کردن و فزون کردن۔ (ایما اصفہانی ؎) کی ترقی می تواند داد احوال مرا چرخ می برد بالا سپہر دون ہمی سال مرا و (اردو) ترقی دینا۔ بلند کرنا۔ زیادہ کرنا۔

(الف) ترقی واریدن | استعمال۔ صاحب
(ب) ترقی داشتن | آصفی ذکر ہر دو کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بحالت ترقی بودن و قریب است بمعنی ترقی کردن (تاثیر ؎) گہر را در صدف نشو و نما تاثیر می باشد اگر دارد ترقی پاک طینت در وطن دارد ہ مخفی مبادا کہ سند بالا متعلق بہ مصدر واریدن است از اینجاست کہ الف را قائم کرده ایم و حقیقت واریدن بجای

خود فش عرض کنیم (اردو) حالت ترقی مین ہونا۔ ترقی کرنا۔

ترقیدن | بقول بحر بفتحتین از ہم جدا شدن و چاک گردیدن۔ می فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این (ترقد) صاحب مواد ذیل ترکیدن ذکر این کردہ گوید کہ بمعنی شق شدن است مؤلف عرض کند کہ تراک بمعنی آواز شکستن یا شگافتہ شدن چیزی بجائش گذشت و طراق مترادف آن بہ فارسیان طراق را بہ تبدیل طای حطی بہ فوقانی تراق کردہ چنانکہ بطباق واحد او و بحذف الف اسم مصدر این قرار دادند و لفظ دن علامت مصدر جعلی ترکیب یائی معروف و علامت مصدر دن را مصدر ساختند (ترقیدن پوست بدن) و (ترقیدن زبان) بر خود است کہ صاحب اکبر اعظم ذکرش کردہ ترکیدن را هم این امراض از همین مصدر است (اردو) ترکنا۔ چاک ہونا۔

ترقی کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی بلندی حاصل کردن (فدائی شیرازی سہ) فلک سرسبزیت از سازد مرید بید مجنون شد۔ کہ ہر بار ترقی می کند سر بزمین دارد (اردو) ترقی کرنا۔

ترقی معکوس | اصطلاح۔ بہار ذکر این بذیل ترقی کردہ گوید کہ معکوس از صفات ترقی است مؤلف عرض کند کہ این محاورہ معاصرین عجم است بجواب کسی زنند کہ عوض ترقی تنزل پذیرد (اردو) ترقی معکوس۔ دکن مین اُس تنزل کو کہتے ہین جو ترقی کے پیرایہ مین ظاہر ہو مثلاً زید کو عہدے کی ترقی ملی اور تنخواہ مین ترقی ہوئی لیکن اس ترقی سے اس کا مرتبہ کم ہوگیا یا اور کوئی نقصان پہنچا تو کہتے ہین ہوا یہ تو ترقی معکوس ہے یعنی تنزل ہے۔

ترقی واثرون اصطلاح - جہانگیر ذکر این کرده است گذشت معاصرین عجم این را ہم بر زبان دارند و صراحت کامل بر ترقی معکوس گذشت ترقی کرده گوید که واثرون از صفات اوست مؤلف عرض کند که این مرادف ترقی معکوس (اردو) دیکھو ترقی معکوس ۔

ترک بقول برہان بفتح اوّل و ثانی و سکون کاف (۱) خندقی را گویند که بر دور حصار و باغ و قلعه و امثال آن بکنند و (۲) نام رودخانه ایست نزدیک بدربند شیروان و (۳) حلوائی از قند و نشاسته و تخم ریحان پزند و (۴) دختر بکر و دوشیزه و (۵) صدای رعد و (۶) آوازی که از شکستن و ترکیدن چیزی آید و (۷) رخنه و تراک باشد و (۸) مصغّر تر هم که نقیض خشک است و (۹) بسکون ثانی کلاه خود باشد یعنی کلاه آهنی که در روزهای جنگ بر سر نهند و بعربی مغفر خوانند و (۱۰) تختها و سوزهای کلاه و خیمه و امثال آن و (۱۱) گذاشتن و گذشتن و ترک دادن و خلاصی از تعلقات جسمانی و خواهش نفسانی گشتن از ماسوی الله بجذبات حقانی و فرماید که باین معنی عربی است و (۱۲) نام قصبه ایست از مضافات آذربایجان و بضمّ اوّل و سکون ثانی (۱۳) معروف است که نقیض تازیک باشد و گویند ترکان از اولاد یافث بن نوح اند و (۱۴) ولایت ترکستان را ہم بطریق مجاز ترک گویند و (۱۵) کنایه از مطلق معشوق و غلام (خواجه عبید لویکی ؎) قدرت لتست باغبان ربیع زنیش مرزعی ؂ فیض سحر سبع را ساخته گرذاو ترک ؂ (فردوسی ؎) مناره برآزم بشمشیر و گنج ؂ ز پیشان ناکس بنیام برنج ؂ چو باشد مناره به پیش ترک ؂ بزرگان ترکان ستانند چک ؂ (اطعمه ؎) تخم ریحان این ترک تر دست ؂ از دلم غصه خط دلبر ؂ (فردوسی ؎) یکی تیغ زد بر سر ترک او ؂ که از

ترک جان گفت و جان ترک او ۱۲ (کلامی اصفهانی ۱۰۶۱ھ) خیمۀ نه ترک گردون سائبان جاه تست
کو قطب‌ها بهر طرف چون میخ و گوهر چون طناب ۱۲ (میر رضی ارتیمانی ۱۰۳۷ھ) در کلاه فقر می‌باید
سه ترک ۱۲ ترک دنیا ترک دین و ترک سر ۱۲ (استاد دقیقی ۳۴۱ھ) اکنون فکنده بینی از ترک تا بمین
کو یکچند کاه زیر پی آهوان سمن ۱۲ (حافظ ۷۹۱ھ) اگر آن ترک شیرازی بدست آرد دل ما را ۱۲
بخال هندوش بخشم سمرقند و بخارا را ۱۲ صاحب جهانگیری ذکر معنی اوّل تا چهارم و نهم و دهم
و دوازدهم کرده صاحب جامع معنی اوّل تا هفتم و نهم و دهم و دوازدهم تا پانزدهم نوشته
صاحب رشیدی ذکر اکثر معانی کرده معنی پنجم تا هشتم و معنی یازدهم را ترک کرده صاحب سروری
معنی سوم و نهم و دهم و یازدهم و سیزدهم و چاردهم و پانزدهم را نوشته صاحب ناصری
معنی پنجم تا هشتم و معنی یازدهم و چاردهم را ترک فرموده خان آرزو در سراج معنی هشتم و یازدهم
را ترک کرده و در چراغ هدایت می‌فرماید که (۱۹) مجازاً بمعنی آنچه در کتاب از سهو مانده باشد و بر
کنار صفحه نویسند (تاثیر ۱۱۲۹ھ) گم گشته زندگی دهنش همچو میانش ۱۲ ترکیست از آن مصحف رخساره
دلهانش ۱۲ صاحب مؤید بذکر بعض معانی گوید که در دستور بمعنی پرکاله کلیم آمده. که مرادش از
معنی دهم است نه چیزی دیگر. بهار بذکر معنی یازدهم گوید که بالفظ دادن و کردن و گرفتن و
گفتن مستعمل صاحب رهنما بحواله سفرنامۀ ناصرالدین شاه قاچار بمعنی هفتم قانع و صاحب [illegible]
بحواله معاصرین عجم همزبانش مؤلف عرض کند که معنی هفتم بر تراک هم گذشت و ما بهمه معانی
این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و در معنی هشتم کاف تصغیر است و از معنی دهم پاره‌های
پارچه کلاه و خیمه باشد که آن را باهم دوخته کلاه و خیمه و امثال آن درست کنند و معنی

نہم و پانزدہم لغت عربست و استعمال این با مصادر فارسی در ملحقات می آید و معنی سیزدہم اصل
است گویند کہ ترک نام ابن یافث بن نوح است کہ سلسلۂ ترکان باو می رسد از ینجاست کہ
نام این قوم ترک شد و معنی چہاردہم مجاز آن و معنی پانزدہم ہم مجاز باشد کہ حسن ترکان معروف
(س ع) سعدیا روز ازل حسن بہ ترکان دادند و معنی شانزدہم نہ آنست کہ خان آرزو ازسند
تاثیر پیدا کرد بلکہ از ہمان سند ترک بمعنی مقامی در کتاب کہ بذریعۂ پارچۂ کاغذ درمیان کتاب
وقت مشاہدہ برای نشان مقام می دارند و باز از انجا دور کنند گویا عدم و وجود آن در کتاب
یکسان است و تاثیر ہمین را با دہن یار تشبیہ دادہ اگر خان آرزو معنی شعر را بہ نزاکت شاعری
می فہمید در تعریف معنی شانزدہم غلطی نمی کرد (اردو) (۱) خندق۔ مؤنث (۲) ترک ایک
ندی کا نام ہے جو متصل شروان واقع ہے۔ مؤنث (۳) ایک خاص قسم کے حلوا کو فارسیوں
نے ترک کہا ہے۔ مذکر (۴) باکرہ عورت۔ مؤنث (۵) بجلی کی کڑک۔ مؤنث (۶) ہر چیز کے
ٹوٹنے کی آواز۔ مؤنث (۷) دیکھو تڑاک کے پہلے معنے (۸) وہ چیز جس میں خفیف تڑی ہو۔ مؤنث
(۹) خود۔ دیکھو بیضۂ فولاد (۱۰) ٹوپی یا ڈیرے کے وہ ٹکڑے جن کو ملا کر سینے سے ٹوپی یا خیمہ
تیار ہو جاتا ہے۔ مذکر (۱۱) ترک۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ واگذاشت۔ فروگذاشت
دست برداری۔ چھوڑنا کا حاصل بالمصدر (۱۲) ایک قصبہ کا نام ترک ہے جو میانہ فارس
آذربائیجان میں واقع ہے۔ مذکر (۱۳) قوم ترک۔ مؤنث (۱۴) ترکستان۔ مذکر (۱۵) معشوق۔ مذکر
(۱۶) وہ مقام جہاں اوراق کتاب میں ایک پرچہ کاغذ کا لگا کے ذریعہ پڑھنے کے وقت قائم
کرتے ہیں اور بعد ضرورت وہ پرچہ نکال لیتے ہیں۔ مذکر۔

ترکاری بقول بہار بمعنی ارداوتر طیب صاحب بحر عجم فرماید که از دیاد ترتیب است مؤلف عرض کند که مرکب است از ترہ کار و یای مصدری و کنایہ ایست موافق قیاس و بخیال ما معنی این ترکیب رسانی است و تعریف بیان کردہ بہار بہتر از صاحب بحر عجم است که از تسامح راہ یافته (ملا طغرا سے) ز ترکاری نکہت بید مشک ٭ بتنگ در دماغ گل و لالہ خشک (اردو) بر وقت رسانی۔ مونث۔ بہر کرنے کا حاصل بالمصدر

ترک اشقر اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان و بحر و (مؤید بحوالہ قنیہ) کنایه از کوکب مریخ است مؤلف عرض کند که بالضم و مرکب توصیفی باشد۔ (اردو) مریخ۔ مذکر۔ دیکھو اختر مریخ۔

ترکان چرخ بقول برہان و بحر و مؤید و بہار و جامع و سراج کنایه از سبعه سیارہ که زحل و مشتری و مریخ و آفتاب و زہرہ و عطارد و ماہ است مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است و ترک بمعنی آخر اوست و معنی لفظی این محبوبان چرخ توان گرفت (اردو) سبعہ سیارہ۔ دیکھو انجم گردون پیما۔

ترکانی بقول برہان و جہانگیری و جامع و سروری و ناصری و رشیدی و سراج بر وزن قربانی بالاپوشی را گویند از جنس فرجی که زنان ترک می پوشند (شرف شفروہ سے) چون رفت خبر سوی ملک شاہ ٭ حالی ز طرب کفن بہ بخشید ٭ ترکان بموافقت در آمد ٭ ترکانی پیرہن بہ بخشید ٭ مؤلف عرض کند که یای نسبت بمعنی منسوب بہ ترکان است و کنایه از ملبوس خاص (اردو) ترکانی اس بالا پوش کا نام ہے جو ترک عورتیں پہنا کرتی ہیں۔ مونث

ترکانیدن بالفتح۔ بقول بحر متعدی ترکیدن می فرماید که کامل التصریف است و مضارع این ترکاند مؤلف عرض کند که موافق قیاس و صراحت ماخذ این بر ترکیدن می آید (اردو)

ترکانا ترکنا کا متعدی۔ دیکھو ترکیدن۔

ترک بدخو | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ مظہر العجائب از اسمای محبوب۔ مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است وموافق قیاس کہ محبوبان بدخو باشند (اردو) محبوب بدخو۔

ترکتاز | بقول جہانگیری وناصری بہ اوّل مضموم (۱) تاخت آوردن بہ بی خبری وبیک ناگاہ بر سبیل تاراج وغارت۔ صاحب سروری ذکر معنی بالا گوید کہ بمعنی جولان نیز۔ صاحب رشیدی می فرماید کہ بمعنی تاخت بی خبر است۔ وہم او بجای دیگر گوید کہ (۲) بمعنی غارتگر است۔ خان آرزو در سراج می طراز کہ بمعنی تاخت ترکان باشد وبمجاز بمعنی مطلق تاخت مستعمل۔ وبحوالہ رشیدی ذکر معنی دوم کردہ گوید کہ مشہور بمعنی اوّل است۔ بہار ذکر معنی اوّل می فرماید کہ بلفظ آوردن وبردن وداشتن وزدن وکردن مستعمل۔ صاحب انند نقل نگارش۔ مؤلف عرض کند کہ با اتفاق داریم با سخن خان آرزو ورشیدی کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی دوم وبمعنی اوّل مقلوب اضافت تاز ترک (ظہوری ؎) غمزہ در اقلیم جان بیدلان کرد آنچہ کرد ؎ این زمان از زخم ترک ترکتازش نازکست ؎ (اردو) (۱) دیکھو تاخت (۲) غارتگر۔

ترکتاز زدن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف عرض کند کہ بمعنی نشدن ترکتاز است یعنی واقع نشدن تاخت (واصف بخاری ؎) ترکتاز الم وشام غم وصبح طرب ؎ آرمیدست و رمیدست و رمیدست امروز ؎ (اردو) تاخت واقع نہ ہونا۔

ترکتاز آوردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف عرض کند کہ بمعنی تاخت آوردن است (طالب آملی ؎) سپہدار تمنش در سینہ ہم زان ترکتاز آرد ؎ کہ تسخیر بلاد آہنین لشکر پیایان را ؎

(اردو) دیکھو تاختن کے تیسرے معنے ۔
ترکتاز برداشتن مصدر اصطلاحی صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که بمعنی برپا کردن ترکتاز و تاختن بمعنی
سومش (سالک قزوینی ؎) عشق چون ترکتاز
بر دارد ✱ پی سوار ند آسمان فرسان ✱ بمعنی مهیا
کرسند بالا متعلق بمصدر برپا داریدن است
و (برپا داریدن) مرادف برداشتن بجایش می آید که
ضرورت حافظه مصدر انجا کنیم (اردو) دیکھو
تاختن کے تیسرے معنے ۔
ترکتاز بردن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که بمعنی ترکتاز کردن است مرادف معنی سوم تاختن
(قاسمی گونابادی ؎) بلاد عجم را شدم چاره
ساز ✱ بر بزم عرب ها می برم ترکتاز ✱ (اردو)
دیکھو تاختن کے تیسرے معنے ۔
ترکتاز زدن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که مرادف ترکتاز کردن و بمعنی سوم تاختن ۔
(مخلص کاشی ؎) قربان آن زمان که نگاهش
به تیغ ناز ✱ بر قلب عاشقان زند از عشوه ترکتاز ✱
(اردو) دیکھو تاختن کے تیسرے معنے ۔
ترکتاز کردن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت و صاحب سروری
در ملحقات گوید که بمعنی تاخت کردن باشد
(صادق شیرازی ؎) عبیر آموده دیدم جیب
و دامان گل و سنبل ✱ صبا خوش ترکتازی کرده
است امروز بر رویت ✱ مؤلف عرض
کند که موافق قیاس است (اردو) دیکھو
تاختن کے تیسرے معنے ۔
ترکتازی بقول برهان و جامع بر وزن
مرغبازی (۱) تاخت آوردن بشتاب و تعجیل
و بی خبری و ناگاه بر سبیل تاراج و غارت و (۲)
بمعنی جولان کردن هم ۔ خان آرزو و سراج

گوید کہ بمعنی غارت گری است. بہار این را فراموش
ترکتاز گوید و صاحب بحر ہمزبان او. مؤلف
عرض کند کہ ترکتاز بمعنی غارت و غارتگر است
و این زیادت یای مصدری بمعنی غارتگری
این است حقیقت معنی باعتبار لفظ و سند این در
ملحقات می آید فارسیان در استعمال فرق ہر دو نکردہ اند
و ہر دو را مرادف یکدیگر دانند. معنی دوم مجاز
باشد یعنی حاصل بالمصدر (اردو) (۱) غارت
گری. مؤنث (۲) جولانی. مؤنث۔

ترکتازی آموختن — استعمال. صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت. مؤلف
عرض کند کہ تعلیم غارتگری حاصل کردن باشد
(شرف اصفہانی ؏) سر زلفت بہ یغما برد
دلہا ہ سیاست ترکتازی از کہ آموختہ ہ
(اردو) غارتگری سیکھنا. غارت گری
کی تعلیم پانا۔

ترکتازی کردن — استعمال. صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت. مؤلف
عرض کند کہ غارتگری کردن است و تاختن
و تاراج آوردن (ظہوری ؏) غمزہ شب
باز ترکتازی کردہ ہ عجز را عشق چارہ سازی
کردہ ہ (اردو) غارتگری کرنا. دیکھو تاختن
کے تیسرے معنی۔

ترک جفا گیر — اصطلاح. بقول انند بحوالہ
مظہر العجائب نام محبوب است. مؤلف عرض
کند کہ موافق قیاس و مرکب توصیفی ولیکن کہنا
خوب نیست تسامح صاحب انند می نماید کہ (ترک
جفاگر) را (ترک جفا گیر) نوشت و معاصرین
عجم با او اتفاق دارند (اردو) معشوق. مذکر۔

ترک جوش — اصطلاح. بقول برہان و جہانگیری
و ناصری و سراج با جیم بر وزن سرخ پوش
بمعنی گوشت نیم پختہ. صاحب بحر گوید کہ
معمول ترکان است (مولوی معنوی ؏)
ترک جوشی کردہ ام من نیم خام ہ از حکیم غزنوی

(اردو) دیکھو تاختن کے تیسرے معنے۔

ترکتاز برداشتن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض می کند کہ بمعنی برپا کردن ترکتاز و تاختن بمعنی سوم (سالک قزوینی ؎) عشق چون ترکتاز بردارد بے کسی ہوار بہ آسمان فرسان ٭ نخمی مباد کہ شہ بالا استعلق بمعنی برداریدن است و (برداریدن) مرادف برداشتن بجایش می آید کہ صراحت ماخذ مصدر انجا کنیم (اردو) دیکھو تاختن کے تیسرے معنے۔

ترکتاز بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی ترکتاز کردن است مرادف معنی سوم تاختن (قاسمی گونابادی ؎) بابا دعجم راشدہ چارہ سازند ٭ بہ بزم عرب می برم ترکتاز ٭ (اردو) دیکھو تاختن کے تیسرے معنے۔

ترکتاز زدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف ترکتاز کردن و بمعنی سوم تاختن۔ (مخلص کاشی ؎) قربان آن زمان کہ نگاہش بہ تیغ ناز ٭ بر قلب عاشقان ز ادا ز عشوہ ترکتاز (اردو) دیکھو تاختن کے تیسرے معنے۔

ترکتاز کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و صاحب سروری کہ در ملحقات گوید کہ بمعنی تاخت کردن باشد (صادق شیرازی ؎) عبیر آمودہ دیدم جیب و دامان گل و سنبل ٭ صبا خوش ترکتازی کردہ است امروز بر رویت ٭ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دیکھو تاختن کے تیسرے معنے۔

ترکتازی بقول برہان و جامع بر وزن مرغبازی (۱) تاخت آوردن بشتاب و تعجیل و بی خبری و ناگاہ بر سبیل تاراج و غارت و (۲) بمعنی جولان کردن ہم۔ خان آرزو در سراج

گوید کہ بمعنی غارت گری است۔ بہار این را مرادف ترکتاز گوید و صاحب بحر ہمزبان او۔ مؤلف عرض کند کہ ترکتاز بمعنی غارت و غارت گر است و این بزیادت یای مصدری بمعنی غارت گری است حقیقت معنی باعتبار لفظ و سند این در ملحقات می آید فارسیان در استعمال فرق ہر دو نکردہ اند و ہر دو را مرادف یکدیگر دانند۔ معنی دوم مجاز باشد یعنی حاصل بالمصدر (اردو) (۱) غارت گری۔ مؤنث (۲) جولانی۔ مؤنث۔

ترکتازی آموختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف عرض کند کہ تعلیم غارتگری حاصل کردن باشد (شرف اصفہانی ؒ) سر زلفت بیغما برد دلہا ؛ سیاست ترکتازی از کہ آموختہ ؛۔ (اردو) غارتگری سیکھنا۔ غارت گری کی تعلیم پانا۔

ترکتازی کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف عرض کند کہ غارتگری کردن است و تاخت و تاراج آوردن (ظہوری ؒ) غمزہ شب باز ترکتازی کردہ ؛ عجز راعشق چارہ سازی کردہ ؛ (اردو) غارتگری کرنا۔ دیکھو تاختن کے تیسرے معنے۔

ترک جفاگیر اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ مظہر العجائب نام محبوب است۔ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس و مرکب توصیفی ولیکن کنایۂ خوب نیست لیکن صاحب انند می نماید کہ (ترک جفاگر) را (ترک جفاگیر) نوشت و معاصرین عجم با او اتفاق دارند (اردو) معشوق۔ مذکر۔

ترک جوش اصطلاح۔ بقول برہان و جہانگیری و ناصری و سراج با جیم بر وزن سرخ پوش بمعنی گوشت نیم پختہ۔ صاحب بحر گوید کہ معمول ترکان است (مولوی معنوی ؒ) ترک جوشی کردہ ام من نیم خام ؛ از حکیم غزنوی

بشنو تمام پچ صاحبان سروری و جهانگیری هم
و ملحقات آورده اند مؤلف عرض کند که
کنایه ایست موافق قیاس و اسم مفعول ترکیبی
(اردو) نیم پخته گوشت۔ مذکر۔

ترک چرخ | اصطلاح۔ بقول بحر مریخ۔
مؤلف عرض کند که ترکان چرخ بمعنی
سیاره ها پیش گذشت و این تخصیص بامریخ
خلاف قیاس نیست ولیکن غیر از بحر دیگری ذکر
این نکرد و ترک فلک بمعنی مریخ و آفتاب
می آید (اردو) مریخ۔ مذکر۔ دیکھو اختر تخمین۔

ترک چین | اصطلاح۔ بقول برهان و جامع
و بحر و رشیدی و سراج و بهار و مؤید کنایه از
آفتاب عالمتاب مؤلف عرض کند که
کنایه لطیف می نماید حیف است که سند استعمال
پیش نشد مرکب اضافی است و باعتبار صاحب
جامع که محقق زبان خود است این را باید داد حکم
(اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنی۔

ترک حصاری | اصطلاح۔ بقول برهان و
جامع و بحر و (جهانگیری در ملحقات) و سراج و بهار
و انند بکسر ثالث و حای بی نقطه (۱) کنایه از
ماه و (۲) آفتاب را نیز گویند مؤلف عرض کند
که مرکب توصیفی است و از انجا که آفتاب و ماه هر
دو در خود حصاری می گشتند بدین کنایه موسوم کرده اند
(اردو) (۱) دیکھو آفتاب کے دوسرے
معنی (۲) چاند۔ مذکر۔ دیکھو آیت ایام۔

ترک خرگاهی | اصطلاح۔ بقول بهار کنایه
از معشوق ازین روی که کار ترکان یعنی سپاهیان
نیزه بازی و تیراندازی در میدان جنگ است
و محبوبان آن سپاهیان اند که به تیر مژه و کمان
ابرو و شمشیر غمزه با شیفته خود در میان خرگاه
جنگ می اندازند و قتل و بسته می شوند (خواجه
نظامی سه) در ان ترک خرگاهی آورده دست
با سلاح نقابش ندهد رخ بشکست پچ مؤلف
عرض کند که موافق قیاس و صاحبان بحر و انند

ہم اتفاق دارند ظاہراً مرکب توصیفی است (اردو)
معشوق۔ مذکر۔

ترک خطائی اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ
مظہر العجائب کنایہ از معشوق است مؤلف
عرض کند کہ مرکب توصیفی است (اردو)
معشوق۔ مذکر۔

ترک خوردہ اصطلاح۔ صاحب رہنمای
سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ بالفتح بمعنی
دریدہ شدہ مؤلف عرض کند کہ این اصطلاح
جدید معاصرین عجم است کہ از قیاس کم کار گیرند
و از ینکہ برای تبرک پارۂ از کاغذی دارند تبرک
خوردہ را بدین معنی استعمال کردند و جا دارد
کہ بمعنی لفظی جدا کردہ شدہ ہم گیریم کہ تائید کنایہ
می کند (اردو) پھٹا ہوا۔

ترک دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بمعنی
ترک کردن است صاحب آصفی ذکر این کردہ
از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ اتفاق داریم
با صاحب بحر (صائب ؎) نشست شعلۂ آہ از
بلبلان صائب ہو برای خاطر گل ترک آہ و نالہ شد
(اردو) ترک کرنا۔ چھوڑ دینا۔

ترک دلستان اصطلاح۔ بقول انند بالضم
و کسر دال مہملہ کنایہ از معشوق مؤلف عرض کند
کہ مرکب توصیفی است و دلستان اسم فاعل ترکیبی
بصفت ترک (اردو) معشوق۔ مذکر۔

ترک دلکش اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ
مظہر العجائب بالضم کنایہ از معشوق مؤلف
عرض کند کہ از قبیل (ترک دلستان) است
موافق قیاس (اردو) معشوق۔ مذکر۔

ترکردن استعمال۔ صاحب آصفی گوید کہ (۱)
بمعنی سرشتن چیزی بچیزی نیز مؤلف عرض کند
کہ (۲) بمعنی حقیقی تری رسانیدن بچیزی (سلمان
ساوجی ؎) آندم کہ باد صبح بر زلف گذر کند
مشک ختن بخون جگر چہرہ تر کند ہو برای معنی اول
مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) (۱) کسی چیز

کسی چیز کے ساتھ ملا کر گوندھنا (۲) بھگونا۔

(۴۹۸۲) **ترکردن بجیحون** مصدر اصطلاحی یعنی آب در جوی آوردن است وخصوصیت با جیحون نیست بلکہ با جوی و نہر و امثال آن ہم استعمال توان کرد (ظہوری ے) بر لب خشک ما جوی نشد می پاگر بہ ترکرده نیل و جیحون را مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) ندی یا نالہ یا نہر میں پانی لانا۔

(۴۹۸۴) **ترکردن چیزی در کاری** مصدر اصطلاحی یعنی استعمال کردن و شریک کردنش مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ے) خواست شیرین ترکند در کار زہر نوشیش را چشنق اول شور بختان را اصلاحی نوش زد (اردو) شریک کرنا استعمال کرنا کسی چیز کو کسی چیز میں۔

ترکردن زبان مصدر اصطلاحی بقول بحر (بیہ بان در ملحقات) (۱) کنایہ از سخت

درشت گفتن و (۲) لقمہ در دہان گذاشتن مؤلف عرض کند کہ در معنی اول از تر الووگی مراد است و در معنی دوم معنی حقیقی (اردو) (۱) سخت سست کہنا (۲) لقمہ منہ میں لینا۔

(۴۹۸۳) **ترکردن لب** مصدر اصطلاحی یعنی خوردن چیزی از مائعات مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ے) لب تر نمی کند لبش آن فرشتہ خو پاتا از دل برشتہ کبابش نمی دہند (اردو) لب تر کرنا پینا۔

ترک روز اصطلاح بقول سروری در ملحقات کنایہ از آفتاب (شیخ عطار ے) ترک روز آمد ابا زرین سپر پاہندوی شب را بتیغ افگند سر مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس و مرکب اضافی است (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔

ترک روستایان اصطلاح بقول بحر و برہان و جامع کنایہ از سیر پیاز است

کہ بعربی ثوم و فوم خوانند۔ صاحب محیط ذکر این
نکردہ و سراج گوید کہ اسم فارسی است و بلغت
ژند و پاژند شمش و در انگریزی الیمپی تالی و
بعربی ثوم و فوم و شقایق النجوم و برومی سقوریون
و بہندی لہسن گویند و آن صحرائی و بستانی و کوہی
است۔ مزاج این بقول شیخ گرم و خشک در سوم
و تا چہارم ملین و محلل و جالی و مفتح و مفرح جلد
و منافع بیشمار دارد (الخ) مؤلف عرض کند
کہ معنی لفظی این معشوق روستایان است کہ تر و
ارزان بسیار می شود و مثل نمک لابد برای کسرتنا
(اردو) لہسن۔ مذکر۔ دیکھو اسکوردوس کے پہلے معنے

ترکستان استعمال۔ بقول برہان در ملحقات ملک
ترکان باشد۔ مؤلف عرض کند کہ از قبیل ہندوستان
و گلستان کہ ستان مرکب شد با ترک و تحقیق
ستان بر استان گذشت (اردو) ترکستان
ترکوں کا ملک جیسے ہندوستان۔ مذکر۔

ترک سلطان شکوہ اصطلاح۔ بقول ملحقات
برہان و بحر کنایہ از آفتاب عالمتاب۔ مؤلف عرض
کند کہ ترک در اینجا بمعنی معشوق است (اردو)
دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔ مذکر۔

ترکش بقول برہان و جامع و ناصری و سروری و بحر بفتح اول و کاف بر وزن سرکش مخفف تیرکش
است کہ تیردان باشد۔ خان آرزو در سراج گوید کہ اگر مخفف تیرکش بود کہ در ہر کلمہ تحتانی باشد
تا و کاف ہر دو مکسور باید و اگر مخفف تیرکش کہ کش ماخوذ از کشیدن بود پس بکسر اول باشد و
حال آنکہ مشہور عوام و خواص بفتح اول و کاف است و این تصرف صاحب برہان را سبب معلوم
نیست۔ صاحب بحر ترکش و تیرکش را مرادف یکدیگر گفتہ۔ صاحب فدائی کہ یکی از علمای معاصر
عجم بود ذکر این نکردہ و صاحب روزنامہ سفر السفر نامہ ناصر الدین شاہ قاجار این را بمعنی
تیر آوردہ۔ مؤلف عرض کند کہ برہان تصرفی نکردہ و ماخذ خوشی نوشت اگر محاورہ بکسر اول

بفتح بدل کرد خطای برہان نیست اتفاق جامع و ناصری و سروری کہ ہر سہ محققین اہل زبانند یا برہان است پس خان آرزوی ہند نژاد راکہ می پرسد (ظہوری ص) پشت بنمود ند صفہای شکیب ﴿ بہر نگاہش تیر روی ترکش است ﴾ (اردو) ترکش بقول آصفیہ فارسی۔ مذکر تیر دان۔ تیر رکھنے کا نلوان۔ تون۔

ترکش انداختن استعمال۔ بہار گوید کہ این را دو وجہ می تواند شد یا از جہت خالی شدن ترکش از تیر بسبب تیر اندازی یا از جہت حملہ بر دشمن زیراکہ وقت جنگ ہر چہ بدست آید بر دشمن انداختہ شود و احتمال دارد کہ ترکش انداختن بمعنی انداختن کیش فدا بود و آن چنانست کہ امرا و سلاطین ترکش مرصع باخود دارند تا اگر حریف قصد ایشان بکند و ایشان بر و دست نیابند و بگریزند۔ ترکش مذکور را در راہ بینداز ند تا دشمن مشغول گرفتن آن شود۔ و درین فرصت از جنگ دشمن رہائی یابند (خواجہ نظامی ص) سواران ہمہ تیر و آختہ ﴿ گہی تیر و گہ ترکش انداختہ ﴾ می فرماید کہ نتیجا معنی اوّل مناسب است (کذا افاد الاستاذ) مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی دور کردن ترکش از بازوی خود (اردو) ترکش پھینکدینا۔

ترکش بستن استعمال بمعنی ترکش را بربازوی خود قائم کردن بمعنی حقیقی است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (سعدی ص) نہ بینیا روزی کہ ترکش نبست ﴿ زپیکان پولاد آتش نجست ﴾ (اردو) ترکش باندھنا تیر کش اپنے بازو پر قائم کرنا۔

ترکش جوزا اصطلاح۔ بقول برہان و بحر (۱) ستارہائی را گویند کہ در برج جوزا الصورۃ ترکش واقع شدہ اند و (۲) تارہای روی

(۲۹۷۵)

ساز ها را گویند. صاحب سروری به معنی اول
قانع و خان آرزو در سراج هم به معنی اول قناعت
کرده. مؤلف عرض کند که مرکب اضافی باشد
و معنی اول حقیقی است و معنی دوم کنایه باشد
ولیکن محققین اہل زبان از معنی دوم ساکت
اند. مشتاق سند استعمال باشیم که استعمالش از
نظر ما نگذشت و بگوش ما نخورد (اردو) (۱)
برج جوزا کے ستارے۔ مذکر۔ (۲) تارہای
ساز۔ مذکر۔

ترک شدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت. مؤلف عرض کند که بمعنی
دور شدن است (وحید قزوینی ؎) دیده تا
دیده جمالش دل و جان ترک شده ٭ دلم از
داغ جنون لالهٔ صد برگ شده ٭ (اردو)
دور ہونا۔

(الف) ترکش دوختن | استعمال۔ صاحب
(ب) ترکش دوز | آصفی ذکر الف
کرده از معنی ساکت و شدنش (ب) راست
و بہار بذکر ب گوید که معروف. مؤلف
عرض کند که الف بمعنی حقیقی سوراخ در ترکش کردن
است و ب اسم فاعل ترکیبی است بمعنی
کسی که ترکش را سوراخ کند. مخفی مباد که ب
را با مصدر (ترکش دوزیدن) تعلق است
(سیفی اسفرنگی ؎) ماه ترکش دوز قربان شد
دل زارم ازو ٭ سینه همچون ترکش قیمه است
افگارم ازو ٭ (اردو) الف۔ ترکش کو
سوراخ کرنا (ب) ترکش دوز۔ اس شخص کو
بقاعدهٔ فارسی کہہ سکتے ہیں جو ترکش کو سوراخ
کرے۔

ترکش سهم الغیب | اصطلاح۔ بقول بحر و
بہار بلای ناگہانی (محسن تاثیر ؎) کیست
کز غمزهٔ تو تیر نہانی نخورد ٭ صف مژگان کجست
ترکش سهم الغیب است ٭ مؤلف عرض
کند که بخیال ما هر دو محققین بالا سکندری خورده
اند. بحر و سهم الغیب بمعنی بلای ناگهانی توان گرفت

ترکش را داخل اصطلاح کردن دور از تحقیق
و سند محسن تاثیر ہم اجازت آن نمی دہد و قیاس
ہم ہمین خواہد (اردو) بلای ناگہانی - یا
ناگہانی بلا - وہ آفت جو یکایک نازل ہو۔

ترکش قیمه اصطلاح - بہار ذکر این کردہ
و از معنی ساکت و سندش از سیفی ہمان کہ بر ترکش
دور گذشت مؤلف عرض کند کہ معاصرین
عجم گویند کہ این مرکب اضافی است و کنایہ
از کیسہ کہ فارسیان ہمچون ترکش بر دوش قائم
کنند و گوشت و قیمہ و امثال آن کہ از بازار
خرید کنند در وی اندازند - مخفی مباد کہ قیمہ
بقول صاحب کنز لغت ترکی است بمعنی گوشت
پارہ پارہ (اردو) وہ جھولنا جو اہل عجم کاندھے
پر لٹکاتے ہین اور بازار سے گوشت اور قیمہ
اور ترکاری وغیرہ خرید کر کے اس مین رکھ
لیتے ہین جسکو فارسیون نے (ترکش قیمہ) کہا ہے۔

ترکش گشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ
بمعنی حقیقی ترکش قرار یافتن است (جمال اصفہانی
ے) دل بیدلان ترکش تیر گشتہ ٭ سر سرکشان
تن زبیدق گرفتہ ٭ (اردو) ترکش ہونا
ترکش قرار پانا۔

ترکش نہادن مصدر اصطلاحی - بقول
بہار (۱) بمعنی گذاشتن ترکش را از پیش خود
بارادہ آنکہ من بعد جنگ نہ کنند (شیخ شیرازی ے)
بینداخت شمشیر و ترکش نہاد ٭ چو بیچارگان
دست بر کش نہاد ٭ می فرماید کہ جناب خیر المدققین
در شرح این بیت (ے) سلاح سخن بست و
ترکش نہاد ٭ ز جعبہ کمان تیر ازش کشاد ٭ بنظر تامل
کہ (۲) ترکش نہادن عبارت از گذاشتن ترکش
پیش خود چنانکہ سپاہیان در وقت غلبہ حریف
آشفتہ تیراندازی می کنند و در بعض نسخ کہ در
مصرع اول کشاد و در مصرع دوم نہاد واقع
شدہ خلاف است (انتہی) بہار گوید کہ ممکن است

کہ نہادن درینجا بمعنی خواستن باشد بر قیاس عذر نہادن۔ مؤلف عرض کند کہ بمعنی اول ترکش را از خود دور کردن و انداختن بر زمین و بمعنی دوم ترکش را بالای دوش نہادن و قائم کردن است دیگر ہیچ (اردو) (۱) ترکش رکھ دینا تیراندازی سے باز آنا (۲) ترکش باندھنا یا ترکش قائم کرنا۔ یعنی تیراندازی پر آمادہ ہونا۔

ترک ملتاثر اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ

ترک ظلم پیشہ مظہر العجائب مرد و از اسمای معشوق است مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی و کنایہ الیست وبس (اردو) معشوق۔ مذکر۔

ترک فرمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی ترک کردن است (فغانی شیرازی سے) عشق چون بر لوح ہستی قرعہ توفیق زد ؎ دیگران را ترک فرمود و رقم بر ما کشید ؎ (اردو) ترک کرنا۔ چھوڑ دینا۔

ترک فلک اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و بحر (۱) کنایہ از کوکب مریخ و (۲) آفتاب۔ بہار و رشیدی و سراج بر معنی اول قانع۔ مؤلف عرض کند کنایہ لطیف برای معنی اول است و باعتبار صاحب جامع کہ صاحب زبان است معنی دوم را ہم تسلیم کنیم اند ز خصوصیت ترک را برای معنی دوم بمعنی شاید گیریم و برای معنی اول سپاہی (اردو) (۱) مریخ۔ مذکر (۲) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنی۔

ترک کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی کنارہ کردن و گذاشتن چیزی را (خسرو سے) گفتی کہ ترک من کن و آزاد شو ز غم ؎ آسان بہ ترک ہمچو توئی کی توان گرفت ؎ (اردو) ترک کرنا۔ چھوڑ دینا۔

ترک گردون اصطلاح۔ بقول بحر و بہار کنایہ از ستارہ مریخ مؤلف عرض کند کہ

مرادف معنی اوّل ترک فلک است ما را خصوصیت
با گردون ندارد و برای ہمہ مرادفاتش استعمال
این کنایہ توان کرد چنانکہ ترک چرخ و ترک سپہر
وامثال آن (اردو) دیکھو ترک فلک کے
پہلے معنے۔

ترک گرفتن استعمال۔ بقول بحر ہر دو معنی
ترک گفتن ترک کردن کہ گذشت مؤلف
عرض کند کہ موافق قیاس است (صائب ؎)
تا ترک آشنائی عالم گرفتہ ایم ٭ عالم تمام معنی
بیگانہ نیست ٭ (حافظ ؎) حافظا ترک
جہان گفتن دلیل خوشدلی است ٭ تا نپنداری
کہ احوال جہانداران چہ شد ٭ (اردو) دیکھو
ترک کردن۔

ترکمان اصطلاح۔ بقول برہان و جامع۔
بمعنی (۱) ترک مانند و (۲) لقب طائفہ ہم
از ترکان بی اعتدال۔ گویند کہ این طائفہ از
اولاد یافث بن نوح است صاحب ناصری
می فرماید کہ نام طائفہ مشہور و معروف از گرگان
استرآباد تا خوارزم و از آنجا تا بلخ و بخارا و سمرقند
و مرو سرخس ولایات۔ ایشان صحرانشینی کنند و
بہ خیمہ و خرگاہ و الاچق ییلاق و قشلاق گزینند
و چندین طائفہ اند و بعضی از ایشان در آذربائجان
سالہا سلطنت داشتند و در تواریخ مسطور
است۔ خان آرزو در سراج گوید کہ چون از اتراک
پایہ کمتر دارند چنین موسوم شدند یعنی مانند ترک
و نظیر این لفظ مسلمان است کہ اوّل بر اعاظم
اطلاق کردہ اند و بعد ازین معنی وصفی آن از
لحاظ رفتہ بمعنی مطلق مسلم مستعمل شد مؤلف
عرض کند کہ معنی دوم مجاز معنی اوّل است (اردو)
(۱) مثل ترک کے (۲) ایک قوم کا نام ترکمان
ہے جو مثل ترکوں کے ہے اور درجہ میں ترکوں
سے کم (مؤنث)

ترک مصریا اصطلاح۔ بقول برہان و سراج
و تترک با اضافت کاف و بضم میم و کسر موحدہ کنایہ

مریخ باشد صاحب جامع این را مرادف ترک فلک بهر دو معنی گیرد یعنی آفتاب را هم داخل معنی کند و مؤلف عرض کند که معنی لفظی این ترک عربده ساز است و موزون تر برای فلک باشد ولیکن محققین بالا این را ترک کرده اند و ما این را بمعنی مجرد مریخ من وجه درست دانیم تسامح صاحب جامع باشد که آفتاب را هم نوشت۔ (اردو) دیکھو ترک فلک۔

ترکند | **ترکنده** بقول برهان بر وزن فرزند و شرمنده بمعنی دروغ و تزویر و مکر و حیله و فریب باشد صاحبان جهانگیری و جامع و رشیدی و مؤید و سراج هم ذکر این کرده اند (حکیم سوزنی سه) خبر مدح تو ترکنده بود هر چه نویسیم که کردم قلم از یافه و ترکند شکسته با مؤلف عرض کند که این مبدل ترفند و ترفنده است که گذشت چنانکه باق و باک و حقیقت ماخذ همه را بجا مذکور (اردو) دیکھو ترفند اور ترفنده۔

ترکیم پای را مقوله بقول مؤید مطبوعه معنی از چپ آغاز می کنند و بسوی راست می روند۔ چنانچه سخن گوییم و لقمه در دهان کنیم مؤلف عرض کند که این مقوله مهمل تصحیف مطبع منشی نولکشور می نماید در دیگر نسخ قلمی مؤید یافته نمی شود (اردو) ناقابل ترجمه۔

ترک نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مراد ترک کردن است (تحفه کاشی سه) تو خود آن نیستی که عهد بحکم [illegible] بمانی ترک اغیار و تن بیگانگی شوی یا رب که (اردو) ترک کرنا۔

ترک نیمروز اصطلاح۔ بقول برهان و جامع و بحر و رشیدی و سراج کنایه از آفتاب جهان آراست مؤلف عرض کند که موافق قیاس و مرکب اضافی است (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنی۔

ترکون بقول جامع وسروری با اوّل مفتوح وبثانی زده وکاف عربی مضموم و وال فتراک باشد (منجیک سه) تا بد سپا دشاه عادل فتستند بلبته ترکون درون فضول وخطار ا (فلکی شروانی سه) تا طراز ندابلق ایّام را از بہر تو بمہ پلاس وسایۂ خورشید ترکون ساخته خان آرزو در سراج گوید که بکاف فارسی است ودیگر ہر دو محققین بالا به کاف عربی آورده اند **مؤلف** عرض کند که صاحبان برہان وجہانگیری وناصری ہم این را بکاف فارسی می آورند بعنا ناصری صراحت مزید کند که لغت تاتاریست ما این را اسم جامد فارسی زبان دانیم وآنچه بکاف فارسی می آید اصل است واین مبدّل آن چنانکه گشتی وکشتی (اردو) فتراک بقول آصفیہ فارسی. اسم مذکر. شکار بند. وه چمڑے کے تسمے جو زین کے دائیں بائیں جانب شکار یا ضروری سامان باندھنے کے واسطے لگے ہوتے ہیں (مصحفی سه) کیا عہد کوئی اس بت سفاک سے باندھے سر کاٹ کے عاشق کا جو فتراک سے باندھے ؎

ترک بقول صاحب سوادالسّبیل که محقق معرّبات است لغت فارسی است بمعنی خود آہنین **مؤلف** عرض کند که دیگر کسی از محققین اہل زبان وزبان دان ذکر این نکرد واگر سند استعمال این پیش شود اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) خود. مذکر. دیکھو بیضۂ فولاد.

ترک ہندو خال اصطلاح. بقول نقش آنند بحواله مظہر العجائب از اسمای معشوق مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است وموافق قیاس وہندو خال اسم فاعل ترکیبی است (اردو) معشوق. مذکر.

ترکی بقول ملحقات برہان وآنند (۱) منسوب بہ ترک و (۲) اسپ معروف (۳) خاره شکن تیر انداز. صاحب مؤید ہم ذکر ہر سه معنی کرده اند

معنی سوم را بحوالهٔ زفانگویا می آورد مؤلف عرض کند که معنی اوّل موافق قیاس است بہ نسبت و معنی دوم مجاز معنی اوّل باشد یعنی اسپ ترکی که مخفف ترکی را برای اسپ ترکی استعمال کردند و معنی سوم اسم جامد فارسی زبان دانیم و سکوت محققین اہل زبان تعجب خیز است [illegible]

معاصرین عجم گوید که خارپشت در ترکستان بکثرت پیدا می شود ازینجاست که مثل اسپ ترکی آن را ہم بہ ترکی موسوم کردند صاحب محیط نسبت خارپشت ہرچہ نوشت ما نقلش بر ہمہ [illegible] کردہ ایم (اردو) ترکی (۱) ترکی منسوب (۲) ترکی [illegible] آصفیہ ترکستان کے کہیت کا گھوڑا۔ مذکر (۳) [illegible] خارپشت

ترکیب بقول بہار (۱) پیوستن و برنشاندن چیزی در چیزی می فرماید که با لفظ دادن و کردن و گرفتن مستعمل مؤلف عرض کند که لغت عربیست بالفتح و کسر کاف صاحب منتخب ذکر این کرده فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند و بمصادر خود مرکب سازند که در [illegible] می آید صاحب روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاجار گوید که (۲) بمعنی شکل [illegible] و دیگری می نویسد که (۳) بمعنی لباس است ما عرض می کنیم که این استعمال معاصرین عجم است و بدین معنی اسم جامد فارسی جدید دانیم (اردو) (۱) ترکیب بقول آصفیہ عربی اسم مؤنث بناوٹ ساخت تناسب (۲) شکل مؤنث (۳) لباس مذکر۔

ترکیب آوردن مصدر اصطلاحی بمعنی رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاجار گوید که بہم پیوستن پارچه های ہر چیز مؤلف عرض کند که محاورهٔ معاصرین عجم است و خلاف قیاس نیست (اردو) ٹکڑوں اور تھگلیوں کو جوڑنا۔

ترکیب بند اصطلاح۔ بقول بہار مثل ترجیع بند است و فرق ہمین قدر که ہر فردی

ذو القافیہ کہ در ترکیب بند بعد غزل
می آید جداگانہ می باشد۔ صاحب انند
بحوالۂ غیاث گوید کہ آنکہ شاعر چند بند بحر موافق
و بقوافی مختلفہ تصنیف نماید و مابین ہر بند بیتی
علیحدہ غیر مکرر متفق الوزن و مختلف القوافی
حائل کند مؤلف عرض کند کہ تعریفی خوشی نکردہ اند
تعریف این در ترجیع بند گذشت و فرق در
ہر دو ہمین کہ دران شعر سوم مسدس یا شعر پنجم
مخمس در ہمہ اشعار واحد باشد و درین مختلف
(اردو) ترکیب بند بقول آصفیہ۔ مذکر
ترجیع بند اور ترکیب بند مین صرف اتنا فرق
ہے کہ اس مین ایک معین بیت کو ہر بند کے بعد
لاتے ہین اور اس مین ہر بند کی جداگانہ گرہ
ہوتی ہے۔

ترکیب خواستن | استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی ارادۂ ترکیب
کردن (ظہوری ؎) ہمتش ترکیب لفظ کم
نخواست ٭ کاف سرکش زاختلاف میم باد
(اردو) ترکیب کا ارادہ کرنا۔

ترکیب دادن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ بمعنی مرکب کردن است (انوری ؎)
چو از دوران این نیلی دوائر ٭ بر ما نہ داد ترکیب
عناصر ٭ (اردو) ترکیب دینا بقول آصفیہ
ملانا۔ بنانا۔ مختلف ادویات کو ملا کر ایک خاص
مزاج پیدا کرنا۔

ترکیب کردن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ (۱) مرکب کردن و (۲) ترکیب عبارت
ظاہر کردن (نظامی ؎) سلاحی ملک وار
ترتیب کرد ٭ بجوشن بہ از تیغ ترکیب کرد ٭
(اردو) (۱) مرکب کرنا۔ (۲) عبارت کی
ترکیب کرنا۔

ترکیب گرفتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی مرکب شدن است لازم ترکیب دادن (طغرا سه) مگو جام را لاله پیدا گرفت * که سبزه ... ترکیب پیدا گرفت * (اردو) ترکیب پانا - مرکب ہونا -

(الف) ترکی تمام شدن | مثل - صاحبان
(ب) ترکی تمام شدن | قرینه و امثال فارسی ذکر الف کرده از معنی و محل استعمال ساکت و صاحب بحر نسبت ب گوید که (۱) غرور کسی به آخر رسیدن و ظاهر گشتن عجز - بهار و آرزو هم این را آورده گویند که متعدی این (ترکی تمام کردن) است مؤلف عرض کند که فارسیان مثل الف را از ب قائم کرده اند چون غرور کسی باقی نماند و او عاجز شود استعمال الف کنند و ب موافق قیاس (ظهوری سه) چو در ترکتازی کنند اهتمام * شود ترکی ترک گردون تمام * خان آرزو و سراج بر ب با معنی قرینه (۲) بانتها رسیدن کاری که مهم باشد مؤلف عرض کند که ایجاد بنده باشد اگرچه گنده تا آنکه سند استعمال این از اهل زبان بنظر نیاید ادهای محقق هند نژاد اعتبار را نشاید (اردو) الف دکن میں ترکی تمام شدہ کا استعمال بطور کہاوت اُس مقام پر کیا کرتے ہیں جب کہ کسی کا غرور باقی نہ رہے اور کوشش کی حد ختم ہو جائے (ب) (۱) کسی کا غرور باقی نہ رہنا عاجز ہونا (۲) کسی مہم کا سر ہونا -

ترکی جغتائی | اصطلاح - صاحب رہنمای الف... سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار گوید که زبان قبیله جغتا خان ابن چنگیز خان شاه ترکستان که الی الآن در بعض ممالک ترک رواج آنست مؤلف عرض کند که موافق قیاس باشد (اردو) ترکی جغتائی ایک خاص زبان کا نام ہے جو جغتا خان ابن چنگیز خان کے قبیلہ کی تھی اور اب تک بعض

ممالک ترک میں بولی جاتی ہے۔ مؤنث۔

(الف) ترکیدن | الف بقول بحر عجمیین
(ب) ترکیده | (۱) شکستن و (۲) شکافته گردیدن و رخنه شدن و (۳) شکافتن (کامل التعریف) و مضارع این ترکد صاحب مؤید این را مرادف ترقیدن گوید که بجایش گذشت و بمعنی دوم قانع مؤلف عرض کند که اسم این مصدر را ترک است که گذشت فارسیان بحذف الف آن را با یای معروف و علامت مصدر دن مرکب کرده مصدر ساختند۔ صاحب فدائی که یکی از علمای معاصرین عجم بود ذکرش کرده گوید که این از ترکیدن است بمعنی شکسته شدن چیزی بگونه که دو پارچه نگردد و از هم جدا نشود ما عرض میکنیم که اسم مفعول الف است و معنی اول مجاز باشد و معنی دوم حقیقی است و استعمال این بمعنی سوم بر سبیل مجاز است ولیکن از نظر ما نگذشت و بدون سند استعمال نشنیدیم (اردو) (۱) ٹوٹنا اور توڑنا (۲) شگافتہ ہونا، ترکنا سوراخ ہونا (۳) چیرنا، شگاف دینا۔

ترکی ضرب | اصطلاح۔ بقول آنند و غیاث نوعی از اصول نواختن ساز۔ مؤلف عرض کند که ترک اضافت ضرب ترکی و موافق قیاس معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) اصول موسیقی سے بجانے کا ایک طریقہ جیسا کہ موجد ترک میں۔ مذکر۔

ترکی کردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار و آنند و رشیدی و سراج و (ناصری و جهانگیری در لطائف) کنایه از عنف و تسلط و نافرمانی کردن (شیخ عطار ؒ) ز ترکی کردن با جهنده چو به ترکستان فتاد آن نیم زنده گو۔ (نظامی ؒ) مکن ترکی ای ترک چینی نگار بیا ساقی چین در ابرو میار۔ مؤلف عرض کند که ترکی را مجازاً بمعنی تعدی و نافرمانی

گرفتہ اند (اردو) ظلم کرنا۔ نافرمانی کرنا۔

ترکی ہنر است | مقولہ۔ صاحبان تمثیل الامثال وامثال فارسی ذکر این کردہ اند بمعنی مستعمل استعمال ساکت۔ مؤلف عرض کند کہ فارسیان قدیم این مقولہ را بحق ظالم استعمال کردند۔ یعنی چون کسی را بوجہ جبر و تعدی او کامیاب می دیدند می گفتند کہ آغا چرا کامیاب شدی کہ ترکی ہنر است (اردو) دکن میں کہتے ہیں کہ زبردستی کا ٹیڑا یار کا۔ یعنی زبردستی کامیاب کرتی ہے۔

ترک | بقول مؤید خود مرادف بمعنی اہم ترک کہ بکاف عربی گذشت۔ مؤلف عرض کند کہ این مبدل این جانکہ گند و کند (اردو) دیکھو ترک کے نون معنی۔

ترگردیدن لب | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی طراوت پیدا کردن لب بسخن۔ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری سے) لبش ہنوز نگردید تر بہ شاہم کہ دعا نداشتہ دلی کنم اثر شکست ہو (اردو) دکن میں لب تر ہونا یعنی بات کرنا مستعمل ہے۔

ترگشتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱) منفعل شدن و آزردہ گشتن بسبب ظرافت کسی۔ مؤلف عرض کند کہ (۲) بمعنی حقیقی ہم (اشرفی سمرقندی سے) ز آہ سینہ من ماند جرم گردون خشک ہو ز اشک دیدہ تر گشت روی ہامون تر ہو (اردو) (۱) منفعل ہونا (۲) تر ہونا۔

ترگون | بقول برہان و ناصری واشند بوزن مجنون دوال و فتراک باشد۔ مؤلف عرض کند کہ صراحت کافی بر ترکون کردہ ایم کہ بکاف عربی گذشت اینجا اصل است و آن مبدل این (اردو) دیکھو ترکون۔

ترلال | بقول ناصری واشند بکسر تای فوقانی و سکون را نام ملوکی است کہ بر جانب جنوب شہر کشمیر افتادہ و اصل آن تین لال بودہ زیرا کہ از قیمت سہ لعل آنجا آباد شد و بلغت کشمیر تین سہ را گویند

ولال نام پارسی اصل لعل است ولعل معرب لال واین لغت از لغت کشمیری وپارسی مرکب شد
واین ملوک مشتمل بر چہل پارہ قریہ ومزرعہ خوب ودلکشا است خاصہ قریۂ شیخ زین الدین کہ مرقد
شیخ مذکور مغفور است رحمۃ اللہ **مؤلف** عرض کند کہ این وجہ تسمیہ موافق قیاس است (اردو)
ترلال کشمیر میں چند مواضع کا ایک پرگنہ ہے جس میں چالیس مواضع اور مزرعے واقع ہیں۔ مذکر

ترلک بقول برہان وجامع بکسر اول ولام وسکون ثانی وکاف۔ جامۂ آستین کوتاہ پیش باز
صاحب سروری بر قسمی از قباہا قانع (شاعر ع) ترک خنجرکش لشکرشکن ترلک پوش۔ بیت خورشید
بناگوش ومہ ساغر نوش۔ می فرماید کہ در فرہنگ جامہ کوتاہ پیشواز آستین کوتاہ باشد صاحب
ناصری گوید کہ مرادف ترلیک وصراحت کند کہ این لغت در فرہنگہا نیست وور برہان ہی برہان
آوردہ وظن غالب آنست کہ پارسی نباشد بلکہ ترکی باشد اما چند بیت ازین در جہانگیری یافتہ
می شود (ابن یمین ع) ترک نیلی قبای ترلک پوش۔ آفتابی است مشتری در گوش۔ (ع) گشتم
چنان ضعیف کہ خیاط روزگار۔ از بند ترلک تو بدوزد قبای من۔ **مؤلف** عرض کند کہ قول
صاحبان جامع وسروری کہ محققین اہل زبانند اعتبار را شاید ترلک در ترکی زبان بمعنی اچرت
است چنانکہ صاحب لغات ترکی آوردہ وصاحب کنز کہ محقق ترکی زبانست این را نیاوردہ پس
در فارسی بودن این تأمل است۔ اسم جامد است ولبس (اردو) وہ قبا جس کی آستین کوتاہ
ہوں اور آگا کھلا ہوا۔ مؤنث۔ دیکھو ترلیک۔

ترلیک بقول برہان وسروری بکسر اول وسکون ثانی ولام بہ تحتانی رسیدہ وبکاف زدہ مرادف ترلک است (نزاری قہستانی ع) معطر است دماغم ز بوی ترلیکش۔

ملازم هم بدل و جان زود و رو نزد کیش بہ صاحب	عرض کند که همان پیشواز است که بجایش گذشت
ناصری آنچه نوشته ذکرش بر ترلک کرده اسم خان	هندیان همان را تلک نامند و صاحب آصفیه هم
آرزو و در سراج گوید که ترلیک اصل است و ترلک	ذکرش کرده (اردو) تلک بقول آصفیه ایک
مخفف آن که در هند آن را تلک گویند مؤلف	قسم کی زنانه پوشاک پیشواز ـ مؤنث ـ

ترمتای | بقول برهان و جامع و سراج بضم اول و سکون ثانی و میم و فوقانی بالف کشیده و بتحتانی زده پرنده ایست شکاری بقدر پیغو از جنس سیاه چشم ـ صاحب ناصری گوید که ظن غالب این است که لغت ترکی باشد و صاحب جهانگیری پارسی گمان کرده و صاحب رشیدی ترکش کرده (نزاری قهستانی ــه) تر و سیمرغ جلال رفعت بہ نسر طائر کمتر است از ترمتای مؤلف عرض کند که لغات ترک ازین ساکت ما باعتبار جامع که محقق صاحب زبان است این را اسم جامد فارسی زبان دانیم حیف است که از صراحت فرمد این پرند قاصریم صاحب محیط ذکر این نکرده (اردو) ترمتا ہے ایک شکاری پرند کا نام ہے جو سیاہ چشم ہوتا ہے مذکر ـ صاحب آصفیہ نے ترمتی پر لکھا ہے ـ اردو ـ اسم مؤنث ـ ایک قسم کا شکاری پرند مثل بہری و باز و شکرا وغیرہ جس کو ترکی میں ترمتا کہتے ہیں مؤلف عرض کرتا ہے ترکی میں نہیں بلکہ فارسی ہیں ـ

ترمد | بدال مهمله آخر بقول ملحقات برهان نام شهریست که سادات آنجا صحیح النسب اند صاحب ناصری گوید که مشهور در خراسان از جمله ولایات چغانیان از بلاد ماوراءالنهر که قاعده ولایات چغانیان و حاکم نشین آن بلاد است و چغانی رود منسوب به چغانیان (حکیم سوزنی ــه)

سمرقند یثرب شد و گہ ترمد ٭ زانکہ بہ یثرب خرامید سید ٭ (حکیم انوری ے) گفتم ای بخت بہشت است سواد ترمد ٭ گفت راضی مشو از روضۂ رضوان بگیاہ ٭ مؤلف عرض کند کہ تحقیق ناصری اعتبار را نشاید کہ محقق صاحب برہان است وہمین را بذال معجمہ ترمذ ہم خوانند (اردو) ترمذ ایک شہر ہے خراسان سے ۔ مذکر ۔

ترمذی بقول انند وغیاث بحرکات ثلثہ وکسر میم یا ضم آن و دال معجمہ منسوب بشہر ترمذ کہ آنطرف جیحون است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) منسوب بشہر ترمذ

ترمزی بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت و از سندش معلوم می شود کہ ہمان ترمذی است کہ بذال معجمہ گذشت ولیکن در سند سیفی منقول بہ زای معجمہ است مؤلف عرض کند کہ خیال ما این است کہ تحریف کتابت باشد یا تبدیل چنانکہ بذلہ وبزلہ (ے) یک ترمزی شراب کہ خوردہ حکیم وار ٭ آید بجوش بحر دل و در وخان شدم ٭ (اردو) دیکھو ترمذی ۔

ترمس بقول برہان بفتح اول وضم ثالث وسکون ثانی وسین بی نقطہ (۱) نام گیاہی است ترش مزہ کہ در آشہا کنند و (۲) باقلای مصری وشامی را نیز گویند گرم وخشک است در اول و دوم اگر قدری ازان بجوشانند وآب آن را با عسل بخورند کرم ہای بزرگ وکوچک کہ در معدہ باشد بیرون آرد وبہق وبرص را ہم نافع ۔ صاحب جامع باقلای مصری وشامی را بشین معجمہ گوید صاحب مؤید ہم ذکر این کردہ ۔ خان آرزو در سراج بذکر این گوید کہ ترمش بشین معجمہ مبدل این است صاحب سوار السبیل کہ محقق معرّبات است گوید کہ این از معرّبس یونانی باشد کہ قسمی است از ماش وصاحب محیط گوید کہ بفارسی باقلای مصری است یا شامی

یا رومی و ہم او ہرچہ بر باقلا نوشت بانقلش بہ باسمر کردہ ایم و بترمس گوید کہ یونانی اماریس و نحالالوطی و فول طیفو وقبطا فول و ہندی جھالر گویند۔ ساق نبات آن شبیہ بساق باقلا صحرائی این قوی تر و بہترین آن سفید تازہ و بزرگ دانہ۔ بقول شیخ گرم در اوّل و خشک در دوم۔ آنچہ دران تلخی است جالی و محلّل بلا لذع۔ روی عسر الہضم مولد خلط خام در عروق و منافع دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) (۱) ایک ترش مزہ گھانس جو آتش میں شریک کی جاتی ہے۔ مؤنث (۲) بقول محیط جھالر۔ دیکھو باقلا۔ کہا گیا ہے کہ یہ باقلائے مصری یا شامی یا رومی ہے۔ مذکر۔

ترمسہ بقول سروری بفتح تا و سین مہملہ و سکون رای مہملہ قوس قزح باشد کذا فی التحفہ می فرماید کہ بضم ہا نیز آمدہ مؤلف عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین ازین ساکت و باعتبار سروری این را لغت فارسی زبان دانیم و حقیقت قوس قزح بہ اغلیسون گذشت (اردو) قوس قزح۔ مؤنث (دیکھو اغلیسون)

ترمش بقول برہان بفتح اوّل و ضم ثالث و سکون ثانی و شین نقطہ دار بمعنی اوّل ترمس کہ بہ سین مہملہ گذشت صاحب سروری فرماید کہ نام گیاہی کہ آن را تورہ ترمس بسین مہملہ نیز گویند کذا فی المؤید و اصح آنست کہ باقلای مصریست مؤلف عرض کند کہ این مبدل آنست چنانکہ کستی و کشتی (اردو) دیکھو ترمس کے پہلے معنے۔

ترمشیر بقول برہان و جامع و رشیدی و ناصری و سراج بفتح اوّل و ثالث بر وزن اندشیر نام دارویی است از اجزای اکسیر و کیمیا صاحب سروری گوید کہ بہ سین مہملہ ہم آمدہ مؤلف

عرض کند که صاحب محیط ذکر این نکرده حقیقت کامل این معلوم نشد که چه چیز است و در دیگر نسخه چه نام وارد (اردو) ایک دوا جو کیمیا کے اجزا سے ہے۔ مؤنث۔ افسوس ہے کہ تعریف مزید نہ ہو سکی۔

ترنک بقول برہان و جامع بکسر اوّل بر وزن ترسک بمعنی قساوت باشد و آن آنست که چون زحمتی بدیگری رسد بر و آسان گذرد و در دل او رحم و شفقت نباشد مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) قساوت۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ سخت دلی۔ سنگدلی۔ بیرحمی۔ سیاہ دلی جیسے قساوت قلب۔

(الف) ترنگش
(ب) ترنگشت صاحبان برہان و جامع ذکر ب کرده گویند که بر وزن سرنوشت بمعنی بدکرداری است۔ خان آرزو در سراج ذکر این بحوالهٔ برہان کرده و صاحب جہانگیری در ملحقات الف را آورده مؤلف عرض کند که الف اصل است مرکب از تر و نگش و موافق قیاس و ب مزید علیه آن بزیادت فوقانی در آخر چنانکه یاداشش و یاداشت و فرامش و فرامشت (اردو) بدکرداری، بدروشی۔ مؤنث۔

ترمه بقول برہان بفتح اوّل و ثالث و سکون ثانی (۱) نمد زین را گویند که نگلتو باشد و (۲) ترب را نیز گفته اند که از بقول است و فرماید که بضم اوّل هم آمده۔ صاحب جہانگیری بر معنی اوّل قانع و چنین فرماید که آنرا آذرم و آذرمه نیز گویند۔ (حکیم سوزنی ؎) زین با ترمه نگه کن چو خوی گشتن سوار، که تا نبینی چو شوی جله بر و حمله پذیر۔ صاحبان جامع و سروری و ناصری همزبانش۔ صاحب رشیدی گوید که صحیح آترمه و آذرمه است صاحب فدائی که یکی از علمای معاصر عجم بوده می فرماید که

(۳) شالی است که در کشمیر و کرمان و مشهد می بافند
خان آرزو در سراج بذکر معنی اول و قول رشیدی
گوید که عجب از وجه زیادتی الف در اوائل
کلمات که در اصل نبود. در فارسی زیاده از حد
است درین صورت تغلیط بیجاست و نیز مبدل
را مرادف گفتن خطاست و بذکر معنی دوم بحواله
برهان همی فرماید که ظاهراً تصحیف است زیرا که
ترا مترتب دیده و آن را ترب خوانده و آن
خطاست چرا که آن و ترب است بمعنی کرفس
و این لفظ جداست مؤلف عرض کند که بیجا
چه خوش تحقیق است آدرمه و آدرمه در ممدوده
گذشت و اترمه یا اترمه بمقصوره مذکور نشد
ما این را اسم جامد فارسی زبان دانیم بمعنی اول
و آدرمه مزید علیه این و هم مبدل که الف ممدوده
زیاده کردند در اول و فوقانی را بدل کردند
بدال مهمله چنانکه زرتشت و زردشت و اگر
اترمه یا اترمه را هم تسلیم کنیم مزید و مزید علیه
این است و نسبت معنی دوم البته مشتاق شنیدن
استعمال باشیم که از نظر ما نگذشت و غیر از سبحان
دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و نسبت معنی
سوم صاحب رهنما بحواله سفرنامه ناصرالدین
شاه قاجار گوید که سنجاف اطراف جامه و ادر
و بذیل (ترمه و زری) گوید که ترمه قسمی است
از شال صاحب بولچال بحواله معاصرین عجم
گوید که شال حاشیه دار است ما می گوییم که
این اسم جامد فارسی جدید معاصرین عجم است
و بس (اردو) (۱) دیکھو آدرمہ کے پہلے
معنے (۲) دیکھو ترب (۳) حاشیہ دار شال

ترمه و زری | اصطلاح - بقول رهنما بحواله
سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار شال زربفت
مؤلف عرض کند که ترمه بمعنی مطلق شال
حاشیه دار بجایش گذشت و واو عطف است
و اگر و بعد از آن زری بمعنی منسوب به زر بیاید نسبتاً
ضرورت واو عطف نداشت ولیکن بجا و درست

زبان محتاج توامد نیست اسم جامد فارسی جدید دانیم (اردو) زرین شال ۔ مؤنث ۔

ترن | بقول برہان و ناصری و جامع و رشیدی و سراج بروزن چمن (۱) گل نسرین و نسترن و (۲) بمعنی دشت و بیابان ہم آمدہ صاحب سروری بمعنی اول قانع صاحب ناصری بذکر دو معنی گوید کہ بمعنی اول مخفف نسترن می نماید صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار می فرماید کہ (۳) بمعنی کالسکہ دخانی است مؤلف عرض کند کہ در باب معنی اول اتفاق داریم با صاحب ناصری و بمعنی دوم اسم جامد فارسی زبان است و بمعنی سوم مفرس کہ صاحب ... لغت انگلیسی (ٹرین) را کہ بہ تای ہندی است بحذف تحتانی و تبدیل تای ہندی بہ تای فوقانی ترن کردند و بکسر اول و دوم مستعمل است صاحب محیط ذکر معنی اول کردہ گوید کہ نسترن است و بہ نسترن گوید کہ نسرین بری است و بر نسرین می طرازد کہ بعض این را لغت عربیہ و بعض ... گویند و بفارسی گل مشکین و در بعض بلاد نسرین و در اصفہان مشکیجہ و در ہندی تیرن و سیوتی نامند و آن گلی است معروف طبع آن گرم و خشک است در دوم منقی و ملطف و گل آن ... باران و نافع جہت سردی عصب و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) (۱) نسترن بقول آصفیہ فارسی اسم مؤنث سیوتی ۔ ایک قسم کا خوشبودار سفید گلاب ۔ کوجا ۔ (۲) جنگل ۔ مذکر (۳) ٹرین انگریزی ۔ ریل گاڑی ۔ مؤنث ۔

ترناس | بقول برہان و جامع و ناصری بفتح اول بروزن کرباس صدا و آوازی کہ بوقت تیر انداختن از چلہ کمان بر آید صاحب جہانگیری می فرماید کہ با اول مفتوح و ثانی زدہ باشد (فردوسی ع) دل سرکشان پر ز وسواس بود ؛ ہمہ دشت پر بانگ ترناس بود ؛ صاحب رشیدی

کلام مولوی معنوی آمده و آن چیز خشک است که با نان خورند (اردو) وہ رقیق چیز جو روٹی کے ساتھ
کھائی جائے۔ جیسے شوربا، دودھ وغیرہ۔ مؤنث۔

ترنج بقول برہان بضم اول و ثانی و سکون ثالث و جیم (۱) میوه ایست معروف که پوست آن را مربا سازند و بعربی تفاح مائی خوانند و (۲) بمعنی چین و شکنج و سخت درہم فشرده و درہم کشیده باشد و (۳) امر به این معنی ہم و (۴) بمعنی خشک گردیده و درشت شده ہم و بفتح ثانی ہم گفته اند و بفتح اول و ثانی (۵) بمعنی فراہم نشاندن۔ صاحب جہانگیری بر معنی اول و دوم قانع صاحب جامع به ترک معنی سوم متفق با برہان صاحب رشیدی ذکر معنی اول و دوم و سوم کرده صاحب سروری ہمزبان برہان به ترک معنی پنجم (فردوسی ؎) اگر تند بادی برآید ز کنج بخاک افگند نارسیده ترنج ۔ صاحب ناصری بذکر معنی اول و دوم می فرماید که (۶) بمعنی محکم بستن میان و تنگ برکشیدن کمربند نیز و امر بدین معنی ہم (ناصر خسرو ؎) الخ به ترنج از قبل و نیست میان ان سخت ۔ از بہر تن سست میان سخت ترنجی ۔ خان آرزو در سراج ذکر ہمه معانی بیان کرده برہان کرده۔ بہار گوید که معنی دوم اصل است و معنی اول مجاز آن که بواسطه کثرت چین و شکن که در پوست ترنج است آن را چنین خوانده اند و این مجاز است صاحب محیط بر ترنج ہر چه گذشته ما آن را به تفصیل بیان کرده ایم مؤلف عرض کند که بعض علمای معاصرین عجم گویند که معنی اول اسم جامد فارسی زبان باشد و معنی دوم مجاز آن ۔ ما می گوئیم که این اسم است اسم مصدر ترنجیدن که بمعنی سخت درہم کشیدن و گرفته شدن و چین بہم رسانیدن و درشت گردیدن می آید پس معنی چہارم سختی و درشتی است و معنی ششم پیدا کرده ناصری و اصل معنی

دوم است که چستی و تنگی است و معنی پنجم نیز بسبیل مجاز متعلق بمعنی دوم باشد که غیر فراهمی و ناهمواری هم داخل آنست و معنی سوم امر حاضر همان مصدر باشد که می آید (اردو) (۱) ترنج - مذکر - دیکھو بالس (۲) چین شکن سختی - درشتی - مؤنث (۳) ترنجیدن کا امر حاضر اور اسکے تمام معنون پر شامل (۴) ناہمواری - مؤنث (۵) فراہمی - مؤنث (۶) چستی تنگی - مؤنث

ترنجان بقول برہان و انند بضم اوّل معرب ترنگان که بادرنجبویه باشد که آن هم معرب بادرنگبویه است صاحب محیط گوید که نوعی از بادرنجبویه است که بجای سبزی می خورند مؤلف عرض کند که ماحقیقت بادرنجبویه بمدرا نجا عرض کرده ایم (اردو) دیکھو بادرنجبویه -

ترنجبین اصطلاح - بقول انند بفتح اوّل و ثانی و سکون نون و ضم جیم معرب ترانگبین است صاحب محیط هم اشارهٔ این کرده مؤلف عرض کند که صراحت کامل بر ترانگبین کنیم دراینجا همین قدر کافی است که فارسیان استعمال این هم کرده اند (اردو) دیکھو ترنگبین -

ترنج جلد کتاب اصطلاح - بقول بهار و انند صورت ترنج که بر روی منقوش آنکه جلد کتاب از طلای محلول بر قالب زنند - (محسن تاثیر ع) دفاتر قید علائق فتاده چشم مدار که چو ترنج جلد کتاب است بوئی دارد مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است و این منقشی است که ذریعهٔ قالب بر جلد کتاب زنند نه بر قالب (اردو) ترنج کاوه زرین منقش جو جلد کتاب پر قالب کے ذریعہ سے کرتے ہیں - مذکر -

ترنج در سمور پنهان شدن مصدر اصطلاحی - بقول بهار و بحر نهایت خوبی معلوم است که ترنج و نارنج در تیغهٔ سمور پنهان شود و تیغهٔ فرهٔ سمور - سمور جانوریست که عرب آن را وشق گویند (اشرف ع) سمور

خیال شکنیش چنان خورش تیغه افتاد است که
که می گردد ترنج غبغب او در میانش گم بود ۔
مؤلف عرض کند که از سند بالا (ترنج در
سهو گم گردیدن) پیداست و این چیزی نیست
و بشکل مصدر اصطلاحی قائم کردن فضولی است
از ینجاست که دیگر همه محققین این را قائم نکرده اند
(اردو) ناقابل ترجمه ۔

ترنج ذقن | استعمال ۔ بقول بهار و انند
ذقن خوبان مثل سیب ذقن مؤلف عرض
کند که مرکب اضافی باضافت تشبیهی یعنی ذقنی
که مثل ترنج است پس ترنج ذقن ۔ ذقن باشد
(صائب ؎) صائب گزیده شود از میوهٔ بهشت
هر دستی که با ترنج ذقن آشنا شود هم (اردو)
ترنج ذقن بقاعدهٔ فارسی زنخدان معشوق کو کهه
سکتے هین جیسے سیب ذقن اور سیب زنخدان ۔

(الف) ترنج زدن عروس | مصدر
(ب) ترنج زدن عروس داماد | اصطلاحی

صاحب بحر ذکر الف کرده گوید که خان آرزو می گوید
که رسمی است در ولایت که چون داماد عروس
را بخانه خواهد که بیارد بر سر دروازه داماد بر
عروس و عروس بر داماد ترنج می زنند (فغانی
؎) نشان سنگ ستم سازوش ز محرم راز هم
عروس و هر کسی را که زد بمهر ترنج هم وارسته می نویسد
که ترنج زدن و ترنج طلا زدن آنست که در قدیم
الایام رسم بود که دختر پادشاهی چون بسن شعور
میرسید بر لب بامی بر می آمد پادشاه زاده هائی که
از اطراف بخواستگاری می آمدند پای دیوار حلقه
می نشستند هر کرا خوش می کرد ترنج طلا از بالای
بام بر سرش می زد و همان جوان بعقد او می بستند
(تاثیر ؎) ای آفتاب دم شب وصل از وفا
مزن هم زنهار این ترنج طلا را ببام مزن هم بهار بعد نقل
اقوال بالا بحواله صاحب نگارستان می نویسد که گشتاسب
از پدرش رنجیده در لباس مجهول بروم شتافت
در آن وقت تورهٔ سلاطین آنجا آن بود که چون دختر ایشان

وقت شوہر شدی بہجوم خلائق راجمع آوردندی
تا دختر یکی را منظور ساختہ ترنج طلا بجانب او انداختی
قضا را دران ایام ہمین ہجوم بود و دختر قیصر والہ
جمال گشتاسپ شدہ ترنج بر او انداخت **مؤلف**
عرض کند کہ صاحب بحر کہ الف را کہ قائم کردہ درست
و اضافہ (بہ داماد) درین بہ فضولی می نماید آنچہ
خان آرزو در چراغ ہدایت بیان کردہ است
کہ صاحب بحر نقلش کردہ تصدیقش از معاصرین
تحقیق نمی شود (اردو) دولھن کا شوہر کو منتخب کرنا

ترنج زر | اصطلاح - بقول برہان و جامع و
بحر و (جہانگیری در ملحقات و رشیدی) و سراج (۱)
کنایہ از آفتاب عالمتاب بہار گوید کہ (۲) گویند کہ
پرویز ترنجی از زر دست افشار ساختہ بود کہ
می خواست باندک زور دست چون موم نرم
می شد (عرفی س۷) زمانہ گفت تو پرویزی و من ترنج
زرم بہ کام خود بفشارم چنانکہ میدانی بہ **مؤلف**
عرض کند کہ معنی دوم بلا لحاظ ترنج پرویز حقیقی ا
و معنی اول کنایہ باشد (اردو) (۱) دیکھو آفتاب
کے دوسرے معنی (۲) سونے کا ترنج - مذکر

ترنج طلا | اصطلاح - بقول بحر آفتاب را نام
است بہار گوید کہ مرادف ترنج زر کہ گذشت
مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس و کنایہ باشد
(اردو) دیکھو ترنج زر -

ترنج طلا زدن | مصدر اصطلاحی و آنچہ
ہر چہ بر این نوشتہ ما نقلش بضمن بقول بحر بر (ترنج
زدن عروس) کردہ ایم و سند این ہم از کلام
تاثیر ہم در انجا گذشت و این مرادف آنست و بس
(اردو) دیکھو ترنج زدن عروس -

ترنج کتاب | اصطلاح - بقول بحر صورت
ترنج کہ بر مقوای جلد کتاب از قالب زنند
مؤلف عرض کند کہ ہمان (ترنج جلد کتاب)
کہ گذشت و صراحتش ہم در انجا مذکور (اردو)
دیکھو ترنج جلد کتاب -

ترنج منبر | اصطلاح - بقول بحر و بہار شکلی

(مولوی معنوی ے) شیخ بگفت ای ترنج از چه
ترنجیده ؛ گفت من از چشم بدی شنوم خود جدا
؛ مؤلف عرض کند که اسم این مصدر همان
ترنج است که بجایش گذشت و ما اشاره اینجا
همدر اینجا کرده ایم فارسیان بترکیب با یای حروف
و علامت مصدر دن مصدری ساختند معنی سوم
حقیقی است و معنی اول و دوم و چهارم مجاز
آن (اردو) (۱) درہم ہونا (۲) کوٹا جانا۔
(۳) پرشکن ہونا (۴) سخت ہونا۔

ترنجیده بقول برهان و جهانگیری و ناصری
و رشیدی بضم اول و ثانی بر وزن غرشیده بمعنی
چین و شکن بهم رسانیده و درهم کشیده (مولوی
معنوی ے) سیب گفت ای ترنج از چه ترنجیده
؛ گفت من از چشم بدی نشوم خود جدا ؛ صاحب
جامع گوید که شامل بر همه معانی مفعولی ترنجیدن است
که گذشت (شاعر ے) جان ترنجیده شد
شکسته دلم ؛ گوئیا از غمی فروکسلم ؛ مؤلف
عرض کند که محققین فارسی زبان اینرا
اسم مفعولی گویند از آنکه مصدر لازم است
و بقول شان های هوز بر آخر ماضی زیاده شده
افاده معنی مفعولی می دهد (اردو) دیکھو ترنجیدن
یہ اس کے تمام معانی مفعولی پر شامل ہے۔

ترند بقول برهان و جامع و ناصری و رشیدی و سراج بر وزن سمند مرغکی است کوته
و کم پرواز و متحرک و خواننده که او را بعربی صعوه خوانند و بعضی گفته اند نوعی از وطواط است
که بعربی وصع گویند صاحب سروری این را ترجمه وصع داند و وارسته بر صعوه قناعت کرده
(تاثیر ے) نخچیر دو چشم باز آن آهوی زند ؛ گر خیل کبوتر است و رجوق ترند ؛ بهار
همزبان وارسته صاحب محیط ذکر این نکرده و برترندک گوید که این را بعربی صعوه و بفارسی
سرنکچه و بهندی ممولا گویند مؤلف عرض کند که ما بر (امی شهد لب جوی) اشاره این کرده ایم

یکی از معاصرین عجم گوید کہ ترندک اسم جامد فارسی زبان است و ترنده مبدلش و ترند مخفف آن
حیف است کہ صاحب محیط صراحت کامل بر صعوه نکرد و بر صفراغون گوید کہ اسم فرنگی است و
بعربی ابو الملیح و ابو الفصل و طیر الملوک و بیونانی طابوس و طرافلووین و طرغاه ولیس و بفارسی
دم جنبانک و دیچه و بشیرازی مرغنک سقا و بہندی مولا گویند۔ مرغی است قریب بہ
کنجشک خاکستری رنگ مائل بہ زردی و سبزی و منقار آن باریک و دم آن اندک دراز
و بران نقطہ ہای سپید و در ہوسم سرما بیشتر ظاہر می شود و کم بپرواز می کند۔ گرم و خشک است
در دوم گوشت بریان آن با ماء العسل جہت شکستن سنگ گرده و مثانہ و عسر البول بسیار
نافع و مدر قوی است (اردو) دیکھو (ای شہ لب جوی) صاحب آصفیہ نے مولا
پر فرمایا ہے۔ اسم مذکر۔ ایک چھوٹے پرند کا نام جو چڑیا کے برابر ہوتا ہے صعوه پیچہ
جھانپو۔ دہیوبنا۔

ترنده بقول بہار و رملحقات ہمان ترند کہ گذشت صاحبان اند و رشیدی و مؤید ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ فرہنگ علیہ ہمان ترند است بزیادت رای مہملہ چنانکہ شنا و شنار (اردو) دیکھو (اے شہ لب جوے)

(الف) ترندک الف بقول بہار

(ب) ترنده بفتح ثانی و رابع و سکون کاف ہمان صعوه می فرماید کہ بکسر اول و ثانی ہم درست است صاحبان سروری و جہانگیری و جامع و رشیدی و مؤید و سراج ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ ما بر ترند حقیقت این بیان کردہ ایم کہ ہمین اصل است و اسم جامد فارسی زبان و ب مبدل این چنانکہ

تارک و تاره با مزید علیه ترند۔ مخفی مباد که ذکر (ب) بجز از خان آرزو و دیگر کسی از محققین زبان‌دان و اہل زبان نکرده و مجرد بیان محقق ہند نژاد بدون سند استعمال اعتبار را نشاید معاصرین عجم ہم زبان ندارند (اردو) دیکھو (ای شه لب چو)۔

ترن راه افتادن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کرده گوید که بمعنی روان شدن کالسکۂ بخار است و ترن بدین معنی بجایش گذشت و راه افتادن بمعنی روان شدن ہموٴلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) ٹرین روانہ ہونا۔

ترن عوض شدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی از یک کالسکۂ بخاری بکالسکۂ دیگر سوار شدن و تبدیل کالسکۂ بخاری است موٴلف عرض کند که ترن به ہمین معنی بجایش گذشت و موافق قیاس است (اردو) ٹرین بدلنا یعنے ایک ٹرین سے دوسری ٹرین میں سوار ہونا۔

ترنغمه | اصطلاح۔ بقول بحر مرادف ترصدا که گذشت بہار گوید که کسی که نغمۂ سیراب و آبدار داشته باشد (ملا طغرا) به ترنغمگی در چمن آوازشناسی بلبلی افتد از پایۂ اعتبار۔ موٴلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس (اردو) دیکھو ترصدا۔

ترنفسی | اصطلاح۔ بقول بحر و بہار مرادف ترزبانی موٴلف عرض کند که موافق قیاس است (سعید اشرف ؏) اشرف اندیشه از این ترنفسی کن چو حباب مرکبا بر و بر طرف انداز ز نسیم نفس حی گرده ؎ (اردو) دیکھو ترزبانی۔

ترنگ | بقول برہان بفتح اول بر وزن خدنگ (۱) صدا و آواز کمان بوقت تیر انداختن و (۲) صدای رسیدن پیکان تیر و خوردن گردد ...

بجائی و (۳) شکستن تیغ و (۴) آواز نواختن
تار و (۵) انگیز وجست وخیز و (۶) با غرقاب و
(۷) تارک سر و (۸) فرق میان سر و (۹)
مطلق زخم خواه زخم شمشیر و کارد خواه دنبل و
مثال آن می فرماید که بمعنی اول بکسر اول و ثانی
هم آمده و بضم اول (۱۰) مرغ وحشی صحرائی
که آن را تذرو خوانند و (۱۱) بمعنی بناری خانه
و دندان و بکسر اول (۱۲) خوب و خوش و زیبا
و نیکو. صاحب جامع بذکر همه معانی و بترک معنی
هشتم گوید که مصدر این ترنگانیدن است
که می آید. صاحب جهانگیری ذکر معنی اول و دوم
و چهارم و پنجم و ششم و هفتم و دهم تا دوازدهم کرده
و صاحب سروری بمعنی اول و دوم و چهارم
و هفتم و دهم و دوازدهم آورده. صاحب
رشیدی ذکر معنی اول و دوم و چهارم تا هفتم
و دهم تا دوازدهم فرموده و صاحب ناصری
معنی اول و دوم و چهارم تا هفتم و دهم تا

دوازدهم را نوشته. خان آرزو در سراج
معنی اول تا هفتم و نهم و دهم و دوازدهم بیان کرده
نسبت معنی سوم گوید که از کلام خوانساری
شکستن شیشه هم پیداست و نسبت معنی نهم
گوید که در برهان مذکور است و در دیگر کتب
معتبر دیده نشد. بهار بمعنی اول و دوم
و سوم قانع. مؤلف عرض کند که اسم جامد
فارسی زبان است و بتحقیق ما (۱۳) اسم
مصدر ترنگیدن و ترنگانیدن که می آید (منظوما
ت) ترنگ کمان رفته در مغز کوه ٭ فتاده نشست
گیا تیر بر هر گروه ٭ (سیف اسفرنگی سله) بروا
زخم گرز گرانش ببایست ترنگ ٭ از بالش تنگ در
سر کوه زیر خواب ٭ (خوانساری سله) چون
ترنگ شیشه در گوش آمدش ٭ دل درون
سینه در جوش آمدش ٭ (ناصرخسرو سله) آگنده باد
نیز چشم و گوشم ٭ رنگ قدح و ترنگ طنبور
٭ (شیخ اوحدی سله) شب کنی روز ره و روز ره

کارش ہے ورنولسی بدریغ طومارش ہے بازشورش
بر ترنگانی ہے بتقاضا قدم بانگانی ہے (منصوری
ﷺ) زتیغ غصہ عدوی ترا بریدہ گلو ہے زرنگ
حادثہ خصم ترا شکستہ ترنگ ہے (مسعود سعد سلمان
ﷺ) لاجرم چون چنین گران جانم ہے ناخوش
وناترنگ وناوانم ہے (اردو) (۱) وہ
آواز جو تیر چلانے کے وقت کمان سے نکلے
مؤنث (۲) تلوار یا تیر وغیرہ نشانہ پر لگنے کی
آواز۔ مؤنث (۳) تلوار یا شیشہ کے ٹوٹنے
کی آواز۔ مؤنث (۴) تار کی آواز جیسے طنبورے
کی آواز۔ مؤنث (۵) کودپھاند۔ مؤنث
(۶) غرقاب (۷) تالو۔ مؤنث۔ دیکھو تارک
(۸) فرق۔ مذکر۔ مانگ۔ مؤنث (۹) زخم۔
مذکر (۱۰) دیکھو تذرو (۱۱) محبس۔ قیدخانہ
زندان۔ مذکر (۱۲) نیک۔ اچھا۔ خوش۔
(۱۳) مصدر ترنگیدن کا اسم بلحاظ اس کے
تمام معنوں کے۔

ترنگا ترنگ اصطلاح۔ بقول سروری و
بحر و سروری بفتح اول و ثانی (۱) صدای
انداختن تیرہا۔ پی درپی و (۲) آواز چلہ کمان
و (۳) آواز تارہای ساز (مولوی معنوی ﷺ)
سنج درآمد بہ ترنگا ترنگ ہے زسرہ بیکبار فرو ریخت
چنگ ہے صاحب انند بحوالہ غیاث گوید کہ آواز
زدن شمشیر بر چیز سخت است مؤلف گوید کہ
سروری و سکندری خوردہ اند قول محققین اول اکثر
اعتبار را شاید کہ صاحب سروری ہم داخل
آنست کہ محقق زبان خود است۔ چیزی نیست
جز این کہ الف وصلی درمیان دو لفظ ترنگ
آمدہ چنانکہ رنگارنگ (اردو) (۱) پے در پے
تیر چلانے کی آواز۔ مؤنث (۲) چلہ کمان کی
آواز۔ مؤنث (۳) تارہائے ساز کی آواز۔ مؤنث

ترنگان بقول برہان و ناصری و جامع بضم
اول بر وزن و معنی ترنجان است کہ بادرنگبویہ
و بالنگبویہ باشد و ترنجان معرب آنست و آن را

بعربی بفرح القلب المحزون خوانند خان آرزو
در سراج گوید که این مرکب است از ترنگ که
بدل ترنج است بمعنی میوهٔ معروف و الف و نون
نسبت **مؤلف** عرض کند که اتفاق داریم با
خان آرزو (اردو) دیکھو بادرنگبویہ۔

ترنگانیدن بقول برہان مصدر ترنگ است
و بمعنی (۱) بصدا آوردن چلّهٔ کمان. صاحب بحر
بذکر معنی اوّل گوید که (۲) آواز کردن پیکان تیر
وقت رسیدن بجائی و صدا کردن شمشیر بهنگام
خوردن آن بجائی و (۳) آواز کردن شمشیر وقت
شکستن و (۴) آواز کردن تار بهنگام نواختن
ساز و (۵) آواز کردن قدح به انگشت زدن
و (۶) انگیز و جست و خیز کردن. می فرماید که بمعنی
این ترنگد (سالم التصریف) صاحب رشیدی بر
ترنگ ذکر ترنگیدن و ترنگانیدن کرده گوید
که مصدر ترنگ است و صراحت معنی مصدر نکرد
(اوحدی ع) باز شعرش بر ترنگانی بنقار منا
قدم بلنگانی بما صاحب موارد می فرماید که این
مصدر متعدی ترنگیدن است که می آید و بمعنی
اوّل قانع و متفق با برہان صاحب نوادر صراحت
معنی نکرد و بر متعدی ترنگیدن قناعت کرده صاحب
مؤید متفق با برہان **مؤلف** گوید که صاحب
بحر در معنی سکندری خوردن و ترنگیدن را هم
ترک کرده همه معانی ترنگیدن را بذیل این نوشت
ما اتفاق داریم با برہان که این متعدی بدو مفعول
ترنگیدن است و شامل بر همه معانی ترنگیدن.
مخفی مباد که ترنگ که گذشت اسم مصدر این است
(اردو) دیکھو ترنگیدن یہہ اسکے تمام معنون
پر شامل ہے بحیثیت متعدی بدو مفعول۔

ترنگبین بقول برہان و جامع و جہانگیری
و ناصری و سراج بر وزن و معنی ترنجبین است
و آن دارو ئی باشد شیرین گویند مانند بر خار شتر
می نشیند و بعربی من گویند (الخ) (سعدی شیرازی
ع) ترنگبین و صنا لم مده که شربت ها بحر بشکند

خفقان نواد را تسکین ۱۲ مؤلف عرض کند که
با صراحت کافی بر ترانگبین کرده ایم (اردو)
دیکھو ترانگبین ۔

ترنگو همان تانگو که اشارهٔ این همدر آنجا
کرده ایم معه صراحت ماخذ (اردو) دیکھو تانگو

ترنگیدن صاحب سروری ذکر ترنگ کرده
گوید که بمعنی صدا کند تار روی سازها و مثل آن
(مولوی معنوی ره) دلم از چنگ عشق گشت
چو چنگ ۱۲ نه خروشد نه ترنگد چه کند ۱۲ و هم او
نسبت این گوید که (۱) صدا کردن شمشیر و گرز
و تیر در وقت زدن بر جای و (۲) صدا زدن
زه کمان در تیراندازی و چاشنی و (۳)
صدا کردن تار روی سازها (ادوانی ره)
ز کوب گرز و ترنگیدن حسام ۱۲ بود ۱۲ فضای
سر که همچون دکان آهنگر ۱۲ صاحب رشیدی
ذکر این بالفظ ترنگ بلا صراحت بمعنی مصدری
کرده صاحب نواد ر ذکر هر سه معانی فرموده
و صاحب موارد هم زبانش مؤلف عرض کند
که اسم این مصدر همان ترنگ که بجایش گذشت
و ترنگانیدن متعدی بدو مفعول یعنی بر آوردن
صدا از شمشیر و امثال آن و چله و تار ساز و تیر
مضارع این (اردو) (۱) تلوار یا تیر وغیرہ کا
لگ کر آواز کرنا (۲) تیر یا تلوار یا گرز وغیرہ کا
چلتے وقت آواز کرنا ۔ (۳) کسی باجے
کے تار کا آواز کرنا ۔ جیسے سارنگی کا
تار آواز کرتا ہے ۔

ترنم بقول بهار سرود کردن می فرماید که بالفظ رستن مستعمل ۱۲ مؤلف عرض کند که لغت
عرب است و بقول منتخب بمعنی سرائیدن فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر ۱۲ با صا
خود کنند که در ملحقات می آید (ظهوری ره) رخساره برفروخته باغ از گل قدح ۱۲ با عندلیب
باش که مست ترنم است ۱۲ (اردو) راگ ۔ نغمہ ۔

ترنم داشتن | استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت. مؤلف عرض کند سرائیدن است (ناظم ہروی ؎) زلیخا وشتا باخود این ترنم ہا که آمد شاہ خندان چون تبسم ہا (اردو) گانا۔

(الف) ترنم رستن | مصدر اصطلاحی. **(ب) ترنم روئیدن** | صاحب آصفی ذکر الف کرده از معنی ساکت. مؤلف عرض کند که ہر دو بمعنی پیدا شدن ترانہ (ظہوری ؎) ترنم روید از کام و زبانی ہا که با آہ و فغانی ہمدم افتد ہا مخفی مباد که سند بالا متعلق بہ ترنم روئیدن است از اینجاست که ب را قائم کرده ایم۔ (اردو) راگ پیدا ہونا۔

ترنم شدن | استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت. مؤلف عرض کند که ترنم پیدا شدن است (ظہوری ؎) کند تا ئی نوحہ گر ہمدمیں ہا ترنم شود چون برارد نفس ہا (اردو) ترنم پیدا ہونا۔ راگ پیدا ہونا۔

(۱) ترنم شناختن | استعمال. صاحب آصفی **(۲) ترنم شناسیدن** | ذکر الف کرده از معنی ساکت. مؤلف عرض کند که واقف بودن از موسیقی (نظامی ب ؎) ترنم شناسان و دستان نیوش ہا ز بانگ مغنی گرفته گوش ہا (اردو) راگ سے واقف۔ فن موسیقی سے واقف ہونا۔

ترنم فشان | اصطلاح. بقول بہار و بحر کنایہ از بسیار سرائیندہ (ملا طغرا در تعریف قاصدان ؎) صنم پیکران از لباس زری ہا ترنم فشان وقت جولانگری ہا مؤلف عرض کند که موافق قیاس و اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بہت گانے والا۔

ترنم فشاندن | مصدر اصطلاحی. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت. مؤلف عرض کند که بسیار سرودن باشد سندش ہمان که زیر ترنم فشان گذشت (اردو) بہت گانا۔

ترنّم کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از معنی ساکت مؤلف عرض کند سرودن است (حسن غزنوی ؎) شاید کہ بنّدہ شعر کند مدح تفاخر۔ شاید کہ بدین مدح کند عقل ترنّم ۔ (اردو) گانا۔

ترنّم گری اصطلاح۔ بقول بحر و بہار عجم بمعنی سرودن مؤلف عرض کند کہ بمعنی نغمہ سرائی است حاصل بالمصدر سرودن ہردو محققین بالا برنزاکت معنی مصدر و حاصل بالمصدر غور نکردہ اند و صاحب انند نقل نگار ہردو۔ (ملا طغرا ؎) چکاوک زحسن ترنّم گری ۔ بانسنقار خودمی نشاید پری ۔ (اردو) گانا کا حاصل بالمصدر نغمہ سرائی ترکیب فارسی کہ سکتے ہیں۔ منشی

ترنّم نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی سرودن است (فغانی شیرازی ؎) ہر جا کہ از پی تو فغانی کشیدہ آہ ۔ بستان رفتہ و ترنّم نمودہ ۔ (اردو) گانا۔

ترنشک بقول ملحقات برہان ترجمۂ تموّج است مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم باشد معاصرین عجم این را بفتح اوّل و فتح نون سوم دانند لیکن برزبان ندارند۔ (اردو) تموّج۔ بقول آصفیہ عربی۔ مذکر۔ موج زنی۔ جوش۔ تلاطم۔

(الف) **ترنواز** اصطلاح۔ بقول بحر محیط ترد دست مؤلف عرض کند کہ ظاہرا اسم فاعل ترکیبی است و ہم او ---------- بمعنی اوّل صراحت مزید کند کہ خوش خوانی مطرب است (حکیم زلالی ؎) زدی رود در روان درپردہ سازی ۔ بگوش خشک مغزان ترنوازی ۔ و نیز فرماید کہ معنی دوم از اہل زبان بتحقیق پیوستہ کہ عبارت از کار خوب کردن است

(ب) **ترنوازی** را بمعنی (۱) خوش خوانی و (۲) بمجاز خوش نسبابی نوشتہ۔ بہار بذکر

را تشبیه استعمال ترنواز بمعنی مطرب تردست بود
(مخلص کاشی سه) زخم از مژگان تر باید زدن
بر تار انحک بی نغمه دلکش نیست تا مطرب نباشد
ترنوازند پا **مؤلف** عرض کند که سند حکیم زلالی
هم متعلق به الف است و بزیادت یای مصدری
ب هم موافق قیاس باشد وارسته نسبت
ب بامعنی اول و دوم بیان کرده بهار اتفاق
وارد که اسم فارسی ترکیبی است (اردو)
الف قوال. مذکر. ب (۱) قوالی مؤنث
(۲) خوش زبانی. مؤنث۔

ترن وائی اصطلاح. بقول رہنما بحوالۂ
سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار بمعنی عجله که
همچو کالسکه بخار در قد و قامت باشد و در
آبادی ها بر راه آهنی بواسطه اسپان
یا بذریعۂ قوت برقی سیر می کند که در انگلیسی
زبان ٹرمیوے نام دارد **مؤلف** عرض
کند که معاصرین عجم از همین لغت انگریزی اخذ
کردند بحذف تحتانی و تبدیل میم به نون چنانکه پام
و پان و کجیم و کجین و زیادت الف ابجد واو
صاحب بول چال هم بحوالۂ معاصرین عجم
ذکر این کرده (اردو) ٹرام وے۔ وہ
گاڑی جو آہنی سڑک پر آبادی میں بذریعہ
قوت برقی یا گھوڑوں کے ذریعہ سے
چلائی جاتی ہے۔ مؤنث۔

ترنیان بقول برہان و ناصری بر وزن سختیان۔ سبدی و طبقی باشد پهن که از چوب
شاخهای بید بافند و فرماید که به تقدیم تحتانی بر نون هم بنظر رسیده که بر وزن نریان باشد
صاحبان جهانگیری و جامع هم ذکر این کرده اند صاحب رشیدی تریان را بدون نون
سوم ذکر کرده بذیل آن ذکر این هم کند و میفرماید که در سامی به تقدیم تحتانی است **مؤلف**
عرض کند که همین اصل است بقول معاصرین عجم و آنچه به تقدیم تحتانی آید قلب بعض این

وتریان مخفّفش یا مخفّف این اسم جامد فارسی زبان است (اردو) بید کی لکڑی۔ مؤنث۔

تروال | بقول برہان وجامع بروزن احوال برگ سیاہ را گویند و بازای نقطہ دار و زای فارسی ہم باین معنی آمدہ صاحب ناصری گوید برگ گیاہ است و فرماید کہ بازای نقطہ دار ہم باین معنی آمدہ یعنی تزوال۔ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ و مؤلف عرض کند کہ در بعضی نسخ برہان ہم بعوض برگ سیاہ برگ گیاہ نوشتہ معلوم می شود کہ بہ تصحیف کتابت برگ سیاہ مرقوم شد۔ بعض معاصرین عجم تژوال بہ زای فارسی را اسم جامد فارسی قدیم دانند و تزوال بہ زای ہوّز را مبدلش چنانکہ ژند و زند و این مبدل تروال چنانکہ برغ و ورغ (اردو) گھانس کی پتیان۔ مؤنث۔

(۲۹۸۶)

تر و تازہ | استعمال بمعنی حقیقی است۔ **مؤلف** عرض کند کہ ظہوری استعمال این کردہ است (ع) اشک را طرز سراسر روی آموختہ ام * گریہ و سبزہ خیابان تر و تازہ صبح کو * (اردو) تر و تازہ۔

تر و خشک | اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان (۱) معروف است و (۲) کنایہ از نانخورش و (۳) بغیر نانخورش بمعنی اندک و بسیار و امثال اینہا۔ صاحب بحر گوید کہ با نانخورش و بغیر نانخورش و اندک و بسیار۔ صاحب مؤید می فرماید کہ با نان خورش و بغیر نان خورش و نان اندک و بسیار۔ **مؤلف** عرض کند کہ طرز بیان محققین بالالفاظ می اندازد معنی اوّل حقیقی است و معنی دوم بیان کردہ ملحقات برہان درست است و معنی سوم ہیچ معاصرین عجم با ما اتفاق دارند (اردو) (۱) بھیگا ہوا اور خشک (۲) نانخورش یعنے وہ سالن یا مٹھائی جو روٹی کے ساتھہ کھاتے ہین۔ مؤنث۔

ترووده صاحب مؤید مطبوعہ بحوالۂ ادات گوید کہ بمعنی تردہ باشد و در دیگر نسخ قلمی ہم با فتحہ می شود مؤلف عرض کند کہ بخیال ما (ترزدہ) را کہ گذشت بہ تصحیف کتابت چنین نوشتہ اند واللہ اعلم۔ ودیگر کسی از محققین زبان دان و اہل زبان ذکر این نکرد اگر سند استعمالش پیش می شد ما این را مزید علیہ تردہ بہ زیادت واو خیال می کردیم۔ معاصرین عجم ازین بیخبر (اردو) دیکھو تردہ۔

تروشہ بقول برہان وجہانگیری وجامع بضم اوّل وثانی بواو رسیدہ وفتح شین نقطہ دار (۱) نام میوہ۔ صاحب رشیدی گوید کہ مرادف ترشہ کہ میوۂ معروف است وبعربی حماض صاحب ناصری بذکر قول برہان ورشیدی می فرماید کہ ترہ ایست ترش مزہ ترجمہ حماض وہمین است ترشہ خان آرزو در سراج می فرماید کہ (۲) مراد از میوۂ معروف ترنج است وترشہ بحذف واو کہ گذشت مخفف این وحماض کہ رستنی است مؤلف عرض کند کہ ما صراحت کامل بر ترشہ کردہ ایم کہ مخفف این باشد آنچہ خان آرزو نسبت معنی دوم ترنج گوید بموافق قیاس معلوم می شود (اردو) (۱) دیکھو ترشک (۲) دیکھو ترنج۔

ترومیدہ بقول برہان وجہانگیری وجامع وناصری ورشیدی بفتح اوّل وواو مجہول وکسر میم بروزن خشو چیدہ بمعنی (۱) آمیختہ و (۲) اندوختہ وصاحب برہان فرماید کہ بکسر اوّل بروزن نکوہیدہ ہم آمدہ صاحب سروری این را مرادف ترومیدہ بہ ہای ہوّز عوض میم گوید بہر دو معانی بالا۔ خان آرزو در سراج بذکر ہر دو می فرماید کہ اغلب کہ ازین ہر دو یکی تصحیف است مؤلف عرض کند کہ سبحان اللہ چہ خوش تحقیق است بخیال ما واتفاق

معاصرین عجم تروه که می آید اسم جامد فارسی زبان است بمعنی جفت و زوج فارسیان ازین هم
جامد مصدری ساختند بترکیب یای معروف و علامت مصدر دن جفت شدن و تروییدن
مبدلش چنانکه با صبره و باشرم صبردن و مصدر حالا متروک التصریف است و از کتب قانون
زبان خارج و بر زبان معاصرین عجم هم ثبت و ترویید و تروییده ماضی مطلق هردو و نیز با
های هوز آخرش افاده معنی مفعولی کند یعنی زوج شده و هر دو بمعانی بالا بر سبیل مجاز است
پس (اردو) (۱) ملا ہوا (۲) جمع کیا ہوا ۔

ترون | صاحب آصفی گوید که اسم زیره باشد و بر زیره می فرماید که بکسر اول اسم فارسی است
و بعربی کمون معرب از خاموں یونانی یا کمون سریانی و نیز بعربی سنوت و بیونانی کرنیتون و کوکون
و برومی اسقیقوس و بانگریزی کیومن و بهندی نیز زیره و جیره نامند و آن تخم نباتیست
از بادیان باریکتر گرم در دوم و خشک در سوم و دران تحلیل و تفتیح سدد و تقطیع و تجفیف
و تلطیف و قبض است و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند که بعض معاصرین
عجم ترون را هم فارسی قدیم دانند که اسم جامد است (اردو) زیره ۔ فارسی ۔ اسم مذکر
کمون ۔ ایک خوشبودار باریک تخم کا نام جو اکثر گرم مسالے میں پڑتا ہے ۔

تروند | بقول برهان و جامع بروزن فرزند (۱) میوه نورس و نوباوه را گویند و (۲) بمعنی
مکر و حیله و تزویر و دروغ و فریب ۔ صاحبان سروری و ناصری و رشیدی بمعنی اول
قانع ۔ خان آرزو این را مرادف ترفند و ترونده گفته می فرماید که بمعنی اول مرکب است
از تر بمعنی تازه و وند که کلمه نسبت است و بمعنی دوم مبدل ترفند ۔ مؤلف عرض کند که

ماخذ بیان کرده اش درست است و ماخذ ترفند بجایش عرض کرده ایم (اردو) (۱) نیا میوه۔ مذکر۔ دیکھو نوبر اور نوباوه (۲) دیکھو ترفند کے پہلے معنی۔

ترونده بقول برہان وجہانگیری وجامع بر وزن ارزنده بمعنی تروند (مولوی معنوی گوید) ترونده پالیزخان ہرگاو وخر را کی رسد چنین میوه های نادره زیرک ولی کنز خورد بو (ابن یمین گوید) میوهٔ شیرین بکام دوستان تازه شاخ ها از پی تلخی عیش دشمنان آید پدید بوزن چیان آزاده شاخی آنچنین ترونده ها ہم ز بخت خسرو خسرونشان آید پدید ها صاحبان رشیدی وسروری وسراج این را مرادف ترونده نوشته گویند۔ صاحب ناصری بر معنی اول قانع مؤلف عرض کند که مزید علیه تروند است بمعنی اول و بیان ترفنده بمعنی اولش (اردو) دیکھو تروند۔

ترووه بقول برہان وناصری با واو مجہول بر وزن انبوه جفت را گویند وبعربی زوج خوانند۔ گویند که بر وزن شکوفه نیز بایں معنی آمده صاحب جامع ہم ذکر این کرده خان آرزو در سراج بر برہان گوید که ہیچ یک سند ندارد قابل اعتماد نباشد و تصحیف را دخل تمام است از اینکه در شرفنامه توروه و در لسان الشعرا توره مرقوم است مؤلف عرض کند که ہمین است تحقیق محقق با نام ونشان که تصحیف بر زبان اوست ما باعتبار ناصری وجامع که ہر دو محققین صاحب زبان و متفق با برہان اند این لغت را صحیح دانیم (اردو) جفت۔ مذکر۔ طاق کا مقابل۔

تروه بقول برہان وجامع وسراج بر وزن انده بضم ثالث ونیز بر وزن سرفه ہر دو مرادف ترووه باشد مؤلف عرض کند که مخفف ترووه که گذشت (اردو) دیکھو ترووه۔

ترومید بقول برہان وجہانگیری وجامع وناصری وسروری بفتح اول و های ہوز مکسور

بروزن صبوحیده بمعنی اندوخته و آمیخته. صاحب برهان می فرماید که بکسر اول هم درست است مؤلف عرض کند که ما حقیقت این را بر ترودیده بیان کرده ایم (اردو) دیکھو ترودیده۔

ترویج بقول بهار بمعنی رواج دادن (ظهوری سه) از رونق کارنخم ظهوری به ترویج وازین بیکاد داد یم به صاحب منتخب گوید که روائی دادن متاع و درم را مؤلف عرض کند که لغت عرب است بمعنی رواج فارسیان با مصادر فرس بترکیب فارسی استعمال این می کنند که در ملحقات می آید (اردو) رواج. بقول آصفیه. مذکر. دیکھو بازار کے تغیر سے معنے۔

ترویج دادن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که رواج دادن است و سند این بر ترویج از ظهوری گذشت (اردو) رواج دینا۔

تره بقول برهان بفتح اول و تخفیف ثانی (۱) دندان های کلید را گویند و (۲) گیاه تیزی که بر سر دانه های جو و گندم در خوشه می باشد می فرماید که باین دو معنی با زای فارسی هم آمده و بتشدید ثانی (۳) هر سبزه که با طعام خورند عموماً و (۴) گندنا را گویند خصوصاً و باین معنی به تخفیف ثانی هم درست است. صاحب جامع بر معانی سوم و چهارم قانع. صاحب سروری گوید که همه معانی مرادف تژه که به زای فارسی می آید. صاحب ناصری بر معنی سوم قناعت فرموده می گوید از شعر که رسم است بر خوان ملوک که تره اول بود و حلوا آخر (کمال اسمعیل سله) اگرچه در خدمت صدر تو سر بلند انشد به وین بی بار دل و زحمت خاطر باشد به لیک رسم است که بر خوان ملوک ایام به تره اول بود و حلوا آخر باشد به (ابن یمین سله) بهای تره یک روزه خوان همت اوست به هزاران ذخیره که در بحر و کان بود مخزون به صاحب رشیدی هم بر معنی سوم

قانع . خان آرزو بنقل قول رشیدی گوید که بمعنی مطلق سبزیست چنانکه قوسی گفته و لہذا شاہ ترہ نام دارو ئی است و نسبت معنی چہارم گوید که در بعض بلاد بدین معنی مستعمل **مؤلف** عرض کند که بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان باشد مبدّل تژہ که زای فارسی بدل می شود با رای مہمل و ہمین است مثال اوّلش و معنی دوم مجاز معنی سوم و بمعنی سوم مرکب است از ترہ و ہای نسبت و کنایہ باشد از ہر سبزہ که با طعام خورند بمعنی بقولات و بمعنی چہارم ہم مجاز که ذکرش بر اخریط کردہ ایم آنچه خان آرزو این را بمعنی مطلق سبزی نوشته از ذوق زبان کار نگرفته بلکه بمعنی حقیقی رفته (اردو) (۱) کنجیون کے وندلنے . مذکر . دیکھو ترہ (۲) وہ تیز پتیان جو جو اور گیہون کے خوشون پر ہوتی ہین . مؤنث (۳) ترکاری . مؤنث (۴) دیکھو اخریط .

ترّہات | بقول برہان بضم اوّل و فتح و تشدید ثانی بر وزن امہات بمعنی بیہودہ و ہرزہ و خرافات و مہملات می فرماید که گویند عربی است . صاحب جامع ذکر این کردہ گوید که ظاہرا عربی است . صاحبان انند و غیاث گویند که جمع ترّہہ . لغت عربی است که بمعنی باطل آمدہ غالب دہلوی در قاطع برہان گوید که لغت فارسی است مرکب از ترہ و آت که لفظی است بمعنی مثل و مانند اما ترہ پودینہ و گندنا و امثال آن را گویند که بطریق تفنن خورند لاجرم کلمات نشاط انگیز را ترّہات گویند یعنی چیز انبساط خاطر مدعای دیگر در ضمن آن مضمر نیست صاحب قاطع القاطع جواب این دادہ و تردیدش کردہ **مؤلف** عرض کند که ترّہات بمعنی بیان کردۂ غالب دہلوی مستعمل نیست و نہ لفظ فارسی باشد شک نیست که لغت عرب است که فارسیان استعمالش کردہ اند و قول صاحب جامع ہم ہمین که محقق زبان است پس برہان خطا نکردہ

کرده ذکرش کرده واشاره بلغت عرب هم نموده البته لغت عرب در برهان خارج از موضوع برهان است ولیکن خطائی فاحش نیست که ذکرش را گناه دانیم مقصود لی غالب وباوری است وآرزی هوس رین بحث مغلوب است (اردو) خرافات . بقول آصفیه مؤنث . خرافت . بیهوده باتین . یاوه گوئی . هرزه درائی ۔

تره بیابانی استعمال . بقول محیط اقسیوس را نام است وهم او برافسیوس می فرماید بفتح همزه وسکون قاف وفتح سین مهمله وضم یای تحتانی وسکون واو افیسوس هم گویند بیونانی ومعنی آن حدقی است بجهت مشابهت این نبات بحدقه انسان وآن را بفارسی تره بیابانی نام است منافع آن قریب بمنافع افیوس وازین معلوم می شود که این همان افیوس است وبرافیوس گوید که آن نباتی است مابین شجر وگیاه وبسیار بلند نمی شود وساق آن زغب دارد وبار یک ودو یا سه عدد شبیه بکوب از خرگرم وخشک در دوم جاذب جالی . لذاع مقی ومسهل وآشامیدن اعلای بیخ آن مقی قوی ومنافع دارد الخ مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است (اردو) تره بیابانی ایک پودے کا نام ہے ۔ مؤنث ۔

تره تندک اصطلاح . بقول برهان تره تیزک را گویند وآن سبزی باشد که بعربی حرجیر خوانند صاحب انند نقل برداشت مؤلف عرض کند که ما حقیقت این را بذیل ابراناو بیان کرده ایم (اردو) دیکھو ابراناو ۔

تره تیزک اصطلاح . بقول انند مرادف تره تندک که گذشت صاحب محیط هم ذکر این کرده می فرماید که اسم حرجیر است مؤلف عرض کند آنچه بر حرجیر نوشته ایم ذکرش بر تره تیزک کرده ایم (اردو) دیکھو تره تیزک اور تره تندک ۔

تره خراسانی استعمال . بقول برهان نقش کشنی با

ترش مزه و او را در خراسان سماق ترشک خوانند چه سماق آن بسیار ترش می باشد و در عربی بقلهٔ حامضه گویند سرد و خشک است و قابض صاحب ناصری هم ذکرش کرده مؤلف عرض کند که با حقیقت این بر او قیمن عرض کرده ایم (اردو) دیکھو اوقیمن ۔

تره در کوزه بر پا نشست بقول اہل لغت بحر و بہار و انند در جائی که چیز خوردنی پائی شود بر طعام سہل حکم بریان دارد چون تره که صورت بره پیدا کند مؤلف عرض کند که قیاس و معاصرین عجم ہم بزبان دارند (اردو) دکن میں کہتے ہیں "بابھو کے کو دلیا ہی پلاو ہے"

تره شیر اصطلاح ۔ بقول برہان و جہانگیری و جامع و سروری و ناصری و سراج با شین منقوطه و الف و یای حطی و رای بی نقطه تره باشد شبیه به تبرخون لیکن بغایت تلخ مؤلف عرض کند که وجه تسمیهٔ این متحقق نشد و تبرخون بجایش مذکور شد ۔ مخفی مباد که خیال ما این است که (تره تیز) را کاتبین بتصحیف نوشتند و الله اعلم بحقیقة الحال

(اردو) دیکھو تبرخون ۔

تره گربه اصطلاح ۔ بقول برہان و جہانگیری و جامع و رشیدی و ناصری ہمان بادرنجبویه که گذشت و گربه را باین تره محبت بسیار است مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است و نیسان

(اردو) دیکھو بادرنجبویه ۔

تره هیر اصطلاح ۔ صاحبان سروری و جہانگیری گویند که تره ایست که بتازی ایهقان خوانند صاحب جامع گوید که خردل صحرائی است صاحب رشیدی می فرماید که این تره دراز می شود و شگوفه سرخ دارد و برگش پہن و خورده می شود صاحب محیط بر خردل بری گوید که آن را بلسان گویند و ہم او بر ایهقان می فرماید که جرجیر بری است و ہرچه بر جرجیر نوشت ما ذکرش بر تره تیز کرده ایم مؤلف عرض کند که خیال ما این است

که تره تیز را کاتبین تصحیف کرده اند و محققین
غوری بران نکرده والله اعلم بحقیقة الحال ۔
(اردو) دیکھو تره تیزک ۔

تره میره اصطلاح ۔ بقول ناصری و برهان
و سراج و مؤید بکسر میم و سکون یا و فتح را سبزی
که بتازی آن را ایهقان گویند مؤلف عرض
کند که همان (تره میر) است که گذشت های
هوز در آخر این زائد و درینجا هم خیال تامین
است که تره تیره باشد ولیکن همه محققین متفق
در املای اینند وجه تسمیه بوضوح نه پیوسته
(اردو) دیکھو تراتیزک ۔

ترهنده بقول برهان و جهانگیری و جامع و
رشیدی و سراج بر وزن شرمنده هر چیز آراسته
و باطراوت باشد (خواجه عمید لویکی ؎) شد
زمین معدلت آراسته ترهنده باز ؛ چون ز سپهر
خسرو سیارگان روی فلک ؛ صاحب ناصری
بذکر این گوید که ازین شعر چنان بخاطر می رسد که
صاحبان فرهنگ خبط و خطا کرده اند و ترهنده
را مرادف آراسته دانسته اند و شاعر گفته باشد
در مدح ممدوح که ممدوح خسرو سیارگان د
هنده را بافلاک تشبیه کرده باشد و اگر غیر این
باشد و آراسته و ترهنده مرادف باشند شعر ناقص
گردد مؤلف عرض کند که اگر خیال ناصری را
درست دانیم های هوز را از هنده حذف باید
کرد درین صورت البته معنی شعر درست می شود
قطع نظر از شعر بالا نسبت ترهنده گوییم که باتفاق
همه محققین بالا که دران صاحب جامع محقق
زبان خود هم شامل است این اسم جامد باشد
و ظاهر بصورت اسم فاعل یافته می شود و مصدر
این که حالا متروک است ترهیدن به ترکیب
لفظ تره که منسوب به تر است بزیادت یای معروف
و علامت مصدر دن بمعنی ترشدن والله اعلم
بحقیقة الحال (اردو) طراوت دار اور
آراسته چیز ۔ مؤنث ۔

تری بقول برہان وجامع برونزن کری (۱) رطوبت را گویند و بالتحتانی مجہول (۲) دیوار بلند وسدّی کہ در پیش چیزی کشند. صاحب جہانگیری این مرادف (ترا) گوید کہ بمعنی دیوار رفیع گذشت صاحب ناصری بذکر ہر دو معانی بالا بحوالہ برہان گوید کہ در رشیدی اصلاً نیامدہ و صاحب رشیدی بہ (ترا) اشارہ این ہم کردہ گوید کہ امالۂ تراست بمعنی بلند صاحب مؤید بر معنی دوم قانع. وارستہ گوید کہ (۳) بمعنی بیدماغی و ناخوشی و (۴) ظرافت (میر الہی ہمدانی ط) دل بی حوصلہ را تاب ظرافت نبود ۞ از تری داغ شود آئینہ گر فولاد است ۞ (سعید اشرف ط) از تری ہای جہان است مکدر دل ما ۞ ہیچ آئینہ کہ از نم نہ صفا می افتد ۞ خان آرزو در سراج ذکر معنی اوّل و دوم کردہ و در چراغ ہدایت می فرماید کہ بمعنی (۵) درشتی و سختی و آزردگی است (اشرف ط) با تریہای حسودان چرب نرمی میکنیم ۞ جا شد زوئین بود آسیب باران را علاج ۞ وہمی فرماید کہ ظاہراً تر آمدن از ہمین عالم است پس بمعنی آزردگی انسب باشد مؤلف عرض کند کہ معنی اوّل حقیقی است بپای نسبت مقابل خشکی و نسبت معنی دوم جا دارد کہ الف (ترا) را بہ تحتانی مبدل دانیم چنانکہ حساب و حسیب کہ غیر از امالہ چیزی دیگر نیست و در شعر اوّل سعید اشرف ہم ما تری را بمعنی اوّل گیریم مقصود شاعر از بیمہری جہان است و برای معنی سوم پیدا کردۂ وارستہ سندی دیگر خواہیم کہ استناد او از ہمین شعر اشرف است و معنی چہارم را ہم غیر از سند درست ندانیم کہ پیدا کردۂ محقق ہند نژاد است بدون سند استناد و این معنی از ہر دو اسناد میر الہی و اشرف پیدا نیست و با معنی پنجم پیدا کردۂ خان آرزو ہم اتفاق نداریم کہ ماخذش شعر دوم اشرف است و در آن ہم تریہای دشمنان بمعنی بیمہریہا

دشمنان است نہ آزردگی (اردو) (۱) تری
خشکی کا مقابل۔ مؤنث (۲) بلند دیوار۔ مؤنث
(۳) ناخوشی۔ مؤنث (۴) ظرافت۔ مؤنث
(۵) درشتی سختی۔ آزردگی۔ مؤنث۔

تریاق بقول بہار مرادف تریاک (۱) بالکسر عربی است معروف کہ تریاق فاروق قسم اعلای آنست۔ می فرماید کہ ہر دو کلمہ یونانی است و معرب و بمعنی مطلق پادزہر وارستہ ہم ذکر این کردہ۔ صاحب سواء السبیل گوید کہ معرب و تریاکی در یونانی دوائی است برای دفع زہرہا اکسیر۔ صاحب محیط اعظم طراز د کہ تریاق (۲) افیون را گویند **مؤلف** عرض کند کہ معنی اول حقیقی است و معنی دوم مجاز آن و صراحت افیون بجایش گذشت (ظہوری ؎) ز نہ بہند زدافعی فراقم ٭ تریاق وصال در عراق است ٭ (اردو) (۱) تریاق بقول آصفیہ معرب۔ اسم مذکر۔ زہر مہرہ۔ فادزہر۔ ایک خاص قسم کی معجون جو شہد اور دیگر ادویات نباتی و حیوانی سے زہر کے دفع کرنے کے لئے بناتے ہیں۔ تریاق فاروق بھی یہی ہے۔ (۲) دیکھو افیون

تریاق پارسی اصطلاح۔ بقول بحر پازہر صاحب برہان بر (تریاق فارسی) گوید کہ این را در عربی حجر التیس نامند معاصرین عجم بزبان دارند صاحب محیط ہم این را پادزہر گفتہ۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است و صراحت پازہر بجایش گذشت (اردو) دیکھو پازہر۔

تریاق ترکی اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و انند و محیط موسیائی را گویند و آن انسانی و کانی ہر دو باشد **مؤلف** عرض کند کہ صراحت کامل بر موسیائی می آید درینجا ہمین کافی است کہ مرکب توصیفی است (اردو) دیکھو موسیائی۔ مؤنث

تریاق روستائی اصطلاح۔ بقول برہان و بحر دانشہ سیر مراد رپیانہ است کہ بعربی ثوم

و فوم خوانند مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی
است۔ با صراحت کافی بہ (اسکندروس و
تزک روستایان) کردہ ایم (اردو) ہندی اسم
مذکر۔ دیکھو اسکندروس کے پہلے معنے۔

تریاق فارسی اصطلاح۔ بقول برہان و
جامع و انند و محیط ہمان تریاق پارسی کہ گذشت
مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است۔
(اردو) دیکھو تریاق پارسی اور پاد زہر۔

تریاک بقول برہان و جہانگیری و جامع و رشیدی و ناصری و سروری و دو ارستہ
بفتح اوّل بر وزن افلاک (۱) پاد زہر می فرمایند کہ معرب این تریاق است و (۲) افیون
و صاحب برہان گوید کہ بکسر اوّل ہم آمدہ (حکیم سنائی سلہ) یک جہان زیر گنبد افلاک ہا
کام پر زہر و خانہ پر تریاک ہا خان آرزو در سراج گوید کہ بعض محققین کہ بالفتح گفتہ اند محل
نظر است چہ تریاک معرب این تریاق دلالت صریح دارد بر مکسور الاوّل مؤلف عرض کند کہ
این اسم زبان یونانی است پس در بالفتح بودنش محل تاملی نیست بعض فارسیان کہ این را
بالکسر خواندہ اند تفرس باشد و از ہمین تفرس تعریب واقع شدہ پس کسر معرب دلیل آن
نباشد کہ صحت تلفظ بالکسر باشد (اردو) (۱) تریاک۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔
دیکھو تریاق (۲) دیکھو افیون۔ مؤنث۔

تریاک آفریدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ پیدا کردن تریاک است بمعنی حقیقی۔
(سعدی سلہ) تریاک در دہان رسول آفریدہ
حق ہا صدیق را چہ غم بود از زہر جانگزا (اردو)
تریاق پیدا کرنا۔

تریاک اکبر اصطلاح۔ بقول برہان و
(لطائف) و بحر کنایہ از پازہر است کہ عاشق

بہ معشوق دہد مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی
این تریاک بزرگ و معزز است معنی آن تریاق
فرضی و شاعرانہ کہ عاشق برای دفع زہر چشم
معشوق بکار برد (اردو) تریاک اکبر بقاعدۂ
فارسی کہہ سکتے ہیں وہ تریاک جو عاشق معشوق
کو دیتا ہے۔ مذکر۔

تریاک بردن مصدر اصطلاحی صاحب
آصفی ذکر این کردہ انتہی ساکت مؤلف عرض کند کہ
بردن اینجا بمعنی تلاش کردن است و این بقصد
محاورہ باشد چنانکہ عرفی گوید (ص) کنون
اگر نرسی کی رسی بفریادم ؛ مرا چو جان بلب آید
کجا برم تریاک ؛ (اردو) تریاک ڈھونڈھنا

تریاک بریدن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار بمعنی (۱) نشاء افیون زائل شدن است
و (۲) تریاک گذاشتن صاحب بحر بمعنی دوم
قانع وارستہ بہ بالش (اشرف (۱) رباعی)
یاران بکشید تیغ بیباکی را ؛ ہمچو رسانید مہر
خاکی را ؛ دشوار تر از بریدن شاہ رگ است
؛ تریاک اگر برید تریاکی را ؛ (محسن تاثیر ص)
تا کی لطف نمایان تو در حق من اینہا بود ؛ کر
وعدۂ تریاک تو تریاک بریدیم ؛ (شفیع اثر
ص۲) بریدن از تو برنگ بریدن تریاک ؛
رسانده است بلب جان ناتوان مرا ؛ مؤلف
عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو)
(۱) افیون کا نشہ زائل ہونا (۲) افیون ترک
کرنا۔ چھوڑ دینا۔

تریاک خوردن مصدر اصطلاحی بقول
بہار و بحر (۱) و ریاک خود کوشیدن (میرزا
ملا ہر وحید ص) من گفتی ای آفتاب غلام
؛ کہ افیون حلال است و صہبا حرام ؛ چنانکہ
حدیث تو از کار برد ؛ کہ خواہم ازین غصہ
تریاک خورد ؛ مؤلف عرض کند کہ مجازا
بمعنی (۲) افیون خوردن است کہ معنی حقیقی
است و حق آنست کہ تریاک زہر است الا آنکہ

اقل کہ زہر نیست پس معنی اوّل من وجہ درست است کہ تریاک خوردن زہر خوردن باشد (میرزا اسمٰعیل ایما سلہ) ترک خواہشہا کند گر تلخ کامست باک نیست ؎ چارۂ بہر ہوا نجر خوردن تریاک نیست ؎ (محمد قلی سلیم سلہ) محبت کرد از بس تلخ بر من زندگانی را ؎ اگر زہرم نمیداد آسمان تریاک می خوردم ؎ (اردو) (۱) زہر کھانا (۲) افیون کھانا۔

تریاک رسیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند متکیف شدن بہ تریاک **مؤلف** عرض کند کہ ذوق سخن ما را اجازت نمی دہد کہ این را تسلیم کنیم معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) افیون سے حالت نشہ میں ہونا۔

تریاک روستایان اصطلاح۔ بقول رشیدی بمعنی سیر کہ برادر پیاز است۔ صاحبان جہانگیری و ناصری و ملحقات ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ باشد از اینکہ روستایان سیر را ہمچون تریاک بکثرت می فروشند کہ سیر خوران ہمچو تریاک خوران زنہار ترکش نمی کنند بوجہ اینکہ گویند سیر بسیار ہاضم است و عموماً زیر استعمال خاص و عام طہرانست کافی برا سکندروس گفتہ شد (اردو) دیکھو اسکندروس۔

تریاکی بقول انند و غیاث (۱) بمعنی افیونی کہ عادت خوردن افیون دارد و (۲) نام شاعری **مؤلف** عرض کند کہ معنی اوّل بیای نسبت است و معنی دوم تخلص شاعریست نہ نامش (اردو) (۱) دیکھو افیونی کے پہلے معنے (۲) تریاکی ایک شاعر معروف کا تخلص ہے۔ مذکر۔

(الف) تریاکی چیزی شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار کنایہ از مالوف و معتاد چیزی شدن و ہم او گوید کہ ـــ ـــ ـــ

(ب) تریاکی چیزی کردن بمعنی مالوف و معتاد چیزی کردن (ملا طغرا در تعریف گل کونا

سه) شقائق از آن بر لب جو شده ٭ که تریاکی صحبت او شده ٭ (میرزا معز فطرت سه) در مذاق سخن تلخ گواره گردید ٭ تا لب لعل تو تریاکی دشنام کرد ٭ صاحبان بحر و اننده هم ذکر این کرده اند۔ مؤلف عرض کند که مجاز از معنی حقیقی تریاک است که تریاک هم تریاکی را مألوف و معتاد خودش می کند (اردو) الف کسی چیز یا کام کا عادی ہونا (ب) کسی چیز یا کام کا عادی کرنا

تریان بقول برهان بکسر اوّل بر وزن گریان طبق چوبین و طبقی را نیز گویند که از شاخ بید بافند می فرماید که بر وزن مرجان هم آمده صاحبان جهانگیری و رشیدی گویند که مرادف همان تریبان که گذشت۔ صاحب جامع بر طبق بید قانع۔ صاحب سروری از شمس فخری سندی آورده (سه) زحل چه طبخت از کشت زار چرخ آمد ٭ بقول بر طبق مه بصورت تریان ٭ می فرماید که تریبان بفتح تا و سکون رای مهمله و کسر با نیز بدین معنی آمده اما در رسامی فی الاسامی تریان بوزن کریان بمعنی سبد عریض است صاحب ناصری گوید که مرادف تریبان و تربیان۔ خان آرزو در سراج منیر بایں تحقیق یکی از آنها مؤلف عرض کند که اتفاق داریم با او (اردو) دیکھو تربیان۔

(الف) **تریت** بقول برهان بفتح اوّل و کسر ثانی و سکون تحتانی و فوقانی (۱) ریزه کردن نان در میان دوغ و شیر و شربت و آبگوشت و مانند آن و هم او - - - - - - - -

(ب) **تریده** را بهمین معنی آورده۔ صاحب ناصری بذکر هر دو گوید که چون نان را شکسته نیز گویند و بتازی ثرید خوانند (مستق الطعمه الف سه) روغنی کنه یا چه جمع آورده پیر کلّه ٭ کفچه کفچه بر تریت شیر وان خواهم شتافت ٭ (مولوی معنوی ب سه) لب کن و این سر تو ریسه ٭ تا کند نانها را تریت کند ٭ صاحبان جامع و سروری و جهانگیری هم ذکر هر دو کرده اند (مستق ب سه)

آنکه مشغول کند از عشق ترید پاچه‌ها تا بخوردش ندہم بر منش انکاری هست ها خان آرزو در سراج بذکر ہر دو می فرماید که ثرید بثای مثلثه معرب ترید است **مؤلف** عرض کند که الف مبدل ب باشد چنانکه زردشت و زرتشت و بخیال ما (۲) اسم مصدر تریدن است که می آید بمعنی گشتن و بہر دو معنی اسم جامد فارسی زبان باشد (اردو) الف و ب (۱) روٹی کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے دودھ یا شربت یا شوربے وغیرہ میں ڈالنا کا حاصل بالمصدر (۲) گشتن یعنی ...

ترہیدن بقول برہان و ناصری بفتح اول بر وزن وشنیدن و بمعنی (۱) کشیدن و بیرون آوردن باشد و (۲) بضم اول بمعنی لیسیدن صاحب برہان گوید که بمعنی اول بازای نقطه دار هم آمده صاحب جہانگیری بذکر معنی اول میفرماید که با اول مضموم بریدن. صاحب جامع بذکر معنی اول نسبت معنی دوم رسیدن نوشته. صاحب رشیدی بہر دو معنی با برہان متفق و می فرماید که مرادف توریدن است و اصح بمعنی کشیدن نژیدن است که در باب نون و فصل زای فارسی بیاید. صاحب سروری بر معنی اول قانع و صراحت کند که بازای معجمه نیز آمده صاحب مؤید هم بر معنی اول اکتفا کرده. خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی گوید که درین بچند وجه تأمل چراکه توریدن بنون اول بمعنی شرمنده شدن است در حضور خصم پس مرادف آن نمی تواند شد و نیز درین صورت مخفف بود نه مرادف و تزیدن به زای منقوطه در اکثر فرہنگہا آمده پس احتمال دارد که نژیدن به نون و زای فارسی نیز آمده باشد والله اعلم بحقیقة الحال. صاحب بحر باتفاق برہان در ہر دو معنی می فرماید که سالم التصریف است که غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیامده و ہم او ذکر تزیدن به زای معجمه دوم عوض رای مہمله بہر دو معنی بالا هم کند. صاحب مدار در ذکر معنی اول می فرماید که صحیح به زای تازی است چراکه مخفف ترنیدن است

و ذکر معنی دوم هم فرموده و هم او بتبدیل توریدن از دو دال جمع شده و بمعنی دوم مخفف توریدن است
به رای مهمله سوم ذکر این بمعنی دوم کرده صاحب کہ می آید و آنچه بهر دو معنی بالا به زای معجمه نوشته
نوادر هم بانش و بتبدیل توریدن این را بمعنی دوم مبدل این چنانکه برتغ و بزتغ آنانکه بمعنی دوم را رسیدن
آورده گوید که مخفف اوست مؤلف عرض رسیدن نوشته اند تصرف کاتبین باشد صراحت کامل
کند که بمعنی اول مرکب است از ترید که گذشت معانی بر تریدن می آید (اردو) (۱) کھینچنا. باہر
بزیادت علامت مصدر دن و حذف یک دال لانا (۲) رم کرنا. وحشت کرنا.

تریز بقول برهان بکسر اول و ثانی و سکون تحتانی مجهول و زای نقطه دار (۱) شاخ جامه
و قبا را گویند و آن دو مثلث باشد از دو طرف دامن جامه و (۲) بال و پر مرغان را هم
گفته اند. صاحب جهانگیری بر معنی اول قانع و می فرماید که تیریز هم آمده (مولانا ملک قمی
سه) ای ازل بر قد تو چست قبای که ابدت دامن کشان در پای که هفته ات هفت بند در
چپ و راست که شش تریز است و شش جهت بر راست که صاحب جامع بذکر هر دو معنی بالا گوید
که مخفف تیریز است و این قدر اضافه کند که بفتح اول هم آمده بر وزن نذیر. صاحب رشیدی با
معنی اول اکتفا فرموده. خان آرزو در سراج ذکر هر دو معنی بحواله برهان کرده می فرماید که آنچه
صاحب برهان تریر بهر دو رای مهمله بمعنی و بر وزن نذیر آورده ظاهر اغلاط است که همان نذیر
عربی را چنین خوانده اند و این از عجائب است مؤلف عرض کند که البته در بعض نسخ برهان
تریر بهر دو رای مهمله بمعنی نذیر نوشته ولیکن در بعض نسخ تریر متروک است با جدیکه خیال می کنیم
تریر لغتی در فارسی زبان نیست و آنچه صاحب جامع این را بکسر اول بر وزن شبیر و از

جہت اظہار فتح اول بروزن نذیر نوشتہ دران صراحت معنی نذیر کردہ و تریز را بمعنی نذیر آوردہ از ہمین صراحتش بعض کاتبین مطابع و محققین ہم در بعض نسخ برہان بغلط فہمی خود تصرف بیجا کردہ تریز را بمعنی دیگر یعنی نذیر قائم کردہ اند۔ باقی حال لغت زیر تعریف اسم جامد فارسی زبان است و مخفف تیریزہ و بمعنی دوم مجاز معنی اول (اردو) (۱) ملبوس کی کلی جو مثلث ہوتی ہے ۔ مؤنث (۲) پرندون کے پر اور پھوسٹے ۔ مذکر ۔

(الف) **تریشہ** بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت و سند علی قلی بیگ ترکمان پیش می کند تا بمعنی تریشہ از و پیدا کنیم (ب) جامہ ای بہ تن خستہ این زار نماند است * کز تاراج ہمت بسکہ کشید است تریشہ * صاحب فرہنگ فدائی کہ یکی از علمای معاصر عجم بود می طراز د کہ آن خردہ چوبہاست کہ ہنگام تراشیدن چوبہا و تیرہا از دم تیشہ یا رندہ می ریزند و آن را کہ از دندانہای ارہ می ریزد خاک ارہ گویند **مؤلف** عرض کند کہ الف اسم جامد فارسی زبان است و از سند بالا مصدر ۔

(ب) **تریشہ کشیدن** بمعنی پوست چوب از تیشہ یا رندہ با برآوردن باشد (اردو) (الف) لکڑی کا پوست ۔ مذکر (ب) لکڑی کا پوست نکالنا ۔

تری کردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر مرادف تر کردن است **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسی از محققین زباندان و اہل زبان ذکر این مصدر اصطلاحی نکرد و معاصرین عجم ہم بہ زبان ندارند و صاحب بحر کہ ہندی نژاد است سند استعمال این پیش نکرد و استاد ما است و خیلی تحقیق پسند بود عجبی نیست کہ استعمال این در کلام فارسی دیدہ باشد حیف است از نظر ما نگذشت و بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم (اردو) مرادف تر کرنا ۔ تسنحر کرنا ۔

ترنیان بقول برهان بروزن زنبیان طبق پهن چوبین و طبق و سبد پهن را گفته اند که از شاخهای باریک چوب بید بافند می فرماید که بکسر تحتانی هم آمده که بروزن سختیان باشد صاحبان جامع و رشیدی دانسته هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که با اشاره به این بر ترنیان کرده ایم که به لغوی سوم گذشت (اردو) دیکهو ترنیان ـ

ترینه بقول برهان بروزن قرینه (۱) نوعی از قاتق که مردم نامراد و فقیر در آش های آرد کنند و طریق ساختنش آنست که نان تنور هم پخته را ریزه ریزه کرده با فلفل و زنجبیل و زیره و سیاه دانه کوفته و سبزیها ریزه کرده مانند شلغم و چغندر و گندنا و پودینه و امثال آن مجموع را در تغاری کنند و سرکه و دوشاب به بالای آن ریزند و مشت بسیاری زنند تا خوب خمیر شود و در آفتاب نهند و همچنین تا چهل روز بدین دستور هر روز سرکه و دوشاب دران ریزند و برهم زنند و در آفتاب نهند تا بقوام آید و بعد از چهل روز قرصها ازان سازند و خشک کنند و در وقت احتیاج قرصی ازان در آب گرم اندازند تا نرم شود و قاتق آش کنند و (۲) اقسام سبزیها را نیز گویند و (۳) طعامی باشد که آن را با گوشت و گندم و سرکه پزند که آن را بعربی عویشه خوانند صاحب جهانگیری ذکر معنی اول و دوم کرده و نسبت معنی دوم گوید که انواع سبزیها را مانند تره بادام و تره تیزک و بادرنجبویه و ترب و گندنا و امثال آن صاحب ناصری با ذکر هر سه معنی نسبت معنی سوم می فرماید که بر تره خوانند و ترخینه گذشت صاحبان سروری و رشیدی و جامع ذکر هر سه معانی فرموده اند خان آرزو در سراج گوید که ظاهر آنست که مخفف ترخینه است که گذشت و بمناسبت تره شی این را نیز می گفته اند مؤلف عرض کند که ماخذ بیان گوید

قرین قیاس می نماید (حکیم سنائی) ترینہ گر بخورد مرد سفلہ پیش از مرگ ❊ پس از وفات چہ لذت زبتہ حلواش ❊ (ناصر خسرو) شکم چہ نہی بخوان اندر نداری ❊ بخوان اندر بگیر سر کہ ترینہ ❊ بخیال ما ترکیب این لفظ بالفظ تر بمعنی خورش و یا و نون و ہای نسبت یافتہ می شود نظر باعتبار محققین اہل زبان بہر سہ معنی درست دانیم (اردو) (۱) دیکھو ترفینہ و ترخوانہ (۲) سبزیون کے اقسام مذکر (۳) ایک قسم کی غذا جو مثل حلیم کے گوشت اور گیہون سے پکاتے ہین ❊ مؤنث ❊

ترہو بقول برہان و جامع با واو مجہول بر وزن بازو پارچہ سفید باریک ❊ صاحب سروری بحوالہ نسخہ میرزا معنی بالا را نوشتہ بحوالہ فرہنگ فخر قواس گوید کہ جامہ باریک کہ بدن از زیر آن نماید و یکی از اکابر استعمال این کردہ ( ) تا باز نماید چو می از شیشہ صافی ❊ ساقی تن گلرنگ خود از جامہ ترہو ❊ صاحب ناصری ذکر این بحوالہ برہان کردہ مؤلف عرض کند کہ بترکیب لفظ تری با واو نسبت معلوم می شود چون ہندو (اردو) وہ باریک کپڑا جس کے پہننے سے جسم نظر آئے ❊ مذکر ❊

تریوہ بقول برہان و جامع و سروری و رشیدی و ناصری و سراج بفتح اول و رابع کہ واو باشد و کسر ثانی و سکون تحتانی مجہول راہ پشتہ پشتہ ناہموار و پست و بلند را گویند (لطیفی) چون پار پرندہ بر گریوہ ❊ چون باد روندہ بر تریوہ ❊ (شہیدی در صفت اسپ) بر گریوہ راہ چون چہ چون عقاب اندر ہوا ❊ بر تریوہ راہ چون چہ ماہی بر صحرا شمال ❊ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است دیگر ہیچ (اردو) ناہموار راستہ نیچا اونچا راستہ مذکر

فوقانی با زای ہوز

تژ بقول برهان و جامع بفتح اوّل و سکون ثانی (۱) کل و کچل را گویند یعنی سری که زخم یا جای زخم در آن باشد و (۲) نام مرغکی است خوش آواز و کم سکون و بیشتر در گلستان ها می باشد و آن را بعربی صعوه میگویند و (۳) دندانهٔ کلید و (۴) برگ نو برآمده از درخت صاحبان رشیدی و جهانگیری معنی چهارم را ترک کرده (حکیم سوزنی سه) نخواهم مغز گوز از بهر آن را که مغز گوز خوردن سر کند تژ ها (استاد رودکی سه) بس لطیف آید بوقت نوبهار که بانگ رود و بانگ کبک و بانگ تژ ها (شاعر سه) دهکاری ده بی دهست و شتربان بی شتر ها پالان بی خراست و کلید تهی ز تژ ها صاحب سروری بر معنی دوم و سوم قانع. صاحب ناصری بدکه هر دو معنی بالا معنی سوم را غلط دانند و معنی چهارم را بحوالهٔ برهان نقل کرده می فرماید که در رشیدی نیست خان آرزو در سراج معنی اوّل و دوم را آورده نسبت معنی سوم گوید که صاحب جهانگیری بمعنی سر کشتن و دندانه کلید نوشته و رشیدی آن را غلط گفته گویا که صحیح نژ به نون و زای فارسی و رای خود غلط کند که نژ به نون و زای عجمی است در جهانگیری هم بدین معنی است و چون هیچ یکی سند ندارد جزم بر تصحیف هیچ یک نمی توان کرد و بیتی که بسند معنی کچل آورده در جهانگیری سند معنی سر گشتن است و بمعنی صاحب رشیدی در بیت مذکور من حیث المطلب درست نمی شود و می فرماید که در برهان بمعنی برگ نو برآمده آورده و قوسی بدین معنی به زای فارسی گفته و صحیح همین است مؤلف عرض کند که تژ به زای فارسی بمعنی دوم و چهارم می آید ما آن را اصل دانیم و این را باعتبار محققین صاحب زبان مبدلش چنانکه ژند و زند و بمعنی اوّل و سوم اسم جامد فارسی زبان است آنچه خان آرزو بحث های بیکار بمیان آورده و معنی سر گشتن را بحوالهٔ برهان نوشته فضولی اوست که در هیچ

نسخۂ برہان نیست مخفی مبادا کہ صاحب محیط نسبت معنی چہارم گوید کہ آن را بہندی کونپل گویند و نسبت معنی دوم ہم چنیں بر جعبہ نوشتہ ما ذکرش بہ معنی اول نکردہ ایم (اردو) (۱) وہ بہر جو گنجا ہو۔ مذکر (۲) دیکھو تتر کے پہلے معنی (۳) گنجی کے دانے۔ مذکر (۴) کونپل دیکھو آنکھوا

تزاو بقول برہان بفتح اول و ثانی بالف کشیدہ و بواو زدہ نام مبارزی بود تورانی کہ داماد افراسیاب بودہ و گیو او را زندہ گرفت و بانتقام برادرش بقتل آورد و می فرماید کہ بزای فارسی ہم آمدہ صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ (فردوسی ؒ) چنین گفت با گیو جنگی تزاو ٭ کہ تو چون عقابی و من چون چکاو ٭ صاحب اسند نقلش برداشتہ مؤلف عرض کند کہ معنی این لفظ معلوم نشد و آنچہ بزای فارسی می آید اصل است و این مبدلش کہ مستعمل شدہ چنانکہ ژند و زند (اردو) تزاو ایک تورانی پہلوان کا نام ہے جو افراسیاب کا داماد تھا۔ مذکر۔

تزنگ بقول برہان و جامع و جہانگیری و ناصری بضم اول و فتح فوقانی بروزن مرغک تفنگ دہن را گویند و آن چوبی باشد میان خالی بدرازی نیزہ کہ با گلولۂ گل بزور نفس گنجشک و امثال آن را بدان زنند صاحب سروری بحوالۂ نسخۂ میرزا ذکر معنی بالا کردہ (از ناصری ؒ) جان خصم از تیر تیغ انگشت بر شاخ عمرش با دلرزان و طپان چون گنجشک از تزنگی ٭ صاحبان رشیدی و مؤید و سراج ہمین لغت را بہ نون سوم عوض فوقانی آوردہ اند مؤلف عرض کند کہ غیر ازین ہر سہ محققین آخر الذکر ہمہ محققین بالا این را بہ فوقانی سوم گفتہ اند و قول ناصری و جامع و سروری کہ ہر سہ صاحب زبانند معتبر تر از محققین ہند تزاو اگر سند استعمال بہ نون

سوم پیش شود مبدلش دانیم چنانکہ تخنو و تخنو (اردو) وہ خالی تلی جس کے ذریعے سے کسی کو گولیان چڑیون پر مارتے ہین۔ مؤنث۔

تزدہ بقول برہان و جامع بفتح اول و ثالث کہ دال ابجد باشد و سکون ثانی (۱) مطلق اجرت را گویند عموماً و اجرت راست کردن آسیا را خصوصاً و (۲) قبالۂ خانہ و باغ و امثال آن صاحبان جہانگیری و رشیدی بر معنی اول قانع و جہانگیری با تزندہ ہم ذکر این کردہ و صاحب ناصری بذکر معنی اول قناعت کردہ گوید کہ بر آنکہ جہلہ غلط است و ہمین را بہ زای فارسی ہم آوردہ کہ می آید۔ خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معنی می طرازد کہ آنچہ بہ رای جہلہ گذشت تصحیف این باشد۔ مؤلف عرض کند کہ بمعنی اول مبدل تردہ است کہ گذشت چنانکہ برغ و بزغ و بمعنی دوم مخفف تزندہ کہ بجایش مذکور شد (اردو) (۱ و ۲) دیکھو تردہ۔

(الف) **تزریق** بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات استعارہ بمعنی منقول نما چنانچہ ملا ... قزوینی در ترجمۂ نسیم استرابادی گفتہ و صاحب بحر ---------

(ب) **تزریق بیان** را بمعنی کاذب و دروغ گو آوردہ صاحبان غیاث و انند ہم با نقش و صاحب انند نسبت الف گوید کہ لغت عرب است بمعنی ریا و نفاق و دروغ۔ مؤلف عرض کند کہ فارسیان الف را کہ لغت عرب نیست بشکل لغت عرب بمعنی خاص استعمال کردہ اند تا این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و این قسم استعارہ بمعنی منقول نما نیز گفتہ ایم کہ منزل است و یکی ازان ہدیۂ ناظرین می کنیم (مؤلفہ) سخنوران بلب بد و بد آتش سنگ ... روان تجرّم ... شنید خسرو تنگ ... و ب مرکب فارسی زبان است (اردو) الف وہ استعارہ جو بمعنی ہون

مذکر (ب) جھوٹا۔ کاذب (لا ادری الف ۵) بھیجا خدا نے خالق اکبر پہ فاتحہ یا یعنے نبی کے
خاص پیمبر پہ فاتحہ ہو۔

تزغ بقول برہان و جامع بفتح اول و سکون ثانی و غین نقطہ دار چوب تاغ را گویند و آن ہیزمی است کہ آتش آن بسیار بماند و بضم اول ہم بنظر آمدہ صاحب ناصری ذکر این بحوالہ برہان کردہ۔ خان آرزو ہم بحوالہ برہان ذکر این فرمودہ گوید کہ این تصحیف است چہ بدین معنی در فرہنگہای معتبرہ نیست۔ توغ را کہ بمعنی تاغ بلکہ توغ مبدل آن چنانچہ قوسی نوشتہ چنین خواندہ است **مؤلف** عرض کند کہ صاحب جامع کہ محقق اہل زبانست معتبر تر از خان آرزوی ہندنژاد باشد و باعتبارش این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) دیکھو تاغ کے پہلے معنے۔

تزف بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی و فای سعفص (۱) ریحانی باشد کہ از کشک سازند و (۲) بمعنی تری و تازگی ہم گفتہ اند و (۳) نعمت و آسایش را نیز گویند و فرماید کہ بضم ثانی ہم بنظر آمدہ۔ صاحب جامع بر معنی دوم و سوم قانع۔ خان آرزو در سراج نسبت معنی اول گوید کہ این تصحیف و خطاست و صحیح بہ رای مہملہ چنانکہ گذشت و نسبت معنی دوم و سوم گوید کہ در کتب معتبرہ اثری از این معانی نیست و صحیح بہ رای مہملہ لغت عربی است **مؤلف** عرض کند کہ ما بمعنی اول این را مبدل ترف دانیم کہ بجایش گذشت چنانکہ پرغ و برزغ شک نیست کہ غیر از برہان و جامع دیگری ذکر این نکردہ ما این را غلط ندانیم از ینکہ معاصرین عجم این را بدین معنی لغت فارسی قدیم گویند و از ینکہ فارسیان لغت عرب ترف را کہ بہ رای مہملہ است بہ تبدیل رای مہملہ بہ زای معجمہ بمعنی دوم و سوم استعمال کردہ اند و صاحب جامع ہم این لفظ را آوردہ پس این را

بمعنی اوّل مجاز معنی دوم دانیم و نسبت معنی دوم و سوم ہم باعتبار صاحب جامع این را مبتذل لغت عرب و مفرس می شماریم (اردو) (۱) دیکھو ترف (۲) تری۔ تازگی۔ مؤنث (۳) نعمت آسایش۔ مؤنث۔

ترفان بقول برہان و جامع بفتح اوّل (و ثانی) به الف کشیده بروزن جسپان مخفف ترزفان است که ترجمان باشد. خان آرزو در سراج بحوالۂ برہان ذکر این کرده و صاحب انند ہم اورد۔ **مؤلف** عرض کند که باعتبار جامع که که محقق صاحب زبان است این را مخفف ترزفان دانیم و بحث کامل ہمد رانجا۔ مذکور (اردو) دیکھو ترزفان۔

ترک بقول بہار بضم اوّل (۱) معروف و فرماید که لغت ترکی است و (۲) بمعنی ترکش۔ (سنجر کاشی ۞) فوج صد بوالہوس از ناوک آہی شکنم ؛ ترک سینه پر از ناوک دلدوز من است ؛ وارسته ہمزبان بہار۔ صاحب فدائی که یکی از علمای معاصر عجم است نسبت معنی اوّل صراحت کند که باہر دو پیش بمعنی آرایش و آراستگی و آئین باشد. صاحب لغات ترکی ذکر این بمعنی اوّل کرده. **مؤلف** عرض کند که فارسیان استعمال این بمعنی اول در زبان خود ہم کرده اند و بمعنی دوم اسم جامد فارسی زبان دانیم به استناد کلام سنجر کاشی کی از معاصرین عجم گوید که ما این را به رای جہلا مخفف ترکش دانیم که فارسیان قدیم ترک ترکش را می گفتند پس اندرین صورت در شعر سنجر غلطی کتابت باشد (اردو) (۱) ترک۔ بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ ترتیب۔ انتظام۔ ضابطه لشکر۔ (۲) دیکھو ترکش۔

ترلب بقول برہان و جہانگیری و جامع و رشیدی و سروری و ناصری و سراج بسکون ثانی مجہ دیزن

مطلب. دنبهٔ برشته شده را گویند که بر روی آشهای آرد ریزند (منوچهری در صفت لاخشه گوید که لاخشه از آش آرد است می گوید) از چشمهٔ مهتاب کن صنم پژ و ز قرصهٔ آفتاب نهه خوان پژ و دو غش خوش و روغنش مروق پژ سیر اندک تزلیش فراوان پژ **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است (اردو) بگرے لیعنی دُنبے کی وہ دم جو بھون کر اسکی چربی کو آش مین شریک کرتے مین.

تژم بقول برہان و جامع و سروری و انند بفتح اوّل بروزن خرم مینغ را گویند و آن بخاری و ابر تنکی باشد که بر روی زمین پہن شود و این را بعربی ضباب خوانند صاحب برہان می فرماید که باین معنی بجای حرف اوّل نون و بجای حرف ثانی زای فارسی ہم آمده **مؤلف** عرض کند که از قبیل شبنم که بہندی آن را گہر گویند. اسم جامد فارسی زبان صاحب منتخب بر ضباب گوید که تر یہا مانند شبنم افتد (اردو) گہر بقول آصفیہ ہندی. اسم مؤنث شبنم. وہ بخارات جو سردی کے موسم مین صبح اور شام کو دہند کا عالم کر دیتے ہین. کہاسا.

تژندر بقول برہان و جامع بروزن سمندر. جرنگی است که او را بعربی صعوه گویند بعنا سروری بحوالهٔ لسان الشعرا ذکر این کرده. خان آرزو در سراج گوید که غالباً تصحیف ترندر است که در فصل رای مهمله گذشت و می تواند که بر عکس باشد و ثانی اقوی چه تژ به زای معجمه بدین معنی آمده و آن را مخفف دانیم **مؤلف** عرض کند که تر به رای مهمله هم بدین معنی گذشت و ترندر به رای مهمله هم پس تر را مخفف ترندر هم توان گفت پس از این هر دو یکی را هم اقوی نمی توان گفت ما هر دو را اسم جامد فارسی زبان دانیم که تبدیل رای مهمله به زای معجمه و بر عکس این هر دو آمده چنانکه برغ و بزغ (اردو) دیکھو ترندر.

تژنگ	صاحبان رشیدی و سراج ذکر این کرده اند همان ترنگ است که به فوقانی سوم

گذشت مؤلف عرض کند که تعریف و اشارهٔ اینا همه را اینجا کرده ایم (اردو) دیکھو تزنگ۔

تزوال بقول برهان و ناصری بر وزن زوال برگ گیاه را گویند و بزای فارسی هم آمده **مؤلف** عرض کند که همان اصل باشد و این مبدلش چنانکه زند و ژند و آنچه به رای مهمله بهمین معنی گذشت مبدل این چنانکه بزغ و برغ (اردو) دیکھو تروال۔

تزویر بقول بهار بیاراستن و نیکو گردانیدن و راست کردن چیزی کذا فی الکنز و دروغ ظاهر کردن کذا فی المنتخب **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است فارسیان بمعنی مکر و فریب هم استعمال کنند که مجاز معنی دروغ است و با مصادر خویش که در ملحقات می آید (ظهوری ؏) مرشد می کرده غمم چو می خالص داد ۞ وا دبس توبه ز سالوسی و تزویر مرا ۞ (اردو) تزویر۔ بقول آصفیه عربی اسم مؤنث۔ مکر۔ فریب۔

تزویر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی مکر و فریب کردن است (حافظ شیراز ؏) می خور که شیخ و حافظ و مفتی و محتسب ۞ چون نیک بنگری همه تزویر می کنند ۞ مخفی مباد که شعر بالا بتحقیق ما سند (تزویر کردن) است و صراحت کردن و کنندن بجایش می آید (اردو) مکر و فریب کرنا۔ تزویر کرنا بھی کہہ سکتے ہیں۔

تزیدن بقول برهان و جامع بر وزن وزیدن بمعنی بیرون کشیدن و برآوردن صاحب بحر گوید که بر وزن و معنی تریدن است که گذشته (سالم التصریف است) که غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید۔ صاحب موارد توزیدن را اصل داند و این را مخفف آن و این را کامل التصریف گوید و شارح این تنزد و بقولش (۱) فراهم آوردن و اندوختن و (۲) برکشیدن کینه و (۳)

فرو بردن و فرو کردن و (۴) گذاردن و (۵) تاختن و تاراج کردن و (۶) خواستن و (۷) جستن **مؤلف** عرض کند کہ ما بر توجہت بیان تفصیلی این مصدر و ماخذ این کردہ ایم خان آرزو در سراج این را مرادف تزیدن گفتہ (**اردو**) (۱) جمع کرنا (۲) انتقام لینا (۳) چبھونا (۴) ادا کرنا (۵) لوٹنا (۶) چاہنا (۷) ڈھونڈنا دیکھو موارد مین توختن اور توزیدن اور تزیدن۔

تزیک بقول برہان در ملحقات بفتح اول مخفف تازیک است کہ بغیر عرب و ترک باشد **مؤلف** عرض کند کہ ما بر تازیک صراحت کامل کردہ ایم (**اردو**) دیکھو تازیک۔

تزئین بقول بہار آراستن فرماید کہ بالفظ دادن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عربست فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدرش یعنی زینت بامصادر فارسی می کنند کہ در ملحقات می آید (**اردو**) تزئین۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ آراستگی۔ آرایش۔ زینت۔

تزئین دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی زینت کردن است (آصف طہرانی ـ) ادب ملاحظہ می کردہ ام کہ تا غایت بہ ننداده ام بہ ثنای تو شعر را تزئین بہ (**اردو**) زینت دینا آراستہ کرنا سنوارنا۔

تزئین کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تزئین دادن است کہ گذشت۔ (معزی نیشاپوری ـ) مسافری تو و گرد جہان مسافروار بہ ہمی شوی و جہان را ہمی کنی تزئین بہ مخفی مباد کہ ازین سند مصدر (تزئین کندن) پیداست و تعریف کردن و کندن بجایش می آید (**اردو**) دیکھو تزئین دادن۔

تزئین یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند

کہ لازم تزئین کردن است بمعنی زینت یافتن و آراستہ شدن (فصیحی ہروی سہ) ای رونق تمیرا صحف ترجمہ زردین صحف ہا و زخال تو خلعت یافتہ تزئین صحف ہا (اردو) زینت پانا۔ آراستہ ہونا۔

فوقانی با زای فارسی

تژ بقول برہان وجامع وناصری بکسر اوّل وسکون ثانی (۱) برگ درخت نو برآمدہ وگیاہ نو رسیدہ را گویند وآن را بعربی حقل خوانند و (۲) مرغکی باشد حقیر جثہ وآواز حزینی ہم دارد وعربان آن را صعوہ گویند۔ صاحب جامع بالفتح گوید۔ صاحب جہانگیری بذکر ہر دو معنی نسبت معنی اوّل سفر مایدکہ برگ گیاہ نو برآمدہ و بالفتح باشد صاحبان رشیدی وسروری بر معنی اوّل قانع۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل گوید کہ صاحب برہان در معنی دوم غلط کردہ کہ آن معنی تیز است کہ بہ زای تازی گذشت **مؤلف** عرض کند کہ ما قول صاحبان جامع وناصری را کہ ہر دو محققین اہل زبانند معتبر تر از خان آرزوی ہند نژاد دانیم واین را بہر دو معنی بالاصل گیریم و تز را مبدّل این چنانکہ ژند و زند مخفی مباد کہ این ظاہرا بمعنی اوّل مخفف تژاو اوّل است کہ می آید (اردو) (۱ و ۲) دیکھو تز کے چوتھے اور دوسرے معنے۔

تژاو بقول برہان وجہانگیری وجامع ورشیدی وسروری وناصری وسراج بفتح اوّل وثانی بالف کشیدہ وبواو زدہ نام داماد افراسیاب مرادف تزاو کہ بہ زای تازی گذشت (حکیم فردوسی سہ) چنین گفت باگیو جنگی تژاد ٭ کہ تو چون عقابی ومن چون تژاو ٭ **مؤلف** عرض کند کہ این اصل است وآن کہ بہ زای تازی گذشت مبدّل این چنانکہ ژند و زند۔

(اردو) دیکھو تژاد۔

تژاول بقول برہان وجہانگیری و جامع و رشیدی بہ کسر واو بر وزن ہلاہل بمعنی تژوال است کہ برگ گیاہ باشد خان آرزو گوید کہ ہمین لغت بہ رای مہملہ عوض زای فارسی ہم گذشت وصحیح بہ زای فارسی و تژ کہ بہ ہمین معنی مذکور شد مخفف این است مؤلف عرض کند کہ طرز بیان محققین تژاول را گیاہ خاص قرار دادہ و ازین لفظ معلوم می شود کہ آن مرادف این است و آنچہ بہ زای تازی گذشت مبدل این چنانکہ ژند و زند و آنچہ بہ رای مہملہ مذکور شد مبدل تژاول چنانکہ بزغ و برغ (اردو) دیکھو تژ کے پہلے معنے۔

تژدک بقول برہان وجہانگیری و جامع و رشیدی با دال ابجد بر وزن لغرک کرم گندم ضائع کن را گویند خان آرزو و سراج بذکر این می فرماید کہ بہ ہمین معنی تردک بہ رای مہملہ و دوم ہم گذشت و یکی ازین ہر دو تصحیف باشد مؤلف عرض کند کہ ما صراحت ماخذ این بہ تژدک کردہ ایم و ہمین اصل است و آن مبدل این (اردو) دیکھو تژدک۔

تژدہ بقول برہان و جامع بفتح اول و دال ابجد کہ ثالث باشد (۱) مزد گندم آسیا کردن و (۲) اجرت آسیا ساختن و تیز نمودن آسیا و (۳) دندانہ ہای کلید و (۴) غنچۂ گل و (۵) غنچہ زدن برگ باشد از درخت یعنی سر بر آوردن از درخت صاحب سروری بمعنی اول و دوم قناعت فرمودہ مؤلف عرض کند کہ ہمین لغت بہ رای مہملہ و دوم بمعنی دوم گذشت و بہ زای ہوز و دوم ہم بخیال ما این اصل است و آنچہ بہ زای ہوز گذشت مبدل این چنانکہ ژند و زند و آنچہ بہ رای مہملہ گذشت مبدلش چنانکہ بزغ و برغ این است حقیقت معنی اول

و دوم و به دیگر معانی این اسم جامد فارسی زبان است وبس (اردو) (۱) چکّی میں گیہوں پیسنے کی اجرت۔ مؤنث (۲) چکّی بنانے اور رہانے کی اجرت۔ مؤنث (۳) کیتھی کے دندانے۔ مذکر (۴) گلاب کی کلی۔ مؤنث (۵) کونپل۔ مؤنث۔

تژنہ این همان است که متعلقش به تژگذشت و اشاره این بقول رشیدی بهم رسانجا کرده‌ایم بخیال مؤلف این اصل است و اسم جامد فارسی زبان بمعنی خانه زمستانی و آن مبدل این چنانکه تژک و تجک (اردو) دیکھو تژ کے پہلے معنے۔

تژشم بقول برهان و جامع بفتح اول بر وزن شرم میغ را گویند و آن بخاری باشد ملاصق زمین و بکسر اول هم آمده۔ صاحب ناصری بذکر قول برهان می‌گوید که تصحیف و خطاست و اصل نژم بنون اول باشد مؤلف عرض کند که صاحب جامع که محقق اهل زبان است اتفاق وارد با برهان و ما باقتدارش این لغت را صحیح دانیم چه او در مولد و مسکن صاحب ناصری استعمال این نباشد و آنچه بنون می‌آید مبدل این چنانکه تجکو و نجکو و آنچه به زای تژ گذشت هم مبدل این چنانکه ژند و زند (اردو) دیکھو نژم۔

تژوال بقول برهان و جامع بر وزن احوال برگ گیاه را گویند۔ صاحب سروری می‌فرماید که برای مهمله هم بهمین معنی گذشت و تژاول بر وزن بلابل هم مؤلف عرض کند که همین درست است اصل و آنچه به زای تژ گذشت مبدل این چنانکه ژند و زند و آنچه به رای مهمله مذکور شد مبدلش چنانکه برنج و برنج و آنچه بتقدیم الف بر واو گذشت قلب بعض تژوال و لیکن طرز متعلقین در متعلقینش تژاول اختلافی پیدا کرده است که آن را برگ گیاه خاص قرار داده و تژا

آن هم بمعنی عام برگ گیاه معلوم می‌شود حیف است که این تسامح شان بعد از وقت بنظر آمد (اردو)
دیکھو تژوال اور تڑوال ۔

تژوک بقول جامع و مؤید بر وزن نکوک که هم گندم خوار مؤلف عرض کند که همین لغت
به دال مهمله عوض واو به همین معنی گذشت و صاحب جامع هم ذکرش کرده ظاهر است تصحیف و تحریف
کتابت معلوم می‌شود و لیکن از ینکه محقق صاحب زبان هر دو را آورده جا دارد که این را مبدل
آن دانیم که دال مهمله به واو بدل می‌شود چنانکه سپید و سپیو (اردو) دیکھو تژدک اور تڑدک۔

تژه بقول برهان و جامع و ناصری بفتح اول و ثانی (۱) غنچه درخت و (۲) غنچه گل باشد
و (۳) دندانه کلید و (۴) چوب بزرگی هم که اطراف چوبهای سقف خانه را بر آن نهند و (۵)
خسهای سر تیزی که بر سر دانه‌های گندم و جو در خوشه می‌باشد صاحب جهانگیری بر معنی دوم و
سوم قانع بدین صراحت که معنی سوم را مطلق دندان گوید. صاحب رشیدی بر معنی دوم و چهارم
قناعت کرده بنسبت معنی چهارم صراحت کند که شهتیر است (کذا فی السامی) صاحب سروری ذکر
معانی دوم و سوم و چهارم و پنجم فرموده. خان آرزو در سراج گوید که در جهانگیری بمعنی غنچه و دندانه
کلید آورده و تحقیق آنست که همان برگ نو و دندانه کلید را بتشبیه گفته‌اند لیکن به زای تازی
است که گذشت و بحواله برهان ذکر معنی چهارم و پنجم هم فرموده. مؤلف عرض کند که همین است اصل
و اسم جامد فارسی زبان و آنچه به زای معجمه دوم بچند معانی این آمده مبدل این است چنانکه تژار
و تزار دیگر هیچ (اردو) (۱) کلی۔ مؤنث (۲) گلاب کی کلی۔ مؤنث (۳) کنجی کے دندانے
مذکر (۴) شہتیر۔ مؤنث۔ (۵) وہ تیز رُوان جو گیہون یا جو کے خوشون مین دانون پر ہوتا ہے

فوقانی با سین مہملہ

تس بقول برہان و جہانگیری و جامع بفتح اوّل و سکون ثانی (۱) طپانچہ و سیلی و بضم اوّل (۲) بادی کہ از راہ پائین بی صدا رہا شود و (۳) آب دہن بجانب کسی انداختن۔ صاحب برہان گوید کہ بعضی بمعنی سوم لغت عربی دانند (رودکی ؎) رخ اعدات از تس نکبت ہمہ چو قیر و شبہ شبہ آمد ہم صاحب رشیدی بر معنی اوّل و دوم قانع صاحب سروری بذکر معنی اوّل و دوم می فرماید کہ بضم تا خیو بجانب کسی انداختن (کذا در نسخہ میرزا) (حکیم لامعی جرجانی ؎) دست تخیو تر کن و بر دست تسی دہ ہم و انگہ بسر و ریش بر او رت فرومال ہم صاحب ناصری ہم معنی سوم را ترک کردہ وارستہ بذکر معنی دوم گوید کہ (۴) بعضی بمعنی براز گویند (طغرا در ہجو پوچی ؎) وانہم زپی کندہ تر از خویش رود ہم مانند تسی کہ از پس ماندہ بود ہم و ذکر معنی سوم ہم می فرماید بصراحت لغت عرب خان آرزو در سراج ذکر معنی اوّل و دوم و سوم کردہ۔ بہار بر معنی دوم و چہارم قناعت فرمودہ

مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است بہمہ معانی۔ ما می دانیم کہ معنی چہارم اصل است کہ از پس براز گرفتند و معنی دوم مجاز آن و بہ دیگر معانی ہم اسم مستقبل۔ صاحب انند تس را لغت نہ گفت و معنی سوم ہم نہ نوشت و صاحب منتخب ہم تس را نیاورد و صاحب مؤید ہم تس را بذیل لغات عرب انگاشت و بذیل لغات فرس بر ذکر معنی سوم قانع۔ گویا این را بمعنی سوم ہم لغت فارسی داند صاحب منتہی الارب ہم تس را نیاورد ما این را بمعنی سوم ہم لغت فارسی زبان دانیم (اردو) (۱) طمانچہ۔ مذکر (۲) گوز۔ مذکر۔ پاد (۳) تھوک۔ مذکر (۴) براز۔ مذکر۔ گہہ۔ نجاست۔

تساچہ بقول برہان در ملحقات بر وزن خفاچہ نہنگ را گویند و می فرماید کہ بشین معجمہ ہم

آمده صاحب مؤید هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که اگر لغت فرس است چنانچه صاحب مؤید بذیل لغات فرس آورده وجهی نبود که دیگر محققین زباندان و صاحب زبان این را ترک کنند. مشتاق سند استعمال باشیم که لغات ترکی هم ازین ساکت صاحب محیط بر نهنگ گوید که اسم فارسی است و بعربی تمساح و بهندی مگر و نکر مچهه حیوانی است دریائی مزاج آن گرم در دوم و خشک در سوم شدید الحرارت و گوشت آن غلیظ و ردی الکیموس و محرک باه و مضرت ها دارد الخ) (اردو) نہنگ بقول آصفیہ فارسی اسم مذکر مگرمچھ ناکہ گھڑیال شیر دریا شیر آبی –

تسامح بقول ملحقات برہان (۱) بمعنی تغافل و اغماض و چشم پوشی و (۲) بمعنی ملایمت و نرمی پاس خاطر کسی۔ مؤلف عرض کند که تسامح لغت عربی است بقول اننددبمعنی آسان گرفتن۔ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدرش استعمال این کرده اند بمعنی دوم اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد که مفرس باشد (اردو) (۱) تسامح۔ مذکر۔ تغافل۔ اغماض۔ سہل انگاری (۲) ملائمت۔ نرمی۔ مؤنث –

تسبیح بقول بہار (۱) بپاکی یاد کردن خدا را و (۲) بمعنی سبحہ مجاز است همی فرماید که بالفظ آویختن و پیچیدن و بالفظ فرمودن و کردن بمعنی اشتغال به تسبیح فرمودن و بالفظ گردانیدن و گسستن و گسیختن مستعمل مؤلف عرض کند که لغت عربی است بالفتح و کسر موحده بمعنی اول عربی است چنانکه صاحب منتخب آورده فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند و بمعنی دوم مفرس باشد که فارسیان بدین معنی استعمالش کرده اند که در ملحقات این می آید (ظہوری)

ع) غلطش اشک همه تسبیحی است که پیچش آه همه زنّار است ، (اردو) تسبیح - بقول آصفیہ عربی - مؤنث (۱) سبحان اللہ کہنا (۲) سو دانوں کی مالا - سبحہ ۔

تسبیح آویختن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که سند استعمال پیش نکرده و ظاهراً بمعنی داشتن تسبیح آویزان در دست باشد (اردو) تسبیح لٹکائے رہنا یعنی تسبیح ہاتھ میں رکھنا اس طرح کہ لٹکی ہوئی ہو ۔

تسبیح پیچیدن | مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که گرفتن تسبیح در دست است (سعدی شیرازی ع) روی طمع از خلق بپیچ ار مردی ، تسبیح هزار دانه بر دست مپیچ ، (اردو) تسبیح ہاتھ میں رکھنا ۔

تسبیح چشم بلبل | اصطلاح - بقول بہار و انند سبحه که مهره های آن خالهای گرد و نخیر رنگ خود داشته باشد ، نزدیک ما هم مانند جابجا چشم بلبل که قسمی از پارچه است (محسن تاثیر ع) اگر به ام در آستین تسبیح چشم بلبل است ، تا کرد این شاخ گل را دست بر دامن زدم ، و خان آرزو در چراغ هدایت هم این را آورده ، مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی و این تسبیحی که اکثر از کربلای معلّی می آورند که در دانه های سیاه ، تحقیق البحار سیخهای باریک از نقره کنند ۔ نشان سپیدش در دانه سیاه خوشنما می باشد ۔ (اردو) وہ تسبیح جس کے سیاہ دانوں میں سفید نقطے ہوں جو سیخہا سے نقرہ سے قائم کرتے ہیں ۔ مؤنث ۔

تسبیح دادن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی است یعنی عطا کردن تسبیح (کمال اصفهانی ع) بر چرخ سعد اکبرکش مشتری است ، نام کو داد ازپی بشارت تسبیح و طیلسان

(اردو) تسبیح دینا۔ تسبیح عطا کرنا۔

تسبیح ساختن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده ازمعنی ساکت۔ مؤلف عرض کند که درست کردن تسبیح باشد بمعنی حقیقی۔ (لسانی شیرازی ؎) میان زهد و رندی عاجزی وارم بشیدائیم ؏ که چرخ از خاک من تسبیح یا پیمانه می سازد؟ مخفی مبادکه سند بالا متعلق به مصدر تسبیح سازیدن است و تعریف ساختن و سازیدن بجای خودش می آید (اردو) تسبیح بنانا۔

تسبیح ساز | استعمال۔ بقول بہار بمعنی آنکه سبحه را سازد (میرزا طاهر وحید ؎) چه گویم من از مهر تسبیح سازه؟ که رو هم بود سوی او در نماز؟ مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس (اردو) تسبیح ساز کہہ سکتے ہیں۔ تسبیح بنانے والا۔ مذکر۔

تسبیح سال | اصطلاح۔ بقول بہار و مجرد و ارسته رشتهٔ سالگره مؤلف عرض کند که ترکیب اضافی است و موافق قیاس و کنایه ایست که رشتهٔ سالگره هم از گره های سالانه صورت تسبیح پیدا می کند (صائب ؎) چه حاجت است به تسبیح سال عمر مرا؟ که می شود به یک انگشت این حساب تمام؟ (اردو) رشتهٔ سالگره۔ مذکر۔ وہ رشتہ جس میں سالگرہ کی گرہیں ڈالی جاتی ہیں۔

تسبیح ستاندن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده ازمعنی ساکت۔ مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی گرفتن و حاصل کردن تسبیح باشد (ظهوری ؎) به مهر بت ای برهمن دیگر در دعوی مزن؟ تسبیح را ستان ز من تسلیم کن زنار را؟ (اردو) تسبیح لینا۔ حاصل کرنا۔

تسبیح شدن | استعمال۔ بمعنی تسبیح قرار یافتن است۔ مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی و موافق قیاس باشد (ظهوری ؎) تسبیح

(۲۶۹۵)

تو شد ظہوری ، از زنار بریدنی ضرور است ،
(اردو) تسبیح بنجانا ۔

تسبیح شکستن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که خراب کردن و پاره پاره کردن سبحه باشد (حبیب اصفہانی سہ) مسجد خراب کردم و میخانه ساختم ، تسبیح را شکستم و پیمانه ساختم ، (اردو) تسبیح توڑنا ضائع کرنا ۔

تسبیح شمار | اصطلاح ۔ بقول بہار و بحر و آصفی بمعنی زاہد مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است یعنی شمار کننده دانه ہای تسبیح زاہد است (صائب سہ) غافل مشو از حلقه تسبیح شماران ، دزدان دام بینش گراز دانه گذارند ، (اردو) زاہد ۔

تسبیح فرمودن | استعمال ۔ صاحب آصفی گوید که اشتغال به تسبیح فرمودن است (حافظ سہ) سر رشته بخشش جہانان طریق لطف واحسانا بود ، اگر تسبیح می فرمود گره زنار می آورد گو ۔ مؤلف عرض کند که معنی آن اشتغال تسبیح کردن است (اردو) تسبیح پھیرنا ۔

تسبیح کربلائی | اصطلاح ۔ بہار گوید که سبحه که از خاک کربلا سازند (محمد قلی سلیم سہ) ذرہ کوی بی وفایان وانی شریک من چلیست ، چون پیش اہل کوفه تسبیح کربلائی ، مؤلف عرض کند که بمعنی منسوب به کربلا است و موافق قیاس ، (اردو) خاک کربلا کی مٹی سے بنی ہوئی تسبیح ۔

تسبیح کردن | استعمال ۔ صاحب آصفی گوید که اشتغال به تسبیح کردن است مؤلف عرض کند که موافق قیاس (زلالی خوانساری سہ) بود زنده مؤذن در خرابات ، کند تسبیح گریه در مناجات ، مخفی مبادکه در سند بالا مصدر کنادن است نه کردن و تعریف سرکی تسبیح بتصحیف گرفتن (اردو) دیکھو تسبیح فرمودن ۔

تسبیح کسی گرفتن | استعمال ۔ صاحب آصفی

ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که عبادت او کردن و بندگی نمودن
است (خواجوی کرمانی ؎) توحید تو
خواند بسحر مرغ سحر خوان ٭ تسبیح تو گوید بچمن
بلبل شیدا ٭ مخفی مباد که سند بالا متعلق
به مصدر گوییدن است نه گفتن و مقصود
هر یکی بجایش می آید (اردو) تسبیح پھیرنا
یہ دکن کا محاورہ ہے۔ صاحب آصفیہ
نے تسبیح پھیرنا لکھا ہے۔ اس مصدر فارسی
کا ترجمہ کسی کی عبادت کرنا۔

تسبیح گردانیدن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که بمعنی استعمال تسبیح کردن و خواندن
اسمای پاک بر تسبیح (صائب ؎) سنبه
زنهار دل بر مهلت صد ساله دنیا ٭ که آخر
می شود چون دانهٔ یک تسبیح گردانی ٭ (اردو)
تسبیح پھیرنا۔ بقول آصفیہ مالا جپنا۔

تسبیح گسستن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که بمعنی تسبیح شکستن است که گذشت
(سلمان ساوجی ؎) قلب را شکننده و پیمانه ساغر خود ٭
تسبیح را گسسته و زنار کرده ایم ٭ مخفی مباد
که لازم و متعدی هر دو آمده (اردو) تسبیح
شکستن۔

تسبیح گسیختن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که مرادف مصدر گذشته (صائب ؎)
صد عقده زید خشک بکارم فکنده بود ٭ دورش
بخیر باد که تسبیح من گسیخت ٭ (اردو) تسبیح
ٹوٹ جانا۔ تسبیح توڑنا۔

تسبیح گفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که بمعنی تسبیح کسی گفتن است که بجایش گذشت
و سند خواجوی کرمانی که بصدر اینجا ذکر شد

سند این است و بس (اردو) دیکھو تسبیح کسی گفتن ۔

تستی بقول برہان و جامع و انند بضم اوّل و سکون ثانی و فوقانی بہ تحتانی رسیدہ بمعنی تو بودی و توئی یعنی دیگری بغیر از تو نبودہ و نیست صاحب جامع گوید کہ این مخفف تو استی یعنی تو بودی و توئی مؤلف عرض کند کہ از قبیل دیستی و شنیدستی موافق قیاس (اردو) تو ہی تھے ۔

تسخر بقول برہان با خای منقطہ دار بر وزن لشکر بمعنی مسخرگی و تسخر گویند کہ عربی است صاحب مؤید این را بذیل لغات عرب نوشتہ بذیل لغات فارسی گوید کہ فارسیان این را بدین معنی استعمال کردہ اند و صاحب انند این را ترک کردہ صاحب منتخب کہ محقق لغات عرب است این را بہ تشدید خای معجمہ مصدر عربی گوید و بمعنی رام کردن و بی مزد کار فرمودن مؤلف عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین فارسی زبان این را ترک کردہ اند اگر سند استعمال پیش شود ما این را متفرس دانیم (اردو) مسخرگی ۔ مؤنث تمسخر ظرافت ۔

تسخیر بقول بہار رام کردن و بی مزد کار گرفتن مؤلف عرض کند کہ بقول منتخب بالفتح و کسر خای معجمہ لغت عرب بہ ہمین معنی است فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر با مصادر فارسی استعمال این کردہ اند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ص) خوبان عجب کہ خیل ما را دہند شان ۔ چو تسخیر ملک دل بہ تطاول حوالہ است ۔ (اردو) تسخیر بقول آصفیہ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ تابع کرنا ۔ فرمان بردار بنانا ۔ محاصرہ کرنا ۔ گھیرنا ۔ قابو میں لانا ۔ کسی کے دل کو اپنے جانب مائل کرنا ۔

تسخیر ساختن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی مطیع کردن است (حزین ع) کند جذبهٔ هر ذره ام تسخیر می سازد بجهان تکبیر تجلی گاه دلدار است پنداری بمخفی مباد که سند بالا متعلق بمصدر سازیدن است که بجایش می آید و مرادف ساختن (اردو) مسخر کرنا مطیع کرنا۔

تسخیر فرمودن استعمال. صاحب آصفی

تسخیر کردن ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی مطیع و فرمان بردار کردن باشد و بقبضهٔ خود آوردن (وحشی بافقی ع) بیک حمله که فرمود آن جهانگیر کرد تسخیر را فرمود و تسخیر کرد (کلیم همدانی ع) این دنائج که از سایه اغتصاب کنم به چه لائق است که تسخیر او کنم بمخفی مباد که سند بالا متعلق بمصدر گردن است بجایش می آید مرادف کردن (اردو) مسخر کرنا۔ فتح کرنا۔ اپنے قبضہ میں لانا۔

تسن سنگ بقول برهان و جامع وجهانگیری و ناصری بضم اول و فتح ثالث که سین دیگر است بر وزن ادرک گیاهی است دوائی که آن را بالعربی بنفسج الکلاب خوانند خان آرزو در سراج گوید که اتش سنگ هم باین معنی صاحب رشیدی این را بکاف فارسی نوشته گوید که این را شاهسبانت نیز گویند. صاحب محیط ذکر این کرده و بر بنفسج الکلاب گوید که بهمان شاهسبانج است و بر شاهسبانک می فرماید که آن را شاناک و فاناک و شاباناک نیز گویند که معربش شاهسبانج و سابانج و شاهسفانج است و بعربی قسوة الکلاب و ریحان الشیطان و بفارسی جوان تسیر نغم و بشیرازی اتش سنگ و بفارسی بنفشهٔ سنگ و بفارسی قدیم جوزه و سپرهم اسنا گرم و خشک در درجه دوم و مشابه قیصوم در قوت جهت صرع و مغ سیلان از آب دهان خصوصاً اطفال را

وتحلیل ریاح شکم انسان وزخمہا نافع وبدل آن در منفعت صبر وغیرہ مرزنجوش مؤلف عرض کند کہ ما اتفاق داریم با رشیدی کہ این بکاف فارسی است ومرکب است از تس وسگ۔ سگ بمعنی اوست وتس بمعنی آب دہن گذشت گویند کہ چون سگ این راخورد آب دہن او کم شود واللہ اعلم نایر (آتش سگ) ہم اشارہ این کردہ ایم (اردو) دیکھو آتش سگ۔

تسعیر بقول بہار بعین مہملہ نرخ نہادن وفارسیان بمعنی (۱) نرخ استعمال کنند (شفیع اثر سه) گر زباران می شود تسعیر نازل از چہ رو کہ شد زاشکم حسن گندم گون جانان قیمتی وخان آرزو در چراغ ذکر این بسند شعر بالا کردہ (ظہوری سه) ہیچ در کشت وفا توفیر نیست ہر ربع اگر باشد گہر تسعیر نیست مؤلف عرض کند کہ در عربی زبان بقول منتخب بالفتح بمعنی نرخ نہادن وآتش افروختن است بخیال ما (۲) فارسیان استعمال این بمعنی کم قیمتی وارزانی نرخ ہم کردہ اند وہمین معنی از کلام ظہوری ہم پیدا می شود (اردو) (۱) نرخ۔ مذکر (۲) نرخ کی ارزانی کم قیمتی۔ مؤنث۔

تسکستان بقول صاحب رہنمای مجلہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی صحرای پر از درختان۔ مؤلف عرض کند کہ فارسی جدید ومتحقق نشد کہ ماخذ این از کدام زبان است۔ اسم جامد فارسی معاصرین عجم دانیم واین قدر متحقق کہ لغت تازی نیست یکی از معاصرین عجم این را بالکسر گوید (اردو) جھاڑی۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ بن۔ جنگل۔ خاردار درختوں کی جگہ۔

تسکین بقول بہار آرام دادن می فرماید کہ با لفظ دادن وکردن مستعمل مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح وکسر کاف عربی وبقول منتخب بمعنی آرام دادن فارسیان بمعنی سکون

وآرام استعمال این با مصادر نحو کنند که در ملحقات می آید (ظہوری ؎) در عشق فراج من دگر شد ٭ تسکین دلم به اضطراب است ٭ (اردو) تسکین بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ تسلی تشفی آرام۔ اطمینان۔

تسکین بخشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی تسلی دادن و اطمینان بخشیدن۔ (شاپور طہرانی ؎) آرزوی وصل بہر اضطراب دل خوش است ٭ گرچہ تسکینی نہ بخشد جان غم فرسودہ را ٭ (اردو) تسکین عطا کرنا۔ تسلی دینا۔ اطمینان بخشنا۔

تسکین بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ سکون وآرام و راحت بودن است (خسرو ؎) یارب چہ بود امشب و مہمان من کہ بود ٭ تسکین جان بی سر و سامان من کہ بود ٭ مخفی مباد کہ سند بالا بکار آصفی نمی خورد۔ سخن فہمی محقق ہند شرا و خوب معلوم شد (اردو) تسکین ہونا۔

تسکین چیدن مصدر اصطلاحی یعنی تسکین حاصل کردن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) ندارد ظہوری چرا اضطرابی ٭ کہ در خاطرش وصل تسکین نہ چیند ٭ (اردو) تسکین حاصل کرنا۔

تسکین خواستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ راحت وآرام طلب کردن است (محتشم کاشی ؎) خواستم تسکین سینہ آتشت کردی مرا ٭ ای قرار جان و دل با بیقراران این کنند ٭ (اردو) تسکین چاہنا۔

تسکین دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ اطمینان قلب و راحت وآرام عطا کردن است

(۲۹۷)

(شاپور طهرانی ــه) بجان آمد دلم زین ناله های
بی اثر امشب ٭ اجل کو تا که تسکینم دهد بی درد سر
امشب ٭ مخفی مباد که سند بالا متعلق به تسکین رسیدن
است و رسیدن مرادف دادن که مصدر اصلش بجای
خودش می آید (اردو) تسکین دینا۔ راحت
و آرام عطا کرنا۔

تسکین شدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
که راحت و آرام حاصل شدن است (حزین
ــه) دروغی بسته قاصد از زبان یار و می خواهم
بهر که تسکین دل بی اضطراب از وی شود مارا ٭
مخفی مباد که سند بالا متعلق به مصدر شدن است
که بجای خودش می آید (اردو) تسکین ہونا۔

تسکین کده اصطلاح۔ بقول بهار و انند
از عالم تجلی کده **مؤلف** عرض کند که مقامی
که از ان تسکین حاصل شود (میرزا رضی دانش
ــه) کعبه تسکین کده و دیر تسلی گاه است
٭ ناله سر کن همه جا خانهٔ فریاد رس است
٭ (اردو) مقام تسکین۔ مذکر۔

تسکین کردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که بمعنی تسلی دادن است (صائب ــه)
غم نیز ز بی تابی ما روی نهان کرد ٭ صائب
سپند تسکین دل زار توان کرد ٭ (اردو)
دلاسا دینا۔ بقول آصفیہ۔ تسلی دینا۔ تشفی
دینا۔ طمانیت بخشنا۔

تسکین گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که تسکین حاصل کردن است (حیدر
کاشانی ــه) تا از آتش غم بیدل نالان آخر ٭
تا زیر و زبر نیافت تسکین نگرفت ٭ (اردو)
تسکین پانا۔

تسکین یافتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض

کند که مرادف مصدر گذشته (شهیدی قمی ـ ۵) چه بقدر یار سبکبار امشب در زدم تسکین نمی یابد بخوبی تا بپای سرم می گردد و بالین بیاید؛ مخفی مباد که یابیدن مرادف یافتن است که بجای خودش می آید و سند بالا متعلق از وست (اردو) تسکین پانا۔

(الف) تسلّا (ب) تسلّی — بهار بذکر (ب) گوید که دلخوشی یافتن و خوش عیش شدن و بذیل آن (الف) را آورده می فرماید که فارسیان استعمال الف هم کرده اند (سنجر کاشی ۵) گرز آنکه درین خجسته مطلب؛ اقبال توام دهد تسلّا؛ بنشینم و سر بمراد خاطر؛ آسوده ز قیل و قال دنیا؛ می فرماید که بمعنی دلخوش و خوش عیش مجاز است و با لفظ دادن و داشتن و شدن و کردن مستعمل. مؤلف عرض کند که ب لغت عرب است بفتحتین و تشدید لام مکسور و بقول منتخب بمعنی خرسند شدن فارسیان بمعنی دلاسا و تسکین استعمالش کنند و الف مفرس است و استعمال این با مصادر فارسی در ملحقات می آید (ظهوری ۵) ز موجهای خبر گوش تشنه گردد؛ اگر برای تسلّیٔ چشم تر خیزد؛ (اردو) (الف و ب) تسلّی. بقول آصفیه عربی. اسم مؤنث. دیکهو تسکین۔

تسلّی آمدن — استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که حاصل شدن تسکین است (آرزوی اکبرآبادی ۵) زخط تسلّی این جان بقرار آید؛ چو نامه که زیار بسوی یار آید؛ مخفی مباد که سند از زو هند نژاد چیزی نیست معاصرین عجم البته به زبان دارند (اردو) تسلّی هونا۔

(۱) تسلّی بخش شدن (۲) تسلّی بخشیدن — استعمال صاحب آصفی ذکر ب کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که

از سندش الف پیدا است و مجرد و در استعمال است بمعنی دلاسا دادن (شاپور طہرانی ؎) دل و وقت سرودن خوش که در شبہای بیداری ہا تسلی بخش دل از نغمۂ یاحق شود ما را ہا مؤلف عرض کند که سند شاپور متعلق بہ مصدر شود ن است که بجایش می آید (اردو) (۱) تسلی بخش ہونا (۲) تسلی بخشنا ۔

تسلی بودن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی تسکین بودن است (ثنائی کمرہ ؎) دلم بوصل تسلی نبود زانکه تمام گوگل وصال تو الخ از جدائی بود ہا (قاسم گونابادی ؎) ازان روضه دل را تسلی بود ہا (اردو) تسلی ہونا ۔

تسلیخ | بقول برہان و جامع بالام بروزن زنیج سجاده و جانماز را گویند می فرمایند که بمعنی باشین نقطه دار ہم آمده صاحب سروری می فرماید که بعد از سین مهمله لام بوزن تسلیخ باشد (کذا فی المؤید) (شمس فخری ؎) زبہر محتسب قہر او نہد زہره ہا بجای چنگ و دف جام مصحف و تسلیخ ہا صاحب ناصری بذکر معنی بالا گوید که این لغت چون غیر مشہور است در اشعار بمناسبت تشبیه تسبیح خوانده اند و هرکه لام را با تصور کرده اند شمس فخری اصفہانی در لغت خود که معیار جمالی نام دارد با توبیخ و زرنیخ قافیه کرده علی ای حال تسلیخ در اشعار خواجه نیز اصح و احسن است از تسبیح (؎) ترسم که روز حشر عنان برعنان رود ہا تسلیخ شیخ و خرقۂ رند شراب خوار ہا مؤلف عرض کند که صاحب انند بصراحت گوید که این لغت فارسی است و ما باعتبار جامع و ناصری این را اسم جامد تسلیم کنیم صراحت ماخذ تسلیخ می آید (اردو) جانماز ۔ مؤنث ۔

تسلی دادن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند

بمعنی تسکین دادن و دلاسا کردن است (حاجی اسمعیل یکپیاسہ) بر غم من کند با ہر کسی گرمی و من خود را بتسلی دادہ می گویم کہ استغنا نمی داند بو (اردو) تسلی دینا۔

تسلّی داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی مطمئن بودن و تسکین داشتن است (اسیر شہرستانی سہ) ہرگز آہوی نگاہ تو نشد رام اسیر بحر ول خود را بچہ صیاد و تسلی دارد بہ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بہ مصدر داریدن است و شعر لیقیش بجایش می آید کہ مرادف داشتن باشد (اردو) تسلی رکھنا۔ دکن میں مستعمل ہے جیسے "تم تسلی رکھو کوئی بات تمہاری رائے کے خلاف نہ ہوگی" اطمینان رکھنا مطمئن رہنا

تسلّی ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تسلی کردن و تسکین دادن است (شانی مشہدی سہ) بدہ ساقی ز دنبال ہم امشب می کہ میدانم بہ تسلی ساز خاطر جامہم پی در پی شود ما را بہ مخفی مباد کہ از سند بالا مصدر تسلی ساز شدن پیداست نہ تسلی ساختن (اردو) تسلی دینا۔

تسلّی ساز شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تسلی دادن است و سند این از شانی مشہدی بہ (تسلی ساختن) مذکور و این مرادف آنست۔ موافق قیاس مخفی مباد کہ در سند مذکور استعمال مصدر (تسلی ساز شودن) است عیبی ندارد و شودن اصل است و شدن مخفف آن (اردو) دیکھو تسلی ساختن و تسلی دادن۔

تسلّی شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حاصل شدن تسکین لازم تسلی دادن

و کردن است (ندیم اصفہانی ؎) شوورز گریۂ ظالم تسلّی مظلوم ہو نیز خمار گوار است آہن تاب ہو (طالب آملی ؎) اگر نسیم چمن ہمرہ آورد ورنی ہو مشام شوق تسلّی بجذب بو نشود ہو مؤلّف عرض کند کہ در ہر دو سند استعمال (تسلّی شودن) است و شودن مصدریست کہ شدن مخفف آن باشد در ینجا خوش می آید (اردو) تسکین ہونا۔

تسلّی طلبیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف عرض کند کہ بمعنی تسکین خواستن است (اسیری قاسمی ؎) عشق است تسلّی طلب از نہ دل یعقوب ہو از پیرہن یوسف کنعان نگشاید ہو (اردو) تسلّی چاہنا۔

تسلّی فزودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است (صائب ؎) پیغام و بوسہ نیست تسلّی فزای من ہو زیرا کہ اشتیاق من از این و آن گذشت ہو (اردو) تسلّی زیادہ کرنا۔

تسلّی کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف عرض کند کہ بمعنی تسلّی دادن و ساختن است (محسن شیرازی ؎) در قفس دل را بہ نومیدی تسلّی کردہ ام ہو بوی گل گر بر مشامم می خورد جان میدہم ہو (اردو) تسلّی دینا۔

تسلّی گاہ اصطلاح۔ بقول بہار از عالم تجلّی گاہ چنانچہ در تسکین گاہ گذشت مؤلّف عرض کند کہ بمعنی مقام تسلّی است و سند این بر تسکین گاہ مذکور و موافق قیاس است۔ (اردو) مقام تسلّی۔ دیکھو تسکین گاہ۔ مذکر۔

تسلّی گردیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف عرض کند کہ مرادف تسلّی شدن است (صائب ؎) از تشنہ صبح اسایشش ز خاک می رویدہ از مغز سرکہ

تسلّی بہ استخوان کردن ہے (اردو) دیکھو تسلّی شدن۔

تسلیم بقول بہار گردن نہادن و سلام کردن و سپردن چنانچہ گویند فلانی جان بحق تسلیم کرد مؤلف عرض کند کہ صاحب منتخب این را آوردہ لغت عرب است بالفتح وکسر لام فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر با مصادر خود می کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) تسلیم بقول آصفیہ۔ راضی برضا ہونا۔ ماننا۔ سلام کرنا۔ بندگی آداب مؤلف عرض کرتا ہے کہ معنی حاصل بالمصدر۔ رضامندی۔ اطاعت۔ مؤنث۔

تسلیم شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی راضی برضا شدن (صائب ے) چون شدی تسلیم سر کام نہنگی ساحلی است ہے آستین در دامن ساحل چرا ہے (اردو) راضی برضا ہونا۔

تسلیم کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ قبول کردن و اطاعت کردن و مسلم دانستن است (عرفی ے) برہان دہر سوز عتاب تو می گذشت ہے تسلیم در ثبوت خلا کرد روزگار ہے (صائب ے) کرد تسلیم من سندلی تابی را ہے ہر سپند یکہ درین انجمن از جا برخاست ہے۔ (ظہوری ے) ز دور می نہد انگشت بر زمین خورشید ہے چو پیش رای منیر تو می کند تسلیم ہے (اردو) تسلیم کرنا۔ ماننا۔ قبول کرنا۔ اطاعت کرنا۔

تسلیم نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف تسلیم کردن است و سپردن ہم بسبیل مجاز (عالی شیرازی نثر) صد ہزار زر نقد تسلیم خزینہ داران می نمایم ۔۔ مؤلف عرض کند کہ در سند بالا استعمال مصدر (نمایان)

است کہ بجایش می آید و آن مرادف نمودن باشد (اردو) دیکھو تسلیم کرنا۔ سپرد کرنا۔

تسلّی نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف تسلّی کردن است (عالی شیرازی۔ نثر) ہر دو فریق را تسلّی نمودہ مراجعت فرمود (اردو) دیکھو تسلّی کردن۔

تسلّی یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکرش کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی تسکین یافتن است و سکون و دلجمعی حاصل کردن (عالی شیرازی۔ نثر) باین نعم البدل تسلّی نیافتہ مخفی مباد کہ درین سند استعمال مصدر یابیدن است نہ یافتن و تعریف ہر دو بجایش می آید (اردو) تسلّی پانا۔ تسلّی حاصل کرنا۔

تسمہ بقول برہان و جامع بفتح اوّل بروزن کسمہ (۱) چرم و دوال چرمی باشد و (۲) موی شانہ کردہ بالای پیشانی نیز۔ صاحب سروری این را مرادف تاسمہ گوید کہ بہمین معانی بجایش گذشت۔ صاحب فدائی کہ یکی از علمای معاصر عجم بود می فرماید کہ (۳) باریکہ ایست از چرم کہ شالی والیسین خانۂ تیمورگ نگاران را بدان خفہ می کردہ اند۔ خان آرزو در سراج گوید کہ مخفف تاسمہ زلّہ بردارش بہار می نگارد کہ چرم خام و رشتہ ہای دراز چرم و پوست و موی شانہ کردہ بر افراز پیشانی مؤلف عرض کند کہ ما بہ تاسمہ اشارہ این کردہ ایم کہ این اصل است و آن مزید علیہ این (اردو) (۱) و (۲) دیکھو تاسمہ (۳) چرمی تازیانہ۔ مذکر۔

(الف) **تسمہ باز** اصطلاح۔ بقول بہار و (ب) **تسمہ بازی** عجم کنایہ از دغاباز و فریب دہندہ و ہم او ب را بمعنی دغلی از قمار بازی گوید کہ مردم دران بسیار فریب خورند و می فرماید کہ ظاہرا دوال بازی ہمین است (ملاطغرا۔ ۵) تسمہ بازی نیست چون سرلج

و در بازار و شهر بر زین اسپی چوبین بسازد و کلم زیالان
نیز است ۱۲ صاحب بحر نسبت ب باتفاق بهار
گوید که دغلی و دغابازی. وارسته هم ذکر ب
کرده و خان آرزو در چراغ هدایت هم ب را
آورده مؤلف عرض کند که الف اسم فاعل
ترکیبی است و ب بزیادت یای مصدری
و ظاهراً همین قدر معلوم می‌شود که کسی که از تسمه
بازی می‌کند یعنی تازیانهٔ تسمه بر جسم خود پیاپی

می‌زند چنانکه بعضی از فقرا می‌زنند و آواز تازیانه
بر می‌آید گویا فریب و دغا می‌دهد یعنی تماشائیان
از آوازش باور می‌کنند که تازیانه بر جسمش
کار می‌کند و ضرب می‌رساند ولیکن در حقیقت
چنان نیست ضربی بر جسم نمی‌رسد از همین عمل
بر سبیل مجاز بمعنی فریب و دغل مستعمل
شد (اردو) الف. دغاباز. فریبی (ب)
دغابازی. مؤنث. فریب. مذکر.

تسمیه | بقول بول چال بحواله معاصرین عجم بمعنی تقرر مؤلف عرض کند که لغت عربی زبان
است بالفتح و کسر میم و فتح تحتانی و بقول منتخب بمعنی نام کردن. فارسیان معاصر عجمی نسبت
که بمعنی تقرر بر سبیل تفرس استعمال این کرده باشند و ما از زبان معاصرین عجم استعمال این نشنیدیم
و در تالیفات زمانهٔ حال استعمال این ندیدیم. صاحبان روزنامه و رهنما هم ذکر این نکرده اند
(اردو) تقرر. بقول آصفیه. عربی. اسم مذکر. تعین. قیام.

تس منفسی | اصطلاح. بقول بهار و وارسته (۱) هرزه گوئی (طغرا در تحویلیه فقره) بستیاری
سنده گویان گمراهی به پر تس منفسی نشسته" صاحب بحر ذکر معنی اول گوید که (۲) بالضم گوزی صدا
مقابل ضراط و (۳) بمعنی آب دهان مؤلف عرض کند که بحرف تس بهمین معنی دوم و سوم بجایش
گذشت و سندش همه را اینجا نکرده و آن را اسم جامد فارسی زبان گفته ایم در اینجا همین قدر

کانی است که مرکب است با تسی بیای مصدری بمعنی اوّل و معنی دوم و سوم بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) (۱) ہرزہ گوئی ۔ مؤنث (۲) گوز ۔ مذکر (۳) تھوک ۔ مذکر ۔

تسو بقول برہان و جہانگیری و سروری بفتح اوّل و ثانی بواو کشیده مقدار وزن چہار جو باشد و یک حصه از بست و چهار حصهٔ شبانه روز که عبارت از یک ساعت بود و یک حصه از بست و چهار حصهٔ چوب گز استادان خیاط و همچنین یک حصه از بست و چهار حصهٔ سیر است استادان بقال را و معرب آن طسوج (کمال اسمعیل ؎) با کف دُرپاش تو هر دم ز ننگ ابر زند بر رخ دریا تفو گرچه مراهست بجز و از فضل ز تو نیست ز والتفاته مرا یک تسو صاحب جامع هم ذکر این کرده ۔ صاحب ناصری بذکر معانی بالا گوید که صاحب رشیدی نوشته که باین معنی در هند مستعمل است و حق با اوست خان آرزو در سراج هم زبان رشیدی **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است و باعتبار صاحب جامع که محقق اهل زبان است این را معتبر دانیم و در هند استعمال این محض برای بست و چارمی حصهٔ گز است صاحب منتخب طسوج را بالفتح و تشدید سین ربع دانگ گفته که مقدار دو حبه باشد (اردو) تسو ۔ بقول آصفیہ ہندی ۔ اسم مذکر ۔ گز کا چوبیسواں حصہ ۔ سوا انچ ۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ یہ فارسی زبان کا لغت ہے اور وقت اور گز اور وزن کے چوبیسویں حصہ کو کہتے ہیں ۔

فوقانی باشین معجمہ

تش بقول بہار بالضم بمعنی (۱) تو او را مخفف (تواش) مرکب از لفظ تو بصیغهٔ خطاب و شین (میرخسرو ؎) اگر در عدم رفته باشد فقیری امید تش از نیمه راه خواند صاحب

برهان این را بفتح اول و سکون ثانی (۲) بمعنی آتش گوید که عربان نار خوانند و (۳) تیشهٔ بزرگی
که بدان درخت شکافند و (۴) تیشهٔ درودگران را نیز گفته اند و (۵) بضم اول حرارت و
اضطراب که بسبب غم و اندوه عظیم در دل کسی پدید آید و بکسر اول (۶) عطش و تشنگی و (۷)
شپش و آن جانوری باشد خونخوار که بیشتر در سر تریاکی و کوکناری بهم رسد. صاحب جامع فرمایند
که بمعنی دوم مخفف آتش است و ذکر معنی سوم هم کرده و معنی پنجم را هم آورده و بمعنی ششم و
هفتم (مولوی معنوی قدس سره) موسی اندر درخت هم آتش دید ٭ سبزتر می شد آن درخت از نار ٭
(حکیم سوزنی رحمه) ای سوزنی بسوزن توحید جیب کن ٭ پاکان سوزنی که از تو تیرها کنند تش ٭
(پوربهای جامی رحمه) روز باشد که بنده می آید ٭ بردر و ره نمی یابد چاوش ٭ ایمن از عدل
تو زمانه چنان ٭ که نیاید ضرر ز آتش تش ٭ صاحب جهانگیری معنی اول و چهارم را گذاشته صاحب
سروری ذکر معنی دوم و سوم و پنجم و ششم و هفتم کرده گوید که (۸) کلمه باشد که در وقتیکه ارادهٔ
استادن ستور کنند می گویند (عمید لویکی رحمه) بر لیان بانگ تازیانهٔ تو ٭ در سوار افگنی همی تش ٭
صاحب ناصری معنی دوم تا هفتم را آورده صاحب رشیدی هم با تش خان آرزو در سراج
بذکر معنی دوم تا پنجم می فرماید که در کلام پوربها تش را بمعنی حرارت گرفتن شعر را از فصاحت
و بلاغت افگندن است چنانکه ذائقهٔ اهل سخن دلالت دارد و مناسبت بمعنی خس و خاشاک ضعیف
است اگرچه در کتب معتبرهٔ لغت بدین معنی بنظر نیامده لیکن در هندوستان بضم اول و سین
مهمله آمده و تبدیل سین مهمله به شین شائع است و بذکر معنی ششم و هفتم می فرماید که بدین معنی
در هندی به سین مهمله است پس از عالم توافق باشد و در بیت آتش مرکب باشد از تش

بمعنی مذکور و نون کہ افادہ معنی صاحبی کند و ہای زائدہ از عالم خان و خانہ و بمعنی تپش مجاز است
و طرفہ آنکہ صاحب برہان تپش را از روی تصحیف شپش خواندہ گوید کہ آن جانوری است
خونخوار **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول موافق قیاس و بمعنی دوم مخفف آتش و بمعنی سوم
و چہارم اسم جامد فارسی زبان و بمعنی پنجم مخفف تپش بحذف بای فارسی و بمعنی ششم ما این را مفرس
دانیم از عطش کہ عین مہملہ را حذف کردہ طای حطی را بدل کردند بہ فوقانی و جا دارد کہ این را ہم
مخفف تپش بحذف بای فارسی دانیم کہ فارسیان بمجاز بمعنی عطش استعمال کردہ اند و بمعنی ہفتم
مخفف تپش کہ بمعنی شپش بجاپش گذشت بحذف بای فارسی۔ صاحب برہان ہیچ تصحیف نکرد
شپش و تپش ہر دو بمعنی واحد آمدہ و معنی ہشتم را باعتبار صاحب سروری تسلیم کنیم (اردو)
(۱) تو اسکو چلیے تو اسکو چھوڑ دے (۲) دیکھو آتش کے پہلے معنے۔ آگ۔ مؤنث (۳)
دیکھو تبیر (۴) بسولا بقول آصفیہ ہندی اسم مذکر۔ ایک لکڑی چھیلنے کا اوزار جو بڑھئی کے
پاس ہوتا ہے تیشہ نجار (۵) دیکھو تپش کے پہلے معنے (۶) پیاس تشنگی مؤنث (۷) دیکھو تپش
کے دوسرے معنے (۸) تش وہ آواز جو گھوڑے کو کھڑا کرنے کے لئے اہل عجم کرتے ہیں۔ مؤنث۔

(الف) **تشتش** | بقول بہار چنگ در زدن و در آویختن در چیزی۔ صاحب آصفی ذکر

(ب) **تشتش زدن** | کردہ از بمعنی ساکت (مخاص کاشی سے) چو اشک بر مژہ چسپیدہ ام
بسعد تشتش زکہ الغریق تشتش زند بکل حشیش ۶ **مؤلف** عرض کند کہ الف لغت عرب است
بفتح اول و دوم و موحدہ مشدد و مضموم۔ صاحب منتخب ذکر این کردہ فارسیان استعمال این
با مصدر زدن کردہ اند بمعنی چسپیدن و در آویختن و گیچ۔ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق

مصدر زنیدن است کہ بجایش می آید (اردو) دالف چٹنا کا حاصل بالمصدر (ب) پٹنا۔

تشبّہ صاحب آصفی این را بحوالہ بہار مرادف تشبیہ گوید مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین وضم موحدہ مشدد بمعنی مانند شدن کہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر با مصادر خود کنند کہ در ملحقات می آید این لازم است و تشبیہ متعدی (اردو) دیکھو تشبیہ۔

تشبّہ کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض نماید کہ بمعنی مشابہ شدن است (بدر چاچی ص) رخ مریخ زان سرخ است کو خورشید الوزرا را تشبہ کرد با چتر سفید آل بہرامش ہو (اردو) مشابہ ہونا۔

تشبیہ بقول بہار مانند کردن چیزی را بچیزی می فرماید کہ بالفظ کردن مستعمل مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر موحدہ صاحب منتخب ذکر این کردہ۔ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر با مصادر خود می کنند چنانکہ در ملحقات می آید (اردو) تشبیہ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث مشابہت ایک چیز کو دوسری چیز سے مثال دینا تمثیل آپ فرماتے ہیں کہ اس کی کئی قسمیں ہیں۔

تشبیہ کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی تشبیہ دادن است۔ (اسیری لاہجی ص) تا کردہ ام بروی تو تشبیہ ماہ و خور ہو دارم ز روی تو ہمہ دم انفعالہا ہو (اردو) تشبیہ دینا۔

تشت بقول برہان در ملحقات بروزن دشت (۱) معروف است کہ لگن باشد و در عربی طشت با طای حطی خوانند و (۲) بکسر یعنی را نیز گویند کہ تشت و آفتابہ بران نہند

صاحب جامع بر معنی اوّل قانع صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل می فرماید کہ معرّب این طست
و طشت است صاحب سروری بصراحت معنی اوّل می گوید کہ ظرفی دیوار بلند است کہ دست
دران شویند (امیر خسرو) تشت طلب کرد یکی تیغ تیز تشت دگر کرد بران گنج ریز
و می فرماید کہ در فرہنگ بمعنی لگن نیز آوردہ۔ خان آرزو در سراج با رشیدی متفق در یک
معنی مؤلّف عرض کند کہ تسامح صاحب سروری است کہ لگن را و رای ظرف دست شوئی خیال
کرد معنی دوم را مجاز معنی اول دانیم و بدون سند استعمال تسلیمش نہ کنیم کہ محققین اہل زبان
ازان ساکت اند (اردو) (۱) سیلابچی۔ بقول آصفیہ۔ اردو۔ اسم مؤنث۔ لگن۔
طشت۔ منہ دھونے کا برتن (ناسخ) ماہ کامل تیرے منہ دھونے کی ہے سیلابچی کو
آفتاب اے ماہ تابان آفتابہ ہوگیا ہے (۲) وہ چوکی جس پر سیلابچی رکھتے ہیں۔ مؤنث۔

تشت آتش اصطلاح۔ بقول برہان
و جامع و بحر و (ناصری در خاتمہ) و سراج و
رشیدی کنایہ از خورشید۔ مؤلّف عرض کند
کہ کنایہ ایست معروف و مرکب اضافی (اردو)
دیکھو آفتاب کے پہلے معنے۔

تشت آتش بسر دارد مقولہ بقول
بحر ای عذر می خواہد چہ در زمان قدیم ہر کس
کہ از وجرمی صادر می شد تشت پر از آتش

بر سر گرفتہ می ایستاد و این علامت عجز و انکسار
است مؤلّف عرض کند کہ معاصرین عجم بزبان
دارند ولیکن در زمانہ سلف این طرز عمل
را برای مجرم صحیح پندارند پس معنی این مقولہ
ہمین قدر کہ مجرم است فارسیان سلف چون
نسبت کسی استعمال این مقولہ می کردند معنی
آن ہمین قدر بود کہ فلان کس مجرم است۔
(اردو) مجرم ہے۔

تشت از بام افتادن مصدر اصطلاحی

بقول برہان وجامع ورشیدی وسراج (۱) کنایہ از رسوا شدن. صاحب بحر ذکر معنی اول می فرماید که (۲) برملا شدن راز ہم. بہار بر معنی دوم قانع (سلیم طہرانی ؎) افتد ز بسکہ تشت کسی ہر نفس ز بام ہ بحر وسے زمین چو معرکہ طاؤس بازشد ہ صاحب جہانگیری در ملحقات ذکر ناصری مطلق این بمعنی اولش کردہ مؤلف عرض کند کہ معنی دوم اصل است و معنی اول مجاز آن کہ از برملا شدن راز رسوائی می شود مخفی مباد کہ صاحب سروری در ملحقات ذکر (تشت از بام او فتادن) کردہ. کہ او فتادن مزید علیہ افتادن است

(اردو) (۱) رسوا ہونا (۲) راز کا افشا ہونا۔

تشت از بام افگندن مصدر اصطلاحی

بہار گوید کہ متعدی مصدر گذشتہ بمعنی فاش کردن راز (محمد قلی سلیم ؎) رسوای کوی عشق چو خورشید محشریم ہ از بام آسمان فلک افگند تشت ما ہ صاحبان بحر واند ہم بر این مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است۔

(اردو) افشای راز کرنا۔

تشت از دامن چرخ افتادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ گوید کہ مرادف (تشت از بام افتادن) است بمعنی دومش مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (صائب ؎) تشت من چون آفتاب از دامن چرخ او فتاد ہ سادہ لوح آنکس کہ می خواہد کند رسوا مرا ہ مخفی مباد کہ او فتادن مزید علیہ افتادن است (اردو) دیکھو تشت از بام افتادن کے دوسرے معنے۔

تشت بلند اصطلاح۔ بقول برہان وبحر وجامع ورشیدی وسراج و (صاحبان جہانگیری وناصری در ملحقات) (۱) کنایہ از آسمان است و (۲) از افتاب ہم مؤلف عرض کند کہ قیاس متقاضی بمعنی دوم است و معنی اول را باقتباس

محققین اہل زبان بر سبیل مجاز تسلیم کنیم (اردو)
(۱) دیکھو آسمان۔ مذکر (۲) دیکھو آفتاب کے دوسرے
معنے۔ مذکر۔

تشت خان اصطلاح۔ بقول ناصری بمعنی
خانی که بران طعام و نان نهند **مؤلف** عرض
کند که باعتبار ناصری که صاحب زبان است
این را مخفف (تشت خوان) دانیم بحذف واو
که می آید (اردو) دیکھو تشت خوان۔

تشتخانه اصطلاح۔ بقول برهان و جهانگیری
و جامع و سراج با خای منقطه دار بر وزن نرم خانه
(۱) جامه خواب را گویند از توشک و لحاف و نهالی
و مانند آن و بمعنی (۲) (توشک خانه) هم گفته اند
و آن خانه باشد که رخت خواب دران نهند و
(۳) خانه را نیز گویند که تشت و آفتابه دران گذارند
که (آفتابه چی خانه) هم نامندش و گاهی از روی
تعظیم (۴) بر ادب خانه هم اطلاق کنند که عربانان
مبرز گویند (اثیر الدین اخسیکتی [illegible]) آنجا که تشت خانه
قدرت کنند باز پاتن زبر دید و طامی [illegible]
بود (شرف شفروه [illegible]) شاید که تشت وار [illegible]
شود خضر ما زیرا که تشت خانه او چرخ اخضر است
بود (امیر خسرو [illegible]) در جمع هرزه گویان اگر گفت
بد چه عیب بود شرمندگی نبرند در تشت خانه [illegible]
بود (وله [illegible]) دهان پر همه چون چاه مبرز [illegible]
چون سفالی تشت خانه صاحب سروری
ذکر معنی سوم کرده گوید که در فرهنگ بمعنی لحاف
و نهالی آورده و گفته که گاه این اسم را بر تشکچه
نیز اطلاق کنند و باین معنی از کلام اخسیکتی پیش گذشت
شده لیکن بخاطر این ضعیف میرسد که این معنی خالی
از تکلف نیست و این بیت اخسیکتی شاید معنی سوم
می تواند بود و ذکر معنی چهارم بحواله فرهنگ هم
فرموده صاحب رشیدی هم بانش۔ صاحب
ناصری ذکر هر چهار معانی بالا کرده۔ بهار ذکر
معنی چهارم نسبت معنی دوم می فرماید که این محل
تامل است **مؤلف** عرض کند که اگرچه باعتبار

جامع ہر چہار معنی را تسلیم کنیم و لیکن معنی اوّل
و دوم سروری را خلاف قیاس دانیم و باعتبار
جامع خیال می کنیم کہ مخفف و مبدّل توشک خانہ
باشد کہ واو حذف شد و کاف بدل شد بفوقانی
و این مثال اوّل این قسم تبدیل است و معنی
سوم حقیقی است و معنی دوم بسبیل مجاز
کہ گاہی در او سبا خانہ ہم تشت می باشد (اردو)
(۱) خوابگاہ کے کپڑے۔ مذکر۔ جیسے توشک اور
لحاف اور نہالی وغیرہ (۲) دیکھو توشک خانہ
(۳) وہ کمرہ یا مقام جہاں سلاپچی رکھتے ہیں
مذکر (۴) پاخانہ۔ مذکر۔

تشت خایہ اصطلاح۔ بقول ناصری۔
نوعی از بازی است کہ خایۂ مرغ را خالی کردہ
شبنم پر کنند و راہش بہ بندند و در ہوای گرم
در تشت نہند و اگر گرم نباشد در زیر تشت
آتش کنند و شبنم مستحیل بہ ہوا شود و بالطبع
میل بہ بالا کند و چندان رود کہ از چشم غائب
شود و بجای شبنم سیماب ہم کنند ہمین اثر دارد خاقانی
گفتہ ع) گر علم تشت خایہ ندانستہ بدان جو
صاحب رشیدی و (خان آرزو در سراج) ہم
ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ باعتبار
صاحب ناصری کہ محقق زبان خود است تسلیم
کنیم (اردو) تشت خایہ۔ فارسی میں ایک
کھیل کا نام ہے۔ مذکر۔

تشتخوان اصطلاح۔ بقول برہان و جامع
و بحر و سروری و رشیدی و سراج باخای معجمہ
و واو معدولہ بر وزن کیفدان خوانی را گویند
کہ بجہت نان و طعام گذارند مؤلف عرض کند
کہ مرکب اضافی است و موافق قیاس یعنی تشتی
کہ مثل خوان است یعنی لگن و درینجا الف
اضافت است (اردو) لگن مثل خوان
کے جس میں کھانے کا سامان رکھتے ہیں۔ مذکر

تشتدار اصطلاح۔ بقول برہان و جامع
و بحر و بہار و سراج باوال ابجد بر وزن اشکبار

آفتابچی را گویند یعنی شخصی را که تشت و آفتابه نگاه دارد و پاکیزه سازد **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس ۔

(اردو) وہ شخص جو آفتابہ پر مقرر ہے جو ہاتھ منہ دھلواتا ہے اور آفتابہ کو صاف و پاک رکھتا ہے ۔

تشتر بقول برہان و جامع بر وزن کفتر نام میکائیل است ۔ صاحب سروری بذکر این گوید که این لغت بہمین معنی در باب موحدہ ہم آمدہ ۔ خان آرزو در سراج می فرماید که این اسم میکائیل در فارسی زبان است **مؤلف** عرض کند که این مبدل بشتر باشد چنانکه تبکوب و تبکوت (اردو) میکائیل علیہ السلام ۔ دیکھو بشتر ۔ مذکر ۔

تشت زدن مصدر اصطلاحی بقول بہار و بحر کوفتن مس و جز آن بہنگام گرفتن ماه و آفتاب و این رسم ولایت است و در ہندوستان ہنگام آبله برآوردن کودک اگر رعد و برق و خروش آید ہمین عمل کنند (حکیم زلالی ؎) بر ماه گرفته تشت می زد ٭ صاحب ناصری ہم در ملحقات ذکر این کرده می فرماید که کنایه از گرفتن آفتاب و ماه است (شاعر ؎) روی تو چو ماه است و مرا سینه چو تشت ٭ من تشت ہمی زنم که مه بگرفته ٭ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است مخفی مباد که در سند شاعر استعمال مصدر زدن است که بجایش آمده (اردو) چاند گہن یا سورج گہن ہونا ۔

تشت زر اصطلاح ۔ بقول برہان و جامع و رشیدی و بحر و سراج کنایه از آفتاب جہانتاب است صاحب ناصری بذیل تشت زدن سند این آورده (سراج الدین سکزی ؎) اگر بروز قیفال او راند خواهد ٭ که تشت زر از شرق رخشان نماید ٭ **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی و موافق قیاس (اردو) دیکھو آفتاب

کے دوسرے معنے ۔

تشت زرین اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و جامع و رشیدی و سراج و (ناصری در ملحقات) ہمان آفتاب۔ مرادف تشت زر **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است و موافق قیاس (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے ۔

تشت سرنگون اصطلاح۔ بقول ناصری در ملحقات کنایہ از افلاک و آسمان (حکیم خاقانی ؎) اگر نہ سرنگون سارستی این تشت پر لبالب بودی از خون دل من ہ **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ موافق قیاس است ولیکن سند بالالفاظ بکار این نمی خورد (اردو) دیکھو آسمان۔ مذکر ۔

تشت سیمین اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و رشیدی و بحر و سراج و (ناصری در ملحقات) کنایہ از ماہ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی و موافق قیاس (اردو) چاند۔ مذکر ۔

تشت شمع اصطلاح۔ بقول بحر لگن کہ شمع دران نہند **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و بمعنی حقیقی کہ لگن زیر شمع از ملحقات شمع است (اردو) وہ لگن۔ مذکر جو شمع کے نیچے رکھا جاتا ہے ۔

تشت کوفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مس کوفتن مرادف (تشت زدن) کہ بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (زلالی خوانساری ؎) می زنم بسینہ می گویم کہ آہ ہ تشت می کوبم کہ بگرفتست ماہ ہ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال کوبیدن پیدا است عیبی ندارد کہ مرادف کوفتن است (اردو) دیکھو تشت زدن ۔

(الف) **تشتکی** بقول بہار (الف)
(ب) **تشتکی دار** بمعنی رکابی و (ب) گوید کہ بمعنی تشت دار است (ظہوری ؎)

دست تشستم زجمله خواہد شد بفلک از عہد تشتکی
دارد ۔ مؤلف عرض کند کہ (الف) با کاف
تصغیر و یای نسبت بر تشت موافق قیاس است
ومعنی (ب) کہ اسم فاعل ترکیبی است کسی کہ
سامان سفرہ را بقبضۂ خود دارد و انتظامش کند
یعنی پیالہ و رکابی ہا دارد ۔ بہار تعریف خوشی
نکرد (اردو) الف ۔ رکابی ۔ مؤنث ۔

(ب) رکابدار ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم
مذکر ۔ رکابیوں میں کھانا چننے اور خوبصورتی
سے لگانے والا خانساماں ۔

تشت گر اصطلاح بقول بہار و آنند آنکہ
تشت ہا را بسازد مؤلف عرض کند کہ
اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس و معنی حقیقی
(اردو) تشت گر ۔ فارسی ۔ وہ شخص جو تشت بنایا کرتا ہے

(الف) **تشتکی** اصطلاح ۔ الف بقول آنند بحوالۂ بہار ہمان تشتکی کہ بہ کاف تازی
(ب) **تشتکی دار** گذشت ۔ صاحب بحر ذکر ب کردہ مرادف تشتکی دار نوشت مؤلف
عرض کند کہ تسامح ہر دو یا تصحیف کتابت باشد کہ کاف عربی را فارسی کردند ہمان تشتکی و تشتکی دار
است کہ بکاف عربی مذکور شد (اردو) الف و ب دیکھو تشتکی و تشتکی دار ۔

تشتن بقول ملحقات برہان بفتح اوّل بر وزن کشتن تیشۂ بزرگ را گویند ۔ صاحب مؤید
بحوالۂ قنیہ ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین اہل زبان و زبان دان و
معاصرین عجم ازین ساکت ۔ مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) تیشہ ۔ مذکر ۔ دیکھو تش
کے دوسرے معنے ۔

تشت نگون اصطلاح ۔ بقول جامع
کنایہ از آسمان مؤلف عرض کند کہ نظر باتفاق
محقق صاحب زبان این مرکب توصیفی را برای
این کنایہ صحیح دانیم (اردو) دیکھو آسمان مذکر ۔

تشت و آب خواستن مصدر اصطلاحی
بقول بهار و بحر و انند کنایه از سفر باز آمدن و
یا از گرد راه نشستن (انوری ؎) دنیا خراب
و دین مخلل بود عدل تو ہ آباد کرد هر دو کهن
تشت و آب خواه ہ مؤلف عرض کند که عادت
است که چون اهل عجم از سیر باز آیند آب می خواهند
و دست و پا از گرد بشویند از همین عادت
این مصدر اصطلاحی قائم شد مخفی مباد که از
سند بالا استعمال مصدر خواهیدن پیدا می شود
که بجایش می آید نه خواستن (اردو) سفر سے
واپس آنا۔

تشت و خایه اصطلاح۔ بقول برهان
و بحر (۱) مرادف همان تشت خایه که گذشت
و (۲) کنایه از زمین و آسمان چه زمین در میان
آسمان است و (۳) نام طلسمی هم و علم نجوم را
نیز (علم تشت و خایه) گویند۔ خان آرزو در
سراج بذیل (تشت خایه) بحواله برهان ذکر
این معنی (۳) کرده اشارهٔ علم نجوم هم کند و می گوید
که این صحیح نیست صاحب جامع در هر سه معنی
متفق با برهان صاحب رشیدی بر معنی اوّل قانع
صاحب سروری در ملحقات بذکر معنی دوم گوید
که نام شعبده و مقصودش از شعبده غیر از معنی سوم
نباشد۔ صاحب ناصری در ملحقات متفق با رشیدی
بهار گوید که (۴) کنایه از علم نجوم و نام بازی
و بسند نظامی گوید که (۵) بمعنی نوع و گونه مستفاد
می شود (خاقانی ؎) تشتی است این سپهر و
زمین خایه دران ہ گر علم تشت و خایه ندانسته
بدان ہ (نظامی ؎) نگر سو بدی پیر دریا ستان
ہ بدین تشت و خایه و این داستان ہ مؤلف
عرض کند که باعتماد صاحب جامع هر سه معانی
اوّل الذکر را صحیح دانیم و برای معنی چهارم
شعر خاقانی را کافی ندانیم که دران استعمال
(علم تشت و خایه) بمعنی علم نجوم است و از بحر و
(تشت و خایه) علم نجوم مراد نیست و معنی پنجم

هم پیدا کرده بهار است از نافهمی مضمون شعر نظامی مقصود نظامی از الفاظ (بدین تشت و خانه) از زمین و آسمان است که آسمان بصورت تشت نگون است بالای ماه و کرهٔ زمین بشکل خانه زیر آسمان. فتامل. البته وجه تسمیه معنی سوم نگشتو و خیال ما این است که همان معنی اول را که طلسم ما نشا است بعض محققین بمعنی سوم قائم کرده اند والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) (۱) دیکهو تشت و خانه (۲) زمین اور آسمان (۳) ایک طلسم کا نام فارسی میں تشت و خانه هے جس کی کامل حقیقت معلوم نه هو سکی. مذکر. (۴) علم نجوم. مذکر (۵) طریقه. طرز. مذکر.

تسطیوان بقول برهان با واو بر وزن نردبان بلغت یونانی بسفایج را گویند و آن دارویی است مسهل سودا و بعربی کثیر الارجل و ثاقب الحجر خوانند و اضراس الکلب نیز. صاحب انند نقل نگارش. صاحب محیط گوید که اسم یونانی یا بربری بسفایج است. مؤلف عرض کند که ما حقیقت این در بسفایج بیان کرده ایم و از اینکه فارسیان این لغت را هم بر زبان دارند جا داده ایم (اردو) دیکهو بسفایج.

تشخیص بقول بول چال بحواله معاصرین عجم (۱) در تماشاگاه تبدیل لباس کردن و بصورت شخص فرضی خود را نمودن. مؤلف عرض کند که این لغت عرب است بالفتح و کسر خای معجمه و بقول انند تعیین کردن چیزی و اجاره کردن. فارسیان (۲) بمعنی دریافت استعمال این کنند و معنی اول خاصه معاصرین عجم است که تفریس باشد (ظهوری ۵) گرچه آئینه به تشخیص نفس می آرم که زور طوفان نگه آتش سیلاب دارد (اردو) (۱) تهیٹر میں ایکٹر کا کسی اور کے لباس میں آکر اپنا پاٹ ادا کرنا کا حاصل بالمصدر. تبدیل لباس. انگریزی میں ... (سانگ بهرنا)

مذکر۔ بہروپ (۲) دریافت۔ مؤنث۔

تشخّص بقول بول چال بحوالہ معاصرین عجم حاصل بالمصدر بمعنی تنبیہ **مؤلف** عرض کند کہ فارسی جدید است و متحقق نشد کہ از کدام زبان این لفظ را گرفتہ لغت عربی یا ترکی یا سنسکرت نیست معاصرین عجم استعمال این بالفتح می کنند (اردو) تنبیہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ تنبیہ نمائی

تشریح بقول بہار نیک بیان کردن سخن را و باصطلاح اطبا۔ بیان کردن حقیقت اعضای بدن انسان را علم تشریح گویند (ابوطالب کلیم سے) با فکر او چو سر نگہ بیان فرو کنم ٭ تشریح زلف خم بخمش مو بمو کنم ٭ **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر رای مہملہ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی (۱) صراحت کنند۔ و (۲) بمعنی بیان حقیقت اعضای انسانی ہم استعمال این در ملحقات می آید (ظہوری سے) حسن بہر مداوا رگ وپی خود را ٭ نمودہ عشق بہ تشریح جسم لاغر ما ٭ (اردو) تشریح۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث (۱) تفصیل تفسیر۔ وضاحت (۲) اعضای جسم کی تحقیق۔

تشریح کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (۱) صراحت کردن و (۲) حقیقت اعضای انسانی را بیان کردن است سند این بمعنی اول از کلام کلیم ہمدانی بر تشریح گذشت (اردو) تشریح کرنا (۱) صراحت کرنا شرح کرنا (۲) حقیقت اعضای انسانی کو بیان کرنا۔

تشریف بقول بہار۔ بزرگوار گردانیدن۔ می فرماید کہ فارسیان (۱) بمعنی خلعت با لفظ پوشیدن وخواستن و داشتن و در برافگندن استعمال کنند و (۲) بمعنی رفتن کہ استعمال

این با مصادر بردن آمده و (۳) بمعنی آمدن - با مصادر آوردن و دادن و فرمودن - صاحب تحقیق الاصطلاحات ذکر معنی اوّل کرده (خواجه شیراز سلمه) هرچه هست از قامت ناساز بی اندام ماست ٭ ورنه تشریف تو بر بالای کس کوتاه نیست ٭ صاحب بول چال بحواله معاصرین عجم هم ذکر معنی اوّل فرموده مؤلف عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر رای مهمله و بقول منتخب بمعنی بزرگ داشتن و بزرگ گردانیدن - و بلحاظ دیگر معانی بالا این را مفرس دانیم - مخفی مباد که مجرد این لفظ در فارسی بغیر ترکیب با مصادر بمعنی دوم و سوم مستعمل نیست و مجاز معنی مستعمله زبان عرب و این معانی بترکیب مصادر پیدا می شود که در ملحقات می آید (اردو) خلعت - مذکر - لباس فاخره -

تشریف آوردن استعمال - بقول انجمن و وارسته بمعنی آمدن مؤلف عرض کند که بلحاظ معنی حقیقی لفظ تشریف که در عربی زبان است معنی این مرکب عزت بخشیدن و بزرگی آوردن است و فارسیان بر سبیل مجاز تشریف آوردن را بمعنی آمدن استعمال کنند یعنی از آمدن کسی صاحب خانه را اعزازی حاصل می شود (آرزوی اکبرآبادی سلمه) تو تا ای ماه رو تشریف آوردی ٭ درین گلشن ٭ گل مهتاب در هر سوی خرمن خرمن است امشب ٭ مخفی مباد که ما این استعمال را از معاصرین عجم نه شنیدیم و در کلام استادان سلف هم نه دیدیم - معاصرین عجم این استعمال را غلط ندانند و لیکن خود استعمال نمی کنند مجرد سند شاعر هند نژاد تسکین ما نمی کند (اردو) تشریف لانا - بقول آصفیه - قدم رنجه فرمانا - آنا -

تشریفات بقول صاحب روزنامه بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار (۱) بمعنی صفا چینیان و هم او گوید که (۲) بمعنی آداب - صاحب بهنما

بحوالہ سفرنامہ مذکور می فرماید کہ (۳) بمعنی ایاب است و آداب و (۴) مدارات ہم۔ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل و دوم و چہارم تصریح معاصرین است و معنی سوم درست بیان نکرد کہ جمع تشریف می باشد یعنی خلعت ہا (اردو) (۱) مصاحبین۔ مذکر (۲) اداب۔ دیکھو آداب (۳) خلعتین۔ مؤنث (۴) مدارات بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ خاطر، تواضع، آؤ بھگت۔ (جرأت ؎) گھر اسکو بلا نذر کیا دل تو وہ جرأت ہو بولا کہ بہہ بس کیجے مدارات کہیں اور۔

تشریفات چی باشی اصطلاح۔ صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار می فرماید کہ بمعنی (۱) صدر اعظم است صاحب رہنما بحوالہ ہمان سفرنامہ گوید کہ (۲) مہتمم توشکخانہ و دارو غہ لباس خانہ۔ صاحب بہار عجم تحریر نمودہ کہ بحوالہ معاصرین عجم بمعنی دوم قانع **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد معاصرین عجم باشد کہ مرکب شدہ است بالفظ تشریفات کہ جمع ملبوس فاخرہ است و چی کہ لغت ترکی است بمعنی صاحب چنانکہ قاقوچی و قاپوچی و باشی بقول غیاث در ترکی زبان بمعنی سردار است معنی لفظی این صاحبی کہ عہدہ متعلق بہ ملبوسات دارد پس معنی دوم حقیقی است و معنی اوّل بسبیل مجاز (اردو) (۱) صدر اعظم بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ وزیر اعظم دیوان اعلی (۲) مہتمم توشکخانہ، دارو غہ لباس کا۔

تشریف افگندن بر سر استعمال۔ صاحب آصفی ذکر (تشریف افگندن) کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ چیزی نیست و بانرکیب لفظ بر سر بمعنی خلعت پوشانیدن است (ثنائی مشہدی ؎) گر و چو غنچہ تنگ برش چیز چرخ ہو تشریف جاہت ارفگند بر سر آفتاب ہو معنی مبادکہ در سند بالا استعمال مصدر افگندن است عیبی ندارد کہ مخفف افگندن باشد۔ (اردو) خلعت پہنانا۔

تشریف بردن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که (۱) بمعنی بردن خلعت را و (۲) بمعنی رفتن (ظهوری سـ) بہولی کرد و کسب کرده بخور ہو بخوری کرد برده تشریف نورہا (وحشی یافقی سـ) شام ہجران تو تشریف بہر جا برد ہو در پس و پیش ہزاران شب یلدا ببرد ہا (طالب ع) از ان زمان کہ ازین کلبہ برده تشریف ہو (اردو) (۱) خلعت لیجانا (۲) جانا ۔ تشریف لیجانا ۔

تشریف پوشیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که لباس فاخره در بر کردن (کلیم ہمدانی سـ) چرا نپوشد تشریف انبیا از حق ہو برہنہ نیست بعہدش مگر کہ تیغ جہاد ہو (اردو) ۔ خلعت پہننا ۔

تشریف خواستن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است یعنی طلب خلعت کردن (صائب سـ) از سپہر سفلہ تشریف تن آسانی مخواہ ہو پیرہن از چاہ دارد یوسف کنعان در رہ ہو مخفی مباد کہ از سند بالا تشریف خواہیدن پیداست علمی ندارد کہ این مراد ف آنست و خواہیدن بجایش می آید (اردو) خلعت چاہنا ۔

تشریف دادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که (۱) خلعت دادن است و پیرایہ بخشیدن بمعنی حقیقی (کمال اصفہانی سـ) تشریف داده ذات ترا از صفات خویش ہو گاہی کریم و گاہ رؤف و گہی رحیم ہو (قاآنی شیرازی سـ) ہر کرا تشریف رسوائی دہد سلطان عشق ہو ہر دم آید صد بلا بہر مبارکبادِ او ہو صاحب بحر و (خان آرزو در چراغ ہدایت) وہ وارستہ ہم بمعنی قربانیدن کہ (۲) بمعنی آمدن است (شاپور طہرانی سـ)

می دہد تشریف غم ہر کہ می خواہد دل پاپیچ ضیغ
ملیست در بار است و مہمان آشنا ست ہو
مخفی مباد کہ در اسناد آخر استعمال مصدر رسیدن
است کہ بجایش می آید عیبی ندارد (اردو)
(۱) خلعت دینا (۲) آنا۔ تشریف لانا۔

تشریف داشتن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ (۱) بمعنی صاحب خلعت بودن است
(طالب آملی ؎) تشریف شہادت ز ہم و
ہیچ تو دارم ہو فرض است بر ارواح طواف حیبان
بودن (۲) موجود بودن (نصیر ہمدانی۔ نثر) اگر
چہ در بدین وقت خدام بعیم الانام درین جانب
اصفہان تشریف دارند (الخ) مخفی مباد کہ
در این مرادف داشتن است کہ بجایش می آید
و در اسناد بالا استعمال ہمان است عیبی ندارد
(اردو) (۱) خلعت رکھنا۔ صاحب خلعت
ہونا (۲) تشریف رکھنا۔ بقول آصفیہ۔ موجود
ہونا۔ رہنا چاہیے۔ ہمارے ساتھ وہ بھی یہاں
تشریف رکھتے ہیں۔

تشریف دوختن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ بمعنی حقیقی یعنی دوختن خلعت ولباس
فاخرہ باشد (اردو) خلعت اور لباس فاخرہ سینا

تشریف رسیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ بر سبیل مجاز بمعنی عزت حاصل شدن
است (کمال اصفہانی ؎) نتوان بصد ہزار
زبان گفت شکر آن ہو تشریف ہا کہ ما را زین خاندان
رسید ہو (اردو) عزت حاصل ہونا۔

تشریف فرمودن مصدر اصطلاحی۔
صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔
مؤلف عرض کند کہ (۱) بمعنی عطا فرمودن
خلعت ولباس فاخرہ (کمال اصفہانی ؎)
مرا تشریف فرمودی ولیکن دون قدر من ہو

ہر کس اینقدر بخشد ز تو کس اینقدر جوید بوصناحب بحر و وارستہ ہم روی فرمایند کہ (۲) بمعنی آمدن است (آزاد بلگرامی ؎) سر بزانوی علی نگذاشت سالار رسل چو دراسرا تشریف فرمود آفتاب خاوری (اردو) (۱) خلعت عطا کرنا ۔ (۲) تشریف لانا ۔ دکن میں کہتے ہیں تشریف فرما ہونا ۔

تشریف یافتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی یعنی حاصل کردن خلعت فاخرہ باشد (کمال اصفہانی ؎) تشریف سایۂ تو زمین گر بیافتی بودی چشم آفتاب شدی خاک توتیا (اردو) خلعت پانا ۔

(الف) **تشرین** بقول انند بالکسر و یای معروف نام دو ماہ در زبان رومی مؤلف عرض کند کہ یکی را ---------------------------------

(ب) **تشرین اوّل** گویند کہ ترجمۂ ہندی آن تقریباً کاتک و دیگری را ------

(ج) **تشرین ثانی** و آن را در ہندی تقریباً اگھن گویند ۔ صاحبان انند و غیاث (ب) را (تشرین اولی) و (ج) را (تشرین اخری) نوشتہ اند و لیکن صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم چنین گفتہ کہ ہر (ب) و (ج) قائم کردہ ایم و حالا (ب) و (ج) بہ زبان معاصرین عجم است و متقدمین و متاخرین ہم استعمالش کردہ اند ما این ہر کیا بت را منفرد دانیم (اردو) الف تشرین رومی زبان میں دو مہینوں کا نام ہے (ب) کاتک ۔ مذکر (ج) اگھن ۔ مذکر ۔

تشلیخ بقول برہان و جامع و رشیدی و ناصری و سراج بالام بر وزن زرنیخ بمعنی سجادہ

و جامع ناصری صاحب جہانگیری سندی که از کلام شمس فخری برای این آورده ہمان است که بر (تسلیخ به
سین مہملہ) گزشت مؤلف عرض کند که بعض محققین این را به سین مہملہ دوم آورده اند
که گزشت و ما آن را اسم جامد فارسی زبان گفته ایم و ہمان اصل است و این مبدل آن چنانکه
کستی و کشتی و تسلیخ را فارسیان از سلخ عربی که بمعنی پوست است بر سبیل تفریس بصورت لغت
معرب بدین معنی ساخته اند و این تصرف شان است (اردو) دیکھو تسلیخ۔

تشمیر | بقول برہان و جامع با میم بر وزن کفگیر دوائیست که آن را بسفائج خوانند و بایں
معنی با فوقانی با بین شین و میم ہم بنظر آمده یعنی تشتمیر۔ خان آرزو در سراج می فرماید که این
مخفف تشتمیر است مؤلف عرض کند که صاحب محیط ہمین را به زای ہوز آخر آورده و اشاره
بسفائج کرده و ما حقیقت بسفائج را بر بسفائج بیان کرده ایم و بر بسفائج اشاره تشمیر ہم
باعتبار صاحب جامع ما این را لغت فارسی زبان به رای مہملہ آخر صحیح دانیم و آنچه صاحب
محیط به زای نقطه دار نقل کرده آن را تصحیف کاتب خیال می کنیم۔ بالجملہ این اسم جامد فارسی
زبان است (اردو) دیکھو بسفائج۔

تشمیز | بقول محیط ہمان تشمیر که به رای مہملہ آخر گزشت مؤلف عرض کند که ما صراحت ماخذ ہمه رانجا کرده ایم و این را تصحیف قرار داده ایم (اردو) دیکھو تشمیر۔

تشمیزج | بقول برہان و مؤید با زای نقطه دار و جیم بر وزن و معنی چشمیزک است که شیرازیان
چشم خوانند و آن تخمی است سیاه و املس که با نبات سایند و در چشم کشند صاحب جامع گوید
که ہمین را تشتم ہم گویند۔ صاحب محیط نوشته که معرب چشمیزج که در تشخیص چشم باید مؤلف عرض

کند کہ او بر چشمخام ہر چہ نوشتہ باذکرش بر پشمہ کردہ ایم و ہم بر پشمہ و پشمہ (اردو) دیکھو پشمہ ۔

تشن بقول برہان و جامع و رشیدی و سروری و سراج بفتح اوّل بروزن چمن بمعنی چاکسوست و آن دانہ باشد نرم و سیاہ و لغزندہ از عدس بزرگتر کہ در دواہای چشم بکار برند و بکسر اوّل ہم آمدہ صاحب سروری اسم دیگر این چاکشو بسین مہملہ گفتہ صاحب محیط بر چاکسو گوید کہ بفتح جیم فارسی و الف و سکون کاف و ضم سین مہملہ و سکون واو اسم ہندی چشمخام است مؤلف عرض کند کہ مخفف و مبدل تشمیزج کہ گذشت میم بدل شدہ بنون چنانکہ بام و بان و تحتانی و زای ہوز و جیم حذف (اردو) دیکھو تشمیزج ۔

تشناک بقول برہان و جامع بروزن چشناک از پیش سر جائی را گویند کہ در کودکی نرم و جنبندہ می باشد و آن را بعربی یافوخ خوانند صاحب رشیدی گوید کہ ہمین را جاندانہ ہم گویند و جنبہ ہم خان آرزو در سراج ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و ما بر تارک صراحت این کردہ ایم (اردو) دیکھو تارک کے دوسرے معنے ۔

تشنگی بقول بہار و انند ترجمہ عطش است (ظہوری سہ) وا از تشنگی و سیرابی ما گشتہ ام غرق در محیط سراب ما مؤلف عرض کند کہ مرکب است از لغت تشنہ و یای مصدری بقاعدۂ فارسی ہای ہوز آخر تبدیل شدہ بکاف فارسی (اردو) تشنگی بقول آصفیہ اسم مؤنث عطش ۔ پیاس ۔ تراس ۔

تشنگی افتادن استعمال ۔ بمعنی عطش عاید و واقع شدن مؤلف عرض کند کہ اسم ...

قیاس است (ظہوری سہ) از داغ تو ہست سینہ سیراب ✿ افتاد چو تشنگی سراب است ✿ (اردو) پیاس لگنا۔ بقول آصفیہ۔ پانی کی خواہش ہونا۔ تشنگی ہونا۔

(۳۴۹۴) **تشنگی بر داشتن** استعمال۔ بتبلای تشنگی شدن باشد **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری سہ) تا بمشتاقان شود پرکعبہ گشت از خود تہی ✿ صد بیابان تشنگی بر دارد از زمزم عاشقت ✿ مخفی مباد کہ در سند بالا استعمال مصدر بر داریدن است کہ بیچ پیش نمی آید چیسی ندارد (اردو) پیاسا ہونا۔ مبتلای تشنگی ہونا۔

تشنگی کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از سند ش مصدر (تشنگی گیردن) پیداست (خسرو سہ) گریۂ بیش می سوزیم با آنکہ ✿ نگیرد تشنگی در روز باران ✿ **مولف** عرض کند کہ (تشنگی کردن) ہم محاورہ زبان است بمعنی تشنہ شدن و (تشنگی گیردن) یا گرفتن) عاید شدن تشنگی مرادف (تشنگی افتادن) گذشت مخفی مباد کہ تعریف مصدر گیردن بجایش می آید (اردو) پیاسا ہونا۔

(۳۴۹۵) **تشنگی کشیدن** استعمال۔ بمعنی مبتلای تشنگی شدن **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری سہ) العطش گویان صحرای غمت ✿ تشنگی در نیل و جیحون می کشند ✿ (اردو) مبتلاے تشنگی ہونا۔ پیاسا ہونا۔ تشنہ ہونا۔

تشنہ بقول بہار (۱) ترجمۂ عطشان و (۲) بمعنی مشتاق و آرزومند مجاز است (میرزا بیدل سلہ) گر نباشد حرص عالم بحر لبریز فناست ✿ آرزوئے تشنہ ما در سراب انداختہ ✿ (صائب سہ) چشم ما چون زاہدان بر میوۂ فردوس نیست ✿ تشنۂ بوی از آن سیب زنخدانیم ما ✿ (ولہ سہ) گر بدانی چقدر تشنۂ دیدار توایم ✿ خواہی آمد عرق آلودہ بہ آغوش مرا ✿ صاحب فدائی کہ از علمای

لغات مرحم بود بر معنی اول قانع ـ صاحب سخندان گوید که در سنسکرت (ترشنا) بمعنی تشنگی است و هم او گوید که بمعنی خواهش و هوس ـ هم خان آرزو در سراج بذیل تشن گوید که دور نیست که تشنه مرکب باشد از تشن و نون که افادهٔ معنی صاحبی کند و های زائده ـ از عالم خان و خانه ـ مؤلف عرض کند که اتفاق داریم با او و معنی دوم مجاز باشد (اردو) تشنه ـ بقول آصفیه (۱) پیاسا (۲) خواہشمند ـ متمنی ـ

تشنه آب زا اصطلاح ـ بقول ناصری و انند بمعنی مستسقی است که هرچه آب خورد رفع تشنگی او نشود و زرداب در شکمش افزاید ـ (ابوالقاسم عنصری بلخی ـ ه) چو تشنه آب زا از هم از رنج ٭ هلاک خویش را گشته خریدار ٭ و می فرمایند که این لغت در فرهنگها نبود و ازین شعر عنصری بدست آمده ـ مؤلف عرض کند که تعریف خوشی نکرد و آب زا بمعنی پیدا کنندهٔ آب ـ پس تشنه که خود در شکم خود آب پیدا کند کنایه باشد از مستسقی (اردو) مستسقی ـ بقول آصفیه ـ عربی ـ سیرابی کی طلب کرنے والا ـ استسقا کی بیماری والا ـ

تشنه اشک اصطلاح ـ بقول بهار معروف ـ مؤلف عرض کند که بمعنی مشتاق اشک باشد ـ متعلق بمعنی دوم تشنه که مجاز است (صائب ـ ه) بیش ازین کاوش مکن با دل که چشم تشنه اشک ٭ از برای گریه کردن آب از گوهر گرفت ٭ مخفی مباد که این مرکب اضافی است و لیکن در شعر بالا بفک اضافت مستعمل (اردو) اشک کا پیاسا ـ یعنی اشک کا مشتاق ـ

تشنه باشیدن استعمال ـ بمعنی (۱) در عالم تشنگی بودن و (۲) مشتاق بودن ـ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری ـ ه) چه تشنه است بروی تو چشم من شاید ٭ که چشم آن رخ خوی کرده تشنه باشد ٭ و انهی ٭ قلیل

(۹۹۹)

است (تشنہ شودن) و (تشنہ گردیدن) (ولہ ص) تشنہ تر می شوم آنقدر کہ پیمانہ ای سب و کرای خود
تشنہ کرد چشمہ حیوان افتادہ مخفی مبادا کہ مصدر
تشنہ بیایش گذشت و مصدر تشنیدن بجای خود
خواہد آمد (اردو) (۱) پیاسا ہونا۔
(۲) مشتاق ہونا۔

تشنہ چیزی بودن | مصدر اصطلاحی
بقول بحر بمعنی آرزومند چیزی بودن مؤلف
عرض کند کہ (تشنہ بخون) کہ می آید متعلق بہمین
عام است۔ و این ہم متعلق بمعنی دوم تشنہ
(اردو) کسی چیز کا اشتیاق اور آرزومند ہونا۔

(الف) تشنہ بخون | اصطلاح۔
(ب) تشنہ بخون آمدن | الف بقول
بہار بمعروف مؤلف عرض کند کہ بمعنی درپی
خون کسی بستن و درپی قتل بودن (طالب آملی ص) ہم
چو من قبال دل داغ داغ ماست۔ بوی بہار
تشنہ بخون ایاغ ماست۔ (رضائی کاشی ص)
ولہ) دل بجز غم تشنہ و دلبر بجز غم مایل است۔ بود آری
بہر جا غم کہ اینم دلبر و آنم دل است۔ (ب) و (ب)
مرکب از الف است (ظہوری ص) بگلستان
لقا فسردہ سیرابی دہ۔ بغمزہ اش دشنہ بکف
تشنہ بخون می آید۔ (اردو) الف خون
کا پیاسا۔ (ب) خون کا پیاسا بنکر آنا۔

تشنہ تو | استعمال۔ بقول بہار و مؤید۔ ای مشتاق
لقای تو مؤلف عرض کند کہ ہیچ خصوصیت
لقا نباشد۔ یعنی مشتاق تو باشد و بس۔ متعلق
بمعنی دوم تشنہ۔ ضرورت نداشت کہ این را
باستعمال اصطلاحی جا دہند (اردو) تیرا مشتاق۔

تشنہ جگر | اصطلاح۔ بقول بیان و بحر
و جامع کنایہ از اشتیاق۔ بہار بمعروف قانع
(صائب ص) ای کہ از آب تحقیق تو فلاک سرسبز
است۔ نیست انصاف برین تشنہ جگر خندیدن
(ولہ ص) صبر کن بر نفس گرم خود ای تشنہ جگر
کہ چو دل آب شود چشمہ حیوان گردد۔ و صاحب

ناصری در ملحقات گوید کہ کنایہ از مشتاق است مؤلف
عرض کند کہ اتفاق داریم با صاحب ناصری کہ ہردو
سند بالا ہم تائید قولش می کند و تسامح ہر سہ محققین
اوّل الذکر است کہ مشتاق را اشتیاق گفتند و خیال
نفرمودند کہ (تشنہ جگر) اسم فاعل ترکیبی است
البتہ تشنگی جگر یعنی اشتیاق توان گرفت (اردو)
مشتاق۔

(الف) تشنہ چشم | اصطلاح۔ بقول بہار
و آنند معروف۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید
کہ بمعنی گرسنہ چشم است و از سندش۔۔۔۔

(ب) تشنہ چشمی | پیدا است مؤلف عرض
کند کہ الف بمعنی مشتاق دیدار است و (ب)
بمعنی اشتیاق دیدار (صائب الف ۵) تشنہ
چشم افتادہ است آئینۂ اسکندری ٭ ورنہ
آب زندگانی دل سیاہی بیش نیست ٭ (صائب
ب ۵) تشنہ چشمی لازم افتادہ است بزم
وصل را ٭ از منظر بازی نگردد سیر دریا حباب
٭ (والہ ۵) تا آب بحر شود سیر تشنہ چشمی من ٭ کہ لطم
پر آبلہ زبین ما چو سراب است ٭ (اردو)
الف مشتاق دیدار ب اشتیاق دیدار۔ [illegible]

تشنہ چیزی بودن | مصدر اصطلاحی کنایہ
از اشتیاق ہر چیز است و بقول بحر مرادف تشنۂ
بہر چیزی بودن کہ گذشت صاحبان رشیدی
و مصطلحات ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو
در سراج گوید کہ مشتاق چیزی بودن مؤلف
عرض کند کہ متعلق بمعنی دوم تشنہ (اردو)
کسی چیز کا تشنہ ہونا۔ مشتاق ہونا۔ جیسے "میں
آپ کے دیدار کا تشنہ ہوں"۔

تشنۂ خون کسی شدن | مصدر اصطلاحی
بقول بحر ارادۂ قتل کسی داشتن مؤلف
عرض کند کہ بحر از نزاکت کار نگرفتہ۔ در مصادر
قتل کسی و مشتاق قتل کسی بودن متعلق بمعنی
دوم تشنہ باشد (اردو) کسی کے خون کا پیاسا ہونا۔

تشنہ در خواب آب می بیند | مثل

صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی محبوب الامثال
ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحق کسی زنند کہ
مشتاق چیزی باشد مقصد آنست کہ ہر کہ اشتیاق
چیزی در دل دارد منہمک می شود در ان چنانچہ
در خواب ہم ہمان چیز را می بیند (اردو)
بلی کو چھیچھڑون کے خواب ۔ جو من مین بسے سپنے
مین دیسے ۔ صاحب محبوب الامثال نے ان دونون
کو اسی فارسی مثل کے مقابلہ مین لکھا ہے ۔

تشنہ دل | اصطلاح ۔ بقول برہان و جامع
و بحر مرادف تشنہ جگر کہ گذشت یعنی کنایہ از
اشتیاق ۔ بہار بہ معروف قائع (امیر خسرو سہ)
از تو نشاید کہ بہ پیشان روم ۔ تشنہ دل از چشمہ
حیوان نروم ۔ صاحب ناصری در ملحقات آنرا
ہم بمعنی مشتاق گوید **مؤلف** عرض کند کہ
اتفاق داریم با او و ہمہ را اینجا حقیقت تسامح
محققین بالا عرض کردہ ایم و در ینجا ہم سکندری
خوردہ اند کہ مشتاق را اشتیاق نوشتہ ۔ اسم
فاعل ترکیبی است (اردو) دیکھو تشنہ جگر

تشنہ شودن | استعمال ۔ بمعنی حقیقی است
مؤلف عرض کند کہ ہر دو معنی تشنہ مستعمل
بمعنی تشنہ شدن و حقیقت شودن بجایش می آید
(ظہوری سہ) تشنہ تر می شوم آبم بچکانید
بلب ۔ ہای خوشا تشنہ کہ در چشمہ حیوان افتد ۔
(اردو) تشنہ ہونا ۔ مشتاق ہونا ۔

تشنہ کام | اصطلاح ۔ بقول بہار و انند
معروف **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تشنہ لب
است (۱) بمعنی حقیقی و (۲) نہایت مشتاق
چیزی (میرزا محمد زمان راسخ سہ) ز فیض باد
جوش گل بباغ است ۔ چراغان تشنہ کام یک
چراغ است ۔ (اردو) تشنہ کام بقاعدہ
فارسی کہہ سکتے ہین ۔ صاحب آصفیہ نے تشنہ لب
پر فرمایا ہے (۱) نہایت پیاسا ۔ ایسا پیاسا جس
کے ہونٹون پر پپڑیان جم جائین (۲) نہایت

مشتاق ـ نہایت خواہشمند ـ

تشنہ لب استعمال ـ بقول بہار و آنند معروف مؤلف عرض کند کہ مرادف تشنہ کام بہر دو معنی (ظہوری ؒ) با تفنگ در دلی چہ کند

قطرہ چکانی ٭ در وادی با تشنہ لبان بحر سرابست با نفت ٭ چون کبوترہای چاہی گرد چاہ تشنہ لب ٭ (صائب ؒ) بوسہ ہای تشنہ لب ٭ (اردو) دیکھو تشنہ کام

(الف) **تشنیع** بقول منتخب بالفتح و کسر نون لغت عرب است بمعنی زشت گفتن و زشت شمردن چیزی را مؤلف عرض کند کہ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یا مصدر زدن بمعنی

(ب) **تشنیع زدن** بمعنی زشت گفتن استعمال کنند ـ صاحبان بہار عجم و آنند ذکر این کردہ اند (مولوی معنوی ؒ) ای توقائیم می کند ہم مستی و ہم می زند ہم تشنیع ہای نہان چون می زنی ای بد گہر ٭ (میر خسرو ؒ) دشنام دہد دشمن و تشنیع زند دوست ٭ چندان شنوم از کہ و چندین بہ کہ گویم ٭ مخفی مباد کہ از اسناد بالا مصدر زدن پیداست کہ مرادف زدن است عیبی ندارد و متعلقش بجای خودش می آید (اردو) طعن و تشنیع کرنا ـ

تشویر بقول بہار شرمندہ شدن و شرمندہ کردن ـ فارسیان بمعنی خجالت و انفعال بالفظ خوردن و دادن و کشیدن استعمال این کنند مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر واو صاحب منتخب ذکر این کردہ استعمال فارسیان در لحقات می آید (اردو) خجلت مؤنث ـ انفعال ـ مذکر ـ

تشویر خوردن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی خجل شدن است (کمال اصفہانی ؒ) زہی زرفعت تو خوردہ آسمان تشویر ٭ زہی

ندیدہ تر احشم روزگار نظیر ترا (اردو) خجل ہونا۔ شرمندہ ہونا۔

تشویر دادن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف عرض کند کہ بمعنی خجل ساختن است و خجالت عائد حال کردن (انوری ؎) کند لطائف طبع تو بحر را حیران بود بد شمائل حلم تو کوہ را تشویر مخفی بباد کہ از سند بالا مصدر دمیدن پیدا است کہ بجای خوردش می آید (اردو) خجل کرنا۔

تشویر کشیدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف عرض کند کہ بمعنی خجل شدن و ندامت کشیدن است (اوا ہروی ؎) در خجالتم ز اوستاد تقدیر از چہ رنگ کشید ہیچ تشویر ترا (اردو) خجل ہونا۔ شرمندہ ہونا۔

تشویش | بقول بہار بمعنی شوریدہ کردن کار روی فرماید کہ این عربی الاصل نیست و فارسیان بمعنی رنج و محنت با لفظ خوردن و دادن و داشتن و کردن و کشیدن استعمال کردہ اند و بمعنی بمعنی سرزنش ہم کہ در ملحقات می آید۔ مؤلف عرض کند کہ بقول منتخب بالفتح و کسر واو بمعنی پریشان و آشفتہ کردن آمدہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر و بالمصادر فارسی مرکب کردہ اند (اردو) تشویش۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ پریشانی۔ گھبراہٹ۔ سوچ۔ تردد۔ فکر۔

تشویش آمدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف عرض کند کہ فکر و تردد و پریشانی لاحق شدن است (ناصر لسانی ؎) از محنت بالش محنت پیش آمد چو ز ملک پدر بہر تو تشویش آمد (اردو) فکر و تردد اور تشویش لاحق ہونا۔

تشویش باشیدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر تشویش بودن کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف عرض کند کہ از سند شہ (تشویش باشیدن) پیدا است کہ قائمش کردہ ایم (سلمان ساوجی ؎) ہمہ

بہم من ازان غمزہ بسیار بود ۞ ہمہ تشویشم ازان زلف پریشان باشد ۞ (اردو) تشویش ہونا۔

تشویش خوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مبتلای فکر و تردد و پریشانی بودن است (سعدی سہ) نہ بید است تشویش نانی خورد ۞ جہانبان بقدر جہانی خورد ۞ (اردو) تشویش فکر۔ تردد۔ پریشانی میں مبتلا ہونا۔

تشویش دادن یا استعمال۔ صاحب آصفی ذکر (تشویش دادن) کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ از سندش (تشویش دادن) بمعنی تکلیف رسانیدن بہ یا بغرض تشریف آوردن بمعنی زحمت تشریف آوری دادن پیدا است (وحشی بافقی سہ) جان را بہ ہجرت می کنم بہر عشاق گو مبادا کی بہر حفظ جان خود تشویش بایت می دہم ۞ مخفی مباد کہ از سند بالا مصدر دیدن پیدا کہ بجای خودش می آید (اردو) آنے کی تکلیف دینا۔

تشویش داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی فکر و تردد داشتن است (شہیدی سہ) پیش ازین غم نانی داشتم و این ساعت تشویش جہانی ۞ (اردو) فکر و تردد رکھنا یعنے مبتلای فکر و تردد ہونا۔

تشویش دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی مبتلای فکر و تردد شدن (قراری گیلانی سہ) مرگست دوری از الم تشویش ہستی دیدہ را ۞ یارب زخواب نیستی در حشر بیدار م مکن ۞ (اردو) مبتلائے فکر و تردد ہونا۔

تشویش کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ سرزنش و توبیخ کردن است (سعدی شیرازی سہ) باندیش رانہ جور و تشویش کرد

پشیمانی از گفتۂ خویش کردہ۔ (اردو) زجر و توبیخ کرنا۔ جھڑکنا۔

تشویش کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ **مؤلف** عرض کند کہ ابتلای فکر و تردد شدن است۔ (ظہوری ؎) دل است اینکہ نازِ بتان می کشد ٭ دل است اینکہ تشویش جان می کشد ٭ (اردو) فکر و تردد میں مبتلا ہونا۔

تشّہ بقول برہان و جامع و سروری با ثانی مشدد بر وزن پشّہ (۱) پیمانۂ روغن را گویند چنان آرزو در سراج بذکر قول سروری می فرماید کہ در رسالۂ قوسیہ بکسر (۲) بمعنی تیشۂ بزرگ است پس مخفف تیشہ بود **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان است و بمعنی دوم مخفف تیشہ کہ می آید۔ (اردو) (۱) روغن کا ناپ۔ پیمانہ۔ مذکر۔ (۲) دیکھو تیشہ۔

تشی بقول برہان و جامع بفتح اول و کسر ثانی و سکون تحتانی (۱) خارپشت کلان را گویند کہ خارہای خود را مانند تیر اندازد و بقول بعض این لغت عرب است و (۲) بکسر اول مردم پرشپش را خوانند۔ صاحبان رشیدی و سروری و سراج بر معنی اول قانع (حکیم اسدی ؎) تو این روبہ پارسی چون کشتی ٭ یکی سنگ خوانند و دیگر تشی ٭ صاحب ناصری بذکر معنی اول می فرماید کہ این لغت فارسی دری است نہ عربی صاحب برہان خطا کردہ کہ عربی دانست۔ صاحب محیط بر خارپشت قانع **مؤلف** عرض کند کہ با حقیقت این را بر آتشی بیان کردہ ایم کہ بہ الف اول گذشت و این مخفف آن و بمعنی دوم مرکب از تش با یای نسبت یعنی صاحب تش و تش دارندہ و تش بمعنی شپش بجایش مذکور شد (اردو) (۱) دیکھو آتشی (۲) وہ شخص جس کے جسم میں جوئیں پڑ گئی ہوں۔

تشیره بقول برہان و جامع و ناصری و مؤید و سراج بر وزن کبیرہ گلولہ را گویند کہ از سنگہای الوان و سخت سازند و بدان بازی کنند مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است ولیس (اردو) وہ پتھر کی گولیں جن سے کھیلتے ہیں۔ مذکر۔

فوقانی با صاد مہملہ

تصاعد بقول بہار بالا برآمدن و می فرماید کہ صحیح تصعّد است (بدر چاچی ــه) در تصاعد کندی گرد و برافتت سوی چرخ با چشم عقرب شود ی معدن ثور از دیران بود مؤلف گوید کہ تصعّد بالفتح بقول منتخب لغت عرب است بمعنی بالا رفتن ولیکن صاحب اننداجو الانتہی الارب تصاعد را ہم بر وزن تفاعل لغت عرب گوید پس استعمال فارسیان است ولیس وجہی نیست کہ بقول بہار متصرف فارسیان بر سبیل تفرس دانیم (اردو) بلند ہونے کا حاصل بالمصدر تصاعد کا استعمال اردو میں ہے۔

تصحیح بقول بہار درست کردن می فرماید کہ با لفظ دادن مستعمل مؤلف عرض کند کہ بالفتح و کسر حای حطی اوّل بقول اننداجو لغت عرب است پس ضرورتی نیست کہ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این ترکیب مصادر فارسی کردہ اند کہ در ملحقات می آید (اردو) تصحیح بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ صحت۔

تصحیح دادن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند بمعنی درست کردن و صحیح نمودن است (صا ــه) نہاد و بر رخ گل نقطہای اشک شبنم بر بیاض روکن و تصحیح این رسالہ بدہ (ظہوری ــه) کتاب صبر کہ تصحیح دادہ بود دش عقل بکنج مدرسہ

عشق باطل افتاده است و مخفی مباد که از مسند صاحب مصدر تصحیح پیدا است نه دادن (اردو) تصحیح کرنا یا صحیح کرنا یا صحت کرنا۔

(الف) تصحیح کردن | الف بہ زبان

(ب) تصحیح یافتن | مصدر بمعنی صحیح شدن

تصحیح دادن است که گذشت و ب لازم آن بمعنی صحت پذیرفتن مؤلف عرض کند که مصدر قیاسی است (ظهوری سے ۵) قبله اهل حرم تصحیح یافت ز نسخه از ابروی تو محراب بر دو (اردو) (الف) دیکھو تصحیح دادن (ب) صحیح ہونا۔

تصحیف | بالفتح وکسر حای حطی بقول منتخب خطا کردن در تحریر مؤلف عرض کند که فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر بترکیب فارسی می کنند که در ملحقات می آید (اردو) تصحیف مؤنث غلطی۔

تصحیف بوسه | اصطلاح بقول مؤید مطبوعه بمعنی نوشته و در دیگر نسخهٔ قلمی (تصحیف نوشته) نوشته گوید که بمعنی بوسه و در نسخهٔ قلمی دیگر دو لغت قائم کرده یعنی (تصحیف بوسه) بمعنی نوشته و (تصحیف نوشته) بمعنی بوسه دیگرها از محققین زبان دان و اهل زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که (تصحیف بوسه) بوسه را نام است که معشوقی عاشق خود را بغیر او دانسته بوسه گیرد و بعد از آن چون عاشق را می شناسد از غلطی بوسهٔ خود نادم می شود که کاتبین چاپ کاری است در کتاب فضولی ها کرده اند و دیگر هیچ (اردو) بوسه کی غلطی مؤنث جو کبھی معشوق عاشق کو سہو سے غیر سمجھ کر دیتا یا لیتا ہے کہ مخاطب غیر عاشق ہے اور پھر نادم ہوتا۔

تصحیف قفا | اصطلاح بقول مؤید مطبوعه ای قفا کذا فی الشرفنامه والقنیه و در دیگر نسخهٔ مطبوعه می نویسد که بمعنی لقا است و در نسخهٔ دیگر قلمی بمعنی قفا مؤلف عرض کند که دیگر هم محققین زبان دان و اهل زبان ازین لغت

ساکت اند و بدون سند استعمال ما این را درست
ندانیم ظاہرا معنی لفظی این غلطی قباست یعنی
قبا بہ غلط پوشیدن البتہ تبدیل قبا استعارہ
توان کرد بہ فنا کہ چون قبای وجود بدل شود عالم
باقی تعلق می شود باہمہ حال این اصطلاح را
ترجیح ندانیم (اردو) ناقابل ترجمہ۔

تصدیع بقول بہار بمعنی درد سر دادن۔ می فرماید کہ بالفظ دادن و کشیدن مستعمل۔ مؤلف
عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر دال مہملہ و بقول منتخب بمعنی درد سر رسانیدن۔ فارسیان
بمعنی حاصل بالمصدرش یعنی تکلیف و زحمت بر سبیل مجاز استعمال این با مصادر فارسی
می کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) تصدیع۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ مؤنث۔ درد سر۔ تکلیف۔ تشویش۔ کلفت۔

تصدیع بردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف عرض
کند کہ زحمت و تکلیف برداشتن است (کمال
خجندی سہ) ما را بروز واقعہ خاطر بہ آن خوشست
کز خاک آستان تو تصدیع می بریم ٭ (اردو)
تکلیف میں مبتلا ہونا۔

تصدیع دادن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف عرض
کند کہ بمعنی تکلیف و زحمت رسانیدن است
متعدی مصدر گذشتہ۔ (ناظم ہروی۔
سہ) بہتر ز مشک بید ہند تصدیع جاہست ٭ عطر یست
مصریعنی خاک راہست ٭ مخفی مباد کہ از سند
بالا مصدر رو بیدن ہا پیداست کہ بجایش می آید
(اردو) تصدیع دینا۔ تکلیف دینا۔

تصدیع کشیدن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف
عرض کند کہ تکلیف و زحمت برداشتن (مخلص
کاشی سہ) تصدیع درد سرک ہر باخضر
مکش ٭ داری چو سرکہ و نمکی درد سر مکش ٭
(اردو) تکلیف اٹھانا۔ زحمت میں مبتلا ہونا۔

تصدیق بقول بہار راست گردانیدن و باور داشتن می فرماید که با لفظ کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر دال مهمله بقول منتخب راست گوی دانستن کسی را ـ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند (ظهوری ع) بحث عشقت خرد بیهده وار دخامی ها می شود نتیجه تصدیق جنون می آید (اردو) کسی کو سچا سمجھنے کا حاصل بالمصدر ـ

تصدیق فرمودن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی تصدیق کردن است بمعنی براه گرو داشتن کسی را صحیح دانستن (نثر نصیر همدانی) اسپ شتم که هر چه در وادی اشتیاق می نویسم تصدیق می فرمایند ـ مخفی مباد که از سند بالا استعمال فرمانیدن پیداست که بجایش می آید (اردو) تصدیق فرمانا ـ تصدیق کرنا ـ

تصدیق کردن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف تصدیق فرمودن است و فرق در هر دو همین قدر که آن کلمهٔ عزت است منظر به اعزاز مخاطب و این معمولی (کمال اصفهانی ع) گر لاف آن زنم که بمن ختم شد سخن ها تصدیق من هر ابله و لیوا ره می کنند ـ مخفی مباد که از سند بالا کنندن پیداست که بجایش می آید (اردو) تصدیق کرنا ـ سچ قرار دینا ـ

تصرف بقول بہار دست کاری زدن و می فرماید که با لفظ داشتن و کردن مستعمل مؤلف عرض کند که لغت عرب است بفتحتین و رای مشدد ـ صاحب منتخب ذکر این کرده فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی قبض استعمال این می کنند (ظهوری ع) دست متصرف صبا بستم

از آه برقفا ٭ کرده اجاره چشم جان سرمهٔ خاکپای را ٭ (اردو) تصرف بقول آصفیہ عربی ۔ اسم مذکر دست اندازی ۔ قبضہ ۔ مداخلت ۔

تصرف داشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که قبضه داشتن (ظہوری ؎) این تصرف نه مهر داشت نه ماه ٭ هر نگاهی که رفت داشت نگاه ٭ (اردو) تصرف رکھنا ۔ قابض ہونا ۔ قبضہ رکھنا ۔

تصرف کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که قابض شدن و دخل یافتن است ۔ (ظہوری ؎) عشوهٔ ساقی تصرف کرد در مزاج توبه کرد ٭ گونگه نه جرعه تکلیف بتقوی فضایل ٭ (اردو) تصرف کرنا ۔ قابض ہونا ۔ دخل پانا ۔

تصرف گذاشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده و از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی ترک کردن قبضه و مداخلت (ظہوری ؎) تصرف دران سکه بگذاشتم ٭ گران سیم در زر خبر داشتم ٭ (اردو) قبضہ چھوڑنا ۔ مداخلت ترک کرنا ۔

تصفیهٔ نفط اصطلاح ۔ صاحب روزنامه بحوالہ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار ذکر این کرده گوید که بمعنی کارخانهٔ روغن نفط است که آن را پاک و صاف کنند و نفط بقول غیاث روغنی است سیاه و سفید رنگ بهتر از انست که در ملک شیروان از زمین می جوشد و معرب است و بقول بعض داروئی است که حکما ساخته اند هر جا که اندازند آتش درگیرد **مؤلف** عرض کند که این مرکب بمعنی مصدریست که روغن نفط را صاف کردن و معاصرین عجم بسبیل مجاز کارخانهٔ را بدین اسم موسوم کردند که کار تصفیهٔ این روغن کنند (اردو)

روغن نفت کے صاف کرنے کا کارخانہ۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے نفت کا ذکر فرمایا ہے۔

تصفیہ بقول بول‌چال بحوالۂ معاصرین عجم را، سرودن غزل ہا و امثال آن **مؤلف** عرض کند کہ این تصرف معاصرین عجم است در معنی بسبیل مجاز و تفریس و حقیقۃً این لغت عرب است بالفتح و کسر نون و بقول منتخب جدا کردن بعضی از بعضی و گونہ گونہ کردن چیزی را و در اصطلاح مثل تالیف است و فرق در تالیف و تصنیف ہمین قدر کہ تالیف کتابی باشد کہ دران از چند کتب مطالب شتّی را جمع نمودہ باشند (چنانکہ گذشت) و تصنیف مضمون طبع و افکار مصنف است (اردو) تصنیف بقول آصفیہ دل سے کوئی کتاب یا طبیعت سے کوئی مضمون لکھنا۔ ایجاد۔

تصنیف را مصنف نیکو کند بیان مثل بہار و جان خزینۃ الامثال وامثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان استعمال این در خواندن افکار و اشعار شعرا کنند و نمی پسندند کہ شعر شاعری را دیگری بخواند و حق ہم ہمین است کہ مصنف تصنیف خود خوب می خواند برخلاف غیر (اردو) دکن مین اسی فارسی کہاوت کا استعمال ہے۔

تصنیف نہادن مصدر اصطلاحی بقول بحر و اسند و غیاث بمعنی بہتان کردن است **مؤلف** عرض کند کہ مجاز است و بس و بر زبان معاصرین عجم (تصنیف کردن) بہمین معنی مستعمل است می گویند ''آغا این الزام را بحق او تصنیف می کنی'' یعنی بہتان می کنی (اردو) بہتان کرنا۔

تصوّر بقول بہار در دل خود صورت چیزی بستن و می فرماید کہ با لفظ بستن و کردن مستعمل است **مؤلف** عرض کند کہ بفتحتین و ضم واو و مشدد لغت عرب است فارسیان

بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این می کنند و با مصادر خود ہم بقاعدۂ فارسی ترکیب می دہا کہ در ملحقات می آید (اردو) تصور۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ کسی شئے کی صورت دل میں باندھنا۔ خیال۔ تصوّر۔ بمعنی حاصل بالمصدر۔

تصوّر بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر نموده از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ قائم کردن تصور است (بیدل ؏) بہار بوسہ بپای تو دو جہان رنگ و خون گردید۔ بنگہ تصور رنگینی حنا بستہ ہو۔ (اردو) تصور باندھنا۔ دکن میں مستعمل ہے بمعنی تصور قائم کرنا۔

تصوّر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف تصور بستن است۔ لبسمل نیشاپوری ؏ آئینہ را تصورگر داب می کنم۔ از بس دلم ز مردم دنیا گرفتہ است۔ (اردو) تصور کرنا۔ دیکھو تصور بستن۔

تصویر بقول بہار صورت کردن و آفریدن صورتی کہ از چوب و گل و امثال آن سازند یا بر دیوار و غیر آن نگارند و این مجاز است و تصاویر جمع آن۔ می فرماید کہ بالفظ کردن و کشیدن مستعمل است مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است و در منتخب و منتہی الارب ہم بہمین معنی آمده۔ بالفتح و کسر واو مستعمل۔ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند۔ و بترکیب فارسی استعمالش نمایند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ؏) می روند از صفحۂ تصویر تنہا برون۔ بصورتش گر ز بور تصویر نیست۔ (اردو) تصویر۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث لغوی معنی صورت بنانا۔ مگر یہہ مصدر اسم مفعول کے معنوں میں مستعمل ہے۔ مورت۔ شبیہ۔ روپ۔ فوٹو۔ نقش۔ نقشہ۔ بت۔

تصویر سایه دار | اصطلاح. بقول بهار
صورتی که سایه اش افتد مثل تصویر سنگ و
آهن وطلا وغیره واین بمذهب امامیه شکستنی
است بخلاف تصویر رنگ و نه نشان (شفیع اثر
ره) هر کس بسایهٔ دگری از درش رود چو
می بایدش شکست چو تصویر سایه دار. صاحب
بحر و مصطلحات وانند هم ذکر این کرده اند.
مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است
(اردو) سایه دار تصویر. مؤنث. بت.

تصویر قلمدان | استعمال. بقول بهار
وانند تصویری که بر قلمدان منقش کنند (محسن
تأثیر ره) لب خاموش تصویر قلمدان فاش می گوید
که از همراهی اهل سخن نتوان سخنور شد. مؤلف
عرض کند که مرکب اضافی است بمعنی حقیقی (اردو)
وه تصویر جو قلمدان پر کھینچیں. مؤنث.

تصویر کردن | استعمال. صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت. مؤلف عرض کند
که بمعنی تصویر کشیدن است (صائب ره) تصویر گیر
شبیه ترا کند تصویر، چو ز خامه اش سر انگشت در
دهان ماند. چو مخفی مباد که سند بالا متعلق به مصدر
کندن است که بجایش می آید (اردو) تصویر
کھینچنا، تصویر بنانا. فوٹو لینا.

(الف) تصویر کش | اصطلاح. الف
(ب) تصویر کشیدن | بقول بحر وانند و بهار
بمعنی مصور (ملا منیر بلخی ره) شوخ تصویر
کشم جلوهٔ رنگین دارد، چو نقش پایش چو قلم صورت
سنگین دارد. چو صاحب آصفی ذکر (ب) کرده
از معنی ساکت. مؤلف عرض کند که الف
اسم فاعل ترکیبی است و ب مرادف تصویر
کردن (قاسم مشهدی ره) در چشم مور جلوه دهد
لاغری چو تصویر من به موی سیاهی کشیده اند. چو
صاحب تحقیق الاصطلاحات هم ذکر (ب) کرده
(اردو) تصویر کھینچنا، دیکھو تصویر کردن.

تصویر گیر | اصطلاح. بقول بحر و بهار و انند

بمعنی مصوّر مؤلّف عرض کند که موافق قیاس است که گر بمعنی کننده و سازنده هم آمده چنانکه کاسه‌گر و کوزه‌گر (اردو) مصوّر۔ تصویر بنانے والا۔

تصویر مستقبل | اصطلاح۔ بقول بحر تصویر دوچشمی مؤلّف عرض کند که مستقبل بمعنی استقبال کرده شده اسم مفعول است و از ینکه تصویر دوچشمی هیچ شخصی است که روبرو آمده فارسیان بدین معنی این اصطلاح را قائم کرده‌اند۔ (عرفی ـه) چهره پرداز جهان رفت کشید چون به جمل
نو شب شود نیم رخ و روز شود مستقبل پنجی
مباد که عرفی درین شعر تصویر نیم رخ و تصویر مستقبل را بالمعنی بسته است اگرچه لفظاً ظاهر نیست (اردو) وه تصویر جو سالم صورت کی ہو جس میں دونوں آنکھیں مقابل نظر آئیں۔ مؤنث۔ دکن میں اس کو تصویر مقابل اور تصویر دوچشمی کہتے ہیں۔

تصویر نیمرخ | اصطلاح۔ بقول بحر و بہار اند همانست که آن را در عرف تصویر یک چشمه گویند۔ مقابل تصویر مستقبل که دوچشمی باشد و سند این از عرفی به تصویر مستقبل گذشت مؤلّف عرض کند که صراحت کافی همدر انجا کرده ایم (اردو) یک چشمی تصویر جس میں صاحب تصویر کا نہ تصویر کے مقابل نہو۔

فوقانی با ضاد معجمه

(الف) **تضرّع** | بقول بہار بمعنی زاری کردن (شیخ شیراز ـه) گر تضرّع کنی و گر فریاد
دزد زر باز پس نخواهد داد۔ مؤلّف عرض کند که بفتح اوّل و دوم و ضم رای مهمله لغت عرب است و صاحب منتخب ذکرش کرده۔ فارسیان استعمال این بمعنی گریه با صدا کرده کرده‌اند و مترادف ساختن و نه و این هم بگوش ما نخورده

(دیب) تضریع کردن | از ہمین لغت الف است بخیال ما سند بالا تعلق بمصدر گشتن است که بجایش می آید (اردو) الف گریہ۔ مذکر۔ ب رونا۔

تضمین | بقول اند بر وزن تفعیل لغت عرب است بمعنی پذیرانیدن و ضامن گردانیدن کسی را و در پناه آوردن و باصطلاح شعرا در آوردن شعر مشهور دیگری را در شعر خود۔ اگر آن شعر یا مصرع مشهور است احتیاج بایما ندارد و الا اشاره بدان واجب است تا از آفت تهمت سرقه مصئون باشد و تضمین مصرع را تاکید و تضمین بیت را استعانت گویند۔ مؤلف عرض کند که لغت عربیست بالفتح و کسر میم۔ صاحب منتخب این را آورده و معنی اصطلاحی شعرا را هم ذکر کرده۔ فارسیان بهمین معنی آخر استعمال این بامصدر ساختن و کردن و نمودن می کنند (اردو) تضمین بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ شامل کرنا۔ اصطلاح عروض میں کسی مشہور مضمون یا شعر کو اپنی نظم میں داخل کرنا

فوقانی با طای حطی

تطاول | بقول بهار گردن کشی کردن و فارسیان بمعنی ظلم و بیداد بالفظ کردن و کشیدن استعمال می نمایند۔ مؤلف عرض کند که بفتحتین و ضم واو لغت عربیست۔ صاحب منتخب ذکر این کرده و بلحاظ تصرف فارسیان در معنی ما این را متفرس دانیم (ظهوری ؎) خوبان عجب که خیل مدارا [illegible] ندشان ۔ تسخیر ملک دل به تطاول حواله است ۔ (وله ؎) مثال تطاول ترحمست ۔ مشکل هر است کار مدارا بهر دو دست ۔ (اردو) ظلم۔ مذکر۔ بیداد [illegible]

تطاول کردن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و بر تطاول بمعنی ظلم و بیداد کردن نوشته۔ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است از تفرس فارسیان

که بر تطاول گذشت (حافظ شیراز ـه) خانگان
لی بهره اند از جرعه کاس الکرام ٭ این تطاول بین
که با عشاق مسکین می کنند ٭ (ظهوری ـه)
کشور دل بخرابی چه بلا آباد است ٭ کند انکار
مدارا که تطاول نکند ٭ مخفی مباد که از اسناد بالا
مصدر گذشتن پیداست که بجایش می آید (اردو)
ظلم کرنا - بیداد کرنا -

تطاول کشیدن | مصدر اصطلاحی - صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که تحمل ظلم و بیداد کردنی است (حافظ شیراز
ـه) این تطاول که کشید از غم هجران بلبل ٭ تا سراپرده
گل نعره زنان خواهد رفت ٭ (اردو) ظلم سهنا -

(الف) **تطبیق** | بقول بهار موافق گردانیدن چیزی با چیزی می فرماید که بالفظ دادن مستعمل
است مؤلف عرض کند که بالفتح و کسر موحده لغت عرب است و صاحب انند صراحت
آن کرده فارسیان استعمال مجرد این بمعنی حاصل بالمصدر بمعنی مطابقت و موافقت می کنند و
(ب) **تطبیق دادن** | را بمعنی مطابقت کردن (واله هروی ـه) ای داده به اهل
قبر تطبیق نفس ٭ از آئینه سهو کرده تحقیق نفس ٭ (اردو) الف - تطبیق - بقول آصفیه عربی
اسم مؤنث - تطابق - مطابقت - مشابهت - تشابه (ب) تطبیق دینا - مطابقت کرنا -

تطعیم الجدری | اصطلاح - بقول بول چال بحواله معاصرین عجم عمل جراحی کردن برای حفظ
ما تقدم مرض (برجوشیدگی) مؤلف عرض کند که آب آبله های این مرض را می گیرند و به
بازوی انسان دو سه جا جراحتی خفیف کرده آن ماده را در آن داخل کنند تا از آنجا آبله ها
پیدا می شود و تب خفیف هم عارض گردد و در هشت یا ده روز التیام پذیرد و این عمل گویا
مرض مصنوعی است که پیدا کنند و بخیال اطبای فرنگ این عمل مرض (برجوشیدگی) است

تا یک سال و درین روزہا اطبای یونانی ہم این را مفید و حفظ ما تقدم مرض مذکور دانند معنی لفظی این پیوند دادن آبلہ شک نیست کہ این مرکب زبان عرب است ولیکن اصطلاح قدمای عرب نیست ازینکہ این طرز عمل ہم برای حفظ ما تقدم این مرض در زمانہ پیشین نبود و حالا در بعض بلاد عرب ہم ہمین اصطلاح برای این عمل مستعمل است معاصرین عجم ہم بر زبان دارند بخیال ما مفرس باشد (اردو) ٹیکا لگانا۔ ٹیکا ڈالنا۔

تطہیر بقول بہار پاک کردن **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر ہای ہوز فارسیان بمعنی حاصل بالمصدرش یعنی طہارت و پاکیزگی استعمال این با مصادر فارسی کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) طہارت۔ بقول آصفیہ عربی۔ مؤنث۔ پاکی۔ صفائی۔

تطہیر دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ صاف و پاک کردن و شستن است (علی خراسانی سه) بسکہ آلودہ عصیان شدہ ولی تا محشر بود دامنش را نتوان داد بہ زمزم تطہیر (اردو) طہارت دینا۔ صاف و پاک کرنا۔ دھونا۔

تطہیر گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی طہارت و پاکیزگی حاصل کردن است (علی خراسانی سه) صادق آن ضبط الوارثی گر گرفتہ بود دامن بہ شرع زہی چشمہ علمش تطہیر (اردو) طہارت حاصل کرنا۔

تطہیر یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تطہیر گرفتن است (علی خراسانی سه) چنین این بود پیر از لوث خطا چون زمزم کہ یافت از آب کفت شرع ہم تطہیر (اردو) طہارت پانا۔

فوقانی با ظای معجمه

تظلم بقول بہار فریاد کردن و نالیدن از بیداد کسی می فرماید که با لفظ برآوردن وزدن و کردن مستعمل مؤلف عرض کند که لغت عربیست بفتح اوّل و دوم و لام مضموم مشدّد و صاحب منتخب ذکر این کرده فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی فریاد می کنند و باصطلاح فارسی زبان خود مرکب سازند (اردو) دادخواہی۔ مؤنث۔ فریاد۔

تظلم آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که فریاد و دادخواہی بوقوع آمدن است (وحید الثغنی تفرشی سه) تظلم نیاید از من لیک ترسم ٭ که عدل حق تعالی بر نتابد ٭ مخفی مباد که از سند بالا مصدر آمیدن پیداست که بجایش گذشت (اردو) دادخواہی اور فریاد واقع ہونا۔

تظلم برآوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که اظہار جور و جفا و دادخواہی کردن است (سعدی سه) تظلم برآورد و فریاد خواند ٭ که رحمت برافتاد و شفقت نماند ٭ (اردو) دادخواہی کرنا۔ ظلم کو ظاہر کرنا۔

تظلم زدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی فریاد کردن و اظہار ظلم ظالم و دادخواہی کردن است (نظامی سه) تظلم زنانند بر شاه روم ٭ که بر مصریان تنگ شد مرز و بوم ٭ مخفی مباد که سند بالا متعلق بمصدر زنانیدن است که بجایش می آید (اردو) داد چاہنا۔ فریاد کرنا۔ اظہار ظلم کرنا۔

تظلم کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که دادخواہی است (شاہی سبزواری سه)

گفته شاهی برین در کیست با چندین فغان کو داد
خواهم برد بر سلطان تظلم می کنم چو مخفی مباد که
سند بالا متعلق به مصدر کردن است که
بجایش می آید (اردو) داد خواهی کرنا۔

تظلم نمودن استعمال صاحب آصفی از معنی ساکت
مؤلف گوید که مرادف تظلم کردن است۔
(شانی مشهدی سه) من تظلم می نمایم و دست
بر سر می زنم چو او تغافل می زند از دو گیسو
می کند چو مخفی مباد که سند بالا متعلق به مصدر نمایش
است که بجایش می آید (اردو) فریاد کرنا

فوقانی با عین مهمله

تعارف بقول رهنما بحواله سفرنامه ناصر الدین شاه قاچار بمعنی ملاقات و هدیه حسب
بول چال بحواله معاصرین عجم گوید که بمعنی تواضع و ملاقات و صاحب سلامت است۔
مؤلف عرض کند که شخص تعریف هر دو معانی متعارفه را در خفا دارد و ما از معاصرین عجم
شنیده ایم که استعمال متعارف بمعنی معرفت و شناسائی می کنند لغت عرب است بفتح اول
و دوم و ضم رای مهمله و بقول منتخب یکدیگر را شناختن پس فارسیان همین را به معنی حاصل بالمصدر
استعمال کرده و با مصادر خود مرکب ساخته اند که در ملحقات می آید (اردو) تعارف بقول
آصفیه عربی۔ اسم مذکر۔ شناسائی۔ جان پہچان۔ واقفیت۔ واقف کاری۔

تعارف رسمی اصطلاح۔ بقول رهنما۔
بحواله سفرنامه ناصر الدین شاه قاچار بمعنی ملاقات
با جلوس شاهانه۔ صاحب بول چال بحواله معاصرین
عجم هم فرماید که مراد از ملاقات شاهانه مؤلف
عرض کند که صراحت معنی تعارف بجایش
گذشت و ما این را بمعنی بالا مفترس و انهم
که تخصیص معنی تفرس کرده اند (اردو)
ملاقات شاهی یعنی شاهانه جلوس کے ساتھ ملاقات

کرنا کا حاصل بالمصدر۔

تعارف کردن مصدر اصطلاحی جناب صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار۔ بمعنی سلام کردن گفتہ مؤلف عرض کند کہ تحقیق لفظ تعارف بجایش گذشت و درینجا بمعنی مذکور کافی است این تعریف است بلحاظ تخصیص معنی (اردو) سلام کرنا۔

تعب بقول بہار بوزن طلب۔ رنج و ماندگی است می فرماید کہ با مصادر دادن و شدن و کشیدن مستعمل است مؤلف عرض کند کہ بفتح اوّل و دوم لغت عرب است و صاحب منتخب ذکر این بمعنی مصدری کردہ۔ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کردہ اند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) بہر غم و درد سبب می طلبد ؛ مایہ راحت ز تعب می طلبد ؛ (اردو) تعب بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ رنج۔ کلفت۔ دکھ۔ تکلیف۔ محنت۔ مشقت۔

تعب دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (اوّل) کردن تعب و تعب آوردن و باعث تعب شدن (ابہای اصفہانی ؎) مثال گرسنہ چشمان شکم پرست مباش ؛ کہ بسید ہر تعب آن پیرہن کہ دارد آتش ؛ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بہ مصدر دمیدن است کہ بجایش می آید (اردو) تکلیف دینا۔ رنج دینا۔

تعب کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ برداشت تعب کردن و مبتلای مصیبت و رنج شدن است (اسیر شہرستانی ؎) بہتر است حاصل گنہ زحمت گذشتہ است ؛ کی مورخواہشم تعب دانہ می کشد ؛ (اردو) مبتلائے تعب ہونا۔ رنج اٹھانا۔

تعبیر بقول بہار۔ بیان خواب کردن و خبر دادن از مراد آن و سخن از کسی یا از خود کردن است۔ می فرماید کہ با لفظ راندن و رفتن و زدن و کردن و نہادن مستعمل مؤلف عرض

کند کہ لغت عرب است بالفتح وکسر موحدہ فارسیان بمعنی (۱) مراد خواب و (۲) عبارت و مقصود استعمال این می کنند یعنی استعمال مجرد این در فارسی بمعنی حاصل بالمصدر است (ظہوری سے) رفت سودای تو خوابم ز سر ابیدہ چشم ٭ نپسندند ز بیں دم تعبیر مرا ٭ (ولہ سے) شب سرای خواب روشن شد ز شمع دولتی ٭ فال داغ دل برآمد از لب تعبیر ما ٭ (اردو) (۱) تعبیر بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ خواب کا نتیجہ (۲) عبارت بیں لانا۔ کا حاصل بالمصدر

تعبیر راندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی صراحت شدن است و تعبیر درینجا بمعنی روش (انوری سے) ہزار راز برفت است بر زبان قضا ٭ کہ بہ زبان سنان توراندش تعبیر ٭ (اردو) صراحت ہونا۔

تعبیر رفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ کردہ شدن تعبیر و قرار یافتن تعبیر باشد (حافظ سے) دیدم بخواب خوش کہ بدستم پیالہ بود ٭ تعبیر رفت کار بدولت حوالہ بود ٭ (اردو) تعبیر کی جانا۔ تعبیر قرار پانا۔

تعبیر زدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تعبیر کردن است (خسرو سے) تعبیر خواب بر کہ زنم ہر شبی ز تو ٭ خوابی دروغ راست کنم بہر حال خویش ٭ مخفی مباد کہ از سند خسرو مصدر زدن پیدا است کہ بجای خودش می آید (اردو) تعبیر کرنا۔

تعبیر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ تعبیر خواب کردن بمعنی نتیجہ خواب قیاس کردن (معز[illegible] سے) خیال دولت تو ہر کہ بیند اندر خواب ٭ معبّر ہمہ نیک اختری کند تعبیر ٭ مخفی مباد [illegible]

بالاسد۔ تعبیر گفتن پیداست که بجای خودش
می آید (اردو) تعبیر کرنا۔

تعبیرگو | اصطلاح۔ بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ ترجمه معتبر مؤلف عرض کند که آنکه تعبیر خواب گوید موافق قیاس و اسم فاعل ترکیبی است۔
(اردو) تعبیرگو بقاعدهٔ فارسی کہہ سکتے۔ وہ شخص جو تعبیر خواب کہتا ہے۔

تعبیر نهادن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف تعبیر کردن است (سوزنی سمرقندی ع) بخت است بخواب دیدن تعبیر پیدا ما خوبه
چنین نهاد تعبیرچو (اردو) تعبیر کرنا۔

تعبیر یافتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که حاصل کردن تعبیر باشد (عالی شیرازی ع)
اہل غفلت را بدنیا نیست وبد معلوم نیست که
خواب شب تعبیر خواہد یافت چون فردا شود ع۔
(اردو) تعبیر پانا۔ تعبیر حاصل کرنا۔

تعبیه | بقول بہار آماده کردن و ترتیب دادن چیزی۔ می فرماید که با لفظ ساختن و شکستن و کردن و نهادن مستعمل مؤلف عرض کند که بالفتح و کسر موحده و فتح تحتانی لغت عرب است بخصوصیت لشکر (کذا فی المنتخب) فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر بدون تخصیص بالاستعمال می کنند بمعنی آمادگی و ترتیب و اضافه و با مصادر فارسی هم مرکب سازند و این معنی قریب بقیاس است (ظهوری ع) از بوی شراب تو چنین مست و خرامیم کو تعبیه در پیرهن موجهٔ صهبا
(اردو) آمادگی۔ مؤنث۔ ترتیب۔ مؤنث۔ اضافه۔ مذکر۔ انھیں معنوں میں تعبیه کا استعمال بھی اردو میں ہوسکتا ہے۔

تعبیه آمیختن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند

اضافہ کردن در چیزی (خسرو ۵) داد جوانی
او بآمیختند با تعبیہ ہای عجب آمیختہ کو -
(اردو) اضافہ کرنا -

تعبیہ انگیختن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ اضافہ کردن است مرادف مصدر بہ
گذشتہ (حافظ شیراز ۵) سیاتش غرہ بہ بازعمر
خود کہ در خطر است با ہزار تعبیہ در حکم پادشاہ
انگیز با مخفی مبادکہ از سند بالا مصدر انگیزندن
پیدا است کہ بجایش می آید (اردو) تعبیہ
کرنا ۔ اضافہ کرنا ۔

تعبیہ داشتن | استعمال - صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ شریک داشتن و مرتب داشتن
است (حسن غزنوی ۵) در ہر نفسی تعبیہ
داریم آہی با ای آیینہ می گویمت از آہ بترس
با مخفی مبادکہ از سند بالا مصدر گنندن پیداست
کہ بجای خودش می آید (اردو) مرتب کرنا
شریک رکھنا ۔

تعبیہ ساختن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند
کہ مرتب ساختن و اضافہ کردن است (حسن
غزنوی ۵) وی راست کہ بر چرخ ہمین تعبیہ
سازند با ہفت اختر سیارہ درین شغل درین کار
مخفی مباد کہ از سند بالا مصدر سازیدن پیداست
کہ بجاے خودش می آید (اردو) مرتب کرنا
اضافہ کرنا ۔

تعبیہ شکستن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند
کہ ترتیب را زائل کردن (خسرو ۵) بر آنکہ
تعبیہ زانگونہ شکست با کہ مہرہ رایگان شد
دست بر دست با (اردو) ترتیب کو توڑنا
بے ترتیب کرنا - ترتیب کو مٹانا ۔

تعبیہ کردن | استعمال - صاحب آصفی

ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که
بمعنی شریک کردن و اضافه کردن و مرتب کردن نشان
باشد (ظهوری ـه) در جسم خاک تعبیه کرده است
باد روح ها گوئی که باد چون دم عیسی مریم است
ہو (اردو) تعبیہ کرنا۔ شریک کرنا۔ اضافہ کرنا

تعبیه نمودن استعمال ـ آصفی ذکر این کرده
از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف
تعبیه کردن باشد (طالب آملی ـه) بصافی
که بمنقار عندلیب بهار ہا نمود تعبیه چندین نوای
ناخن زن ہا (اردو) دیکھو تعبیه کردن ـ

تعبیه نهادن استعمال ـ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که مرادف تعبیه کردن است (بدر چاچی ـه)
و بیغ خنجر تو از خواص آب حیات ہا هزار تعبیه در
لعبه سراب نهاد ہا (اردو) تعبیہ کرنا دیکھو
تعبیه کردن ـ

تعجبا بقول منتخب لغت عربیه است

بفتح اول و دوم وضم جیم بمعنی در شگفت
افتادن مؤلف عرض کند که فارسیان
بمعنی حاصل بالمصدر یعنی عجیب استعمال کنند
و با مصادر خویش مرکب سازند که در ملحقات
می آید (اردو) تعجب ـ بقول آصفیہ
عربی اسم مذکر ـ حیرت ـ اچنبھا ـ

تعجب داشتن استعمال ـ بمعنی حیرت
داشتن و متحیر و متعجب بودن مؤلف عرض
کند که موافق قیاس است (ظهوری ـه)
دریا اگر شویم ندارد تعجبی ہا در قطره کی کنار
ندارد میان ما ہا مخفی مباد که از سند بالا مسلک
وارد این پیدا است که بجای خودش می آید (اردو)
متعجب ہونا۔ متحیر ہونا۔

تعجب کردن استعمال ـ صاحب سفرنامه
بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار ذکر این کرده
گوید که ہا تعجب کردم که هیچ مسبوق به سابق
نبود ہا مؤلف عرض کند که موافق قیاس

است (اردو) عجب کرنا۔ تعجب حیرت کرنا۔

تعجیل بقول بہار بمعنی برانگیختن و شتاب فرمودن۔ می فرماید کہ بالفظ دادن و کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ بالفتح وکسر جیم لغت عرب است فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی عجلت استعمال این می کنند چنانکہ در ملحقات می آید (ظہوری سہ) رقتہ خواہد بود ایام درنگی از وصال ٭ ہجر را درگشتن من اینقدر تعجیل نیست ٭ (اردو) تعجیل۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ جلدی۔ شتابی۔ عجلت۔ اضطرابی۔ کسی کام میں اس کا وقت آنے سے پہلے جلدی کرنا۔ کا حاصل بالمصدر۔

تعجیل دادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بہ تعجیل آوردن و آمادہ عجلت کردن (انوری سہ) خجلت حکم تو داد است زمین را تسکین ٭ غیرت حلم تو داد است زمین را تعجیل ٭ (اردو) عجلت پر آمادہ کرنا۔

تعجیل فرمودن استعمال بمعنی تعجیل کردن و عجلت نمودن باشد **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری سہ) درگشتن من این ہمہ تعجیل مفرما ٭ بر سنگ درنگی نخورد پای شتابت ٭ مخفی مباد کہ از سند بالا مصدر فرمانیدن پیدا است کہ بجایش می آید (اردو) تعجیل فرمانا۔ عجلت فرمانا۔ تعجیل کرنا۔ جلدی کرنا۔

تعجیل کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی عجلت کردن در کاری (صائب سہ) مکن تعجیل تا از عشق رنگی بر کند کارت ٭ کہ ساز و سنگ را لعل آفتاب آہستہ آہستہ ٭ مخفی مباد کہ از سند بالا مصدر تعجیل کنانیدن

پیدا است کہ بجائیش می آید (اردو) تعجیل کرنا۔ عجلت کرنا۔ جلدی کرنا۔

(الف) تعدّا (ب) تعدّی (ب) بقول بہار بمعنی از حد درگذشتن می فرماید کہ سنجر کاشی الف را بہ الف آخر عوض تحتانی استعمال کردہ بالطف او زیبا قافیہ ساختہ (ب) از غیر چہ می نالم شکایت ہا کہ شعر شد این ہمہ تعدّا ہا (ظہوری ب) کنند خوش بہ تعدّی شہان جہانگیری ہا خوشا شہی کہ جہانگیریش بفرہنگ است ہا **مؤلف** عرض کند کہ (ب) لغت عرب است بفتح اول و دوم و کسر دال مہملہ۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی جور کنند و الف مفرس است بہمین معنی (اردو) الف و ب۔ تعدّی بقول آصفیہ عربی اسم مؤنث۔ حد سے تجاوز کرنا ظلم ستم جبر سختی۔

تعدیل ارکان اصطلاح۔ بقول بحر باہستگی راست و درست ادا کردن رکوع و سجود **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و معنی این درستی و آہستگی در رکوع و سجود۔ طرز تعریف صاحب بحر حاصل بالمصدر ظاہر می کند و آن معنی (تعدیل ارکان کردن) است فتامل (اردو) رکوع اور سجود میں آہستگی اور درستی۔ مؤنث۔

تعریف بقول تحقیق الاصطلاحات بمعنی ستودن و در اصطلاح فقہا ندا کردن بر سر لقطہ و لقطہ بالضم مالی را گویند کہ کسی در راہ افتادہ یا بدو یر دارد و حکم شرع اینست کہ بردارندہ یک سال ندا کند تا صاحبش پیدا شود (اشرف مازندرانی ب) این قوم کہ در سخن قوی بازوبند ہا ہرگاہ کہ شعر تازہ می گویند ہا یکباشش تمام تعریف کنند ہا مانند زری کہ سر راہی جویند ہا **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر رای مہملہ۔ و بقول منتخب بمعنی شناسا کردن

وآگاه نمودن و گم شدہ جستن (الخ) فارسیان استعمال این بمعنی (۱) ستایش و (۲) بمعنی شناسائی و آگاہی کردہ اند معنی دوم حقیقی است و معنی اوّل مجاز آن (ظہوری سلمہ) کام را تعریف شیرین لعل در شکر نشانه، بسفر را سودای مشکین طرہ در عنبر گرفت، (اردو) تعریف۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث (۱) مدح۔ ثنا۔ صفت۔ (۲) شناسائی۔ آگاہی۔

(۲۹۹۶)

تعریف در دہان ماندن مصدر اصطلاحی۔ ظاہر نشدن تعریف **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری سلمہ) در باغ دوش حرف زبان توحی گذشت، تعریف غنچہ در دہن باغبان بماند، (اردو) تعریف ظاہر نہ ہونا۔

تعریف زیادہ بدتر از دشنام است مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مثل را در مذمت مبالغۂ تعریف استعمال می کنند۔ (اردو) دکن میں کہتے ہیں، جھوٹی تعریف گالی ہو جائے۔

(۲۹۹۷)

تعریف کردن استعمال بمعنی (۱) ستایش کردن و (۲) صراحت چیزی کردن **مؤلف** عرض کند کہ بلحاظ ہر دو معنی لفظ تعریف موافق قیاس است (ظہوری سلمہ) چو از دل سخنی خوبان حکایت در میان آید، مگر ہم خود کنی تعریف سنگ دامن خود را، سخنی مباد کہ از سند بالا استعمال کندن پیداست کہ بجا ینش می آید (اردو) تعریف کرنا (۱) ستایش کرنا (۲) صراحت کرنا۔ بیان کرنا تشریح کرنا

(۳۰۰۰)

تعریف وا نوشتن مصدر اصطلاحی۔ بیان کردن تعریف و ظاہر کردن کہ چہ چیز است و حقیقت بیان کردن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری سلمہ)

قضا تعریف یوسف را بدورت ✿ سنر و گزشمر ساتا
وانوسید ✿ مخفی مباد کہ در سند بالا استعمال مصدر (نویسیدن) است کہ بجائیش می آید ۔
(اردو) تعریف کرنا حقیقت بیان کرنا ۔

تعزیت بقول بہار صبر فرمودن و پرسش کردن خویشان مردہ را (علی خراسانی سہ) در
خاکدان دہر کہ دار کدورت است ✿ این تعزیت چو عمر خضر جاودان فتاد ✿ مؤلف عرض
کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر زای ہوّز و فتح تحتانی ۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ ۔
فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی پرسش خویشان مردہ می کنند و با مصادر
خود مرکب سازند بترکیب فارسی (اردو) تعزیت ۔ مؤنث ۔ دیکھو پرسش کے دوسرے معنے

تعزیت خانہ اصطلاح ۔ بقول تجرو بہار
واند بمعنی ماتم خانہ مؤلف عرض کند کہ قلب
اضافت خانۂ تعزیت است (طالب آملی سہ)
تعزیت خانۂ ما منّت نوری نکشد ✿ فارغ
از پرتو خورشید بود روزن ما ✿ (اردو) ماتم
خانہ ۔ بقول آصفیہ ۔ اسم مذکر ۔ ماتم کدہ ۔ ماتم
سرا ۔ غمی کا گھر ۔ سوگ کا گھر وہ گھر جس میں غمی
ہوگئی ہو ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ تعزیت خانہ
بھی بقاعدۂ فارسی کہہ سکتے ہیں ۔

تعزیت کردن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ بمعنی حقیقی پرسش کردن است (سعدی
شیرازی نثر) ای یار تعزیتم کن چہ جائی تہنیت
است ✿ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر
کُندن پیدا است کہ بجائیش می آید (اردو)
پرسا دینا ۔ بقول آصفیہ ۔ ماتم پرسی کرنا ۔
میت کے وارثوں کو دلاسا دینا ۔ دکن میں
تعزیت ادا کرنا بھی کہتے ہیں ۔

(الف) **تعزیر** بقول آصفی سیاست کردن بقدر مصلحت وقت و سخت زدن ۔ بہار

گویند که کمتر از حدِ شرعی یا سخت زدن و بقول بعض گویند که سیاست کردن آن مقدار که مصلحت وقت اقتضا کند و می فرماید که ---------------

(ب) تعزیر کردن هم آمده (خواجه شیراز سه) دانی که چنگ و عود چه تقریر می کنند پنهان خورید باده که تعزیر می کنند ✲ **مؤلف** عرض کند که الف بالفتح و کسر زای معجمه لغت عرب است و صاحب منتخب هم ذکر این کرده فارسیان استعمال الف بمعنی حاصل بالمصدر یعنی پاداش و سزا می کنند و برای معنی مصدر الف را با مصادر ترکیب می سازند (اردو) الف تعزیر بقول آصفیہ عربی اسم مؤنث سیاست۔ سزا گوشمالی۔ حد شرعی سے کم سزا دینا مصلحت وقت کے موافق تنبیہ کرنا (ب) دکن میں تعزیر کرنا مستعمل ہے سزا دینا۔

تعطیل بقول بہار بحوالہ رشیدی خالی گذاشتن و بیکار نمودن و ضائع گذاشتن می فرماید که مجازاً بمعنی بیکار مستعمل (شفیع اثر سه) چو خط یار دہد درس عشق تعطیل است ✲ مگر کنند سبق های خوانده را تکرار ✲ **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح و بکسر طای مہملہ و بقول منتخب بمعنی خالی گذاشتن فارسیان استعمال این بمعنی بیکاری و رخصت می کنند (ظهوری سه) بر سر کار اند مستان لطف ساقی بر مزید ✲ هفته ما را نخمار جمعه تعطیل نیست ✲ (وله سه) زنجیر شب و روز تهم ریخت ظهوری ✲ امید مرا رابطه تعطیل همان است ✲ (اردو) تعطیل بقول آصفیہ عربی اسم مؤنث دیکھو بطالت۔

تعظیم بقول بہار بزرگ داشتن و می فرماید که بالفظ داشتن مستعمل **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر ظای معجمه صاحب منتخب ذکر این بمعنی بزرگی کردن کرده فارسیان

این را بمعنی حاصل بالمصدر یعنی بزرگی و عظمت می کنند و با مصادر فارسی مرکب می سازند که در ملحقات می آید (ظهوری ۔) نیست در هیچ لغت مجرای ٭ که به تعظیم ابروی خم نیست ٭ (اردو) تعظیم بقول آصفیہ ۔ بزرگی عظمت ۔ عزت ۔ حرمت (مونث)

تعظیم خواستن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی خواہش اعزاز و تکریم کردن است (ظہوری ۔) بکوہش کہین سنگ را آن شکوه ٭ که تعظیم خواہد ز البرز کوه ٭ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر خواہیدن پیداست که بجایش می آید (اردو) تعظیم چاہنا ۔

تعظیم دادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که عزت کردن و برخاستن برای تعظیم (بیدل ۔) نشست شعلہ ام از پا و سوختن برخاست ٭ نفس گداختہ را رنگ سید بد ٭ تعظیم ٭ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر دہیدن پیداست که بجایش می آید

(اردو) تعظیم دینا بقول آصفیہ کسی کی تشریف آوری پر کھڑا ہو جانا ۔ کھڑے ہو کر عزت کرنا ۔ استقبال کرکے صدر میں بٹھانا ۔

تعظیم داشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی تعظیم کردن و خیال تعظیم او داشتن است (ابو حنیفہ غزنوی ۔) دون اتر از مردودن کسی مبادا ٭ گرچه دارند هر کسش تعظیم ٭ مخفی مباد که سند بالا اشتقاق مصدر داریدن است که بجایش می آید (اردو) تعظیم کرنا ۔ تعظیم کا خیال رکھنا ۔

تعظیم صاحب خانہ کردن غنچہ از ریش حلاج بر داشتن است مثل ۔ صاحب جہان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی

محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که جای
این مثل تا تحقیق صاحب خانه نشسته یعنی مقصود آ
که از اهل خانه تعظیم صاحب خانه قریب به محال
است از آنکه صبح تا شام او پیش اهل خانه می باشد
و تحصیل تعظیم صاحب خانه (پنبه از ریش حلاج
بر داشتن) است یعنی این هم محال زیرا که او
صبح تا شام بکار حلاجی می کند و دائما در ریش
او پنبه می نشیند پس پنبه از ریشش برآوردن آسان
نیست اگر وقتی برآورده شد باز می نشیند از آنکه
کار حلاجی همیشه پنبه را به ریش می نشاند (اردو)
دکن میں کہتے ہیں کہ گھر کا مالک تعظیم سے معاف ہے
اس کا مطلب یہی ہے کہ اہل خانہ اس کی تعظیم
نہیں کر سکتے اس لئے کہ ہمیشہ اس سے سابقہ رہتا ہے

تعظیم کاریگران معاف | مثل. صاحب
نشسته و امثال فارسی ذکر این کرده اند و از
معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید که
چون کسی پیشی مصروف کاری بود اگر چه
تو وارد و مستحق تعظیم باشد مگر کاریگر جای
خود را نمی گذارد و به تعظیمش بر نمی خیزد و این
مثل را بر زبان می آرد و مقصود همین قدر است
که کار و شغل او اجازت نمی دهد که به ترک شغل
برخیزد و اگر برای تعظیم برخیزد کار او به تکمیل نمی
پذیرد (اردو) یہی فارسی مثل اردو میں
مستعمل ہے یعنے مصروف بکار لوگ آنے والے
کی تعظیم کے لئے اپنا کام چھوڑ کر نہیں اٹھ سکتے

تعظیم کردن | استعمال. صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که عزت و بزرگی کردن است (فوجی
نیشاپوری سه) بی خرد کسی باده بجامت نکند
تا تعظیم تو فرزند و غلامت نکند ؛ مخفی مباد
که از سند بالا استعمال مصدر گشتن پیداست
نه کردن و تعریف هر دو بجایش می آید
(اردو) تعظیم کرنا بقول آصفیہ عزت
کرنا. بزرگی کرنا. آؤ بھگت بجا لانا.

تعلّق بقول بہار۔ بچیزی در آویختن **مؤلّف** عرض کند کہ بفتح اوّل و دوم و ضم لام مشدّد لغت عرب است فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی علاقہ می کنند و با مصادر فارسی ہم مرکب سازند (ظہوری سے) سبکرو خانہ در سیر تعلّق دل زخود ببرکن ﴿ کہ کشتی بر نمی تابد غم لنگر پرستان را ﴿ (ولہ سے) تعلّق تو ظہوری در آب داشت گلی ﴿ سراپای دل بحرا بی مرمّت آلودہ است ﴿ (اردو) تعلّق۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ علاقہ۔ لگاو۔ رشتہ۔ واسطہ۔

تعلّق بار پیدا مصدر اصطلاحی بمعنی ظاہر شدن تعلّق است و نمودار شدن علاقہ با کسی **مؤلّف** عرض کند کہ موافق قیاس است بسبیل مجاز (ظہوری سے) ظہوری خرقہ ہای خردہ می گرینہ برحالت ﴿ مخور بازی تعلّق ہا ازین تجرید می بارد ﴿ (اردو) تعلّق ظاہر ہونا۔

تعلّق بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی علاقہ بودن است (نظام شیرازی سے) از بس مرا تعلّق با خاک این چمن بود ﴿ صد جا نہادم از شوق بنیاد آشیان را ﴿ (اردو) تعلّق ہونا۔ تعلّق رہنا۔

تعلّق جستن استعمال۔ تلاش تعلّق کردن و تعلّق خواستن است **مؤلّف** عرض کند کہ موافق قیاس باشد (ظہوری سے) چہ جوئی درین کوچہ بندی تعلّق ﴿ ز بیگانگان شو کہ ہمخانہ گردد ﴿ (اردو) تعلّق چاہنا علاقہ ڈھونڈھنا۔

تعلّق داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ علاقہ داشتن است و از سندش تعلّق داریدن پیدا است عیبی ندارد کہ داریدن ہم مرادف داشتن است (حافظ سے) زیر بارند درختان و تعلّق دارند ﴿ ای خوشا سرو

که از بار غم آزاد آمد۔ (اردو) تعلق رکھنا

(الف) **تعلق گسل** | اصطلاح۔ بقول بہار و انند آنکه بچیزی در دنیا نپردازد مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی که با کسی یا چیزی تعلق ندارد و تعلق گسلیده (میرزا رضی دانش سه) نه تن زجہان تعلق گسل توان پرداخت۔ نه فرصتی که باین بہشت گل توان پرداخت۔ صاحب آصفی بہ سند ہمین شعر و مصدر (تعلق گسیختن) قائم کرده و غور نہ

نظر نکرده که متعلق به ---

(ب) **تعلق گسلیدن** | است که بمعنی قطع تعلق کردن باشد (اردو) الف قطع تعلق کرنے والا ب) قطع تعلق کرنا۔

تعلق ماندن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده و از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی ماندن علاقه با کسی یا با چیزی (عرفی شیرازی سه) از این تا که بیرون داده اند گوهر تو گنج صنع نمانده تعلق بکو (اردو) تعلق رہنا۔ علاقہ رہنا۔

تعلیقه | بہار گوید که در ایران نوشتۂ پادشاہان را رقم گویند و نوشتۂ امرای عظام مثل وکیل و وزیر و بیگلربیگی وغیره را التعلیقه (ذکی ندیم سه) خط آثار و کیفیت رخسار تو کم شد۔ تعلیقۂ معزولی ناز تو رقم شد۔ صاحب انند این را لغت زبان عربی گوید بفتح اول و کسر ثالث و نقل قول بہار کند ولیکن صاحب منتخب که محقق لغات عربیه است این را ترک کرده و دیگر لغات عرب ہم ازین معنی ساکت معلوم می شود که فارسیان بلفظ تصرف این لغت را قائم کرده اند (اردو) وہ حکم جو منشیان یا وزیر یا امرائے عظام کا لکھا جاتا ہے جس کو فارسی میں تعلیقه کہتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے تعلیقه پر فرمایا ہے کہ عربی اسم مذکر۔ مال و اسباب کی ضبطی۔ مکان کی قرقی۔ قرق شدہ اسباب کی فہرست جیسے قرق و تعلیقه بھی ہو گئی

تعلیم — بقول بہار کسی را چیزی آموختن۔ می فرماید کہ بالفاظ دادن و داشتن و شدن و فرمودن و کردن و گرفتن و گفتن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر لام و صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر استعمال کنند و باصادر فارسی زبان ہم مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (اردو) تعلیم بقول آصفیہ عربی اسم مؤنث تربیت۔ علم سکھانا۔

تعلیم دادن — استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی آموزانیدن است و درس دادن (صائب ؎) نشست و خاست تعلیم شفق گرمیہ ہا تعلیم ہا اگر نباشد در بزم آن نگار۔ سپندہا مخفی مباد کہ در سند بالا استعمال مصدر دیدن است کہ بجایش می آید و دادن مرادف آن (اردو) تعلیم دینا۔

تعلیم داشتن — استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تعلیم یافتہ بودن (کلیم ہمدانی ؎) کوہکن تعلیم خارا شکستن از استاد داشت ہا ہرچہ کرد از کاوش مژگان شیرین یاد داشت ہا (اردو) تعلیم یافتہ ہونا۔

تعلیم ستاندن — استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ حاصل کردن تعلیم است (علی خراسانی ؎) ستاندہ اند ز دجال چون خرش تعلیم ہا گرفتہ اند ز ابلیس حیلہ شان ارشاد ہا (اردو) تعلیم حاصل کرنا۔

(الف) تعلیم فرما — اصطلاح۔ الف

(ب) تعلیم فرمودن — بقول بہار مرادف تعلیم گر یعنی معلم و آموزگار۔ صاحب آصفی ذکر ب کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض

کند که الف اسم فاعل ترکیبی است ب مرادف تعلیم کردن و آموزانیدن (علی سرهندی سه) بشوخی پای او بوسیدن و قالب تهی کردن ✿ کدامی بی ادب تعلیم فرما شد رکابش را ✿ (اردو) الف۔ استاد، معلّم۔ مذکر ب تعلیم دینا۔ تعلیم فرمانا۔

تعلیم کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی آموزانیدن است (بهار آملی سه) دی مغنیان شهر را تعلیم کردم مسئله ✿ وامروز اهل میکده رندی ز من آموختند ✿ (اردو) تعلیم دینا۔ تعلیم کرنا۔

تعلیم گر اصطلاح۔ بقول بهار و انند و جهانگیر مرادف تعلیم فرما مؤلف عرض کند که از قبیل کاسه گر و دادگر (خواجه نظامی سه) مرا خضر تعلیم گر بود دوش ✿ برازی که آمد پذیرای گوش ✿ مخفی مباد که لفظ گر افاده معنی فاعلی کند (اردو) دیکھو تعلیم فرما۔

تعلیم گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی حاصل کردن تعلیم است۔ مرادف تعلیم ستاندن (کلیم همدانی سه) خاکساری نقشش پا تعلیم می گیرد ز ما ✿ در رفتن خود گر چه تمکین مشهور تا کرده ایم ✿ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر گیردن پیداست که بجایش می آید۔ (اردو) تعلیم حاصل کرنا۔

تعلیم گفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف تعلیم کردن (شاهی سبزواری سه) گفتم استاد چه پیشه ترا ✿ همه تعلیم ناز می گوید ✿ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر گوییدن پیداست که بجای خودش می آید (اردو) تعلیم دینا دیکھو تعلیم کردن۔

تعلیم نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر

این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که مرادف تعلیم کردن است (نظامی ؎)
به هر سالی که دوران می فزودش — بجز تعلیم دیگر
می نمودش (اردو) تعلیم دینا۔ تعلیم کرنا۔
دیکھو تعلیم کردن۔

تعلیمی — بقول بہار و انند و وارستہ تسمہ
که بر سر لگام باشد مؤلف عرض کند که یای
نسبت بمعنی منسوب به تعلیم است و همین از
تسمه اشاره به اسپ می شود در راه رفتن
و ایستادن وغیره (طغرا در هجو اسپ ؎) ز تعلیمی
همیشه بیم دارد — بدانم از که این تعلیم دارد
بجو (وله در هجو اسپ ؎) ز تعلیمی بیشتر
تجنیب چار جل بجو بود شد و فارسی خط چار قلم [illegible]
(اردو) وہ تسمہ جو لگام پر لگا ہوا ہوتا
اور سوار کے ہاتھ میں رہتا ہے مذکر جس کے
ذریعہ سے گھوڑا روکا اور چلایا اور
موڑا جاتا ہے۔

تعلیم یافتن — استعمال صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی حاصل
کردن تعلیم است (صغیری اصفہانی ؎) آن که
و شریعت نبی یافته تعلیم — این جود و سخاوت
ز ملک یافته تلقین (اردو) تعلیم پانا۔

تعمیر — بقول بہار بمعنی زندگانی دادن و عمر دراز خواستن و تعمیر را از متصرف کردن و
آباد ساختن می فرماید که با لفظ کردن مستعمل است مؤلف عرض کند که لغت عرب است بفتح
و کسر میم فارسیان بمعنی آبادی استعمال این می کنند و با مصادر فارسی مرکب هم می سازند که
در ملحقات می آید (ظهوری ؎) ہوس گنج بر آورده ز تعمیر مرا — که ترکیب [illegible] تعمیر
مرا (اردو) آبادی مؤنث۔ دیکھو آبادی۔

تعمیر داشتن — استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده و از معنی ساکت مؤلف عرض کند

بنا کردہ شدن و عمارت گرفتن و آباد بودن است و از سندش مصدر داریدن پیداست که بجای خودش می آید (صائبؔ سے) پیری بند شکستی است که اصلاح توان کرد ہو بر دیدن ازان خانہ کہ تعمیر ندارد ہو (اردو) تعمیر کیا ہوا ہونا۔ آباد ہونا۔

تعمیر طلبیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند که از سندش مصدر (تعمیر طلب شدن) پیدا که بمعنی خواستن آبادی است (صائب شیرازی سے) دریا طلب آمدیم سراجم کردند ہو تعمیر طلب شدیم خرابم کردند ہو (اردو) طالب آبادی ہونا آبادی چاہنا۔

تعمیر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی آباد کردن است و از سندش استعمال مصدر کندن پیداست که بجای خودش می آید (صائب سے) ویرانه را چه فرش به از نور آفتاب ہو تعمیر دل بسان چنین آفتاب کن ہو (اردو) آباد کرنا۔

تعمیر یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی آباد شدن است (ناظم ہروی سے) بود از شوکت و شانش جهانگیر ہو کز اقبال سکندر یافت تعمیر ہو (اردو) آباد ہونا۔

(الف) **تعنّت** بقول بہار خطا و سهو بر کسی جستن مؤلف عرض کند که بفتح اول و دوم و نون مشدد و مضموم لغت عرب است که بقول منتخب بمعنی خطا و گناہ کسی جستن است فارسیان استعمال این بمعنی تعیب جوئی کردہ اند که حاصل بالمصدر است و با مصدر کندن استعمالش کردہ۔ صاحب آصفی ذکر

(ب) **تعنّت کردن** کردہ و از سندش استعمال کندن پیداست که بجای خودش

می آید (شیخ شیرازی ره) گرفتم که خود هستی از عیب پاک ٭ تعنت مکن بر من عیب ناک ٭ پس ب بمعنی عیب جوئی کردن است (اردو) الف عیب جوئی۔ حرف گیری مؤنث ب عیب جوئی کرنا۔ حرف گیری کرنا۔

تعویذ صاحب آصفی به معروف قانع مؤلف عرض کند که لغت عربیست بالفتح وکسر واو وبقول منتخب بمعنی پناه دادن و در پناه آوردن۔ عربان این را بمعنی حاصل بالمصدر۔ وکنایه از نقشی وآیتی استعمال کرده اند که بر کاغذ یا چیزی دیگر نوشته برای حفظ از بلاها در گلو می اندازند و بر بازو می بندند۔ فارسیان استعمال این به همین معنی کرده و باصطلاح فارسی مرکب نموده (ظهوری ره) جز این تعویذ در دفع سیه بختی نمی باشد ٭ که از زلف تو بر بازوی جان بستیم تار را (اردو) تعویذ۔ بقول آصفیه عربی۔ اسم مؤنث۔ دعا یا کوئی آیت یا اسمای الٰہی کے اعداد لکھ کر گلے میں ڈالتے ہیں یا بازو پر باندھتے ہیں۔ حرز۔ جنتر۔ نقش۔

تعویذ آسمان اصطلاح۔ بقول بحر و (جهانگیری در ملحقات) و ملحقات برہان و جامع برج جوزا که برج سوم است از جمله دوازده بروج فلک مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است و صراحت کامل به برج سوم گذشت۔ واز پنکه شکل جوزا هیکلی دارد و در گلو این را تعویذ آسمان گفتند (اردو) جوزا۔ دیکھو برج سوم۔

تعویذ بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی است بر بازو و سر وغیره بستن تعویذ (وحید قمی ره) بفرقم پنبه های داغ بیند غیر میدارد ٭ که بر سر این همه تعویذ بهر درد سر بستم ٭ (ظهوری ره) بشیخ بر خویش ببندد که تعویذ ٭ برند را حرز اعتقاد لیس است

مخفی مبادکہ درین نظم معنی استعمال مصدر بستن بندیدن است کہ گذشت (اردو) تعویذ باندھنا

تعویذ سیمین اصطلاح۔ بقول بحر ستارہ باشد۔ صاحب مؤید ذکر این کردہ گوید کہ فیہ شک و اقول بمعنی ماہ و ہیکل جوزا چونکہ متعلق بچہرہ باشد مناسبتی دارد و در دیگر نسخ قلمی ذکر معنی دوم نیست بلکہ بمعنی مالا و ہیکل جوزا نوشتہ مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و مراد از جوزا دیگر ہیچ معاصرین عجم تصدیق این می کنند و این استعمال باشد (اردو) جوزا دیکھو برج سوم۔

تعویذ قبر اصطلاح۔ تعویذ سنگ است کہ بران آیات قرآنی و نام و سال فوت متوفی کندہ باشد مؤلف عرض کند کہ این رسم ہند است یعنی ہندیان بر قبور این قسم تعویذ قائم کنند و معاصرین عجم در ہند این تعویذ سنگی را تعویذ قبر گویند مرکب اضافی است و موافق قیاس (اردو) تعویذ قبر۔ مذکر۔ وہ پتھر جس پر آیات قرآنی اور سنہ وفات اور نام متوفی کندہ ہوتا ہے جس کو قبر پر قائم کرتے ہیں

تعویذ کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی تعویذ قرار دادن است (حافظ شیرازی ؎) حافظ تو این غزل ز کہ آموختی کہ یار ؎ تعویذ کرد شعر ترا و بزر گرفت ؎ (اردو) تعویذ قرار دینا۔

تعویذ نوشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است (جمال اصفہانی ؎) بر ہفت ہیکل فلکی بر بہ پوست شیر ؎ تعویذ می نوشت عطارد ز مشک و بان ؎ (اردو) تعویذ لکھنا۔

(۲ الف) **تعویذ** بقول آصفی بحوالہ بہار بمعنی تعویذ داشتن می فرماید کہ ....

(ب) **تعهّد کردن** مستعمل است و از معنی ساکت (سعدی سـ) خبیث را چو تعهّد
کنی و بنوازی * به دولت تو گنه میکند به انبازی * بهار بر الف بمعنی تیمار داشتن و مدارا کردن
را بحوالهٔ منتخب نوشته و صاحب منتخب این را آورده مؤلف عرض کند که الف لغت عرب
است بفتح اوّل و دوم و ضمّ های مشدّد فارسیان مجازاً استعمال این بمعنی امداد و مدارا کرده اند
و ب بمعنی امداد و مدارا کردن است مخفی مباد که از سند سعدی مصدر کردن پیدا است
که بجایش می آید (اردو) الف امداد - مؤنّث - مدارا - مذکّر (ب) امداد کرنا - مدارا کرنا -

تعیین بقول بهار بر وزن امین مرادف تعیین بر وزن تلقین بمعنی چیزی را از میان چیزها
مخصوص گردانیدن - می فرماید که با لفظ شدن و کردن مستعمل مؤلف عرض کند که مخفف تعیین
است فارسیان به تخفیف یک یا استعمال این مصادر فارسی کرده اند که در ملحقات می آید (اردو)
تعیین - بقول آصفیه - عربی - تقرر - تشخص - معین کرنا -

تعینات بقول خان آرزو در چراغ هدایت بمعنی متعینه اعم از اینکه یکی باشد یا زیاده
استعمال کنند و این مجاز است مؤلف عرض کند که در زبان عرب جمع تعیّن بر وزن
نیامده و این را تفرّس توان گفت که فارسیان استعمال این کرده باشند ولیکن مجرّد بیان محقق
هندنژاد بدون سند برای این کافی نیست که استعمال این در فارسی زبان بگوش ما نخورده و صاحبان
عجم هم بر زبان ندارند و صاحبان لغات هند این را لغت فارسی نگفته اند ظاهر معلوم می شود که تحقیق
با نام و نشان سکندری خورده و تعینات که بدو تحتانی می آید به یک تحتانی قائم کرده (اردو)
تعینات - بقول آصفیه - اردو - اسم مذکر - (غلط العوام) متعین - مقرر -

تعیّن اوّل اصطلاح۔ بقول رشاد بحوالہ مظہر العجائب کنایہ از ذات عالی صفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است و بہ تشدید تحتانی و کنایہ باشد لطیف است کہ سند استعمال پیش نشد۔ (اردو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

تعیّن گشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بفتح اوّل و کسر دوم معیّن شدن است (طغرائے مشہدی سہ) تعیین گشت ساعات بزم طرب بخوشی یافت از حکم او روز و شب ہا (اردو) معیّن ہونا۔ مقرر ہونا۔

تعیین بقول برہان مرادف تعیین کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ بالفتح و کسر تحتانی لغت عرب است و بقول منتخب مخصوص کردن چیزی را از میان چیزہا فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر استعمال کنند و با مصادر فارسی ہم مرکّب می سازند چنانکہ در ملحقات می آید (اردو) تعیین۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ تقرر۔ تشخص (معیّن کرنا کا حاصل بالمصدر)

تعیینات بقول بہار بروزن تحقیقات جمع تعیین و فارسیان بمعنی متعینہ استعمال کنند و این مجاز است (ملا طغرا ایضاً) امید کہ نہال کردہ خود را بسر زمینی تعیینات کردہ فرمایند کہ برگ تازگی بیشتر گردد (محسن تاثیر سہ) باج بیجائی زبیجاپور گیرد آن دہن ہا چون دہد فرمان ز تعیینات رخسارش گل است ہا **مؤلف** عرض کند کہ مقرّر باشد (اردو) دیکھو تعیینات

تعیین کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی مخصوص کردن است (والہ ہروی سہ) کردم از جند طلب نسخہ گمنامان را ہا گر شود یافتہ تعیین تو خواہم کردن ہا (اردو) مخصوص کرنا۔

فوقانی با غین معجمه

تغار بقول برهان وجامع بروزن قطار (۱) طشت گلی را گویند و (۲) بمعنی خوردنی و آذوقه ورانب هم و (۳) بمعنی پیمانه وهی فرمایند که تغاره بروزن شراره هم می گویند صاحبان جهانگیری ورشیدی وسروری وناصری بر ذکر معنی اوّل و دوم قانع (ناصر خسرو ﷺ) اید سرکه ور کنارم پر زه دوغ در وغ ور تغارم (سعید هروی ﷺ) از برای مطبخ انعام او کیوان چرخ پر ز ارتفاع سنبله هر ماه بفرستند تغار (بهار) وارسته بر معنی دوم قانع۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل و دوم گوید که اغلب که معنی دوم مجاز باشد۔ صاحب رهنما بحواله سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاجار بر معنی اوّل قناعت کرده مؤلف عرض کند که معنی اوّل اسم جامد فارسی زبان دانیم و دیگر معانی مجاز آن (اردو) (۱) دیکهو طشت (۲) غذا۔ کهانے کی چیز۔ مؤنث (۳) دیکهو پیمانہ۔

تغاره بقول سروری وجامع ومؤید همان تغار که گذشت۔ صاحب برهان به ذیل تغار ذکر این کرده مؤلف عرض کند که بزیادت های هوز در آخر مزید علیه همان تغار است بهمه معانیش۔ صراحت ماخذ همه را اینجا کرده ایم (اردو) دیکهو تغار۔

تغافل بقول بهار بمعنی خود را غافل وانمودن می فرماید که عربی۔ پی در پی۔ رسوا۔ سرشار از صفات اوست و تیغ و شمشیر از تشبیهات او و بالفظ داشتن و زدن و کردن مستعمل مؤلف عرض کند که لغت عرب است بفتح اوّل و دوم وضم فا۔ صاحب منتخب همین معنی آورده۔ فارسیان استعمال این بمعنی غفلت می کنند و با مصادر فارسی مرکب می کنند

(ظہوری سے) بحث نگہ برد و تغافل رود زپیش ہے شرحست بہر متن خموشی بیان ما ہے (اردو) تغافل بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ دیکھو اہمال۔

تغافل بار بیدن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ ظاہر شدن غفلت دانستہ (عرفی سے) خوش آن ساعت کہ می رفتی و طاقت می رسید از من ہے تغافل از تو می بارید وحسرت می چکید از من ہے (اردو) تغافل برسنا کہہ سکتے ہیں۔ دانستہ غفلت ظاہر ہونا۔

تغافل پسند اصطلاح۔ بقول بہار (۱) معروف صاحب اننذ گوید کہ (۲) از اسمای معشوق ہم مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی دانستہ غافل یعنی کسی کہ تغافل را پسند می کند (میرزا بیدل سے) حیران بی نیازی خوبان کسی مباد ہے خون شد دل از نگاہ تغافل پسند او ہے (اردو) (۱) عمداً اور دانستہ غفلت کرنے والا۔ تغافل پسند بھی بترکیب فارسی کہہ سکتے ہیں (۲) معشوق۔ مذکر۔

تغافل پسندیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ سند پیش کردہ اش ہمان کہ بر (تغافل پسند) گذشت و بمعنی دیدہ و دانستہ غفلت پسند کردن است (اردو) تغافل پسند کرنا۔

تغافل پیشہ اصطلاح۔ بہار این را مرادف تغافل پسند گفتہ بر معروف قانع و صاحب اننذ بہر دو معنیش گفتہ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی بمعنی کسی کہ از تغافل کار گیرد (صائب سے) ای تغافل پیشہ ناپید از نازدل مکن ہے خاک ما افتادگان در شہر بند دامنست ہے (ظہوری سے) تغافل پیشہ صید افگن این سرزمین باشد ہے کہ دائم بہر تقریبی نگاہی در کمین باشد ہے (اردو) (۱) ہمیشہ تغافل پسند

کرنے والا۔ دیکھو تغافل پسند (۲) معشوق تغافل کیش

تغافل داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی تغافل کردن و در تغافل بودن است (صائب ؎) کدام مطلب عالی است در نظر دل را * کہ بر مراد دو عالم تغافلی دارد * مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر داشتن پیداست کہ بجایش می آید (اردو) تغافل کی حالت میں ہونا۔ تغافل کرنا۔

تغافل دستگاہ استعمال۔ بقول انند بحوالۂ غوامض سخن مرادف تغافل پسند مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی و موافق قیاس (اردو) دیکھو تغافل پسند۔

تغافل دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی تغافل یافتن است (فغانی ؎) بروی دلم زدست و نگفتی ترا چہ شد * کہ ہرگز چنین فریب و تغافل ندیدہ ام * (اردو) تغافل پانا۔

تغافل زدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ دانستہ توجہ نکردن و اختیار کردن تغافل (ظہیری نیشاپوری ؎) در درد دل زامی کنم با صبر پیوندی دگر * ما بر طبیعت خود تغافل میزنم چارہ‌ی دگر * صاحب انند بحوالۂ غوامض سخن در مصرع دوم طبیعت را الطبیب نوشتہ می‌فرماید کہ تغافل زدن بر کسی بمعنی غفلت ورزیدن و توجہ نکردن بر وست بخیال ما تصرف آصفی است کہ در نقل شعر تصحیف کردہ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر زدن پیداست کہ بجایش می آید (اردو) تغافل کرنا۔

تغافل شدن استعمال۔ واقع شدن تغافل باشد و سر زدن تغافل مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) جانب مشتاق

گرنه بینا غیر خوش دل می شود یا صد نگه چون جمع
گردد یک تغافل می شود یا مخفی مباد که از سند
بالا استعمال مصدر شدن پیداست که بیاپیش
می آید (اردو) تغافل واقع ہونا۔

تغافل شعار | اصطلاح۔ صاحب آنند بحوالہ
تغافل شیوه | بخو اسعد سخن این را مرادف
تغافل پیشه بهر دو معنی گفته مؤلف عرض کند
که موافق قیاس است و هر دو اسم فاعل ترکیبی
بهر دو معنی (اردو) دیکھو تغافل پیشه۔

تغافل کردن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که دیده و دانسته غفلت کردن است (شفو کهتی
صفاہانی سه) دیدی از دورم و دانسته تغافل
کردی یا خوب کردی که ترا خوب تماشا کردم
یو (اردو) تغافل کرنا۔

تغافل کشیدن | استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که مبتلای تغافل شدن است
(درچشمی باقی سه) خود بگو از تو کشم باز
و تغافل تا کی یا طاقتم نیست ازین
بیش تحمل تا کی یو (اردو) مبتلای
تغافل ہونا۔

تغنج | بقول برہان بضم هر دو تای قرشت و سکون
[illegible] و قفیز که غله بدان پیمایند و بقول بعضی پیمانه
و ثالث که تای قرشت است هم بمعنی پیمانه بزرگ چہار
نون هم بنظر آمده و بعضی گویند که پیمانه که یک خروار غله
و بدین معنی بجای غین آخر خای منقطه دار هم۔ صاحب
(شمس فخری سه) حاکم عهد شیخ ابواسحق بود که به
هر دو غین نقطه دار (۱) چیزی باشد
باشد که چهار خروار غله بگیرد و بفتح اول
خروار و بدین معنی بجای حرف ثالث
بگیرد و (۲) نان تنک را نیز گویند۔
جهانگیری و سروری به معنی اول قانع۔
زر بدامن تغنج یا صاحب جامع همزبان

برهان (ابو العباس سله) ای میر تو اگر نه بهم شگفته لعبت و سه بکو در تغتغکی چند بنو بستم انبار کو صاحب
ناصری می فرماید که بهر دو نون است صاحب جهانگیری خطا کرده تغتغ بمعنی انبار که بدان غله پیمایند
می فرماید که همین اشتباه برای صاحب برهان هم روی داده ـ خان آرزو در سراج ذکر بهر دو نموده
بالا فرموده مؤلف عرض کند که با برای تسلیم قول برهان و جهانگیری اتفاق صاحب جامع را کافی
دانیم که تحقیق اہل زبانست و آنچه در بعض مقامات استعمال این بهر دو نون است آن مبدل اینها
چنانکه تجسّس و تجسّو یا بالعکس آن چنانچه ناکاج و تاکاج وجود این بهر دو نون مقتضی آن نیست که این
را بهر دو فوقانی غلط دانیم چنانکه صاحب ناصری خیال کرده و آنچه بجای معجمه آخر حرف غین مهمله
آمده آنهم مبدل این چنانکه چرغ و چرخ و از کلام ابو العباس پیداست که ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ

(ب) تغتغک | به کاف تصغیر آخر هم آمده و بهر دو معنی اسم جامد فارسی قدیم دانیم ظاهر الغت
ترکی می نماید ولیکن لغات ترکی ازین ساکت (اردو) (۱) ایک پیمانہ جس سے غلہ ناپتے ہیں
مذکر (۲) پتلی روٹی مؤنث ۔

تغیر | بقول بهار از حال خود گشتن مؤلف عرض کند که لغت عرب است بفتحتین و ضم تحتانی
مشدد و فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند و با مصادر فارسی مرکب می سازند
و بدون تشدید تحتانی بکسر دوم هم که در ملحقات می آید (اردو) تغیر بقول آصفیه عربی ـ اسم
مذکر ـ تبدل ـ بدل ـ تبدیل ـ انقلاب ۔

تحتانی بمعنی واقع شدن تبدیل و انقلاب (معتری	تغیر آمدن | استعمال، صاحب آصفی ذکر این
نشنیا البری سه) دگر مها اشتباه شود ۔	کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که به تشدید

رنگ گرد و غبار ہا در آفتاب نباید تغییر و نقصان ہا ست
مخفی مبادکہ از سند بالا استعمال مصدر آئیدن پیدا
کہ بجایش گذشت (اردو) تغییر پیدا ہونا۔ تغییر ہونا۔

تغییر دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی
متغیر کردن است (دانش مشہدی ؎) نشاط
بجامہ تو صبح عید طفلان است ہا کجا ست می کہ
تغییر لباس رنگ و ہیم ہا مخفی مبادکہ در سند بالا استعمال
مصدر رسیدن است نہ دادن و تعریف تیزی
بجایش می آید (اردو) بدلنا۔ متغیر کرنا۔

تغییر داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ بہ تشدید تحتانی بحالت تغییر بودن است (جمال
اصفہانی ؎) رفیع رای تو بر من تغییر می دارد ہا
بہ تہمتی کہ ہنر انیست اندران تا دان ہا مخفی مبادا

کہ از سند بالا استعمال مصدر گردیدن پیدا است
کہ بجایش می آید (اردو) متغیر ہونا۔ تغییر پیدا
کرنا۔ حالت تغییر میں ہونا۔

تغییر رسیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ
از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ تشدید تحتانی
بمعنی واقع شدن تغییر و تبدیل (ازرقی ؎) شتری را
کہ مہ سعد جہان است ازو ہا ہم تغییر رسد از جرم سپہر و
اشکال ہا (اردو) تغییر واقع ہونا۔

تغییر گردیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این بدون تشدید تحتانی کردہ از معنی ساکت
مؤلف عرض کند کہ واقع شدن تغییر و تبدیل
است (نجات اصفہانی ؎) شحنہ تیر
آوری گر دو زبی بردن تغییر ہا پی بخود گرمی
بر دو ہا بچگان تیر آور است ہا (اردو) متغیر
ہونا۔ تغییر واقع ہونا۔ تغییر ہونا۔

تغییر بقول بہار از حال خود گرداندن می فرماید کہ با مصادر دادن و کردن مستعمل
مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر تحتانی۔ صاحب منتخب ہم ذکر این

کردہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند کہ مرادف تغیّر است کہ گذشت و باضافت
فارسی ہم مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ے) زرد روی خشک و پژمردگی
لعل ہا ظہوری محال است تغیّر ما ہو (اردو) تغیّر مؤنث۔ دیکھو تغیّر۔

(الف) **تغیّر بالش** | اصطلاح۔ بقول بحر گردانیدن
بالین از طرفی بطرفی مؤلف عرض کند کہ مقصود شاعر
غیر از معنی حاصل بالمصدر نباشد یعنی تبدیل بالش از
طرفی بطرفی۔ مرکب اضافی است بہار ذکر ....

(ب) **تغیّر بالین** | ہمین معنی کردہ (صاحب
ے) جلوہ بر قلیست در سینہ ہشیاری مراہو از
پی تغیّر بالین است بیداری مراہو عرض می کنیم
کہ ہر دو مرادف یکدیگر معاصرین عجم ہر دو را بتغیّر بالین
دارند (اردو) الف و ب کروٹ بدلنا
سکا حاصل بالمصدر۔

تغیّر پذیرفتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ
بمعنی متغیر شدن است (ازرقی ے) ذکر احوال
تو تغیّر پذیرفت شہا ہو اندرین عالم تغیّر پذیرفت

احوال ہو (اردو) متغیر ہونا۔ بدلنا۔

تغیّر دادن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ
متغیر کردن است (اوحدی انشری ے) از دست
طالع بدی روئیم شہر بشہر کو بکو بہ قماش کہ تغیّر
می دہد بار ہا صاحب رشیدی بحوالہ سفرنامہ ناصر
الدین شاہ قاچار ہم ذکر این کردہ و (تغیّر لباس
دادن) را آوردہ مخفی مباد کہ در سند بالا
استعمال مصدر دہیدن است نہ دادن
(اردو) متغیر کرنا۔ بدلنا۔

تغیّر دہیدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت و از سندش استعمال
مصدر دہیدن پیداست کہ بجائش گذشت۔
مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی مشابہ تغیّر

کردن است (محتشم کاشی ؎) ہر دم تو قیامت
پرستش حالم بہ مجری ہا پنہان اشارہ کرد
کہ تغییر حال بین ہا (اردو) تغیر مشاہدہ
کرنا۔ دیکھنا۔

تغیر شدن استعمال۔ بمعنی متغیر شدن
است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس و
مرادف تغیر پذیرفتن (ظہوری ؎) شدہ
تغیر صیغہ سوگند ہا نیست سوگند گر بجان تو
نیست ہا (اردو) متغیر ہونا۔ بدلنا۔ تغیر پذیر ہونا۔

تغییر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند
کہ بمعنی تبدیل کردن است (حافظ ؎) در کوی
نیکنامی ما را گذر ندادند ہا گر تو نمی پسندی تغییر
کن قضا را ہا مخفی مبادکہ از سند بالا استعمال مسلّم
گذر ندادن پیدا است کہ بجایش می آید (اردو)
تغییر کرنا۔ بدلنا۔

فوقانی با فا

تف بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی (۱) بخار و حرارت و گرمی را گویند و (۲)
روشنی و پرتو ہم و (۳) بمعنی عفونت بالفتح اول (۴) آب دہن انداختن۔ صاحبان
جہانگیری و سروری و ناصری و فدائی بر معنی اول و دوم قانع (مولوی معنوی ؎) آرام
بخش جان شد از آن می کہ از تفش ہا صبر و قرار تو بہ آرام دل ببرد ہا (حکیم خاقانی ؎)
آہ من چند فروزان شد کہ کوران نیم شب ہا از تف این آہ سوزان رشتہ در سوزن کشند ہا
صاحب جامع ذکر معنی اول و سوم کردہ صاحب رشیدی بر معنی اول و دوم و چہارم قناعت
فرمودہ۔ خان آرزو در سراج بذکر ہر چہار معنی بالا گوید کہ بمعنی چہارم مخفف تفو باشد صاحب
تحقیق الاصطلاحات می فرماید کہ (۵) بالفتح عیبی است در گوہر (صائب ؎) تمام رس نشود

بادہ کہ کف دارد پ) گد عیب دار بود گوہری کہ تف دارد (بہار) یکر بمعنی چہارم گوید کہ آب دہان است و بالفظ افگندن و زدن وکردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول و دوم و سوم اسم جامد فارسی زبان و بمعنی چہارم مخفف تفو و بمعنی پنجم ہم اسم جامد و عجبی نیست کہ تف در سند معنی پنجم بمعنی اول باشد کہ گوہر گرم را عیب آن دانند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ صاحب برہان در معنی چہارم سکندری خوردہ کہ آب دہن انداختن نوشتہ یعنی مصدری اصلا درین نیست و ہمین است اسم مصدر تفتن و تافتن کہ می آید و جا دارد کہ بمعنی اول ہم این را مخفف **تفس** گیریم کہ بمعنی گرمی و حرارت می آید کہ اسم مصدر تفسیدن است و جا دارد کہ بمعنی اول مبدل تپ باشد کہ بای فارسی بہ فا بدل شود چنانکہ سپید و سفید (**اردو**) (۱) بخار۔ مذکر۔ حرارت۔ گرمی مؤنث۔ (۲) روشنی۔ مؤنث۔ پرتو۔ مذکر (۳) عفونت۔ مؤنث (۴) تھوک۔ مذکر (۵) تف فارسی میں موتی کے ایک عیب کا نام ہے جس کی تحقیق مزید نہ ہوسکی۔ مذکر۔

تفاخر بقول بہار با ہم نازیدن می فرماید کہ بصلۂ از و بالفظ بودن وکردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ بفتحتین و ضم خای معجمہ لغت عرب است۔ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این می کنند و با مصادر فارسی ہم کہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) خرد در درز ۔ جگاہ عشق بخر و با دربغل دارد پ) تفاخر خاصۂ خاصان اگر گہ دید عام اینجا پ) (**اردو**) تفاخر بقول آصفیہ عربی اسم مذکر۔ فخر جتانا۔ ڈینگ مارنا (کا حاصل بالمصدر) فخر۔ ڈینگ۔

تفاخر بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حاصل بودن تفاخر است (معزی نیشاپوری ؎) گر تفاخر بود ز خدمت تو پ) آن تفاخر

علی الخصوص مراست ہو (اردو) تفاخر ہونا

تفاخر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
تفاخر نمودن ہر دو کردہ از معنی ساکت
مؤلف عرض کند کہ بعمل آوردن تفاخر و
فخر کردن است (جبلی غرستانی سہ) ہمی کنند
تفاخر ز خدمت سلطان ہو کیی سپہر دوم انجم و
سوم ارکان ہو (سنجیک ترمذی سہ) چو ابر
گفتہ تفاخر نماید ہو ز رانہ سد طبع سال رہا
ہو مخفی مباد کہ از سند اول استعمال مصدر
کندن پیداست کہ متعلقش بجای خودش آمی
و از سند دوم مصدر نمائیدن پیداست (اردو)
تفاخر کرنا۔ فخر کرنا۔ ناز کرنا۔

تفانغ بقول برہان و جامع و سروری بکسر اوّل بر وزن چراغ پیمانہ و قدح شراب خواری
را گویند و باین معنی بجای حرف اوّل نون ہم گفتہ اند (کسائی سہ) دل شاد دار و پند کسائی
نگاہ دار ہو یک چشم زد جدا مشو از رطل و از تفانغ ہو صاحب انند صراحت کند کہ این لغت
فارسی زبان است مؤلف عرض کند کہ محققین ترکی و عربی ازین لغت ساکت معاصرین عجم
گویند کہ فارسی قدیم است (اردو) پیمانہ۔ قدح شراب۔ بذکر۔

تف افگندن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند
کہ بمعنی تف زدن است (واعظ قزوینی سہ)
نیست دندان اینکہ پیران از دہان می افگنند
ہو تف بروی اعتبار این جہان می افگنند
(اردو) تھوکنا۔

تفاوت | **تفاوُت** بقول آصفی بہر سہ حرکت واو بمعنی دوری در میان دو چیز و دور شدن و
عیب۔ مؤلف عرض کند کہ لغت عربیست۔ صاحب منتخب ذکر این کردہ فارسیان استعمال
این بمعنی فرق میان دو چیز می کنند و بایستی در فارسی استعمال این در ملحقات می آید۔ صاحب

تحقیق الاصطلاحات گوید که ارادت خان واضح این را با طراوت قافیہ ساختہ در تعریف تیغ گوید (ص) چونشہ از ظلوعش بی تفاوت کو دل پیر و جوان ست طراوت ہو (اردو) تفاوت۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ فاصلہ۔ دوری۔ بعد۔ بل۔ فرق۔

تفاوت آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ واقع شدن فرق باشد (امید رازی ص) تفاوت نیاید چوبی زیر و بالا ہو بود طاقِ اشغل بالشغل یکسیر ہو مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر آمیدن پیداست کہ بجایش گذشت۔ (اردو) تفاوت ہونا۔ فرق ہونا۔ تفاوت پیدا ہونا۔

تفاوت داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی فرق داشتن و متفاوت بودن است و از سندش استعمال مصدر واریدن پیداست کہ بجایش می آید (عرفی ص) از ان جماعہ بسایہ تو سرو ہم تفاوتی دارد ہو کہ قد بسر نہ بینی و سایہ بیپائی ہو (اردو) تفاوت رکھنا فرق رکھنا۔

تفاوت باشیدن استعمال بمعنی یافتہ شدن تفاوت و فرق مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ص) بشرب دگران گر تفاوتی باشد ہو میان صوفی و دردی کش شراب ما نیست ہو (اردو) تفاوت ہونا فرق ہونا۔

تفاوت دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مشاہدہ فرق کردن و فرق یافتن و فرق کردن است (ابن یمین ص) نشاندی ہنران را بجای اہل ہنر ہو نہ دیدی ہیچ تفاوت ز گوف تا بہ ہمای ہو (اردو) تفاوت دیکھنا

تفاوت کرنا۔ فرق کرنا۔ فرق پانا۔

تفاوت شناختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ فرق داشتن و واقف شدن از فرق و تفاوت است و از سندش استعمال مصدر شناسیدن پیداست کہ بجایش می آید (جمال اصفہانی ؎) ہمہ جہان شعر ایند لیک نشناسند ؞ کہ بوقت شعر تفاوت میان شعر و شعیر ؞ (اردو) فرق معلوم کرنا۔

تفاوت کردن استعمال بمعنی فرق کردن است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس باشد۔ سعدی استعمال مصدر گشتن کرد عیبی ندارد کہ کردن و کندن مرادف یکدیگر است (؎) چو با قضا و اجل برنمی توان آمد ؞ تفاوتی ...

ہمہ گریزی و دانائی ہے (اردو) فرق کرنا۔ تفاوت کرنا۔

تفاوت گذاشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی راہ دادن تفاوت و فرق کردن است (اثر شیرازی ؎) بکار خلق تفاوت ز ہیچ رو مگذار ؞ کہ چونکہ موافق حق باش در میان داری ؞ مخفی مبادکہ از سندش استعمال مصدر گذاشتن پیداست کہ بجایش می آید (اردو) تفاوت کرنا۔ فرق کرنا۔

تف پاشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی تف کردن است (باقر کاشی ؎) دشمن کہ زخم بجنگ تیغ بخراشید ؞ با تف کرد بر آسمان و برخود پاشید ؞ (اردو) تھوکنا۔ دیکھو تف کردن۔

تفت بقول برہان بر وزن ہفت بمعنی (۱) گرم و (۲) گرمی و حرارت می فرماید کہ (۳) تافتن ہم یعنی گرم گردانیدہ و (۴) بمعنی تعجیل و شتاب ہم و (۵) گرم رفتن و (۶) گرم آمدن و (۷) گرم گفتن و (۸) بمعنی خرام و (۹) بمعنی خرامان و (۱۰) بمعنی قہر و غضب و (۱۱) گرم شدن

از غضب و قهر و (۱۲) گیاهی است دوائی که خوردن بیخ آن مانند تا توله جنون آورده (۱۳) نام موضعی از مضافات یزد که از صفاهان جامع گرم سیر و سرد سیر است (حکیم نزاری سله) چه جلاب آخر از یک قطره آبش چو بجان آمد دل پرتفت و تابش ها (مولوی معنوی سله) بعد از آن نیز داشت هیز م زود رفت ها سوی شهر از پیش بن او تیز تفت ها (وحشی سله) تفت رشک ریاض نهوای است ها که در هر جای میر بیران است ها صاحب جهانگیری ذکر معنی اول و پنجم و ششم و هفتم و یازدهم و دوازدهم و سیزدهم کرده صاحب جامع ذکر همه معانی فرموده معنی سوم را گذاشت صاحب رشیدی گوید که گرم شده از غضب و گرم آمده و شتاب نموده و گیاهی و موضعی. صاحب سروری می فرماید که گرم شد و گرد و شتاب دوید و بمعنی گرم نیز و گیاهی و دوائی هم و نام موضعی. صاحب ناصری بمعنی اول و دوازدهم و سیزدهم قانع. وارسته می طراز د که نام جائی که علامه تفتازانی فرزند آنجاست و می فرماید که (۱۴) سبدی که برای گذاشتن گل و میوه سازند (محسن تاثیر سه) ای باغبان که هستی گستاخ چیدن گل ها باری بساز تفتی از آشیان بلبل ها خان آرزو در سراج می فرماید که گرم شده و بسیار غضب ناک و خشمگین و همچنین شتابان و آنکه هر دو معنی اخیر را حقیقت گمان برده خطا نموده و نیز گیاهی است و موضعی از مضافات یزد و هم او در چراغ هدایت بمعنی نام جائی قانع و آنکه بر وارستن بهار بذکر معنی سیزدهم و چهاردهم قناعت کرده مؤلف عرض کند که معنی اول حقیقی است و معنی دوم مجاز آن و همین است اسم مصدر تفتیدن که می آید و معنی سوم ماضی مطلق آنست شامل بر همه معانی مصدر و معنی چهارم مجاز معنی اول که تعجیل در رفتن و آمدن و گفتن و امثال آن متعلق است با معنی گرم و گرمی و معانی هشتم و نهم را هم مشتاق سندی باشیم و معنی

دہم ہم مجاز بمعنی اوّل و معنی یازدہم چیزی نیست متعلق بمعنی دہم است و بمعنی دوازدہم و سیزدہم و چاردہم نیز اسم جامد فارسی زبان است۔ طرز بیان بہار پریشانی در معانی پیدا کردہ صاحب محیط نسبت بمعنی دوازدہم ذکر لغت نکرد و بہیچ لغتی گوید کہ بفارسی اسم شوکران است و سرچہ بر شوکران نوشتہ ما ذکرش بہ بابتقون کردہ ایم (اردو) (۱) گرم (۲) گرمی۔ مؤنث (۳) دیکھو تفتن یہہ اُس کا ماضی مطلق اور تمام معنوں پر شامل ہے (۴) تعجیل جلدی۔ مؤنث (۵) گرم رفتاری۔ مؤنث (۶) آنے مین جلدی۔ مؤنث (۷) کہنے مین تیزی۔ مؤنث۔ (۸) خرام دیکھو بہرام کے ساتوین معنے (۹) اخزان۔ مصدر خزامیدن کا اسم حال (۱۰) قہر غضب۔ مذکر (۱۱) غصے کی گرمی۔ مؤنث (۱۲) دیکھو بارتقون (۱۳) تفت ایک موضع کا نام ہے جو مضافات یزد سے ہے۔ مذکر (۱۴) ٹوکرا جس مین پہول یا میوہ رکہتے ہین۔ مؤنث بہار نے اس کا ترجمہ ڈالی لکہا ہے اور صاحب آصفیہ نے ڈالی پر فرمایا ہے ہندی۔ اسم مؤنث۔ دو شاخون کی ٹوکری جسمین پہول یا میوہ وغیرہ سجا کر امیرون اور سردارون وغیرہ کی نذر کرتے ہین (ناسخ ۵) چمن دولت سرا کا صحن ہے رنگین خزانی سے ہاتہ سے چاروب کش کی ٹوکری پہولون کی ڈالی ہے۔

تفتان بقول وارستہ (۱) قسمی از نان کہ آن را بہندی لپاٹہا گویند (محسن تاثیر) بی‌مثل ز نعمت فراوان یکتا و دوتا چو نان تفتان بصاحبان اند وغیاث بذکر معنی اوّل گویند کہ (۲) آنچہ از آفتاب و آتش گرم شدہ باشد مؤلف عرض کند کہ اسم حال است از مصدر تفتن کہ می‌آید و ہمین است معنی حقیقی و معنی اوّل مجاز بمعنی دوم کہ نان مذکور ہم

اشارہ باین کردہ گوید کہ ہمہ انواع آن سرد و خشک و خصوصًا اطراف آن و دران جلا و تنقیہ و منع قبول مواد است (الخ) مؤلف عرض می کند کہ این اسم مفعول مصدر تفتن باشد کہ بیانش گذشت و معنی اول حقیقی است و معنی دوم تعلق از تافتہ کہ بیانش مذکور شد و معنی سوم غریب علیہ تفت کہ بمعنی دوازدہمش گذشت یا آن محقق این بائی حالی صراحت کافی ہمدرانجا مذکور و معنی چہارم ہم مجاز معنی اول کہ از اسم مفعول تفتن پیدا شد (اردو) (۱) بہت گرم (۲) دیکھو تافتہ (۳) دیکھو تفت کے بارھویں معنے (۴) لکڑی کا جالا۔ مذکر۔

(الف) تفتہ جان | اصطلاح۔ صاحبان
(ب) تفتہ جگر | برہان و بحر و جامع

ذکر ب کردہ گویند کہ (۱) کنایہ از عاشق باشد و (۲) نیز کسی را گویند کہ علت دق داشتہ باشد صاحبان (ناصری و ملحقات) و مؤید بمعنی اول و قانع مؤلف عرض کند کہ در ب بمعنی اول کنایہ باشد و معنی دوم ہم و استعمال الف ہم در فارسی زبان است کہ مرادف ب باشد ظہوری استعمال تفتہ جانی کردہ کہ بمعنی مصدری عاشقی و مدقوقی توان گرفت بزیادت یای مصدری (ع) تر زبان گردیدہ خضر از العطش گویان گذشت بہ زاد راہ تفتہ جانی آب حیوان برگرفت (ولہ) ز تفتہ جانی ما سوز و ساز می بالد بہ گی گداز و مغز گداز می بالد بہ (اردو) الف و ب (۱) عاشق۔ مذکر (۲) مدقوق یعنی دق کا بیمار۔

تفتہ دل | اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان و بحر و مؤید (۱) بمعنی تنگ دل و (۲) غمناک مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و کنایہ باشد از غمناک و معنی دوم را البتہ تعلقی از قیاس نیست و از ینکہ بجز سہ محققین بالا دیگری از محققین اہل زبان ذکرش نکردہ مشتاق سند

استعمال می باشیم (اردو) (۱) دکھی و تنگدل، (۲) غمناک۔

تفته شدن | اصطلاح۔ بمعنی گرم تر شدن است۔ **مؤلف** عرض کند که اسم مفعول تفتن مرکب شده است با مصدر شدن (ظهوری ــه) از غمت در دیده هرکس نم کشیدها شد جگرها تفته هرجا دم کشیدها (ولہ ــه) شرار آتش هجرم جگر سوخت ها سرشکم تفته شد اختر چه باشدها (اردو) زیاده گرم ہونا۔ تپنا۔

(الف) **تفتیدن** | ب بقول اننددوغیاث

(ب) **تفتیده** | بالفتح وکسر ثالث آنچه از آفتاب و آتش گرم شده باشد **مؤلف** عرض کند که اسم مفعول الف است و وجود الف از همین استعمال ب ثابت اگرچه محققین معاصرین الف را ترک کرده اند مرکب است از تفت که بمعنی گرم گذشت و یای مکسوره علامت مصدر و نون موافق قواعد وضع مصادر بمعنی گرم شدن ظهوری استعمال مرکبات ب کرده است

ــه) ابر رحمت که هوا دار گل سیراب است ها شاید از جانب تفتیده گیاهی گیرد ها (ولہ ــه) درون تفتیده گرها می صحرای تمنایش ها نظر از رشک روز حشر کی بر کوثر اندازد ها۔ ولہ ــه) ماهی تفتیده جانی می فتد در تابه ها آتش من در سمندر گر شراری می زند ها (ولہ ــه) شاباش بر آن قوم ظهوری که بکویش ها تفتیده دل وخشک لب وچشم پر آیند ها پس از اسناد بالا استعمال (تفتیده جان) و (تفتیده درون) و (تفتیده دل) و (تفتیده گیاه) پیداست و این وجود ب را کافیست و ب برای وجود الف کفایت می کند۔ (اردو) الف گرم ہونا (ب) الف کا اسم مفعول و چیز جو گرم ہوئی ہو۔

تفتیش | بقول بهار تفتیش جستجو کردن و کاویدن می فرماید که بالفظ کردن مستعمل **مؤلف**

عرض کند کہ بالفتح وکسرِ فوقانی لغت عرب است فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی تلاش وتجسس استعمال این کنند و با مصادر فارسی ہم مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (اردو) تفتیش بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ چھان بین۔ تحقیق۔ تدقیق۔ کھوج۔ سراغ۔

تفتیش کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ تجسس وتلاش وجستجو کردن است۔ رضاے خوانساری سہ) آشفتہ شو کہ کاکل وزلف پری رخان ۔ تفتیش حال زار ترا موبمو کنند ۔ مخفی مباد کہ در سند بالا استعمال مصدر کنند است کہ بجایش می آید (اردو) تفتیش کرنا۔ تلاش کرنا۔ جستجو کرنا۔ چھان بین کرنا۔

تف تیغ اصطلاح۔ بہار گوید بالفتح بمعنی آواز بر کشیدن تیغ از نیام نوشتہ اند وظاہر آنست کہ بمعانی درخشانی تیغ باشد زیرا کہ تف مبدل تپ است و آن مخفف تاب وتاب بدین معنی آمدہ (نظامی سہ) در آمد بفرمان ابر سیاہ ۔ ز ماہی تف تیغ بر شد بماہ ۔ مؤلف عرض کند کہ اتفاق داریم با بہار۔ شارحین سکندر نامہ سکندری خوردہ اند (اردو) تاب تیغ۔ مؤنث۔ تلوار کی چمک۔

تفک بقول برہان بروزن نمد یک پشمی باشد نرم کہ آن را از زیر موی بز برشانہ بر آرند و از آن شال وتکیہ ونمد وامثال آن سازند۔ صاحب جہانگیری گوید کہ این را بز تشم وکلغر وکرک وکلک نیز گویند۔ صاحب جامع گوید کہ این لغت ترکیست بالکسر کہ فارسیان بالفتح استعمالش کردہ اند۔ صاحب سروری بنظر ماید کہ بعربی وبر نام است۔ خان آرزو در سراج ہم این را آوردہ۔ مؤلف عرض کند کہ ما حقیقت این پر شم بیان کردہ ایم

که تحقیق بر پیشم گذشت و درینجا همین قدر کافی است که فارسیان لغت ترکی را بسبیل تفرسیپ بتصرف در اعراب استعمال کرده اند ولیکن لغات ترکی ازین ساکت و نظر بسکوت شان اگر لغت فارسی دانیم اسم جامد باشد (اردو) دیکھو نیز تشم۔

تفرج بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار سیر برای دل خوش کردن۔ **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بفتحتین وضم رای مهمله بمعنی کشایش یافتن و از تنگی و دشواری بیرون شدن (کذا فی المنتخب) فارسیان تفرج را بمعنی بالا استعمال این کرده اند مجازاً بمعنی تماشا کردن هم که در تفرج کردن می آید (ظهوری ع) سست تر از بطارم تاکست دیده باز و مستغنی از تفرج این سبز طارم است و صاحب روزنامه بحوالۂ سفرنامۂ مذکور ذکر (تفرج خود شان) بمعنی سیر خاص کرده (اردو) سیر۔ مؤنث۔

تفرجاق بقول سروری بحوالۂ تحفه بمعنی ساخته **مؤلف** عرض کند که ظاهراً ترکی یافته می شود ولیکن لغات ترکی ازین ساکت نظر باعتبار صاحب سروری که محقق صاحب زبان است این را اسم جامد فارسی قدیم دانیم و همین لغت بجیم فارسی می آید (اردو) ساخته بقول آصفیہ فارسی۔ بنا یا ہوا۔ گھڑا ہوا۔ مصنوعی۔ جھوٹا۔ نقلی۔ جعلی۔ اصلی کا نقیض۔ (صفت)

تفرج زدن مصدر اصطلاحی بقول آنند بمعنی تفرج کردن است چنانکه در عوامض سخن آورده (حافظ ع) و آنکه زد تفرج این چرخ حقه باز و هنگامه باز چید و در [illegible] بیست

مؤلف عرض کند که بمعنی سیر و تماشا کردن (اردو) سیر و تماشا کرنا۔

تفرج کردن استعمال بمعنی سیر و تماشا کردن است **مؤلف** عرض کند که موافق

قیاس است (حافظ شیرازے) در ره روی خود تفرج صنع خدای کن پاکانیه خدا این تماشای فرو سیمت و محقق مباد که از سند بالا استعمال مصدر گردن نا پیدا است که بجایش می آید (اردو) سیر کرنا تماشا دیکھنا۔

(الف) **تفرجاغ** بقول برہان وجامع بر وزن نمد داغ بمعنی (۱) ساختہ و پرداختہ و (۲) مستعد و مہیا۔ می فرمایند کہ باین معنی بجای غین معجمہ قاف ہم بنظر آمدہ یعنی ....

(ب) **تفرجاق** صاحب آنند نسبت الف صراحت کند کہ لغت فارسی است۔ خان آرزو در سراج بذکر قول برہان نسبت الف گوید کہ در ہر دو صورت لغت ترکی باشد یا تغیر لہجۂ ایران **مؤلف** عرض کند کہ اثبات ترکی از الف و ب ہر دو ساکت ما باعتبار صاحب جامع کہ محقق صاحب زبان است الف را فارسی قدیم دانیم و ب را بدلش چنانکہ آروغ و آروق (اردو) الف و ب (۱) دیکھو تفرباق (۲) مستعد اور مہیا۔

تفرق اتصال اصطلاح۔ بقول بحر و آنند و غیاث باصطلاح اطبا بمعنی زخم و جراحت **مؤلف** عرض کند کہ این کنایہ باشد بقاعدۂ فارسی۔ صاحب اکسیر اعظم ہم استعمال ہمین اصطلاح برای زخم کردہ مرکب اضافی است (اردو) زخم۔ مذکر۔ جراحت۔ مؤنث۔

تفرقہ بقول منتہی الارب بمعنی پراگندہ و جدا کردن **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر رای مہملہ و فتح قاف فارسیان اثر بمعنی حاصل بالمصدر یعنی پراگندگی و جدائی کردہ با مصادر فارسی ساختہ اند کہ در ملحقات می آید (ظہوری سے) دلم کہ داد بہم صلح طرۂ کاکل ٭ شدش چو تفرقہ ہا جمع در خویش گرفت ٭ (اردو) تفرقہ۔ بقول آصفیہ عربی اسم مذکر۔ جدائی۔ مفارقت۔ علیحدگی۔ نفاق۔

تفرقہ افتادن استعمال بمعنی علیحدگی و جدائی واقع شدن باشد **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ع) زیک نگاہ کمین گاہ گوشۂ چشمی ہا ہزار تفرقہ در کاروان ہوشش افتد (اردو) تفرقہ پڑنا۔ بقول آصفیہ دو چیزوں میں فرق ہونا۔ جدائی۔ مفارقت ہونا۔

تفت زدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی [illegible] است کہ گذشت (اسیر خوش ع) چراغی [illegible] ہا ہر انگو تفت زند لیشش بسوزد [illegible] استعمال مصدر زدن پیداست کہ بجای خود [illegible] (اردو) تھوکنا۔ و [illegible]

تفس بقول برہان و جامع و سروری بفتح اوّل و سکون ثانی و [illegible] (۱) گرمی و حرارت را گویند (ابن یمین ع) آبرو خواہی چو خاک افتادہ باش ہا زانکہ آتش در ہوا از تاب و تفس ہا صاحب سروری گوید کہ (۲) امر حاضر از تفسیدن ہم کہ می آید۔ صاحب ناصری بذکر معنی بالا گوید کہ تفسیدن از ہمین اشتقاق یافتہ۔ خان آرزو در سراج می فرماید کہ برین قیاس تفسیدن و تفسیدہ **مؤلف** عرض کند کہ این اسم مصدر است و از ہمین وضع شد مصدر تفسیدن بقاعدۂ فارسی (اردو) (۱) گرمی۔ حرارت۔ مؤنث (۲) گرم ہو۔ امر حاضر۔

تفسان بقول بہار و انند بمعنی گرم (ظہوری ع) اگر بہ پیر چراغ درد و داغی ہا پی احیا دم تفسان بر آرم ہا **مؤلف** عرض کند کہ اسم حال مصدر تفسیدن است کہ می آید شامل بر معنی آن تسامح بہار کہ اسم جامد خیال کردہ (اردو) گرم۔ گرم ہونا کا اسم حال۔

تفسم بقول برہان بضم اوّل و سکون ثانی و فتح ثالث (۱) سیاہی و داغی را گویند کہ در بشرہ و اندام آدمی می باشد و آن را عوام ماہ گرفتہ گویند و بعربی کلف خوانند و (۲) بمعنی اندوہ

وبیقراری دل هم و(۳) میل و خواهش بهر چیزی که دیده شود هر چند که سیر باشند و این صفت بیشتر عارض زنان آبستن و مردان تریاکی و افیونی می‌شود و فرماید که بفتح اوّل هم درست است صاحبان جهانگیری و رشیدی بمعنی اوّل قانع. صاحب جامع همزبان برهان. صاحب سروری گوید که همان تاسه که گذشت کذافی الشرفنامه و در فرهنگ بمعنی سیاهی که بسبب سودا بر روی پیدا شود. خان آرزو در سراج گوید که در و نیست که مرکّب باشد از تفس بمعنی گرمی و یای نسبت و چون حرارت موجب سوختن اخلاط و پیدا کردن سودا است بمجاز کلف را گفته اند پس این نیز بفتح اوّل باید و نیز تفس بمعنی که مذکور شد باید که مخفّف تفس بود والله اعلم **مؤلّف** عرض کند که در ماخذ اتّفاق داریم با او و معانی دوم و سوم را باحث با صاحب جامع که محقّق اهل زبان است مجاز معنی اوّل دانیم **(اردو)** دیکھو تاسہ۔

تفسیا — بالقول برهان بر وزن اغنیا یونانی صمغ سداب کوهی است و بمعنی گویند صمغ سنگ صحرائیست صاحب محیط گوید که تافسیاست **مؤلّف** عرض کند که با صراحت کامل بر تافسیا گذر کرده ایم فارسیان این لغت یونانی را هم بر زبان دارند از بیجاست که ما این را جا داده ایم **(اردو)** دیکھو تافسیا۔

(الف) تفسیدگی — ظهوری استعمال الف
(ب) تفسیدن — در کلام خود کرده که
حاصل بالمصدر باشد (ف) بخت را
هنگام بیداریست بی خوابیم هست باز در جگر

تفسیدگی در گریه شاد ایم هست. کوب بالقول
برهان بر وزن فهمیدن بمعنی گرم شدن و ...
(ج) تفسیده — بالقول بر وزن فهمیده لغتاً
گرم شده. صاحب سروری بالکسر مشتق

بابہاران وہی فرماید کہ تفسیدن ہم بہمین معنی می آید و بقول مجرب کامل التصریف کہ مضارع این تفسد است۔ صاحبان موارد و لوادر ہم ذکر ب کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مرکب شد از ہمان تفس کہ گذشت بزیادت یای معروف و علامت مصدر دن و ج اسم مطلوبش و بقاعدۂ فارسیان ماضی مطلق ہم مرکب با ہای ہوز کہ افادۂ معنی مفعولی کند صاحب جہانگیری این را اسم جامد دانستہ و از مولانا ملک قمی سند آوردہ (ع) دوزخ شود از درونۂ من زنہار ہی مگذار جا کہ باہم افتند سر و کار ہی تفسیدہ بود ریگ بیابان دلم ہی ترسم قدم نالہ شود آبلہ دار ہی صاحبان سروری و جامع ہم ذکر این کردہ اند و اسم جامد دانستہ اند (اردو) الف حرارت۔ مؤنث۔ گرمی۔ (ب) گرم ہونا (ج) گرم۔ گرم شدہ۔

تفسیدہ جگر اصطلاح۔ بقول بحر (۱) عاشق و (۲) مدقوق **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ موافق قیاس است و اسم فاعل ترکیبی ولیکن دیگری از محققین اہل زبان این را نہ نوشت برای معنی دوم طالب باشد استعمال می باشیم معاصرین عجم بمعنی اول ہم زبان و از ہم (اردو) (۱) عاشق۔ مذکر (۲) مدقوق۔ دق کا بیمار۔

تفسیر بقول بہار بمعنی پیدا کردن معنی سخن و وا کردن چیز پوشیدہ می فرماید کہ با لفظ کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر سین مہملہ۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ و نگاشتہ (۱) بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این با مصادر خود و ترکیب فارسی کنند کہ در ملحقات می آید و (۲) بمعنی شرح کلام اللہ ہم (اردو) تفسیر بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ (۱) مفہوم سخن کو کھلا ہوا کرنا۔ تشریح۔ تفصیل (۲) قرآن شریف کی شرح۔

(الف) **تفسیر کردن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند

ب) **تفسیر نمودن** کر (۱) یعنی شرح چیزی نمودن و (۲) شرح قرآن پاک کردن است (تفسیرای همدانی نثر ۱) بعد از فراغ از اشغال متعلقه تفسیر لغات مشکلهٔ ابیات غیر مشروحه درس به اتمام نموده (صائب ۵) می کند باد صبا هر روز پیش از آفتاب با مصحف خلق ترا از بوی گل تفسیرها مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر کندن پیداست که بجایش می آید (اردو) الف و ب (۱) شرح کرنا۔ (۲) تفسیر لکھنا۔

تفشیله بقول برهان و جامع و رشیدی بر وزن غربیله جنسی از پارچهٔ ابریشمی که از ان قبا و ازار و چیزهای دیگر نیز بدوزند۔ صاحب جهانگیری این را بحذف سین تفیله نوشته صاحب سروری بحوالهٔ شرفنامه صراحت سین مهمله هم نموده صاحب ناصری هم بالش خان آرزو در سراج هم ذکر این کرده و صاحب مؤید این را بذیل لغات فارسی آورده و صاحب اشند هم این را فارسی گفته و لغات عرب و ترکی هم ازین ساکت اند **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان گوئیم (اردو) ایک ریشمی کپڑا جسکو فارسیون نے تفشیله کہا ہے۔ مذکر

تفش بقول برهان و سروری و جامع و ناصری (۱) بسکون ثانی بر وزن کفش سرزنش و طعنه را گویند و بکسر ثانی (۲) حرارت و گرمی۔ خان آرزو در سراج تفش و تفشه را بمعنی اول نوشته مرادف تکیه بمعنی اول گوید و از معنی دوم ساکت۔ صاحب نوادر این را بمعنی تپش نوشته ذکر معنی دوم کرده **مؤلف** عرض کند که بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان است مرکب از تف و شین نسبت چنانکه بال و بالش و کنایه از سرزنش و طعنه و بمعنی دوم مبدل تپش که بای فارسی بدل شد به فا چنانکه سپید و سفید و تکمیل بحث این بر تفشل می آید (اردو)

(۱) سرزنش ـ مؤنث ـ طعنہ ـ مذکر ـ (۲) دیکھو تپش ـ

تفشل بقول برهان و مؤید و اننددر بر وزن مشعل بمعنی سرزنش و طعنه **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان جا دارد که تفش را که بهمین معنی گذشت مخفف این دانیم و باشد که لام آخر این زائد باشد چنانکه تشب و تشبل که ذکرش بر تشبل گذشت اندرینصورت مزید علیه تفش گیریم و شک نیست که در هر حالت لفظ تف بالضم داخل ترکیب این لفظ است و تبدیل اعراب نتیجه لب و لهجه زبان باشد (اردو) دیکھو تفش کے پہلے معنے ـ

تفشله بقول برهان و جهانگیری و جامع بکسر ثالث بر وزن امثله (۱) قلیه باشد که از گوشت و تخم مرغ و زردک و عسل پزند و کشنیز و گشنیز و گندنا در ان کنند و بعضی گویند (۲) عدس سبز و تخم نخود باشد ـ صاحبان جهانگیری و جامع گویند که بهمین معنی تفشیله به تحتانی چهارم هم آمده ـ صاحب سروری ذکر تفشیله به تحتانی چهارم کرده گوید که این مخفف آنست و می فرماید که تفشیله به طای حطی اوّل معرب این و بمعنی اوّل قائم ـ صاحبان ناصری و رشیدی همزبانش ـ خان آرزو در سراج بذکر اقوال برهان و رشیدی می فرماید که این مخفف تفشیله است **مؤلف** عرض کند که تا تفشیله را اسم جامد فارسی زبان دانیم و این الحق مخفف آن مخفی مباد که صراحت کامل علمیا که معنی دوم است بر استرار مذکور شد (اردو) (۱) قلیه جو گوشت اور انڈے وغیرہ سے پکاتے ہیں ـ مذکر ـ جسکو فارسیوں نے تفشلہ کہا ہے (۲) دیکھو استرار ـ

تفشه بقول برهان بفتح اوّل و ثالث و سکون ثانی بمعنی (۱) طعنه و سرزنش باشد و طعنه زدن و سرزنش کردن را نیز گویند صاحب جهانگیری ... گرد (۲) چوبی باشد سیاه تهی بدر رازی نیز ...

کہ گلولہ از گل ساختہ دران نہند و پف کنند تا بزور نفس آن گلولہ بیرون رود و جانور کوچک مانند گنجشک را کشد و بندوق را بہ مشابہت آن تفک خوانند صاحبان جامع و سروری بر معنی اول قانع۔ صاحب ناصری بذیل تفش اشارہ معنی اول بحوالہ برہان فرمودہ و خان آرزو ہم این را با تفش بمعنی اول آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ ما این را مزید علیہ تفش دانیم بمعنی اول و بمعنی دوم اسم جامد فارسی زبان و در ترکیب این بمعنی دوم ہم لفظ تف مرکب می نماید با شین معجمہ زائد و ہای نسبت واللہ اعلم۔ خطای برہان است کہ ذکر معنی مصدری باین کرد و (اردو) (۱) دیکھو تفش کے پہلے معنے (۲) ایک نلی جس میں مٹی کی گولی رکھکر چڑیون کو پھونکنے تنفس سے مارتے ہیں گویا یہ بندوق کا نمونہ ہے یا بندوق کی ایجاد اسی سے ہوئی ہے۔ مؤنث۔

(الف) **تفشہ زدن** (ب) **تفشہ زن** صاحب بحر ذکر ب کردہ گوید کہ بمعنی طعنہ زن است بہار وانند ہمرا تش (ابو العباس ۵) بجنگ دعوی داری و سخت تفشہ زنی بدرشت گوئی و پرخوار و خستوانہ تنی **مؤلف** عرض کند کہ الف بمعنی مصدری ہر دو معنی تفشہ باشد و ب اسم فاعل ترکیبی (اردو) الف طعنہ مارنا۔ سرزنش کرنا (۲) تفشہ مارنا یعنی خالی نلی مین مٹی کی گولی رکھکر تنفس کی ہوا سے چڑیاں مارنا (ب) (۱) طعنہ مارنے والا (۲) تفشہ چلانے والا۔

تفشیلہ بقول برہان بروزن غربیلہ بمعنی تفشلہ۔ صاحبان جہانگیری و جامع و سروری و ناصری ہم ذکر این کردہ اند (شمس فخری ۵) سالکان مسالک تحقیق بہ فارغند از شراب و تفشیلہ بہ دفع شیطان کفر را دارند بہ در کمان سجادت سبیلہ بہ **مؤلف** عرض کند کہ ناصر

این را تفشّل کرده ایم (اردو) دکھو تفشّل۔

(الف) **تفصیل** | بقول بہار جدا جدا کردن چیزی را یک یک را تفصیل دادن مستعمل صاحب روزنامچۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاه قاچار ذکر این کرده بمعنی شرح قانع **مؤلف** عرض کند که لغت عربی است بالفتح و کسر صاد مهمله بمعنی پیدا کردن و فصل فصل کردن کتاب را و عضو عضو کردن قصاب گوسپند را کذا فی المنتخب فارسیان این را بمعنی شرح استعمال کرده اند و بلحاظ این معنی ما این را مترادف شرح دانیم و استعمال ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) **تفصیل دادن** | بمعنی شرح کردن است (امیر خسرو ره) صاحب فصل آمد و تفصیل داد کرده تفصیل همه از فصل یاد کرد (اردو) الف تفصیل بقول آصفیه عربی اسم مؤنث تشریح تصریح (ب) شرح کرنا مفصّل بیان کرنا ۔

تفضّل | بہار ذکر این کرده از معنی ساکت و از نظامی هندی آورده (ره) سکندر نامه ای نسیم صبحگاهی تفضّل کن بدان فرصت که خواهی صاحب آصفی گوید که بقول منتخب نیکوئی کردن و افزون جستن است **مؤلف** عرض کند که بفتحتین و ضاد معجمهٔ مضموم مشدّد و لغت عربی است فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی مهربانی و کرم و عنایت استعمال کنند و با مصادر خود مرکب می سازند که در ملحقات می آید (اردو) مهربانی ۔ مؤنث کرم ۔ مذکر ۔

تفضّل داشتن | استعمال. صاحب ...

تفضّل کردن | بمعنی ذکر هر دو کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی کرم کردن است (حافظ ره) حافظا در ازل ... از هزار عیب ... و ... (خواجوی کرمانی ره) ... گوید که ...

باشد قتل تو را جان به رشوت می دہم گرد این تفضّل می کند را مخفی مباد که در اسناد بالا استعمال مصادر دواندن و آشکارا شت

کہ بجایش می آید (اردو) کرم کرنا۔ عنایت کرنا۔ مہربانی کرنا۔ دکن میں تفضّل کرنا بھی کہتے ہیں۔

تفضیل | بقول بہار برگزیدن کسی را برکسی و حکم کردن بر فضل کسی می فرماید کہ بالفظ نہادن مستعمل۔ **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر ضاد معجمہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی فضیلت و سبقت می کنند و با مصادر فارسی مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (اردو) فضیلت۔ سبقت۔ مؤنث۔

تفضیل بردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی سبقت بردن است (نظامی ؎) چو آب و رنگ تیغت بردہ تفضیل ز چو نیلوفر ہم از وجاہت ہم از نیل (اردو) سبقت لیجانا۔ فائق قرار پانا۔

تفضیل دادن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فضیلت دادن است (جمال اصفہانی ؎) گشتم ای نور الٰہی ای کہ قدر سایہ ات کو سر کہ از فضائل او را چنین بہ نشیند بر تریں را بر آسمان تفضیل را (اردو) دیکھو تفضیل دادن۔

تفضیل نسل آدم و حوا دہد را مخفی مباد کہ سند بالا استعمال مصدر رہیدن پیداست کہ بجایش می آید (اردو) فضیلت دینا۔ مرجّح قرار دینا۔ ترجیح دینا۔

تفضیل نمودن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر بر دو

تفضیل نہادن | کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تفضیل دادن است کہ گذشت (مجید شیرازی ؎) ترجیح می نہاد یکی ہمہ بر قمر را تفضیل می نمود یکی حور بر پری را (معزی نیشاپوری ؎) یگانہ بار خدائی

تفقّد بقول بهار گم شده را واجستن و وا‌پرسیدن و بالفظ کردن مستعمل مؤلّف عرض کند که لغت عرب است بفتحتین وضم قاف مشدّد. صاحب منتخب ذکر این کرده فارسیان بمعنی احوال پرسی وکرم استعمال این کنند و با مصادر فارسی مرکب سازند که در ملحقات می آید (اردو) کرم - مدارا - ذکر -

(الف) **تفقّد فرمودن** استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلّف عرض کند که بمعنی کرم و مدارا و احوال پرسی و توجّه کردن (حافظ ع) عجب از وفای جانان که تفقّدی نفرمود * نه بنامه‌ئی پیامی نه بخامه‌ئی سلامی * و مرادف همین است

(ب) **تفقّد کردن** (وله ع) شکر فروش که عمرش دراز باد چرا * تفقّدی نکند طوطی شکرخا را * مؤلّف عرض کند که از سند بالا استعمال مصدر کردن پیداست که بجایش می آید صاحب آصفی ذکر بهم کرده از معنی ساکت (اردو) توجّه مهربانی کرنا

تفک بقول برهان وجامع وسروری بضم اوّل وفتح ثانی وسکون کاف (۱) چوب میان خالی که با گلوله گل و زور نفس بدان گنجشک و امثال آن زنند و (۲) تفنگ آهنی را نیز گویند (ابن یمین ع) همچو سیمرغ که طوفان نبرد از جایش * نه چو گنجشک که افتد بدم باد تفک * صاحب ناصری گوید که همان تفک است که مذکور شد و مخفّف تفنگ باشد - بهار ذکر این کرده گوید که تفق معرب آنست و بالفظ افگندن و انداختن و خوردن مستعمل - خان آرزو در سراج می فرماید که در کلام قدما بمعنی دوم تفک مستعمل است از اینکه بند و قی متحدث است و در قدیم نبود و لفظ آن که تفنگ است نیز مستحدث - مؤلّف عرض کند که اصل تفنگ است که صراحت با خذش همانجا کنیم و این مخفّف آن است بعلّتش هم که نون این حذف شد و کاف

فارسی بدل شد بکاف عربی چنانکه گنبد و گنبد و معنی اوّل حقیقی است که پیشینیان عوض تفنگ از همان کار می گرفتند و چون در زمانه ما بعد ایجاد تفنگ شد استعمال اصل لغت برای آن شد (اردو) (۱) دیکھو تنک (۲) دیکھو تفنگ - مذکر -

(الف) تفنگ افگندن | **(ب) تفنگ انداختن** استعمال صاحب آصفی ذکر هر دو کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی سر کردن و بکار آوردن تفنگ و تفنگ است (طالب آملی ره) دم از عمر قبول تفنگ افگنیست می زنم ؛ چرا که حجت او گشته با دلیل تمام ؛ (باقر کاشی ره) گوئی دستم سوخته دار روی تفنگ ؛ گویا که به پایم تفنگ انداخته ؛ (اردو) الف و ب تفنگ مارنا - بندوق چلانا - بندوق سر کرنا -

تفنگده اصطلاح - بقول بهار و آنند کنایه از منقل و آتشدان و مانند آن مؤلف عرض کند که بالفتح باشد (ظهوری ره) داغت بمغز رفته فرو حال جسم و جان ؛ از شعله های تفنگده استخوان مپرس ؛ (اردو) دیکھو آتشدان -

تفکّر بقول بهار اندیشه کردن مؤلف عرض کند که لغت عرب است بفتحتین و ضم کاف مشدّد و فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی فکر می کنند و با مصادر فارسی مرکب می سازند که در ملحقات می آید (اردو) فکر - مؤنث - دیکھو اسکال -

تف کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی تف زدن است که گذشت (اثیر اصفهانی ره) آبرو ننگست بهر مکر دنیا ریختن ؛ بر خصم مردان است تف بر کیش این قطامه ؛ کن که مخفی مباد که از سند بالا استعمال بمصدر

کندن پیداست که بجایش می آید (اردو) تهکانا

تفکر کردن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی فکر و اندیشه کردن است (اسیر لاهجی ؎) گفت هر که من تفکر می کنم بخلق عالم را تصور می کنم ؛ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر کندن پیداست که بجایش می آید (اردو) فکر و اندیشه کرنا. فکر و تامل کرنا. فکر کرنا.

(الف) **تفک ساختن** استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت. مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی است ـــ

(ب) **تفک ساز** اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی که تفک را درست کند یعنی تفک گر (وحید قزوینی ؎) تفک ساز نا کرده دل را نشان ؛ نباشد دلم چون تفک بی فغان ؛ (اردو) الف تفک بنانا (ب) تفک بنانے والا. بندوق بنانے والا. تفنگ ساز بھی کہہ سکتے ہیں

تفک کشادن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی سر کردن تفک و تفنگ مرادف تفک افگندن که گذشت (قاسم گونابادی ؎) تفک ها کشاد ابر و شد در زمان ؛ پر از ژاله و رعد و برق آسمان ؛ (اردو) تفک چلانا. بندوق چلانا. سر کرنا.

تفک گرفتن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی است یعنی بدست یا بجنگ گرفتن تفک (قاسم گونابادی ؎) گرفتند گردان تفکها بجنگ ؛ نشد از سر طرف گرم بازار جنگ ؛ (اردو) تفک سنبھالنا. بندوق سنبھالنا. ہاتھ میں لینا.

تفلیس بقول ناصری و انند بکسر اول و دوم و سوم و سکون آخر نام شهری بود از اجزا ایران و پای تخت مملکت جارجیه یعنی گرجستان و در تصرف سلاطین صفویه و از شهرهای آن

کاخت و کارتیل وغیره و اکنون در تصرف دولت روسیه است و حی فرماید که به یای پارسی (عوض
فا) هم تفلیس معرب آنست و گویند شهری آبادان و منتظم مؤلف عرض کند که مبدل تفلیس
است که بجایش مذکور شد چنانکه سپید و سفید (اردو) دیکھو تپلیس ۔

(الف) تفنک بقول انند همان که در تفنگ گذشت مؤلف عرض کند که یکی از
(ب) تفنگ معاصرین عجم گوید که در زمانهٔ سلف بندوق نبود و کار از تفک می گرفتند

برای شکار گنجشک و امثال آن و آنکه مذکور را تفنگ نام بود که مرکب است از تف و انگ
تف بالضم بمعنی حقیقیش و انگ مخفف انگیز اسم فاعل ترکیبی است فارسیان مخفف این یعنی
تفک را در محاوره استعمال می کردند و چون بندوق ایجاد شد از برای آن لفظ اصل را
استعمال کردند و این مبدل آن است که کاف فارسی بدل شد به کاف عربی چنانکه گند و کند
و استعمال معاصرین به کاف فارسی است ـ صاحب رشیدی گوید که در کلام متقدمین تفک
است و متاخرین استعمال تفنگ کرده اند ـ بهار گوید که مرکب از کلمهٔ تنگ است که افادهٔ
معنی نسبت هم کند چنانچه در هوشنگ و توشنگ و دیرنگ (ابوطالب کلیم ؒ) در مصر
که این تفنگ فریادرس است به خصم افگن و گرمخوی و آتش نفس است به موقوف اشارهٔ
است در کشتن خصم و سوسیش نگهی ز گوشهٔ چشم بس است به خیال ما این است که ماخذ
بیان کردهٔ بهار بهتر از ماخذ اول الذکر نیست بعضی از معاصرین عجم این را بفتح اول هم خوانند
اندرین صورت تف را بمعنی گرمی گیریم (اردو) الف و ب تفنگ ـ بقول آصفیه
فارسی ـ اسم مؤنث ـ بندوق ـ

تفنگ از دست رہا شدن مصدر اصطلاحی ـ صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ بمعنی سر شدن بندوق مؤلف عرض کند کہ این زبان معاصرین عجم است (اردو) بندوق سر ہونا ـ

تفنگ تہ پُر اصطلاح ـ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ بضم بای فارسی معاصرین عجم تفنگی را بدین اسم موسوم کردہ اند کہ آن را از پس پُر کنند صاحب بول چال ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است (اردو) دہ ٹوٹے دار بندوق جسکو پیچھے سے بھرتے ہیں ـ ولایتی بندوق مؤنث ـ

تفنگچی بقول رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بندوق بردار و صاحب اند ہم بحوالہ فرہنگ فرنگ ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ از قبیل باورچی و نقارچی ـ مرکب است از تفنگ و چی ـ تفنگ بمعنی خود است و چی حرف ترکی زبان بمعنی صاحب آمدہ کہ افادۂ معنی فاعلیت کند (اردو) بندوق بردار ـ مذکر ـ

تفنگ خوردن مصدر اصطلاحی ـ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بر نشانۂ تفنگ شدن و ضرب تفنگ کشیدن (بیدل ؏) طبع بہر جا فشرد و بدان
ز آفتش نیست باک چندان ٭ با شتہای غرض
پیشان زبان ندارد تفنگ خوردن ہو ـ
(اردو) نشانۂ بندوق بننا ـ

تفنگ دنبالہ پُر اصطلاح ـ بقول بول چال بحوالہ معاصرین عجم ہمان تفنگ تہ پُر کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ بضم بای فارسی مرکب توصیفی است (اردو) دیکھو تفنگ تہ پُر مؤنث

تفنگ دنگی اصطلاح ـ بقول روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بندوق چقماقی ـ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ مذکور منفرد

که تفنگ کلاه دار را نام است صاحب بول چال
بحوالهٔ معاصرین عجم متفق با روزنامه **مؤلف**
عرض کند که مرکب توصیفی است که تفنگ را
ترکیب داده اند با لفظ دنگ و یای نسبت
و دنگ بقول برهان بالفتح صدائی که از بهم
خوردن دو سنگ یا چوب یا امثال آن برآید
پس معنی بیان کردهٔ روزنامه صحیح معلوم می
شود (اردو) پتھری دار بندوق جس میں
پتھری کے ذریعہ سے آگ جھڑے۔ مؤنث اور
بقول صاحب رہنما ٹوپی دار بندوق۔ مؤنث

تفنگ ساچمه اصطلاح۔ بقول بول چال
بحوالهٔ معاصرین عجم بندوقی که دران عوض گلولهٔ
ساچمه یا کار گیرند که دانه های ازیر یا ریگ مثل
عدس باشد **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی
است (اردو) چھرّون کی بندوق۔ مؤنث

تفنگ سرپازی اصطلاح۔ بقول رہنما
بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار بندوقِ
پیادگان فوج۔ صاحب بول چال ہم ذکر این
کرده **مؤلف** عرض کند که مرکب توصیفی است
(اردو) پلٹن کی بندوق۔ پیدل سپاہیوں
کی بندوق۔ مؤنث

تفنگ سِستم گرا اصطلاح۔ بقول
رہنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار و
بقول صاحب بول چال (به کاف فارسی) قسمی
است از بندوق و صاحب روزنامه بر (تفنگ
گرا) هم همین گوید و صراحت می کند که همین قسم
بندوق را در زبان فرانساوی گرا بکاف فارسی
گویند **مؤلف** عرض کند که سستم معرّب از سسٹم
(به تای هندی) است بمعنی قسم و نوع و طریق که
لغت انگلیسی باشد پس مرکب اضافی است
یکی از معاصرین عجم گوید که گلولهٔ این دور می رود
و در جسم شکار پاره پاره شود و شکار شیر از
همین قسم تفنگ کنند (اردو) شیر مارنے
کی بندوق۔ وہ بندوق جسکی گولی شکار کے

جسم میں پھٹ جاتی ہے اور جس کا توڑ دور کا
ہوتا ہے۔ ایک خاص قسم کی بندوق۔ مؤنث۔

تفنگ سوزنی اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ
سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار قسمی است از بندوق
که آن در انگلیسی زبان بریچ لوڈر نام است۔ صاحب
بولچال بحوالۂ معاصرین عجم ذکر این کرده۔ مؤلف عرض
کند که قسمی است از بندوق ولایتی که گلوله یا ساچمه و
باروت را یکجا جمع کرده گلولۂ طولانی سازند و آنرا توشه
به تاہندی گویند و بدون سنگ چقماق یا کلاه آن را
از پس بندوق داخل بندوق نموده سر کنند۔ همین
است (تفنگ تهه پر) که مذکور شد (اردو)
ٹوٹے دار بندوق۔ مؤنث۔ برج لوٹ۔

تفنگ شاسپو اصطلاح۔ بقول رہنما
بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار قسمی است
از اقسام بندوق۔ صاحب بول چال بحوالۂ
معاصرین عجم گوید که بندوقی را نام است که آن
را در ہندی (کوٹھی دار بندوق) نامند۔ مؤلف
عرض کند که کوٹھی بقول صاحب آصفیه بمعنی
ششکش خزانۂ بندوق که در آن باروت
جا گیرد و فارسیان آن را خزانۂ بندوق نامند
محقق نشد که شاسپو از کدام زبان گرفته اند
و بچه معنی استعمالش کرده اند۔ لغت فارسی
نیست و در ترکی زبان ہم یافته نمی شود۔
یکی از معاصرین عجم گوید که لغت جرمنی است
بمعنی خانۂ کوچک واللہ اعلم بحقیقة الحال (اردو)
کوٹھی دار بندوق۔ مؤنث۔

(الف) تفنگ کس
(ب) تفنگ کرا اصطلاح۔ صاحب رہنما ذکر (الف) و صاحب
بول چال ذکر (ب) کرده۔ مؤلف عرض کند
که با حقیقت این ہر دو تفنگ سیستم کرا بیان کرده ایم
(اردو) دیکھو تفنگ سیستم کرا۔

تفنگ گلوله زنی اصطلاح۔ بقول رہنما
بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار تفنگی که در آن
استعمال گلوله می شود برعکس تفنگ ساچمه۔ صاحب

بقول جہاں ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو) وہ بندوق جس میں گولی سینے کا کام لیں چھرے وار بندوق کے خلاف۔ مؤنث۔

تفنگ وطپانچہا خالی کردن استعمال صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ بمعنی تفنگ سر کردن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس (اردو) بندوق سر کرنا۔ چلانا۔ چھوڑنا۔

تفنن بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی تفریح است **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین و بضم نون مشدد و بقول منتخب بمعنی گونہ گونہ شدن تقدیس معاصرین عجم است کہ این را بمعنی تفریح استعمال کردند (اردو) تفنن بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ چہل پہل۔ دل لگی۔ ہنسی خوشی۔

تفنود بقول برہان و جامع بروزن مقصود بمعنی نجارت باشد و آن استواری نفس است در مقام خوف بحیثیتی کہ جزع و فزع بر وغالب نشود۔ صاحب ناصری بحوالۂ برہان ذکر این کردہ و صاحب انند این را لغت فارسی گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبان است این را اسم جامد فارسی زبان دانیم۔ لغت عرب یا ترکی نیست (اردو) تحمل۔ مذکر۔

(الف) **تفنہ** (ب) **تفنی** بقول برہان و جامع و رشیدی و سروری و ناصری و مؤید الف بروزن طعنہ و ب بروزن تجنی پردۂ عنکبوت را گویند (شہید ؎) عشق او عنکبوت را ماند بگرد گتفنہ است تفنہ گرد دلم بتو (شمس فخری ؎) بجز کہ کردگاری کو نگہداشت بنزد دشمن احمد

مرسل به تفنه ، خان آرزو در سراج بر ذکر الف قانع و صاحب فرہان گوید که بجیم تفتی است که تنیده تند و باشد که در کنج دیوار یا پیدا میشود مؤلف عرض کند که ظاہر اسم جامد فارسی زبان است و یکی از معاصرین عجم گوید که در وضع این تف داخل است که لعاب دہن را گویند و از نیکه عنکبوت پردۂ خود را از لعاب دہن درست کند بترکیب تفتہ یا کلمہ نسبت که بیای نسبت است این اسم را وضع کردند که در محاوره بالفتح مستعمل شد و این تصرف لب و لہجہ مقامی است واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) الف ۔ دیسا ۔ مکڑی کا جالا ۔ مذکر ۔

تفو بقول برہان و جہانگیری و جامع و ناصری آب دہن و آب دہن انداختن را نیز گویند لکمال اسمعیل سه) با کف دُربار تو سرو هم بر شکسته ابر زند بر رخ دریا تفو ، مؤلف عرض کند که ہمین اصل تف است که گذشت و آن مخفف این اسم جامد فارسی زبان باشد و این را بمعنی مصدری یا حاصل بالمصدر گرفتن خطاست و معنی مصدری (تفو زدن) پیداست چنانکه از سند بالا ظاہر است (اردو) تھوک ۔ مذکر ۔ تھوتھو ۔ اور اردو میں تف بھی مستعمل ہے ۔ مذکر ۔

تفوز بقول ناصری بر وزن تموز (۱) بمعنی گل است که بعربی طین خوانند و بجواله برہان گوید که بزای ہوز آخر ہم آمده صاحب برہان ذکر ہر دو بیک معنی فرموده و صاحبان جہانگیری و جامع و رشیدی ہمزبانش ۔ صاحب سروری بحواله تحفه ذکر این کرده گوید که در شرح سامی (۲) بمعنی ظروف گلین که پخته نباشد و غله در ان کنند و تفوره نیز گویند ۔ خان آرزو در سراج ذکر تفوز بزای معجمه ہم کند بہر دو معنی اوّل و می فرماید که به رای مہمله اصح است مؤلف عرض

کند که بعضی از معاصرین عجم هم گویند که همین اصل است و تفوز مبدلش که می آید چنانکه برغ و برنغ۔ اسم جامد فارسی زبان است و پس و معنی دوم را باعتبار سروری که محقق اہل زبان است مجاز معنی اول دانیم (اردو) (۱) مٹی مؤنث (۲) مٹی کا بڑا گھڑا جس میں اناج رکھتے ہیں جسکو دکن میں گولی کہتے ہیں۔ مذکر۔

تفوز بقول برهان و سروری و مؤید مرادف تغور بمعنی آویشن مؤلف عرض کند که صدر آجست کافی همدر انجا کرده ایم که این مبدل آنست۔ (اردو) دیکھو تغور کے پہلے معنے۔

تفوق بقول بهار بمعنی افزونی داشتن بر چیزی مؤلف عرض کند که لغت عرب است بفتحتین و ضم واو مشدد و بقول صاحب منتخب برتری نمودن۔ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی فوقیت استعمال این با مصادر خود کنند که در ملحقات می آید (اردو) فوقیت بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ ترجیح۔ برتری۔ شرف۔ فضیلت۔

تفوق داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی ترجیح و فضیلت داشتن است و از سند پیش کرده اش (تفوق داریدن) پیداست و داریدن مرادف داشتن است که بجایش می آید (نجات اصفهانی ف) زنقش پای تو معراج سربلندیهاست ٭ زمین هزار تفوق بر آسمان دارد ٭ (اردو) فضیلت رکھنا۔ تفوق رکھنا۔ مرجح ہونا۔

(الف) **تفؤل** بقول بهار و آنند۔ فال نیک گرفتن می فرماید که این مقابل تطیر است و با کردن بمسئله مستعمل است مؤلف عرض کند که صاحب منتخب هم ذکر این کرده و صاحبان

محیط و منتہی الارب تفوّل را ہم بزبان عرب بہمین معنی صحیح دانستہ اند از باب تفعّل و تفاعل بمعنی
ہر دو۔ فارسیان استعمال ہر دو بمعنی حاصل بالمصدر با مصادر فارسی زبان مرکب کردہ می کنند
(ب) **تفوّل کردن** | کہ بمعنی فال گرفتن است۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت
(سلمان ساوجی ۵) عشق بر کشتن عشاق تفوّل می کرد ٭ اولین قرعہ کہ زد بر من بدنام
افتاد ٭ (اردو) الف۔ تفاول۔ فال لینا کا حاصل بالمصدر ب تفاول کرنا۔ فال لینا
(الف) **تفہیم** | بقول بہار بمعنی در یابانیدن می فرماید کہ با لفظ کردن مستعمل مؤلف عرض
کند کہ بالفتح و کسر ہای ہوز لغت عرب است و صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال
این بمعنی فہمایش میکنند کہ حاصل بالمصدر است و ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
(ب) **تفہیم کردن** | بمعنی فہمایش کردن آمدہ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت
(عرفی ۵) کہ کہ قصد قرن دگر ام نا بریزی نکند ٭ عقل اول بہ براہین پیش تفہیم ٭ مخفی مباد
کہ در سند عرفی مصدر کنانیدن مستعمل است نہ کردن و تعریف ہر دو بجایش می آید (اردو)
الف۔ تفہیم۔ مونث۔ فہمایش ب تفہیم کرنا۔ فہمایش کرنا۔ سمجھانا ۔

تفسیدن | بقول موارد و نوادر مرادف
تپیدن کہ گرم شدن است مؤلف عرض
کند کہ مرکب است از اسم مصدر تف و
یای معروف و علامت مصدر دن۔ صاحب
بحر کہ محقق مصادر است این را ترک کردہ
تابع اوست۔ کامل التصریف باشد
کہ تفد مضارع این است (اردو)
گرم ہونا۔ دیکھو تپیدن ۔

فوقانی با قاف

تقاضا بقول بہار (۱) خواہش و می فرماید کہ بالفظ آمدن و داشتن و کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ بفتحتین وکسر ضاد معجمہ و تحتانی ساکن لغت عرب است و بقول منتخب بمعنی خواہش نمودن ۔ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این بمعنی اوّل کنند (ظہوری ؎) کسی بناز کی خوی چنین چہ کند ہزار وعدہ پذیرای یک تقاضا نیست (ولہ ؎) پیشتر ہرگز نمی آید زبان وعدہ اش تا فتد ہر روز والپس بر تقاضا رخصت است خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ (۲) بمعنی احتیاج بر از ہم و سند این بر (تقاضا شدن) از والہ ہروی می آید **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل باشد بر سبیل تفرس و در معنی اوّل اصرار کردن در طلب چیزی ہم داخل (اردو) (۱) تقاضا۔ بقول آصفیہ عربی اسم مذکر۔ خواہش تکلیف افزون (۲) خواہش۔ اجابت۔ مؤنث۔

تقاضا آمدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی خواہش ظاہر شدن است (نظامی ؎) تقاضای آن شوخی چون آیدش کہ از سنگ و آہن برون آیدش مخفی مباد کہ از سند بالا مصدر آیدن پیداست کہ بجایش گذشت (اردو) خواہش ظاہر ہونا۔

تقاضا خواندن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی یافتن تقاضا و خواہش است ۔ (جمال اصفہانی ؎) از نظم من تقاضا ہرگز نخواند کس در شعر من نشان ندہد ہیچکس ہیچا (اردو) تقاضا پانا۔

تقاضا داشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی خواہش داشتن و خواہش

کردن است (بیدل ؎) مقصد ناله دل از
من مدہوش مپرس ؏ شوق مست است
ندانم چه تقاضا دارد ؏ معنی مبادا که از سند
بالا استعمال مصدر داریدن پیداست که بجای
خودش می آید (اردو) خواہش کرنا تقاضا کرنا

تقاضا شدن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند که بمعنی تحریک اعا شدن و خواہش
اجابت و این متعلق بمعنی دوم تقاضاست
که خان آرزو در چراغ ہدایت ذکرش کرده
(واله ہروی ؎) داد چلاپی بنہید انم چه بود
اجزای او ؏ آسمان را شد تقاضائی که بیگاه
برید ؏ (اردو) اجابت کی خواہش۔
ہونا۔ دکن میں کہتے ہیں (اجابت کا تقاضا ہونا)

تقاضا کردن | استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت۔
مؤلف عرض کند که خواہش و اصرار
کردن در طلب (حسن ؎) طرفه ہرو
کاریست که بر وعده معشوق ؏ صبا بر
نتوان بود تقاضا نتوان کرد ؏ (اردو) تقاضا کرنا

تقاضا نمودن | استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده
از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف تقاضا
کردن است (نثر ظہیر ہمدانی) الصلاح بخت
بیدار و بمشورت عقل خدا داد و گواہی دل آگاه
و پیغام سروش عالم بالا تقاضای آن نموده که
(اردو) دیکھو تقاضا کردن۔

تقدم | القول آصفی بمعنی در پیش شدن **مؤلف** عرض کند که لغت عرب بفتحتین و
ضم دال مہملہ۔ صاحب منتخب ذکر این کرده۔ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر
کنند یعنی سبقت (ظہوری ؎) عشقت نخست مسند داغ درون فگند ؏ بر سینه ورگه از
جگر را تقدمست ؏ (اردو) سبقت۔ مؤنث۔

تقدمہ بقول بہار و وارستہ بمعنی در پیش کردن و شدن و باصطلاح زر یکہ پیش از کار بہ کارگر دہند و آن را بفارسی پیشداد گویند (ظہوری ؎) اجناس نثار السلم بہیست خریدار موجود تو دہد تقدمہ ارباب سخن را ۔ مؤلف عرض کند کہ بالفتح لغت عرب است و صاحب منتخب ہم ذکرش کردہ و معنی اصطلاحی مستعملۂ فارسیان می نماید (اردو) پیشگی رقم جو کسی چیز کی تیاری سے پہلے کارگر کو ادا اور منجملہ قیمت ادا کیجاتی ہے ۔ مؤنث ۔

تقدہ بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی و دال بی نقطہ مفتوح بلغت عرب کشنیز را گویند و آن رستنی است کہ بیشتر در آشہای بہار کنند و بعربی کزبرہ خوانند صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ صاحب محیط بر کشنیز صحرائی قانع و ہرچہ بر کشنیز نوشتہ اصرخلش بہ تالکی کردہ ایم (اردو) دیکھو تالکی ۔

(الف) **تقدیر** بقول بہار بمعنی اندازہ کردن مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر دال مہملہ و فارسیان بمعنی نوشتۂ قسمت استعمالش کنند و با مصادر فارسی مستعمل کہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) وست تقدیر بستہ روز ازل کہ بہ دم خنجر تو بسمل ما کرد ۔ (اردو) تقدیر ۔ بقول آصفیہ مؤنث ۔ دیکھو اتفاق آسمانی ۔

تقدیر بودن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی نوشتۂ قسمت بودن است (حافظ ؎) قتل این خستہ بشمشیر تو تقدیر نبود ورنہ ہیچ از دل بی رحم تو تقصیر نبود ۔ (اردو) تقدیر میں ہونا ۔

تقدیر رفتن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف

عرض کند که مرادف تقدیر بودن است (حافظ ہ) در خرابات مغان ما نیز ہمدستان شویم کہ
کین چنین رفتست از روز ازل تقدیر ما (اردو) دیکھو تقدیر بودن۔

تقدیر شدن | استعمال۔ مرادف تقدیر بودن است مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (ظہوری ہ) گرم درگذشتنم از شعلۂ تدبیر شده است چو خون تپیدن آمده بیا نشست که تقدیر شد است (اردو) دیکھو تقدیر بودن۔

تقدیر کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده و از معنی ساکت مؤلف عرض کند که قرار دادن مقدر و نوشتن قسمت ([illegible] ہ) ضمیر تو چو سگالد خجسته تدبیری بخواهد جلال جہانی همان کند تقدیر چہ مخفی مبادکه از سند بالا استعمال مصدر تقدیر کردن پیداست (اردو) قسمت میں لکھنا۔

تقدیم | بقول بہار بہیرد و بمعنی مثل تقدمہ و ایضاً و پیش فرستادن می فرماید که با لفظ دادن و کردن و یافتن بصلہ بر مستعمل مؤلف عرض کند که بالفتح و کسر دال مہملہ لغت عربی است بمعنی پیش کردن و پیش فرستادن و پیش شدن۔ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی پیشکش استعمال این باصطلاح فارسی کنند که در ملحقات می آید (اردو) تقدیم مؤنث پیشکش۔

تقدیم دادن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده و از معنی ساکت مؤلف عرض کند که ترجیح دادن است (سنجر کاشی ہ) شمع چو در جلوه بیند قدش برخیزد و تقدیم دہد بر خود خویش چو مخفی مبادکه از سند بالا استعمال و ہمین پیدا است نہ دادن که بجای خودش می آید (اردو) ترجیح دینا۔ مرجح گردانا۔

تقدیم فرمودن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده و از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی مقدم قرار دادن و ترجیح دادن است

(ظهوری. نثر) بلکه هریکی بقصد مبالغه دیگری
را برخود تقدیم فرموده‌اند (اردو) ترجیح
دینا. مقدم قرار دینا۔

تقدیم کردن استعمال. صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که بمعنی سبقت کردن است (عرفی شیرازی
ﮯ) که گر ادب نکشیدی عنان من قدمش
بهبوسه گاه همی کرد و سلیم تقدیم به (اردو)
سبقت کرنا. تقدیم کرنا۔

تقدیم نمودن استعمال. صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که مرادف تقدیم کردن است که گذشت
(عرفی شیرازی ﮯ) اگرچه معنی کنم از سفله
نهادان تاخیر ۞ وزچه بر صدر نشینان نمایم
تقدیم ۞ مخفی مبادکه از سند بالا استعمال مصدر
نمائیدن پیدا است (اردو) سبقت کرنا و
تقدیم کرنا۔

تقدیم یافتن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده
از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی مقدم و
فائق شدن است و فوق حاصل کردن (انوری ﮯ)
خدایگان وزیران که جز بکمال خدا ۞ نیافت هیچ صفت
برکمال او تقدیم ۞ (اردو) تفوق پانا. ترجیح حاصل کرنا۔

تقرب بقول بهار بمعنی نزدیک شدن و نزدیکی. مؤلف عرض کند که لغت عرب است
بفتحتین و بضم رای مهمله مشدد. فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی قرب و
نزدیکی می کنند و با مصادر فارسی مرکب می نمایند چنانکه در ملحقات می آید (اردو) تقرب
بقول آصفیه عربی. اسم مذکر. نزدیکی. قربت. قرب۔

تقرب کردن استعمال. صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که قرب حاصل کردن است و از سندش
استعمال مصدر گشتن پیدا است نه کردن

(مغربی نیشاپوری سه) بیم سرش نباشد هرآن کز او بمهرت باز دل کند تقرب و زجان	کند تولا ٭ (اردو) تقرب حاصل کرنا۔ قریب ہونا۔

تقره | بقول برهان بفتح اول و کسر ثانی و رای بی نقطه مفتوح بلغت بربر۔ زیرهٔ رومی را گویند و اور ا بفارسی نانخواه و کرویا خوانند۔ صاحب ناصری متفق با برهان صاحب محیط بر تقره می فرماید که کرویاست و بر کرویا گوید که بضم کاف و را و سکون واو و فتح یای تحتانی و الف ممدوده و مقصوره نیز و بفتح کاف و سکون واو هم آمده معرب کراویا و بسریانی قرلفا و بیونانی رجیسون و بعربی تقده و تقره و کمون و در انگریزی کیروی و بفارسی کرویه و زیرهٔ رومی و شاه زیره نامند تخم نباتی است بستانی و بری و بر شاه زیره گوید که زیرهٔ کرمانی و کرویاست و بر زیره هرچه نوشته نقلش بر ترون کرده ایم مؤلف عرض کند که فارسیان این لغت عرب را هم بر زبان دارند و اکثر استعمال همین می کنند ازینجاست که ما این را جا داده ایم (اردو) دیکھو ترون۔

تقریب | بقول بهار بمعنی نزدیک گردانیدن۔ می فرماید که فارسیان بمعنی وجه و علت با لفظ دیدن استعمال نمایند (ظهوری سه) تقریب بزم رفتنی کو ٭ گر دیدم آخر بهانه‌ها را کو (و له سه) با چنان تاب و توان گلگون فرو ماندن نداشت ٭ خویش را شیرین بدین تقریب بر فرهاد بست ٭ مؤلف عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر رای مهمله و بمعنی مستعمل زبان فارسی معرض باشد بر سبیل مجاز (اردو) تقریب بقول آصفیه عربی۔ اسم مؤنث۔ ذریعه۔ باعث۔ سبب۔ موقع۔

تقریباً صاحب روزنامچهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاجار بمعنی آخر گوید که بمعنی قریب است مؤلف عرض کند که مفرس باشد که در عربی بزبان بدین معنی بیاید متاصرین عجم بمعنی انداندو استعمال این کرده الله چنانکه گویند که مسافت آن مقام تقریباً دو کروه است (اردو) تقریباً بقول آصفیه عربی انداز تخمیناً قریب قریب ۔

تقریب داشتن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که داشتن وجه و سبب باشد و سندش متعلق است از مصدر راندن که بجایش می آید (جلال سیستانی سنه) جلالا چون کنم با طفل بدخوئی که می رنجد بکو زمین هر لحظه از تقریب رنجیدن نمی داند۔ (اردو) وجہ معلوم کرنا ۔

تقریب دیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که دریافتن موقع و وجه (کلیم همدانی سنه) دگر تقریب رفتن چون بزمم او نمی دیدم بپای پرسش آن نرگس بیمار می رفتم ۔ (اردو) موقع پانا ۔

(الف) **تقریب ساختن** استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی بهانه جستن و پیدا کردن وجهی وازسندپیش کرده اش

(ب) **تقریب ساز** پیداست که اسم فاعل ترکیبی است و مصدرش ۔۔۔

(ج) **تقریب سازیدن** زساختن صراحت سازیدن بجایش می آید (شانی شهدی سنه) اشت که اہل رشک به کاشانهٔ تواند بتقریب سازگشتن دیوانهٔ تواند ۔ (اردو) (الف) وجہ پیدا کرنا

بہانہ جو (ج) دیکھو الف ۔	بہانہ ڈھونڈنا (ب) وجہ پیدا کرنے والا ۔

تقریر بقول بہار سخن گفتن و قرار دادن و بہ اقرار در آوردن می فرماید کہ فارسیان بمعنی سخن استعمال کنند کہ از آن تقلب و تصرف دیوانی ظاہر شود و این مجاز است (ظہوری سہ) سالہا عامل دیوان خموشی بودم ؛ ہیچکس را بمن اندازۂ تقریر نبود ؛ و می فرماید کہ بالفظ کردن نیز مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر رای مہملہ فارسیان بمعنی گفتگو و بحث استعمال کنند و بدین معنی تفرسی باشد و استعمال این با مصادر در ملحقات می آید کہ تخصیص با مصدر کردن ندارد و صاحب تحقیق الاصطلاحات ہم ذکر معنی خاص بیان کردۂ بہار کردہ (صائب سہ) رحم کن بر خود زبان شکوۂ ما را مبند ؛ می شود معزول ہر عامل کہ تقریرش کنند ؛ مخفی مباد کہ معنی بحث و گفتگو عام است و گفتگو در اعمال کسی خاص باشد بر سبیل مجاز و استعمال این بہر دو معنی می شود ؛ ہر دو اسناد بالا متعلق بمعنی خاص است و سنجر کاشی بمعنی عام ہم آوردہ (سہ) زبان شکستہ تر است از قلم نمی دانم ؛ کہ شرح خود بکدامین زبان کنم تقریر ؛ (اردو) تقریر ۔ مؤنث ۔ گفتگو ۔ کسی کے اعمال و افعال سے بحث ۔

تقریر شنیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی شنیدن گفتگوی کسی است (وفای اصفہانی سہ) زبان خویش را تا کردہ ام گویا بخاموشی ؛ کسی نشنیدہ در بزم زمین چون شمع تقریرم ؛ (اردو) تقریر سننا ۔

تقریر کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند

کنند که بمعنی عام گفتگو کردن و بحث کردن از
اعمال کسی است و سند این از ظہوری و صاحب
و بحر کاشی بر لفظ تقریر گذشت. صاحب
بحر ذکر این بمعنی مخصوص کرده معنی عام را ترک
کرده که در موضوعش داخل نیست حافظ شیراز

بمعنی عام گفته (ــه) دانی که چنگ و عود
چه تقریر می کنند ٭ پنهان خورید باده که تکفیر
می کنند ٭ مخفی مباد که در سند بالا استعمال مصدر
کردن است که بجایش می آید (اردو) تقریر کرنا
گفتگو کرنا کسی کے اعمال سے بحث کرنا۔

تقریک | بقول برہان و ملحقات بر وزن تحریک بمعنی ادب کردن و تنبیہ نمودن
مؤلف عرض کند که لغت عرب یا ترکی نیست و دیگر محققین زباندان و اہل زبان ہم
ذکر این نکرده اند بخیال ما فارسی قدیم است که حالا در محاوره معاصرین عجم نیست و در
کلام متقدمین و متاخرین ہم یافته نمی شود و طرز تعریف برہان ہم خوش نمی نماید باید که
بمعنی تنبیہ و ادب دانیم بمعنی اسمی و مصدری (اردو) ادب۔ مذکر۔ تنبیہ مؤنث۔

تقسیم | بقول بہار بمعنی قسمت کردن مؤلف عرض کند که لغت عرب است بفتح و کسر
سین مہملہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یا مصدر ہم کنند که در ملحقات
می آید (ظہوری ــه) دلی دارم که خوبان بر سر او ٭ بگه تقسیم دل باہم در افتند ٭ (اردو)
تقسیم بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ بانٹ۔ بٹواره۔ قسمت۔

تقسیم شدن | استعمال۔ لازم تقسیم کردن
است که می آید مؤلف عرض کند که موافق
قیاس است (ظہوری ــه) یک دو نیست

و خلقی تقسیم یابش شد ٭ از غیر اگر نگاہی نگاہی
زیاد باشد ٭ (اردو) تقسیم ہونا۔ تقسیم پانا

تقسیم کردن | استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند
کہ بمعنی حقیقی متعدی تقسیم شدن کہ گذشت ۔
(ظہوری ص) نقش تقسیم نیست وبود ہم کرد
بود دل زدلدار و جان زجانان است ۔ (اردو)
تقسیم کرنا ۔ بانٹنا ۔

تقسیم نمودن | استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ مرادف تقسیم کردن است بمعنی حقیقی
(والہ ہروی ص) آنکہ تقسیم ملال وشادی
عالم نمود ۔ غنچہ واری خندہ سامان بہار
ما نکرد ۔ (اردو) تقسیم کرنا ۔

تقسیم یافتن | استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ مرادف تقسیم شدن است (والہ ہروی ص)
جوہر آن خنجر و کہ فردش لقب ۔ یافتہ تقسیم بحر و این
عجب ۔ (اردو) تقسیم پانا ۔

تقصیر | بقول بہار بمعنی کوتاہی کردن ۔ می فرماید کہ بالفظ آمدن وافتادن وبستن و
رفتن مستعمل ۔ مؤلف عرض کند کہ بالفتح وکسر قاف لغت عرب است بقول منتخب وفارسیان
این را بمعنی حاصل بالمصدر یعنی قصور وگناہ استعمال کنند وبامصادر فارسی ہم مرکب سازند
کہ در ملحقات می آید (ظہوری ص) بشیری خراب است تحریر ما ۔ کم از معنی کس نیست تقصیر ما ۔
(اردو) تقصیر بقول آصفیہ عربی اسم مؤنث ۔ کوتاہی ۔ کمی ۔ گناہ ۔

تقصیر آمدن | مصدر اصطلاحی ۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت ۔ صاحب
بحر گوید کہ مرادف تقصیر رفتن است یعنی گناہ
و کوتاہی بوقوع آمدن (وحشی ص) بی لطفی
کمال تو دیدم کہ سوختم ۔ با وحشی مگو کہ از تو چہ تقصیر
آمدہ است ۔ خان آرزو در چراغ ہدایت
ہم ذکر این کردہ ۔ مؤلف عرض کند کہ موافق
قیاس است ۔ (اردو) قصور لاحق ہونا ۔

قصور ہونا۔ کوتاہی ہونا۔

تقصیر افتادن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی واقع شدن تقصیر و گناہ۔ مرادف تقصیر آمدن (سلمان ساوجی ؎) گر در اظہار عنایت ہیچ تقصیری فتد٭ بعد ازین دیار کی گردد دیگر وا این دیار٭ مخفی مباد کہ در سند بالا استعمال مصدر فتدن است کہ مخفف افتادن و فتادن باشد۔ (اردو) دیکھو تقصیر آمدن۔

تقصیر بخشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی عفو کردن گناہ و قصور باشد (کمال اصفہانی ؎) یک بوسہ ز لعل خویش کم گیر و ببخش٭ زنہار روا مدار تقصیر و ببخش٭ (اردو) گناہ معاف کرنا۔ قصور معاف کرنا۔

تقصیر برآوردن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی قصور گرفتن و قصور قرار دادن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) در خاک نگردیم بہر گام تلاشی٭ دستی ہمہ را عشق تو تقصیر برآورد٭ (اردو) خطا پکڑنا۔ قصور قرار دینا۔

تقصیر بردن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی قصور کردن است (کمال اصفہانی ؎) مرا ز چاکرت این ہرزہ گردی گردون تمام٭ شکایت است کہ از حد ہمی برد تقصیر٭ (اردو) قصور کرنا۔

تقصیر بستن بر دیگری مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر تقصیر بستن کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ قصوروار و گناہگار قرار دادن و منسوب بہ قصور و گناہ کردن کسی را (علی خراسانی ؎) طبع تو جاہل اگر باشد گناہ بادہ چیست٭ بر گلوی شیشہ تہمت

بست تقصیر ترا ٭ (اردو) کسی کو قصوروار
ٹھہرانا گناہ گار قرار دینا۔
تقصیر بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند
کہ بمعنی حقیقی است یعنی بوقوع آمدن قصور و
گناہ و کوتاہی (حافظ سہ) قتل این خستہ بشمشیر
تو تقدیر نبود ٭ ورنہ ہیچ از دل بیرحم تو تقصیر
نبود ٭ (اردو) گناہ نہ ہونا۔ کمی نہ ہونا
کوتاہی نہ ہونا۔
تقصیر داشتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند
کہ کوتاہی داشتن است و کوتاہ بودن (صائب
سہ) تقصیر میانش زخم و پیچ ندارد ٭ کوتاہی ا[illegible]
کہ گوید الف پیچ ندارد ٭ مخفی مباد کہ درینجا
بالا استعمال مصدر داریدن است کہ بجایش
می آید (اردو) کوتاہ ہونا مختصر ہونا۔
تقصیر رفتن مصدر اصطلاحی صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ مرادف تقصیر آمدن است کہ گذشت
صاحب بحر عجم ذکر این کردہ (سلمان ساوجی
سہ) داری ہوس کشتنم اینکہ سر [illegible] تقصیر
اگرچہ رود از جانب ما ایست ٭ مخفی مباد
کہ درینجا بالا استعمال مصدر رویدن است
کہ بجایش می آید (اردو) کوتاہی ہونا
تقصیر شدن استعمال۔ کوتاہی و گناہ واقع
شدن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است
(ظہوری سہ) از فراق تو بمردیم بہ امید وصال ٭
با ہمہ سعی غم اینست کہ تقصیر شد است ٭
(اردو) کمی واقع ہونا قصور واقع ہونا۔
تقصیر فرمودن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این فرمودہ از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ قصور کردن گفتن است (حافظ شیراز
سہ) گوش بگشای کہ بلبل بفغان می گوید ٭ خواجہ
تقصیر مفرما گل تقصیری ٭ [illegible]

کہ از سند بالا استعمال مصدر فرمائیدن پیداست کہ بجائش می آید (اردو) قصور کرنا۔ قصور کہنا

تقصیر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی قصور کردن است۔

(صائب ۵) نباشد پردہ بیگانگی نخرہا ویرہ صائب ٭ مکن در سوختن تقصیر گر بال و پری داری ٭ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر گندن پیداست کہ بجایش می آید (اردو) دیکھو تقصیر فرمودن۔

تقطیع بقول بہار و سراج پارہ پارہ کردن و باصطلاح عروضیان (۱) تجزیہ کردن الفاظ برا وزان افاعیل بحور و فارسیان (۲) بمعنی تکلف کردن و آراستن خویش را بجامہ و غیرہ استعمالی نمایند مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر طای مہملہ۔ فارسیان تقطیع را بمعنی دوم ہم استعمال می کنند بمعنی آراستگی ولیکن معاصرین عجم بمعنی دوم بر زبان ندارند (مجد قلی سلیم ۵) موزونی طبع مابود زینت ما ٭ تقطیع برای طبع ناموزونست ٭ (مخلص کاشی ۲۵) روز بار عام خاصانست تقطیعی ضرور ٭ کعبہ ہرگہ موسم حج شد قبای نو کند ٭ مخفی مباد کہ فارسیان استعمال این با مصادر فارسی می کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) (۱) تقطیع۔ بقول آصفیہ عربی۔ مؤنث۔ وزن شعر (۲) آراستگی۔ زینت۔ مؤنث۔

تقطیع کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ گوید کہ (۱) تکلف کردن و آراستن خویش را بجامہ مؤلف عرض کند کہ (۲) بمعنی وزن شعر کردن ہم (تاثیر ۵) گرچہ یک سرو بہ رعنائی آن قامت نیست ٭ چونکہ تقطیع کند مصرع موزون گردد ٭ (اردو) (۱) آراستہ کرنا (۲) تقطیع کرنا۔ وزن شعر کرنا۔

تقطیع لباس اصطلاح۔ بقول بحر و انند

(اردو) لباس کی آرائش۔ مؤنث۔	پیرایش و آرایش لباس مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است متعلق به معنی دوم تقطیع

تقلی بقول برہان بضم اول و سکون ثانی و لام به تحتانی کشیده گوسفند شش ماہہ را گویند صاحب سروری گوید که بقول بعض بره ما دام که در سال اول باشد صاحب ناصری فرماید که این لغت ترکی است چه در فارسی قاف نیست و اگر در لغتی قاف باشد اصل آن غین است مانند قباد و قارن مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی زبانست و معاصرین عجم به غین معجمه عوض قاف بر زبان دارند۔ صاحب لغات ترکی این را به غین معجمه عوض قاف لغت ترکی گوید یعنی بره سه ماہہ پس شک نیست که این را مفرس گوئیم به تبدیل غین با قاف چنانکه آروغ و آروق و چناغ و چناق (اردو) بکری کا بچہ جس کی عمر چھ مہینہ کی ہو۔ مذکر۔

تقلیب بقا اصطلاح۔ بقول مؤید ای قبا مؤلف عرض کند که در بعض نسخ قلمی (القلب بقا) بہمین معنی نوشته و بذیل لغات فارسی آورده و ما سرور را اصطلاح فارسی ندانیم ازینکه ہمہ محققین اہل زبان ازین ساکت یکی از معاصرین عجم گوید که شک نیست بقا را اگر قلب بعض کنیم قبا می شود ولیکن فارسیان این مرکب را اصطلاحی برای قبا نگفته اند۔ فضولی صاحب مؤید است که این را قائم کرده (اردو) قبا۔ مؤنث۔

تقلید بقول بہار پیروی کردن کذا فی الکنز و فارسیان این را بمعنی حرف و حرکت کسی را در خویشتن وانمودن از روی تمسخر استعمال کنند با مصدر کردن و این فعل را خمانیدن بجای معجمه و واچانیدن بواو و جیم فارسی و نون تحتانی رسیده ہم گویند بر زبان شیراز صاحب

روزنامچه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاچار گوید که تتبع و تمثیل کردن است و صاحب رہنما
بحوالهٔ سفرنامهٔ مذکور ترجمهٔ این در ہندی بہروپ گوید و صاحب بول چال بحوالهٔ معاصر
عجم ہنر بانش که نقل باشد مؤلف عرض کند که لغت عرب است بالفتح وکسر لام و استعمالش
فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر بسبیل مجاز است وبس صاحب آصفی ----

تقلید کردن | را بمعنی مصدری بیان کردهٔ بہار آورده (اردو) الف۔ سوانگ
بدلنا۔ ب۔ روپ بھرنا۔ بقول آصفیہ۔ سوانگ بھرنا۔ اپنی اصلی صورت کے خلاف دوسری
شکل میں نمایاں ہونا۔ بھیس بدلنا۔

تقماق | بقول بہار بہر دو قاف در فرہنگ ترکی بیخ کوب و تقماق نیز گویند و بجای
معجمہ ہم (یحییٰ کاشی سے) تابندگرد و بزمین اول بیخ پا تقماق بفرقش بتوان محکم زد۔ بہار
بعد ذکر این گوید که بجای قاف خای معجمه دانستن سہو است چنانکه از فرہنگ ترکی معلوم شد
صاحب لغات ترکی توقماق را بیاورد و او بہمین معنی آورده مؤلف عرض کند که
با حقیقت این لغت بہ تخماق عرض کرده ایم حیف است که بعض محققین ہمین سند یحییٰ کاشی
را ودر آنجا ہم نقل کرده اند فضولی وارسته که تخماق را غلط گوید (اردو) دیکھو تخماق۔

تقم دوز | اصطلاح بہار ذکر این کرده از بمعنی ساکت (سیفی سے) سیفی گدای شوخ
تقم دوز چون شدی پا بر خرقهٔ صلاح مدوز نیست مؤلف عرض کند که توقوم بقول
لغات ترکی خوی گیر و پالان است فارسیان بحذف واو دوم و چہارم تفریساً استعمال
این کرده اند و این بمعنی حقیقی کسی که خوگیر پالان دوزد اسم فاعل ترکیبی است (اردو)۔

جوگیر دوز بندہ سینے والا۔

(الف) **تقوی** بقول منتخب بالفتح و فتح واو بالف مقصورہ لغت عربی است بمعنی پرہیزگاری
فارسیان استعمال این بہمین معنی کردہ اند (ظہوری سہ) دوش ساقی خندہ در کار رسید و بو رند
بہ مہر و مہی تقوی ما گریست ۔ مؤلف عرض کند کہ ظہوری ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) **تقوی شکفتن** بمعنی کامیاب شدن تقوی استعمال کردہ است (سہ) بخیہ قطرہ مے
دلق ظہوری می خواست ۔ ما نیز خرمن و درع حیف کہ تقوی شگفت ۔ (اردو) الف
تقوی بعربی اسم مذکر ۔ پرہیزگاری ۔ عبادت (ب) تقوی کا کامیاب ہونا۔

تقویم بقول بہار راست کردن و باصطلاح اہل تنجیم راست کردن احوال سال از
روی تنجیم و آن شمسی و قمری بود ۔ مؤلف عرض کند کہ لغت عربی است بالفتح و کسر واو
فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر بمعنی اصطلاحی استعمال این کنند و بالفاظ خود مرکب باسم
می سازند کہ در ملحقات می آید (ظہوری سہ) بہ تقویم کہستان روز خرد دانا شنبہ رفتہ
بہ بی تکلیف زاہد و شب آدینہ می باید ۔ (اردو) تقویم بقول آصفیہ عربی اسم مؤنث
جنتری پترا ۔ وہ کتاب جس میں سال بھر کی تاریخیں ستاروں کے مقامات اور گرہن وغیرہ
کا ذکر ہوتا ہے ۔

تقویم افگندن اسم مصدر اصطلاحی اندراج تقویم انداختن است مؤلف عرض کند کہ موافق
قیاس است (ظہوری سہ) تقویم کہنہ کہ
چون ظہوری نگندہ ایم ما این عقدہ ہای کار منجم
زانجم است ۔ محقق مباد کہ در سند بالا استعمال
[illegible] افگندن است ۔ [illegible] ندارد کہ مخفف افگندن

باشد (اردو) تقویم پھینکدینا۔

تقویم پارین اصطلاح۔ بقول بحر بیکار
ولی اعتبار مؤلف عرض کند که باید بست
از اینکه تقویم سالهای گذشته بمقاصد تواریخ
آینده بیکار است اگرچه منجمین از آن هم بکار
زمانه گذشته کار گیرند (اردو) تقویم پارینہ
بقول آصفیہ اسم مؤنث۔ بیکار چیز، ردی چیز
جو کار آمد نہ ہو۔

تقویم پارینه بکار نیاید مثل۔ صاحبان
خزینه و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی و
محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که
فارسیان این مصرع (که تقویم پارینه ناید بکار) برای
چیزی استعمال کنند که بیکار شده باشد (اردو)
یہی فارسی مثل اردو میں بیکار چیز کے لیے
مستعمل ہے جب کسی چیز کو بیکار خیال
کرتے ہیں یا اہل ہند کہتے ہیں یہ تو تقویم پارینہ
ہے اور دکن میں عموماً اسی مصرع کا استعمال ہے۔

تقویم دیدن استعمال یعنی معاینه کردن
طالع کسی که از ملحقات تقویم بدست آید از اینکه
منجمین در آخر تقویم هر سال از ستاره‌ها و احکام
نجوم کار گیرند مؤلف عرض کند که این
کنایه است ورای معنی حقیقی که شاید تقویم دیدن
است (ظهوری سه) رسد بند تمنا گویمن
تقویم بخت من چو که در کار رحم بود از گردش
اختر نمی آید که شخص بیاد کرد از سند بالا استعمال
مصدر پیچیدن پیداست که گنجایش می آید
صحیح ندارد که دیدن و پیچیدن مرادف یکدیگر
است (اردو) کسی کے طالع کا دیکھنا۔
طالع کا معلوم کرنا۔

تقویم شمسی اصطلاح۔ بقول بحر تقویمی که
کیفیات شهور شمسی در آن نویسند و تقویم
قمری مقابل آنست مؤلف عرض کند که
ترتیب این تقویم باعتبار سلسله ماه‌های شمسی
است نه قمری یعنی محرم تا ذیحجه و از ماه‌های شمسی

ماه‌های آلهی مراد است که فارسیان استعمالش کنند که از رویت قمر تعلق ندارد و در دکن از آذر آغاز شده بر آبان ختم می شود (اردو) تقویم شمسی وہ تقویم جس میں شمسی مہینوں کا سلسلہ ہو۔

تقویم فکندن از کف استعمال مرادف تقویم افگندن است **مؤلف** عرض کند که بمعنی تحقیقی است سند این از ظہوری بر تقویم افگندن گذشت (اردو) تقویم پھینک دینا۔ دیکھو تقویم افگندن۔

تقیه بقول سروری کلاهی که در ماوراء النهر در زیر دستار پوشند (نزاری ع) کلاه و تقیه و دستار زاهدی از سر فرو نهادم و زنار بر میان بستم و می فرماید که همین را تاقیه نیز گویند **مؤلف** عرض کند که تاقیه مزید علیه همین است و این بالفتح و فتح تحتانی اسم جامد فارسی زبان بعضی از معاصرین عجم برانند که تاقیه اصل است و این مخفف آن بلکه تاقیه ترکی است و اکثر سفر نیش ولیکن لغات ترک از تاقیه ساکت و بعضی معاصرین ترک گویند که کلاه بلند باشد که اکثر قلندران پوشند همچون کلاه ترکی والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) اونچی ٹوپی جو فقرا اوڑھتے ہیں۔ مؤنث۔

فوقانی با کاف عربی

تک بقول برهان و جامع و ناصری بفتح اول و سکون ثانی (۱) بمعنی اندک و قلیل و کم باشد و (۲) زدن مهره یا زدن دست بر کنار تخته نرد که بتین درست نشیند خصوصاً و (۳) نام گیاهی است که در میان گندم زار بروید و آن سخت تر از گیاه گندم باشد و نام گیاهی هم که در میان آب می روید و حصیر از آن بافند و بعربی حفاء گویندش و (۴) بمعنی بسیار نیز آمده بپای رفتن و دویدن هم و (۵) قعر چاه و ته حوض و امثال آن و بضم اول (۶) منقار مرغ

و (۷) نوک خنجر و نیزه و امثال آن و (۸) چراغی که اندک نور داشته باشد و (۹) بکسر اوّل
و لام طعامی که بعربی لقمه خوانند و (۱۰) بمعنی پیش و نزدیک (حکیم سنائی سنه ۵۴۵) صفت تنه زار
با تنبانست ٭ چون کعم مشتبه به گوشه نرنج ٭ با همه پشت کمان بنان تنار ٭ دائره میرها تکیا
تنگ تنگ و تنج تنج ٭ صاحب جهانگیری معنی چهارم و پنجم را ترک کرده ذکر دیگر معانی کرده
صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل تا چهارم و هشتم تا دهم قانع و سند معنی دوم پیش بخیال ما
معنی چهارم دارد گذشت (فردوسی سنه ۴۱۱) ز رستم بپرسید پس مایه توس ٭ که چون یافت
پیل با زنگ و کوس ٭ صاحب سروری ذکر معنی اوّل و سوم و چهارم تا هشتم کرده از دیگر
معانی ساکت (سعدی سنه ۶۹۱) به تک تا زلالی ریخت بر کوه و دشت ٭ تو گوئی که ابر بهاران
گذشت ٭ (سوزنی سنه ۵۶۹) هر که در چاه عزیمت او نگه کرد از حسد ٭ زان حسد خود را نگونسار
تک چاه قعر ٭ خان آرزو در سراج ذکر همه معانی کرده نسبت معنی پنجم گوید که غلط است و
صحیح بکاف فارسی است و نسبت معنی ششم می فرماید که این هم بکاف فارسی مخفف تنگ
که بمعنی گذشت و بمعنی هفتم مخفف توک به نون باشد نه تای فوقانی صاحب رهنما بحواله
سفرنامه ناصرالدین شاه قاچار ذکر معنی دوم کرده گوید که ترجمه این در هندی چیت است
مؤلف عرض کند که ما باعتبار صاحبان جامع و ناصری که هر دو محققین اهل زبان‌اند این لغت
را هم جامد فارسی زبان دانیم و هرچه بکاف فارسی می آید کاپش عرض کنیم صاحب محیط نسبت
معنی سوم ذکری بحیث نکرد (اردو) (۱) قلیل - کم - مذکر (۲) زور - مار - خواہ پانی ہو
یا تختہ ہو - مونث (۳) ایک قسم کی گھاس جو گیہوں کے کھیت میں خود رو ہوتی ہے

ومعنی پنجم را اگر باعتبار الوالفرج تسلیم ہم کنیم بر سبیل مجاز باشد ومعنی دوم ہم مجاز است ومعنی چہارم ہم مجاز و غالباً دران ولایت زمین تند کرہ بمعنی سوم بیشتر باشد ازینجاست کہ بنابرین آن ولایت را موسوم کردند (اردو) (۱ و ۳) کھوکھلی زمین جسمین پانی نہ ٹھہرے ایک جگہ جذب ہو جاے اور دوسری جگہ نکل آے۔ مؤنث (۲) وہ زمین جو دو پہاڑ کے درمیان ہو۔ مؤنث (۴) ایک ولایت کا نام۔ مؤنث (۵) لڑائی خصوصت۔ مؤنث

تکاپوی بقول برہان وجامع ودیگر با بای فارسی بر وزن جفاجوی (۱) بمعنی آمد شد از روی تعجیل وشتاب و (۲) جستجوی بسیار وبقول بعض (۳) تردد بیفائدہ صاحب سروری بر معنی اوّل قانع (سعدی ؒ) تکاپوی ترکان وغوغای عام ہم تماشاکنان بر در وکوی و بام ہم صاحب ناصری بذکر معنی اوّل ودوم گوید کہ اصل این تک وپوی است وتک وتاز مرادف این صاحب فدائی کہ یکی از علمای معاصر عجم بودی فرماید کہ آمیختہ است از تک کہ بعجم باب سر دویدن است کہ جائی ایستادہ نشود وپوی کہ بعجم رفتار است از پیروی وتکاپوی وتکادو وتک یعنی دوندگی بسیار را گویند۔ غالب دہلوی در قاطع برہان بکاف فارسی صحیح داند و بر برہان اعتراض می کند وصاحب قاطع القاطع جواب ترکی بہ ترکی می دہد مؤلف عرض کند کہ محققین صاحب زبان اعنی جامع وناصری وسروری بہ تحقیق لغات زبان خود معتبر تر از محقق ہند نژاد اند۔ الف درمیانی این لغت را الف عطف دانیم چنانکہ رواروو امثال آن معنی اوّل حقیقی است ودیگر معانی مجاز آن۔ استعمال این بمعنی سوم از نظر ما نگذشت (اردو) (۱) دوادوش بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث دوڑ دھوپ

پیروی۔ کوشش (۲) جستجو۔ تلاش مؤنث (۳) بیفائدہ تردد۔ مذکر۔

(الف) تکان
(ب) تکان خوردن

الف را ہیچ یکی از محققین فارسی زبان ذکر نکردہ ولغات ترکی وعرب ہم ازین ساکت البتہ صاحب ساطع این لغت ہندی را بمعنی حرکت واضطراب آوردہ وصاحب فرہنگ آصفیہ ہم این را بمعنی کسلمندی یا اعضا شکنی لغت ہندی نوشتہ وصاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ب را بمعنی بی حس وحرکت شدن از ہیبت وخوف وماندگی وکوفت گفتہ مؤلف عرض کند کہ الف اسم جامد فارسی زبان ومرکب باشد از تک کہ بمعنی دویدن گذشت والف ونون زائد فارسیان معاصر استعمالش بمعنی تعب کردہ اند کہ از دوادوش عائد حال می شود وب را ازہمین اسم مرکب کردہ ومصدر تکاندن وتکانیدن کہ می آید ہم مرکب از الف معلوم می شود بسبیل مجاز کہ صراحتش ہمدرانجا کنیم واین از عالم توافق لسانین است کہ تھکان وتھکن بمعنی ماندگی وکوفت در ہندی ہم آمدہ چنانکہ صاحب آصفیہ ذکرش کردہ بالجملہ الف را بمعنی کوفت وماندگی اسم جامد فارسی زبان دانیم وب را مرکب از الف (اردو) الف تکان۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث۔ تھکاوٹ۔ ماندگی (ب) سہم جانا۔ بقول ڈر جانا۔ خوف یا رعب میں آجانا۔ ہیبت چھا جانا۔ (نصیر ع) رکھے سے شستہ میں یہ انگشت حیرت اسے کمان ابرو گیا ہے سہم کچھ کھا کر یہ تیرا تیر دل میرا

(الف) تکاندن
(ب) تکانیدن

صاحب سوارد ذکر الف کردہ وصاحب بحر ب را بمعنی افشاندن گرد از دامن وقالی وامثال آن کامل التصریف گفتہ کہ مضارع

این تکاند است (ملا طغرا ه) چو ابر بهار تکاند لباس بر صد اسپ از رہ جلد و رہ صفت طاس بر مؤلف عرض کند که اسم مصدر ہر دو ہمان تکان است که بمعنی ماندگی و کوفتگی	گذشت و معنی لفظی آن کوفت زده و مانده کردن و تکانیدن گرد و صاف کردن چیزی که از این عمل آن چیز گویا مانده و کوفته می شود که حرکت این عمل مقتضی آنست (اردو) جھٹکنا. گرد سے صاف کرنا۔

تکاو بقول برہان با واو بر وزن و معنی تکاب است که گذشت صاحبان سروری و ناصری ہم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که حرفی نیست که این مبدل آنست چنانکه آب و آو (اردو) دیکھو تکاب۔

تکاور بقول برہان و جامع و بحر بر وزن سراسر بمعنی تک آورنده یعنی حیوانات رونده و دونده عموماً و اسپ و شتر خصوصاً. صاحب ناصری گوید که با شواہد در ضمن لغت تک گذشت و در اینجا می فرماید که اسپ خوش رفتار و دونده را تکاور گویند چنانکه ملک الشعرا کاشی گفته (ه) تکاورانی که در زیر زین بدولت شاه ہا چو رعد گاه صہیل و چو برق گاه صیال ہا (از ناصری ه) بیار آن دشت پیمای تکاور ہا فلک کوب و زمین تیز و ہوا در ہا صاحب فدائی ہم گوید که اسپ تیز رفتار را گویند مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است و کنایه از اسپ و شتر غالب دہلوی در قاطع برہان اعتراض بر برہان کرده و صاحب قاطع القاطع جواب ترکی بترکی داده و حق ہمین است که ما این را به کاف عربی باتفاق محققین اہل زبان صحیح دانیم (اردو) گھوڑا اور اونٹ. مذکر۔

تکاور ابلق اصطلاح بقول برہان و	جامع و بحر کنایه از دنیا و روزگار است

باعتبار شب و روز **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است و موافق قیاس (**اردو**) دنیا مؤنث

تکبّر بقول آصفی بزرگی نمودن و گردن کشی کردن **مؤلف** عرض کند کہ بفتحتین و ضم موحدہ مشدّدہ و لغت عرب است صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان بمعنی غرور استعمال کردہ اند کہ حاصل بالمصدر است و با مصادر و ترکیب فارسی ہم استعمال این کنند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) این ہمہ ناز و تکبّر نرسد رضوان را ٭ داشتی کاش در خلد بہ کاشانۂ ما ٭ (**اردو**) تکبّر بقول آصفیہ عربی اسم مؤنث غرور گھمنڈ انانیت ہمامہی رعونت ۔

تکبّر بچاک اندر اندازد مثل صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان استعمال این در مذمت تکبّر کنند (**اردو**) بڑے بول کا سر نیچا ٭ جو چڑھیگا سو گریگا ٭ آپ ہی نے ان ہندی کہاوتوں کو فارسی کہاوت کے مقابلہ میں لکھا ہے ۔

تکبّر رسیدن مصدر اصطلاحی بمعنی زیبا بودن تکبّر است **مؤلف** عرض کند کہ محاورۂ فارسیان است (ظہوری ؎) اینہمہ ناز و تکبّر نرسد رضوان را ٭ داشتی کاش در خلد بکاشانۂ ما ٭ (**اردو**) تکبّر زیبا ہونا ۔

تکبّر عزازیل را خوار کرد مثل صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان در مذمت تکبّر استعمال این می کنند مقولہ ایست نہ مثل (**اردو**) اسی فارسی مثل کو اہل دکن کہاوت کی طرح تکبّر کی مذمت میں استعمال کرتے ہیں ۔

تکبّر کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر

(۴۰۱)

این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی است یعنی غرور کردن (سعدی ره) تکبر مکن زینهار ای پسر * که روزی ز دستش در آئی بسر * مخفی مباد که در سند بالا استعمال مصدر کندن پیداست که بجایش می آید (اردو) تکبر کرنا۔ غرور کرنا۔

تک بند اصطلاح۔ بقول برهان و جهانگیری و جامع و بحر و رشیدی و سروری و بهار و سراج بر وزن فرزند کمرے را گویند که از ابریشم و پاپشم شتر و امثال آن بافند و بر یک سر آن تکمه یا مهره و بر سر دیگر آن انگله نصب سازند و آن مهره یا تکمه را در آن انگله اندازند تا بر میان بند شود (جامی ره) سنگ تک بند قلندر کشتی تجرید را * از پی تسکین سپهری بانوای لنگر است * (بابای فغانی ره) همه چیز تو محبوبانه و عاشق کش است اما * قیامت در قبای حسن بند و تک بند دل آویز است * مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است و تک درینجا بمعنی پیش است که گذشت یعنی چیزی که از پیش بند شود (اردو) کمربند۔ پیٹلہ۔ پٹکہ۔

تکبیر بقول بهار بمعنی بزرگ شمردن و به بزرگی صفت کردن و به بزرگی خدا را یاد کردن و الله اکبر گفتن می فرماید که فارسیان با لفظ زدن و کشیدن و کوفتن و گفتن استعمال این کنند مؤلف عرض کند که بالفتح و کسر موحده لغت عرب است فارسیان بمعنی اسمی استعمال این کنند یعنی یاد خدا و با مصادر خود مرکب سازند که در ملحقات می آید (اردو) تکبیر بقول آصفیه عربی۔ اسم مؤنث۔ الله اکبر کهنا۔ خدا کا نام لینا کا حاصل بالمصدر۔

تکبیر خواندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی گفتن تکبیر است (ادهم کاشانی ره) ز بس نان کور و کم سفره ست دنیای دنی ادهم *

بیجای جمہ تکبیر ما خوانند ہمیدانش ۔ (اردو)
تکبیر کہنا ۔ تکبیر پڑھنا ۔

تکبیر زدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ
در او بتکبیر خواندن (حافظ شیرازی ہ) من ہمان
دم کہ وضو ساختم از چشمہ عشق ۔ چار تکبیر زدم
یکسرہ بر ہرچہ کہ ہست ۔ (اردو) تکبیر کہنا ۔
تکبیر پڑھنا ۔ دیکھو تکبیر خواندن ۔

تکبیر کردن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ بمعنی تکبیر خواندن است (احمد یزدی
ہ) زیرکان در شتش ہست تا سر حلقش
دیدہ اند ۔ چار تکبیر فنا بر ملک سنجر کردہ اند
(اردو) دیکھو تکبیر خواندن ۔

تکبیر کشیدن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ بمعنی تکبیر خواندن است (نظیری نیشاپوری
ہ) خورشید از کمال تو تکبیر می کشد ۔ ماہ
از نو کسی ندیدہ تمام آفریدہ ۔ (اردو)
بلند تکبیر خواندن ۔

تکبیر کوفتن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ بمعنی بلند کردن صدای تکبیر
(انوری ہ) کوس بحرب گاہ چو تکبیر فتح
کوفت ۔ خصم از نماز خیر و سلامت سلام
داد ۔ (اردو) تکبیر کی آواز بلند کرنا ۔

تکبیر گرفتن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ بمعنی آموختن تکبیر است بمعنی لازم
(نظیری ہ) زبس بوی کمال شہر کردی آشنا
از توحیدم ۔ بورد ارشاد دہقان تکبیر از من بسبحہ
گیرد ۔ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال سند
گیردن پیداست کہ بجایش می آید (اردو)
تکبیر سیکھنا ۔

تکبیر گفتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی تکبیر خواندن است (کمال خجندی ؎) اگر بمیرد کمال از عشق آن رومی بہ بیروح پاک او تکبیر گوئید بمعنی مسیائے کہ از سند بالا استعمال مصدر گوئیدن پیداست تہ گفتن و تعریف ہر دو بجائش مذکور شود (اردو) دیکھو تکبیر خواندن ۔

تکتاز اصطلاح ۔ بقول بحر بمعنی تاختن و دویدن و جستجو کردن مؤلف عرض کند کہ مخفف تک و تاز است بمعنی حاصل بالمصدر مرادف تک و دو و تکاپوی (اردو) دیکھو تکاپوی ۔

تکتک بقول روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار اینجا و آنجا ۔ صاحب بولیجان بحوالہ معاصرین عجم می فرماید کہ بمعنی بعض بعض است و صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ مذکور متفق با روزنامہ مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم ہم مصدق رہنما می کنند و با صاحب بولیجان اتفاق ندارند فارسی جدید است و اسم جامد و در استعمال مرکب بمعانی دیگر ہم می آید ۔ (اردو) یہاں اور وہاں ۔

تکتک پا اصطلاح ۔ بقول بحر بفتح ہر دو فوقانی و ہر دو کاف تازی آواز پا بوقت دویدن ۔ بہار ہم بانش ۔ خان آرزو در چراغ ہدایت ہم بہ ہمین معنی آوردہ مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و درین اصطلاح مرکب تکتک بمعنی صدا است ۔ (اردو) آہٹ ۔ بقول آصفیہ ۔ ہندی اسم مؤنث ۔ آواز پا ۔ کھڑاکا ۔ پہر چال ۔

(الف) **تکتک پا رفتن** مصدر

(ب) **تکتک پای رسا** اصطلاحی

الف بقول بہار و انند ترسانیدن از آواز پا و ب از شجاعت و قدرت خود

چیزہا می گوید ولاف می زند (محسن تاثیر سه) سرِ وی علم نگشته کہ از شوخی خرام ٭ پا او قدِ تو تکتک پائی نرفتہ است ٭ (محمد سعید اشرف سه) حرف و صوت تو بہ اغیار نوائیست لبن ٭ بہ یاران شدنت تکتک پائیست لبن ٭ صاحب بحر نسبت الف متفق با بہار۔ خان آرزو نسبت الف بر مطلق ترسانیدن قانع و سند ہر دو ہمان شعر محسن تاثیر است مؤلف عرض کند کہ الف موافق قیاس است از آنکہ چون کسی از پس کسی می آید آواز پایش پیش رو را می ترساند و ب لغو است کہ سند اشرف بکارش نمی خورد و تکتک پا در مصرع دومش بمعنی آواز پاست و بس (اردو) آہٹ سے ڈرانا۔

تکتک شدن مصدر اصطلاحی بصاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ بمعنی از ہم جدا شدن است می فرماید کہ (اما تکتک شدہ) یعنی (لیکن ہر یک دیگر جدا) صاحب رہنما بر (تکتک شدہ) می فرماید کہ بمعنی تہ و بالا و پریشان شدہ مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم تصدیق معنی بیان کردۂ روزنامہ کنند و طرز تعریف رہنما صوت دیگر پیدا کردہ و معنی اول موافق قیاس ہم (اردو) ایک دوسرے سے جدا ہونا۔

تکمہ صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ چرخ و پایہ کالسکہ را مانند معاصرین عجم این را بالفتحتین گویند مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی جدید است و در استعمال متاخرین و متقدمین نیامدہ (اردو) گاڑی کا پہیا۔ مذکر۔

تکرار بقول بہار بمعنی بار ہا گردانیدن۔ می فرماید کہ بالفظ کردن مستعمل مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و فتح رای مہملہ۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ

فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این می کنند و با مصادر فارسی مرکب ہم سازند کہ در ملحقات می آید و تخصیص مصدر کردن نیست (ظہوری سے) چند تکرار افترای غیر را تہمت است ای ہمہ وقت تہمت است ؎ (اردو) تکرار۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث تکرر۔ تکرار کرنا۔ بار بار کہنا کا حاصل بالمصدر۔

تکرار داشتن استعمال۔ بمعنی پی در پی کردن کاری مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری سے) احتیاج دیدن دیگر نشد بر ہر کہ دید ؎ دلربایان را نبا در نگہ تکرار داشت ؎ (اردو) مکرر سکرر کرنا۔ پے در پے کرنا۔

تکرار کردن استعمال۔ مکرر و سکرر کردن کاری مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری سے) سبق مہر کہ تکرار ؎ کہ ورق باز بر نگردانند ؎ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر گندن پیدا است کہ بجایش می آید (اردو) کسی کام کو مکرر سکرر کرنا۔ دہرانا۔ تہرانا۔

تکرار نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تکرار کردن است (عطار نیشاپوری سے) گفتہ من چشم شد اسرار عشق ؎ می نمایم ہر زمان تکرار عشق ؎ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر نمائیدن پیدا است کہ بجایش می آید (اردو) دیکھو تکرار کردن۔

تکرّادہ اصطلاح۔ بقول بولچال بحوالہ معاصرین عجم چیزی کہ آن را در ہندی ڈہرا گویند یعنی تیر چوبین یا آہنین کالسکہ کہ بران تکر کالسکہ دور زند **مؤلف** عرض کند کہ تکر بمعنی اوست و عرّادہ بالفتح و بہ تشدید یدرا لغت عربست نوعی از آلات جنگ و آن

آلتی است کوچکتر از منجنیق (کذا فی المنتخب)
پس بمجاز آن پیچ آہنی را گفتند کہ بران پایۂ تدگو
کالسکہ دور زند و این را مفرس گوئیم کہ مستعمل
و محاورۂ معاصرین عجم است و متاخرین و محققین

در استعمال این نکردہ اند قلب اضافت (عرادہ تکر) است
ولیس (اردو) ڈہرا دکن میں آس پیچ آہنی کا نام
ہے جس پہ گاڑی کا پہیا پھرتا ہے جس کو آس
بھی کہتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے اس کو نہیں لکھا

تکرودن بقول برہان با راو تای قرشت بر وزن پہلو شکن بلغت ژند و پاژند بمعنی پیچیدن
صاحبان انند و موارد ہم این را آوردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ تکرودن بلغت ژند و پاژند
بقول معاصرین زردشت و دستوران پارسی عشق پیچ را گویند ولیکن این لغت در کتب لغات
یافتہ نمی شود فارسیان قدیم با این اسم مصدر علامت مصدر تن مرکب کردہ مصدر ساختہ اند
و حالا استعمال این مصدر ہم متروک است (اردو) لپٹنا۔

تکمز صاحب رشیدی گوید کہ مرادف تکس و تکساک تخم انگور را گویند کہ میان غژب یعنی
دانہ انگور باشد و اکثری این لغت را بہ زای فارسی گفتہ اند و صحیح بہ زای تازی است چہ
از سین مہملہ او را بدل کنند نہ فارسی را (ببینی س) گر بیارند و بگویند و دہند بہ باد بچہ
تو بسنگ تکزی نان ندہی باب تراہ خان آرزو در سراج گوید کہ بفتحتین است و شمس فخری
بضم کاف آوردہ و گفتہ کہ قافیہ ندارد و در سامی بفتح اول و کسر ثانی است و اول صحیح باشد
مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم می نماید و حالا بزبان معاصرین عجم است
و تکمیل بحث این بر تکژ کنیم کہ بہ زای فارسی می آید (اردو) دیکھو تکژ۔

تکژ بقول برہان و جامع بفتح اول و سکون زای فارسی استخوان و تخم انگور و بضم اول و کسر ثانی

ہم درست است۔ صاحب رشیدی بذیل تکر کہ بمعنای تازی گذشت ذکر این کردہ آن را صحیح داند مؤلف عرض کند کہ صاحب مجمع این را اصل دانند و تکرز را مبدل این چنانکہ ترند و زند۔ اسم جامد فارسی قدیم و لغت ترند یا تزند است (اردو) انگور کا تخم۔ مذکر۔

(الف) تکرزدان اصطلاح۔ الف بقول
(ب) تکرزدانہ ملحقات برہان مرادف
ب۔ و ہر دو پردہ را گویند کہ دانۂ انگور در میان آنست و پوست انگور را ہم خوانند۔ صاحب مجمع بذکر ب قانع۔ مؤلف عرض کند کہ الف از قبیل قلمدان است موافق قیاس و ب را بمعنی الف گرفتن موافق قیاس نیست کہ از ان معنی تکر پیدا است الّا اینکہ ما ہای ہوز دانہ را ناید قرار دہیم و دانہ را بمعنی دان گیریم (اردو) الف و ب انگور کا پوست یا وہ مقام جس کے اندر تخم انگور ہوتا ہے۔ مذکر۔

تکس بقول برہان و جہانگیری و جامع و سروری و ناصری و سراج و رشیدی ہمان تکز کہ گذشت و بعربی مجمع گویند با عین مہملہ (بہ رامی ۵) آن خوشۂ بی چنانکہ یکی خاک بیرنبیند بسر بستہ و نبردہ بدو دست ہیچکس ہرگز نہ سیاہی حشمت نغز بیاورد بہم بر مثال مردمک چشم از و تکس بہ مؤلف عرض کند کہ مبدل تکز است و ہمین است مثال این مبدل و بقول بعض این مبدل تکز باشد کہ بمعنای ہوز گذشت چنانکہ ایاز و ایاس (اردو) دیکھو تکز و تکز۔

(الف) تکسمراج استعمال۔ الف۔
(ب) تکسمراجی بقول رہنما بحوالۂ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار اعضا شکنی و صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ مذکور نسبت ب گوید بیماری است مؤلف عرض کند کہ الف

دوم گوید که در فارسی بودن این نظر است **مؤلف** عرض کند که صاحب لغات ترکی این را نام پدر ترکان بحوالۂ لسان الشعرا گفته و ازین ظاهر است که لغت ترکی است و معنیٰ باشد حقیقت معنی اول و معنی دوم هم از معنی اول تعلقی داشته باشد بسبیل مجاز که آبادی شهر و ملک تکسین متعلق به پدر ترکان باشد و معنی سوم را هم مجاز دانیم (اردو) (۱) ترکوں کے ایک بزرگ کا نام تکسین ہے جس کے متعلق ترکوں کا یہ خیال ہے کہ قوم ترک کا جدّ اعلیٰ ہے (۲) ایک شہر اور ملک کا نام بھی تکسین ہے۔ مذکر (۳) حکمران امیر

تکش | بقول برہان و جامع و سروری بفتح اول و ثانی بروزن حبش (۱) نام یکی از ملوک و سلاطین است (کمال اسمعیل ؎) ای زرایت ملک و دین در نازش و در پرورش بگو خسرو گیتی علاء الدین والدنیا تکش ؛ (۲) تخم دانهٔ انگور را هم گویند (سعدی ؎) تکش با غلامان یکی راز گفت ؛ که این را نباید بکس بازگفت ؛ صاحب ناصری نسبت معنی اول می فرماید که نام سلطان تکش خان خوارزمی پسر ایل ارسلان خوارزمشاه بوده. خان آرزو در سراج بذکر هر دو معنی گوید که معنی دوم تصحیف است و صحیح بسین مهمله **مؤلف** عرض کند که وجه تسمیه معنی اول معلوم نشد و به معنی دوم مبدّل تکس چنانکه باشگونه و باشکونه و باعتبار محققین اهل زبان ما این را تصحیف نگوییم (اردو) (۱) تکش ایک بادشاہ کا نام (۲) دیکھو تکس۔

تکشمیر | بقول بهار بفتحتین خویشتن را کشمیری وانمودن۔ صاحب مصطلحات هم ذکر این بدلیل (پاژکالی) کرده می فرماید که فارسیان بعض لغات بطرز عربی استعمال کرده اند و این از همان قبیل است (نعمت خان عالی ؎) ای سفله تمام کار و بار تو دغاست ؛ اینجا به ادب باش

تکشمیری چہ باست ؛ بہمانی کہ وعدہ کردی بما نرسید ؛ آخر تکشمیر چہ شد بہانہ کجاست ؛ وارستہ ہم ...
ذکر بعض ہمین قسم الفاظ مفرس کردہ کہ بجایش می آید۔ مؤلف عرض کند کہ اتفاق داریم با او
(اردو) اپنے آپ کو کشمیری ظاہر کرنا۔

تکفیر | بقول بہار کافر خواندن می فرماید کہ با لفظ کردن مستعمل۔ مؤلف عرض کند کہ لغت عربیست بالفتح و کسر فا۔ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند و با مصادر فارسی مرکبش ہم (ظہوری ع) تا زبان مدعی می شد مسلمان کافری ؛ غسل می دادیش بہ آب قصہ تکفیر ما
(اردو) تکفیر بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ کافر کہنا۔ کفر کا فتوی دینا۔ کفر۔

تکفیر کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف عرض کند کہ کافر گفتن کسی را۔ سندی کہ از حافظ شیراز آوردہ از ان استعمال مصدر گذشتن پیدا است کہ شعر لطیفش بجای خود می آید (ع) دانی کہ چنگ و عود چہ تقریر می کنند ؛ پنہان خورید بادہ کہ تکفیر می کنند ؛ (اردو) تکفیر کرنا کافر کہنا۔ کافر قرار دینا۔

تکل | بقول برہان و جامع بفتح اول و کسر ثانی و سکون لام (۱) گوسفند شاخ دار جنگی را گویند و (۲) پسر سادہ لوح خط و (۳) مردم ابلہ و بی اندام را ہم۔ می فرمایند کہ بکسر اول ہم آمدہ است۔ صاحب سروری بذکر معنی اول و دوم می فرماید کہ بکسر تا و فتح کاف (۴) پنبہ کہ بر جامہ پارہ زنند کذا فی الفرہنگ و معنی اول را بالفتح کاف نوشتہ (شمس فخری ع) بد بد الی چہ است جفت ضعوف ؛ زانکہ تمام بود و کور و تکل ؛ (مولوی معنوی ع) چو پشیمان شدند امر زانکہ معزن ہجرت ؛ ہمی زند بقفای درطم ہزار تکل ؛ (ولہ ع) فرعون ز فرعونی آمد ...

در قافیہ شعر شیر بمعنی اسد را ہم با شیر بمعنی لبن قافیہ کردہ اند پس قول خان آرزو پیش شاعران اعتبار ندارد و استعمال شعرای مستند تر دیدش می کند قواعد فارسی و حلیہ لغات تابع استعمال و محاورہ باشند نہ محاورہ تابع آن بالجملہ این اسم جامد فارسی زبان است بہر دو معنی و لفظ تکل بمعنی جاریش و خلل اسپ بہر دو معنی باشد مرکب با تو کہ بمعنی درون می آید (اردو) (۱) خوگیر نمدہ۔ مذکر (۲) وہ نمدہ جس میں ڈاڑھی کا ایک حصہ شریک کرکے دراز کریں۔ مذکر۔

تکلتو دوز استعمال۔ بہار بذکر این گوید کہ معروف (ملا طغرا ؎) گر بتکلتو دوز گہر قیمت سپہر گزند بود ریتکلتویش خسی ہچو جہاز اشتر است **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است موافق قیاس (اردو) خوگیر سینے والا۔ مذکر۔

تکلف بقول بہار بر خود گرفتن کاری با فرمودن و رنج بر خود نہادن و از خود چیزی نمودن کہ آن نباشد۔ می فرماید کہ فارسیان بمعنی چیزی کہ شخصی دہند استعمال نمایند (سالک قزوینی ؎) یک سوتہ تخم لی نمک جلوہ نماندہ است ؎ زین پیش بکس بار تکلف نتوان کرد ؎ (ظہوری ؎) خوان وصل افگندہ داد تکلف دادہ ؎ سپیر چشمی از حیا ہمیہمان خوش غالب است ؎ **مؤلف** عرض کند کہ لغت عربیست است بفتحتین و ضم لام مشدد۔ فارسیان بمعنی تصنع و نمایش و لا تکلف ہم استعمال کنند و بامصادر خود مرکبش نمایند (اردو) تکلف۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ تصنع۔ بناوٹ۔ نمود۔ ایسی بات دکھانی جو اپنے میں نہو۔ نمایش۔ ظاہر داری (ذوق ؎) اسے ذوق تکلف میں ہے تکلیف سراسر آرام سے وہ ہے جو تکلف نہیں کرتا ؎

تکلف برافتادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ اند بمعنی ساکت **مؤلف**

عرض کند که دور شدن و باقی نماندن تکلف است (شفائی اصفہانی سه) ہلاک بی نوائی ہرچه خواہی می توان کردن ؛ تکلف گر برافتد پادشاہی می توان کردن ؛ (اردو) تکلف باقی نہ رہنا ۔ بے تکلف ہونا ۔

تکلف رفتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت ۔ مؤلف عرض کند که از سندش استعمال (تکلف از میان رفتن) بمعنی باقی نماندن تکلف پیدا است (شاہی سبزواری سه) ساقی بغم تو عقل و جان رفت ؛ بی وه که تکلف از میان رفت ؛ (اردو) باہمی تکلف باقی نہ رہنا ۔ تکلف نہ ہونا ۔

تکلف ستاندن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت ۔ مؤلف عرض کند که بمعنی تکلف کردن است (والہ ہروی سه) ستانش تکلف که تکلف قدری ؛ چون بہم خورد محض کلفت باشد ؛ (اردو) تکلف کرنا ۔

تکلف کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت ۔ مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی است ۔ صاحب بحر گوید که معروف و نیز دادن چیزی بشخصی ۔ خان آرزو در چراغ ہدایت ہم بانش ۔ سند این از سالک قزوینی بر تکلف گذشت (اردو) تکلف کرنا ۔ کوئی چیز کسی شخص کو دینا ۔

تکلم بقول بہار بمعنی سخن گفتن می فرماید که با لفظ شکستن بمعنی برہم زدن مستعمل ۔ مؤلف عرض کند که لغت عرب است بفتحتین و بضم لام مشدد ۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کرده فارسیان بمعنی اسمی یعنی کلام استعمال این می کنند و با مصادر فارسی مرکب ہم (ظہوری سه) در دام دیده گوش گره کرده عقل و ہوش ؛ طاقت بباد داده حسن تکلم است ؛ (اردو) تکلم بقول آصفیه عربی ۔ اسم مذکر ۔ گفتگو ۔ کلام ۔ بول چال ۔

تکلم شکستن | مصدر اصطلاحی آصفی گوید کہ بمعنی برہم زدن است مؤلف عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش استعمال مصدر شکستن پیداست کہ بجای خودش می آید (عرفی ره) تا زہی بلبل قفسہ پیدا نزد پر زا تکلم شکستہ کرنا شکستن تکلم کو (اردو) پریشان کرنا برہم

تکلم کردن | استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی گفتگو کردن است (شفائی اصفہانی ره) آخر چہ شد کہ ہیچ تکلم نمی کنی ❊ خاموش بیاد لعل شکر خای کیستی ❊ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر گشتن پیداست کہ بجالیش می آید (اردو) گفتگو کرنا۔ بات کرنا۔

تکلم نمودن | استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف تکلم کردن است (ملالی استرآبادی ره) شعلہ ام کہ تکلم نمودہ ❊ ہمچو مسیح ❊ باین حدیث لب لعل روح پرور او ❊ (اردو) بات کرنا۔

تکلہ | بقول برہان و جہانگیری و جامع و سروری و ناصری بضم اوّل بر وزن عقلہ (۱) نام یکی از اتابکان است کہ در شیراز بہ پادشاہی کردند و (۲) دیوانہ را نیز گویند (شیخ سعدی ره) مظفر الدین سلجوق شاہ کز عدلش ❊ پارسوان تکلہ و ابونصر سعدی مانند ❊ خان آرزو در سراج نسبت معنی اوّل گوید کہ لقب است نہ علم مؤلف عرض کند کہ بمعنی دوم اسم جامد فارسی زبان است و وجہ تسمیہ معنی اوّل واضح نشد کہ چرا باین لقب موسومش کردند (اردو) (۱) پادشاہان شیراز سے ایک پادشاہ کا لقب تکلہ تھا (۲) دیوانہ۔

تکلیف | بقول بہار بہ اندازہ طاقت کار فرمودن کسی را و فارسیان بمعنی مطلق کار فرمودن بانوی کردن استعمال نمایند پس تکلیفات شرعیہ باین شہور از قسم چنین باشد مؤلف عرض کند

کہ لغت عرب است بالفتح و کسر لام۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی زحمت و دشواری با مصادر فارسی کنند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) منع حرف تو تکلیف بر ظہوری نیست ٭ بجز این دگر چہ توان گفت بر زبان اینست ٭ (اردو) تکلیف۔ بقول آصفیہ عربی اسم مؤنث۔ طاقت سے زیادہ کام لینا۔ زحمت۔ دشواری۔

تکلیف بودن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت مؤلف عرض کند کہ زحمت بودن است (حمید بخاری ؎) بہ تکلیف فطرت دلیری نمود ٭ بہ سستی کہ تکلیف راوی نبود ٭ (اردو) تکلیف ہونا۔ زحمت ہونا۔

تکلیف دادن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی زحمت دادن و مبتلای زحمت کردن است و کنایہ از طلب کردن (شفائی اصفہانی ؎) تکلیف سیہ چشم حریفان نگہان نگہان ٭ بتو با شکلی این بہانہ با و ساغری دہم ٭ تحقیق مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر رہیدن پیداست کہ گنجایش می آید (اردو) تکلیف دینا۔ زحمت دینا۔

طلب کرنا۔

تکلیف شدن بسر میز | مصدر اصطلاحی۔ صاحب روزنامۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار گوید کہ بمعنی گفتن کہ میز تیار است صاحب رہنما صراحت مزید کند کہ زحمت دادن برای آمدن بر سر میز و طلب کردن بر سر میز۔ مؤلف عرض کند کہ این محاورۂ معاصرین عجم است کہ بمعنی طلب کردہ شدن بر سر میز استعمال کردہ اند (اردو) میز پر طلب کیا جانا (کھانے کے لیے)

تکلیف کردن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت مؤلف عرض کند کہ از سند والہ ہروی (۱) بمعنی طلب کردن پیداست و ہمین است محاورۂ معاصرین

بچم هم چنانکه صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار (تکلیف بہ بال کردند) را بمعنی (دعوت دادند و طلب کردند در محفل رقص) نوشته و صاحب روزنامه هم این را بمعنی (مستدعی شدن که بضیافت خانه بیاییم) آورده (والہ ہروی ـه) هشدار که مقتضای چیری ۞ تکلیف کند به گوشه گیری ۞ در بیں شعر هم معنی طلب کردن و مستدعی شدن است و (۲) بمعنی زحمت رسانی هم (ظهوری ـه) با همه طفلی و نادانی خود میدانی ۞ که مرا بیهده تکلیف تحمل نکند ۞ صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید که معنی این باعث شدن کسی را بر امری باشد و همین است مقصود و معنی اول بیان کردۂ صاحبان روزنامه و رہنما هم تحقیق سیاق که از هر دو اسناد بالا استعمال مصدر کشیدن پیدا که بجایش می آید (اردو) (۱) طلب کرنا کسی امر کا باعث ہونا (۲) ایذا پہنچانا تکلیف دینا۔

(الف) تکلیف کسی بر خاک افگندن

(ب) تکلیف کسی بر خاک انداختن

مصطلاحی۔ الف۔ بقول خان آرزو در چراغ ہدایت از عالم حرف کسی بر خاک افگندن باشد یعنی قبول نکردن (سنجر کاشی ـه) می خورده و مستانه خرامید بصحرا ۞ بر خاک بینداخته تکلیف هوا را ۞ مؤلف عرض کند که بیروای جهت و تکلیف نکردن است بتعریف خان آرزو درست نیست قائل (اردو) الف و ب تکلیف کی پروا نکرنا۔

تکلیف نمودن

استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که (۱) مرادف معنی دوم تکلیف کردن است و (۲) بشاہد آوردن تکلیف هم (نشر عالی شیرازی) عطارد قضا کیفیدان بلا نکردش سبا در آورده همکنان را تکلیف نشۂ سرشار همی بالغ می نمود ۞ (اردو) (۱) دیکھو تکلیف کردن کے دوسرے معنی (۲) تکلیف دکھلانا تکلیف سے آگاہ کرنا

(الف) تکجار | بقول سروری بدیل تکمر بضم تا و سکون کاف و فتح میم تیر معروف باشد که پیکان ندارد و آن را تخمار نیز خوانند (امیر خسرو ۵) هم از ولیت خارج گشائد لعنت، پا که سنگ زن است بر ایشان سزا تکجار است ؛ مؤلف عرض کند که باعتبار سروری که محقق زبان خود و از اہل زبانست تکمار را اصل دانیم و صاحب برہان ہم این را بہمین معنی آوردہ و تخمار را مبدلش دانیم که کاف به خای معجمہ بدل شدہ چنانکہ تتاماکچہ و تتاماخچہ و ------

(ب) تکمر | را مخفف الف دانیم که صاحب برہان ذکرش بہمین معنی فرمودہ صاحبان جامع و ناصری ہم ذکر این کردہ اند و صاحبان جامع و مؤید ب را بہمین معنی آوردہ اند و ما بہ تخمار که گذشت صراحت ماخذ دیگر ہم کردہ ایم و بلحاظ آن تخمار اصل باشد و ب مبدلش (اردو) الف و ب ۔ دیکھو تخمار ۔

تکمہ | بقول برہان و جامع و ناصری بضم اوّل و سکون ثانی و فتح میم گوی گریبان و امثال آن ۔ بہار گوید که با لفظ بستن و کردن و کشادن و نہادن مستعمل مؤلف عرض کند که ہیچ خصوصیت با این مصادر ندارد و متصرفش در ملحقات می آید ۔ اسم جامد فارسی زبان است ۔ (اردو) تکمہ ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ دیکھو انگل ۔

تکمہ بستن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی قائم کردن تکمہ باشد در حلقہ و از سند شاہ مصدر تکمہ بند بدین پیدا است که مرادف این است و تعریف بند بدن بجالیش می آید (واصف بخاری ۵) تا بہ بر کردہ ای سرو قبای آبی کا تکمہ بند بہ گریبان تو گل از شبنم بو (اردو) گھنڈی لگانا گھنڈی کو اس کے حلقہ مین قائم کرنا

تکمہ بند استعمال۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی حلقہ کہ تکمہ دران بند شود و جاگیرد (ظہوری ع) گریبان شاخ است چون ہرزہ خندہ شدہ سعی نشو و نما تکمہ بند ہا (**اردو**) گھنڈی قائم کرنے والا۔ وہ مقام جہاں گھنڈی لگا دیتے ہیں جسکو دکن میں بلڈا کہتے ہیں یا گھنڈی کا حلقہ۔ مذکر ہے

تکمہ کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تکمہ بستن است کہ گذشت (خالص اصفہانی ع) از آن دمی کہ گشاید گرہ از دل ای گل ہا ز غنچۂ دل ما تکمہ قبای ترا ہا (**اردو**) گھنڈی لگانا گھنڈی کو اس کے مقام پر قائم کرنا۔

تکمہ کشادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بیرون کردن تکمہ از حلقۂ او (ظہوری ع) غنچہ تا نکہت کند در جیب ہا لبریز گشت برگ تکمہ گشاست ہا (**اردو**) گھنڈی کو اس کے حلقہ سے نکالنا یا گھنڈی نکالنا کھولنا۔

تکمہ نہادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قائم کردن و قرار دادن تکمہ باشد (اسانی شیرازی ع) زبیم اشک نہم چاک سینہ را تکمہ ہا کہ سر برون نکند آہ عاشقانہ دل ہا (**اردو**) گھنڈی قائم کرنا گھنڈی کو قرار دینا۔

تکمیل بقول بہار تمام گردانیدن۔ می فرماید کہ با لفظ دادن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ در لغت عرب است بالفتح و کسر میم فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی تمام و کمال می کنند کہ در ملحقات می آید (**اردو**) تکمیل۔ بقول آصفیہ عربی اسم مؤنث۔ تمام پورا ہونا۔ انجام۔ کمال۔

تکمیل دادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ باتمام رسانیدن و کامل کردن (انوری) سایۂ گنبد نیز سوادش داد است پر دست کمال قضا دیدہ و دین را تکمیل ٭ (اردو) کامل کرنا ۔

تکلند بقول برہان و جامع و ناصری بفتح اوّل بر وزن کمند آشیانۂ مرغان را گویند صاحب برہان می فرماید کہ بکسر اوّل ہم گفتہ اند و جائی مرغ خانگی را نیز گویند ۔ صاحبان جہانگیری و رشیدی و سروری بمعنی آشیانۂ مرغان قانع ۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل گوید کہ بیای تازی نیز گذشت و اغلب کہ بیای تازی تصحیف باشد **مؤلف** عرض کند کہ ما این را ہم اسم جامد فارسی زبان دانیم و آنچہ بہ موحدۂ اوّل گذشت صحتش ہم را آنجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بکلند ۔

تکلو بقول برہان و جہانگیری و جامع و سروری و ناصری بر وزن عدو (۱) نان تنک روغنی را گویند و (۲) موی درہم پیچیدہ و مجعّد را ہم (اثیر الدین اخسیکتی ؎) در تکلوی تست جان من اسیر ٭ چون غریبی کو بظلمت خو گرفت ٭ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بہر دو معنی اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) (۱) روغنی روٹی ۔ مؤنث (۲) پیچیدہ بال ۔ مذکر ۔

(الف) **تکلک و تا** اصطلاح ۔ بقول بحر ہر دو (ب) **تکلک و تاز** مرادف تک و تاز کہ گذشت صاحب ناصری بالتکاپوی ذکر این کردہ مرادفش گوید **مؤلف** عرض کند کہ الف مخفف ب باشد و ہر دو مرادف تکاپوی و تک و تاز کہ بجایش گذشت مخفف ب (اردو) دیکھو تکاپوے ۔

تکلوک بقول برہان و جامع بفتح اوّل و واو مجہول بر وزن ملوک (۱) صراحی باشد کہ آن را از طلا و نقرہ یا از گل بصورت جانوران خصوصاً بصورت شیر سازند و بدان شراب خورند صاحب برہان

گوید که بدین معنی بجای حرف ثانی لام هم بنظر آمده و بضم اول (۲) شغرفه بزرگ را گویند و (۳) نشانهٔ
تیر و هدف را هم گفته اند (استاد رودکی ره) می گسارا ندر تکوک شاهوار * خور و بشادی روزگار
نوبهار * صاحب جهانگیری معنی سوم را ترک کرده صاحب رشیدی ذکر معنی اول کرده گوید که و تکوک
بدین معنی بلوک بضم با و لام آمده و ببای تازی و کاف هم و ببای فارسی بمعنی شغرفه (الخ) و از معانی
دوم و سوم کناره کشیده صاحب ناصری بحواله قول رشیدی و برهان بذکر معنی اول می فرماید که
اصح آنست که ببای فارسی نگاشته شده می فرماید که سروری و دیگران درین لغت اختلاف بسیار
و غلط بی شمار کرده اند والله اعلم خان آرزو در سراج بذکر معنی اول می فرماید که آنچه ببای تازی
و کاف آورده اند هر دو تصحیف است می فرماید که بمعنی شغرفه نیز نوشته اند لیکن بدین معنی به با و
لام گذشت **مؤلف** عرض کند که ما باعتبار جامع که محقق زبان خود است این را بهر سه معنی
صحیح دانیم که اسم جامد فارسی زبان است با با تا بدل شود و بای عربی به فارسی چنانکه شکوب
و شکوت و تب و تپ و کاف با لام هم بدل شود چنانکه اکاک و آلاک جا دارد که لغات
گذشته مبدل این باشد یا این مبدل آن ما را در صحت این لغت کلامی نیست (اردو)
(۱) صراحی جو سونے یا چاندی سے بشکل جانور بناتے ہیں خصوصاً شیر کی شکل میں
جس سے جام شراب کا کام لیتے ہیں۔ مؤنث۔ (۲) بڑی ککڑی۔ مؤنث۔ (۳) نشانہ۔ مذکر۔

تکول | بقول ملحقات برهان بمعنی اول تکوک که گذشت **مؤلف** عرض کند که مبدلش که کاف شنا(?) بدل شد به لام که ذکرش همه را انجا کرده ایم

(اردو) دیکھو تکوک کے پہلے معنے۔

تکوی | بقول برهان و جهانگیری و جامع مرادف تکوک که بجائیش گذشت **مؤلف** عرض کند که

سند این بهند رابحا مذکور شده واین فرمایه جلیه	آنست (اردو) ٹھیکو ٹکو ۔

تکه بقول برهان وجهانگیری وجامع ورشیدی وسروری بفتح اوّل وتشدید کاف بروزن عکه (۱) بزی
را گویند که سر کرده وپیشرو گله گوسفندان باشد وبز نر را نیز گفته اند (چنانکه بر باژن گذشت)
و (۲) یکجا جلد دفتر راهم می گویند و (۳) سرگین گاومیش که آن را بدست پهن کرده بجهت سوختن
خشک نموده باشند وبضم اوّل (۴) نوعی از تیر است که بجای پیکان گرهی دارد (همان تکاس
که گذشت) و (۵) پشته وبلندی وبکسر اوّل (۶) لقمه و (۷) پاره هر چیز چنانکه گویند فلان چیز را
تکه تکه کرد یعنی پاره پاره ساخت (بمعنی ششم تکه هم گذشت) صاحب ناصری بذکر معنی
اوّل وششم وهفتم گوید که (۸) طائفه بزرگی از تتر اکه صاحب فدائی بر معنی پنجم وششم قانع ـ
صاحب روزنامه بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار می فرماید که بمعنی (۸) تراهو و (۹) نر
خرگوش هم. صاحب رهنما بحواله سفرنامه مذکور ذکر معنی اوّل کرده گوید که بز کوهی است وصاحب
بول چال بحواله معاصرین عجم مفرنانش وهم او گوید که معاصرین عجم (۱۰) بمعنی ازار بند بالکسر استعمال
کنند وصاحب سوار السبیل بدین معنی معرب گوید. خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل بحواله قوسی
می فرماید که بفتح وتشدید کاف است وبذکر دیگر معانی تا معنی هفتم صراحت فرماید کند که قوسی تکاک
در لغات عرب بمعنی تکه فروش آورده واین دلالت دارد که تکه عربی باشد. مؤلف عرض کند
که لغات عرب ازین ساکت وصاحب لغات ترکی این را بمعنی اوّل لغت ترکی گفته پس بخیال ما فارسیان
همین لغت ترکی را بمعنی اوّل استعمال کرده اند ومعاصرین عجم مجازاً بمعنی هشتم ونهم هم وبمعنی هفتم
اسم جامد فارسی زبان است وبمعانی دوم وششم مجاز آن وبدیگر معانی هم چاره نیست جز این

که باعتبار محققین اہل زبان اسم جامد فارسی دانیم (اردو) (۱) بٹنگیزا - چھپلا - مذکر (۲) دفتر کا ایک حصہ - مذکر (۳) اُپلا - دیکھو پاچاس کے پہلے معنے (۴) دیکھو تنکار (۵) پشتہ بشتہ - شیلا - مذکر (۶) لقمہ - مذکر - دیکھو تنکہ (۷) ہر چیز کا ٹکڑا - مذکر (۸) سرہرن دیکھو آہو (۹) فقر گوش کا تنہ - مذکر (۱۰) ازار بند - مذکر -

تنکہ و جنازہ | مثل - صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت و دیگر محققین امثال ہم این را ترک کردہ اند و صاحب بحر عجم ہم بہ زبان ندارند مؤلف عرض کند که ما از حقیقت معنی و محل استعمال این بے خبریم واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) ناقابل ترجمہ -

تنکیر | بقول برہان و جامع بروزن تمیز تخم و استخوان انگور را گویند خان آرزو در سراج گوید که در کتب معتبرہ دیدہ نشد و تنکز بدون تحتانی و تنکس گذشت پس تنکیر و تنکین که می آید ہردو تصحیف باشد مؤلف عرض کند که ہرگاہ صاحب جامع که محقق اہل زبانست ذکر ہردو کردہ پس چرا نگوئیم که این اصل است و اسم جامد فارسی زبان و تنکز که گذشت مخفف این و چاوانی که این را فرید علیہ آن ہم دانیم تصحیف قرار دادن درست نباشد که تحقیق صاحب زبان تصدیق آن می کند (اردو) دیکھو تنکز -

تنکین | بقول برہان و جامع بروزن تزئین (۱) نام پادشاہی و (۲) بمعنی زیرین و (۳) تخم و استخوان انگور ہم - صاحب سروری بمعنی اول قانع (و از فرہنگ سلیمانی) آنکه قدر دراوای نقش انگشت سوری کشان دودہ بیان تنکین را مؤلف عرض کند که تنک بمعنی تہ آمدہ و از تنکین است معنی دوم از قبیل زیر و زیرین یعنی منسوب بہ تہ و بمعنی سوم مبدل تنکیر چنانکه پائیز و پائین (اردو) (۱) تنکین

ایک بادشاہ کا نام جس کی صراحت نہیں ہوئی ہے (۲) نیچے کا (۳) دیکھو تکیز اور تکز اور تکشہ ۔

تکیہ بقول بہار (۱) بالش و چیزی کہ بران تکیہ زنند و در ہفت تکیہ بالش را گویند و در فارسی
بالش و بالین و ناز بالین و (۲) بمعنی پشتی می فرماید کہ این فارسی است ماخوذ از
تکاہ بوزن کلاہ کہ در عربی بدین معنی آمدہ و بمجاز است پشت و پناہ و (۳) مکان بودن فقرا
چنانکہ تکیہ صائب کہ جای پاکیزہ ایست در صفاہان و مزار صائب دران واقع شدہ و (۴) بمعنی
اعتماد نیز (محسن تاثیر ؎) در تکیہ فراغت با قیل و قال نیست ٭ آنجا کہ ہست بالش ما خون بہا سپہر ٭
(ولہ ؎) یاد حق منزل آرام و فراغت است ٭ تکیہ بر لطف خدا تکیۂ درویشان است ٭
می فرماید کہ با لفظ آوردن و دادن و داشتن و زدن و کردن مستعمل ۔ صاحب بول چال بحوالہ
معاصرین عجم گوید کہ عاشور خانہ را گویند ۔ صاحب سواء السبیل تکیہ را بہ تشدید تحتانی معرب گوید
از تکیۂ ترکی بمعنی سوم ۔ صاحب لغات ترکی ازین ساکت و صاحب کنز کہ محقق زبان ترکی است
لغت فارسی گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ لغت فارسی دانیم و استعمال این با مصادر فارسی ہم ترکیب
فارسی در ملحقات می آید **(اردو)** (۱) تکیہ ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ دیکھو بالش تکیہ بمعنی
بمعنی (۲) پشتی گاہ ۔ پناہ کی جگہ ۔ مؤنث (۳) تکیہ ۔ بقول آصفیہ ۔ فقیر کے رہنے کی جگہ (۴) تکیہ
بقول آصفیہ ۔ بھروسا ۔

تکیہ آوردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر
این را بہار کردہ و از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ بمعنی حقیقی بالش آوردن است
وبمعنی دیگر ندارد **(اردو)** تکیہ لانا ۔

تکیہ پاشیدن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر تکیہ بودن کردہ بہار کردہ و از معنی ساکت و سندی

کلیم س) زبسکه شیشه رطوبت پذیر شد زهوا ۔ اگر پیاده خورد تکیه افتد از اندامش ۔ مؤلف عرض کند که مقصود از استعمال بالش کردن است (اردو) تکیہ لینا ۔ تکیہ کو کام میں لانا ۔

تکیه دادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت ۔ مؤلف عرض کند که بمعنی پناه دادن است (علی خراسانی س) شود همی شفقی چهره فرنگ تمام ۔ به ناز بالش گل تکیه داد رنگ ترا ۔ (ظهوری س) چه شد تو عذر خدنگ جفای خویش مخواه ۔ چو دل ضعیف اگر تکیه به پیکان داد و ۔ (اردو) پناه دینا ۔ مدد دینا ۔

تکیه داشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت ۔ مؤلف عرض کند که بمعنی اتکا داشتن بر کسی ۔ از اسناد پیش کرده استعمال مصدر رواریدن پیداست که بجای خود درش می آید (جناب اصفهانی س) تکیه بر خورشید دارد طاق ابروییت مگر ۔ ہست طاق بارگاه خسرو گردون جناب ۔ (سعدی س) که خلق بر تو تکیه دارند و پشت ۔ بنالیست خلقی به یکبار گشت ۔ (اردو) بھروسا رکھنا ۔ اتکا کرنا ۔ ٹیکا کرنا ۔

تکیه زدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت ۔ مؤلف عرض کند که بمعنی اتکا کردن است (جبلی غرجستانی س) گر چه سوسن پوشش او تکیه زده بر دوش او ۔ گه که سر نهد بر گوش او زلفین عنبرسای او ۔ (نظامی س) مزن تکیه بر مسند و تخت خویش ۔ که بر تخت را تخته هست پیش ۔ مخفی مباد که از سند نظامی استعمال مصدر زدن پیداست که بجایش می آید (اردو) اتکا کرنا ۔ بھروسہ کرنا ۔

تکیه ساختن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت ۔ مؤلف عرض کند که مرادف تکیه زدن و تکیه کردن است (نظامی س) طرح نظر تاب در انداختم ۔ تکیه بر آمرزش حق ساختم ۔ (اردو) تکیہ کرنا ۔ بھروسہ کرنا ۔

ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که بمعنی پناه گاه کردن است (کمال اصفهانی ع)
مهر تیره سازد زدل تکیه گاه چو لب تیغ کرده زجان
بوسه گاه ۔ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر
ساختن پیدا است که گنجایش می آید (اردو)
پناه گاه بنانا ۔ بهروسه کا مقام قرار دینا ۔

تکیه گاه کردن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که مرادف تکیه گاه ساختن است از سندش استعمال
مصدر کردن پیدا است علی ہذا که گنجایش
می آید (صائب ع) نقش مراد طرح به اقبال
می دهند با جمعی که تکیه گاه خود از بوریا کنند ع
(اردو) پناه گاه بنانا (دیکھو تکیه گاه ساختن)

تکیه گرفتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که بمعنی پناه گرفتن است (شفائی اصفهانی
ع) چون روز هجر روزی من شد سحر نشد
با شام غمش که تکیه بر زلف او گرفت ع ۔
(اردو) پناه حاصل کرنا ۔ پناه لینا ۔

تکیه گه شدن استعمال ۔ بمعنی پناه گاه قرار
یافتن مؤلف عرض کند که موافق قیاس
است (ظهوری ع) انتظاری که شود
تکیه گه وعده کجاست با چنین خون دلم
از وعده بی مدت شد ۔ مخفی مباد که از سند بالا
استعمال مصدر شدن پیدا است که گنجایش می آید
(اردو) پناه گاه قرار پانا ۔

فوقانی با کاف فارسی

تگ بقول برهان و جهانگیری و جامع و رشیدی بفتح اول و سکون ثانی بمعنی (۱) ته و
پائین همچو ته حوض و ته چاه و امثال آن و (۲) بمعنی تک و دو هم و (۳) بمعنی ... و زمین
و (۴) فریاد و بانگ بلند و جامع فرماید (۵) ... رسیده (امیرخسرو)

ھ) دو رنگ آتش ز صفا رنگش شود ٭ کور تواند بدل شب شمرد ٭ (مولانا جامی ۸۹۸ھ) نگاه جان

اگرچہ تیز تنگ بودہ ٭ بوقت کامرانی سست رنگ بودہ ٭ (بدر چاچی ۷۴۵ھ) مرد در تنگ بستہ

تیز از سیمابی کلہ ٭ تنگ زر در فوطہ بستہ ہنگام سودا ریختہ ٭ خان آرزو در سراج ذکر معانی بالا

گوید کہ آنچہ برہان و سروری بمعنی دوم را بکاف تازی نوشتہ اند خطاست و (۶) بمعنی قماش ہم بہمان

بمعنی اول قانع و گوید کہ در اصل بمعنی پایانست و لہذا بمعنی قدم قعر دریا و مانند آن نیز آمدہ مؤلف

عرض کند کہ ہمہ معانی بالا اسم جامد فارسی زبان است و آنچہ در بعض معانی بکاف عربی گذشت

مبدل این ہمچون گند و کند و برای معنی ششم بیان کردہ خان آرزو مشتاق سند استعمال می باشیم

(اردو) (۱) تہ مؤنث (۲) دوڑ دہوپ مؤنث (۳) زمین مؤنث (۴) فریاد مؤنث

(۵) اکیلا ہوا خرما مذکر (۶) کپڑا مذکر ۔

تنگاب | بقول برہان و جہانگیری و جامع بر وزن شراب (۱) پیالہ باشد از نقرہ و غیرہ کہ در

تہ آن لولہ نصب کردہ باشند و با آن شراب و گلاب و امثال آن در شیشہ کنند و آن را در عربی

قیف گویند و (۲) زمین نشیب پر سبزہ و علف کہ آب باران بران بدود و جا بجا بماند و (۳)

نام سرودیست از ولایت گنجہ و (۴) جنگ و خصومت را نیز گفتہ اند و (۵) نام پردہ ایست

از موسیقی (امیر خسرو ۷۲۵ھ) تنگابی بد بر آب سبزہ نو دمی ٭ بلبلے بہاست چیراہن بپالہ ٭ (ابوالفرج

رونی ۵۰۸ھ) نہ مرا با تنگاب او پایاب ٭ نہ مرا با کشاد او جوشن ٭ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول

گوید کہ ظاہرا بدین معنی مرکب است از تنگ بمعنی بن و آب و ذکر دیگر معانی ہم کردہ گوید کہ تنگاو

مبدل این است کہ می آید مؤلف عرض کند کہ ہمین صراحت ماخذ درست می نماید و دیگر معانی

اسم جامد فارسی زبان دانیم و برای آن مرکب ندانیم (اردو) (۱) قیف - اسم مذکر - دیکھو تیغ
(۲) ریتیلی زمین - مؤنث (۳) ایک دیہ کا نام ولایت گنجہ سے تگاب ہے - مذکر (۴) آہنگ
لڑائی خصومت - مؤنث (۵) موسیقی کے ایک راگ کو فارسیون نے تگاب کہا ہے - مذکر -

تگاپو | اصطلاح - بقول آصفی و بہار و انند بمعنی دویدن **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی دوادوش است نہ دویدن و الف اتصال درمیان تگ و پو است مرکبات این در ملحقات می آید و آنچہ بکاف عربی گذشت اصل است و این مبدلش ہمچون کند و گند (ظہوری ؏) در آخر بہ ظہوری افتاد ہر روز ین طرفہ کہ اول تگاپوست پس (اردو) دیکھو تکاپو -

تگاپو زدن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی دوادوش کردن است (نظامی ؏) شنیدم کہ رستم سوار دلیر * بہ تنہا تگاپو زدی با ہمچو شیر (اردو) دوڑ دھوپ کرنا تگ و دو کرنا -

تگاپو کردن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تگاپو زدن است (فیضی ؏) با بر رہ عشق تگاپو کردن بہ پیوستہ بخورشید ازل رو کردن پس (اردو) دیکھو تگاپو زدن -

تگاپوی | بقول رشیدی تاختن و دویدن مرادف تگ و تاز **مؤلف** عرض کند کہ خان آرزو در سراج ہرچہ گفتہ ما بہ تگاپوی نقلش کردہ ایم کہ بکاف تازی گذشت و صراحت ماخذ ہم ہمدر انجا و تحتانی آخر زائد است (اردو) دیکھو تگاپو و تگاپو -

تگامشی | اصطلاح - بقول انند و غیاث بفتح اول و کاف فارسی و فتح میم و کسر شین معجمہ کلمہ مرکب است از تگ و مشی و الف

برای اتصال است چنانکه در تگاپو و دوادو
پس بمعنی تگاشتی تگاپو و بسیار دویدن باشد و
چون لفظ تگ بمعنی عقب و پس نیز می آید درین
صورت الف برای اشباع شود و معنی آن تعاقب
باشد یعنی در پی کسی دویدن مؤلف عرض کند
که تگ بمعنی پس و عقب اصلا نیامده البته تک
بکاف تازی بمعنی قریب و پیش گذشت پس
این را به کاف تازی بمعنی تعاقب گرفتن
من وجهٍ می توان نه بکاف فارسی و دیگری
از محققین زبادانان و اهل زبان غیر از این
دو محقق هند نژاد ذکر این نکرده است
(اردو) دیکھو تگاپو۔

تگانیدن | بقول بهار و انند بمعنی افشاندن (ملا طغرا ـه) جواهر بهاری تگانند لباس او
صدا پیچید از رعد و رهبت طاس او صاحب لوادر که همان بهار است صراحت نمیکند
که افشاندن جامه و امثال آن تا از گرد و غبار پاک شود مؤلف عرض کند که تگانیدن بکاف
عربی بجایش گذشت و صراحت ماخذش هم همدرانجا مذکور کم غوری این هر دو محققین است
که این را بکاف فارسی قائم کرده اند و تگ که بکاف فارسی گذشت هیچ تعلق از ماخذ این
ندارد (اردو) دیکھو تکانیدن۔

تگاو | بقول برهان و جهانگیری و جامع مرادف
تگاب که گذشت مؤلف عرض کند که مرادف
و مبدل اوست چنانکه آب و آو (حکیم سنائی
ـه) داشت زالی به روستای تگاو * مهستی
نام دختری مه کاو * (منوچهری ـه) وقت
سحر که چکاو خوش بزند در تگاو * ساغرکی کنج کاو
کاغذکی گنج باد * (حکیم سوزنی ـه) چو آید
باوی سبو و دوره خم * چو شد تکاسه سبو باد وی
تگاو که دو * (اردو) دیکھو تگاب۔

تگاور | بقول بهار و انند بمعنی ترکیبی آن فرس

ست است از عالم جلا و زدو شا و ر و لمعدا
اطلاق آن بر هر کسب آمده و بعضی گویند اسپ
که عموماً خصوصاً چه گویا صاحب تاک است
که قائم باشد و قائم عبارت از رهوار است
به پای المصادر و غیره را رهوار عموماً مؤلف عرض
کند که ما حقیقت این به تگاور بیان کرده ایم که
به کاف تازی گذشت (اردو) دیکھو تگاور۔

(کاف عربی کے ساتھ)

تکاور ابلق | اصطلاح۔ بقول مؤید بیان
تگاور ابلق که بکاف تازی بجایش گذشت
مؤلف عرض کند که ما حقیقت ماخذ این همدر آنجا
بیان کرده ایم (اردو) دیکھو تگاور ابلق۔

تک بن | اصطلاح۔ بقول ملحقات بہار
حوض کوچک باشد مؤلف عرض کند که دیگر
همه محققین ازین اصطلاح ساکت و معاصرین
عجم بدین زبان ناآشنا سند استعمال این گیر آید
توانستیم بالفتح و فتحهم سوهده نخوانیم که تک بمعنی
زمین و بن بمعنی بنیاد و سوراخ گذشت از بن این
صورت این کنایه باشد از حوض کوچک (اردو)
چھوٹا حوض بنگر۔

تک بند | اصطلاح۔ بقول وارسته همان
تگ بند که بکاف تازی بجایش مذکور شد مؤلف
عرض کند که ما حقیقتش همدر آنجا عرض کرده ایم
(اردو) دیکھو تگ بند۔

تکتاز | بقول برهان و جامع و جهانگیری بفتح
اول و تای قرشت بر وزن پرواز تاختن و
دویدن و جستجو کردن مؤلف عرض کند که
مبدّل همان که بکاف عربی گذشت چنانکه کند
و گند۔ صراحت ماخذ این همدر آنجا کرده ایم۔
(اردو) دیکھو تکتاز۔

تک دادن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که
بمعنی دوانیدن است (نظامی سے) ز دو بدین
تخت عماریم را تک کشد بر صبا داده سواریم را

بخیال ما این بہ کاف عربی است (اردو)	دو ڈرانا ۔

تکدّمی بقول بہار وانند گدیہ کردن (حکیم شفائی ے) بجائے تکدّمی چو مشتری کردن و نہادہ است شب و روز پای دکانش ٭ مؤلف عرض کند کہ وارستہ بذیل (پاے دکانی) ذکر این ہم کردہ گوید کہ اکثر الفاظ فارسی است کہ فارسی زبانان عربی دان از تصرف در ان انا کردہ بطور عربی ساختہ اند و بعض الفاظ عربی را بطور فارسی تراشیدہ و این ہم یکی از ان است (الخ) ما می گوئیم کہ این مفرّس است (اردو) فقیری ۔ مؤنث ۔

تگرگ بقول برہان و جامع بفتح اوّل و ثانی و سکون رای قرشت و کاف فارسی (۱) اما معروف است کہ ژالہ و یخچہ باشد و بفتح رای قرشت بر وزن تفرگ (۲) پایہ و پای دیوار را گویند اما صاحبان سروری و ناصری بمعنی اوّل قانع (شاعر ے) ژالہ از نرگس فرو بارید و گل را آب داد ٭ و ز تگرگ روح پرور مالش عناب داد ٭ صاحب فدائی گوید کہ دانہ ہای کہ یخ بستہ از آسمان می بارد صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار ہم ذکر معنی اول کردہ و صاحب محیط می فرماید کہ بعربی جلید و بترکی دولی و بہندی اولا و کاڑ نامند و مزاج و جملہ افعال مانند برف است و از ان کثیف تر و بقول گیلانی طبع جلید سرد و تر و گاہی از ان گرمی و خشکی ظاہر می شود بالعرض و برای پیران بد است و آب آن نافع درد دندان حادث از حرارت و نیز آب آن نافع زلو چسپیدہ در حلق و گفتہ اند کہ چون تگرگ را بسیار چند کسر یابس بہم نمایند و بر گردن صاحب سلعہ گلو کہ در بنگالہ می شود بندند باعث تحلیل است مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان باشد بہر دو معنی (اردو) (۱) اولا ۔ بقول

تگ و تاب اصطلاح ـ بقول بہار کنایہ از آرام و قرار (نظامی ـ) خشک ریختہ برگذر خواب را چو فراموش کردہ تگ و تاب را ـ می فرماید کہ اگرچہ مشہور (تب و تاب) بہر دو موحدہ است بمعنی بی طاقتی و اضطراب لیکن در اینجا صحیح نمی شود گو کہ در نسخہ خود مالوی نباشد چرا کہ شعر خواجہ خود سند است ـ صاحب انند نقل نگارش چنانکہ عادت اوست ـ مؤلف عرض کند کہ کتابت این بکاف فارسی تصحیف است و صحیح بہ کاف تازی و معنی این آرام ہرگز نباشد کہ ہیچ یک لفظ ازین مرکب تائیدش نمی کند بلکہ برعکس آن بمعنی تک و تاز است و نظامی گوید کہ از برای خواب بر رہگذر خاک ریختہ شد یعنی بالش صحرائی برای خواب خاک است کہ در اثنای سفر برین می ریزند تا بالای زمین نرم می پیدا شود مقصود شعر ہمین است کہ خواب کرد و تگ و تاز را فراموش کرد ـ فتأمل (اردو) دیکھو تگ و تاز ـ

تگ و تاز اصطلاح ـ بقول ملحقات برہان دویدن و تاختن و جستجو کردن ـ صاحب بحر این را بہ کاف تازی آوردہ و بہار متفق با ملحقات برہان (محمد رفیع قزوینی ـ) منفعت از طول عمل چند بود در تگ و تاز چو رہن این سگ دیوانگی چند دراز ـ خان آرزو در سراج می فرماید کہ تگ بمعنی دویدن بکاف فارسی و تاز بمعنی دوانیدن اسپ است و تحقیق آنست کہ بمعنی رفتن بہ تعجیل و شتاب روی خواہد بود و مجاز آن بمعنی جستجو ـ مؤلف عرض کند کہ بخیال ما بہ کاف عربی صحیح است کہ بجایش گذشت و این مبدل آن چنانکہ گند و گنہ ـ و بحث این ہر لفظ از تک گذشت ـ تک و تاز ہر دو بمعنی آمد و دوش است ـ چلبی (اردو) دیکھو تک و تاز ـ

تگین بقول ملحقات برہان (۱) آتش را گویند ـ و (۲) نام پہلوانی ـ صاحب مؤید بحوالہ فرہنگ

فهر قواس ذکر این کرده گوید که نام پادشاهی و پهلوانی هم کذا فی الشرفنامه مؤلف عرض کند که
معاصرین عجم این را اسم جامد زند و یا زند گویند و نسبت علم گویند که فارسیان تیمّنا بدین نام موسوم
کردند (اردو) (۱) دیکھو آتش (۲) ایک پہلوان اور بادشاہ کا نام۔ مذکر۔

فوقانی بالام

تل بقول برهان و جامع بفتح اول و سکون ثانی (۱) کوه پست و پشتهٔ بلند را گویند و (۲) پشته‌ای
که بر روی هم ریخته خرمن کرده باشند و (۳) کنایه از پسر امرد و مفخّم گویند عربی است صاحب ناصری
بذکر معنی اول می فرماید که مقابل هامون و زمین هموار است (انوری ـــه) پیش پیکان گل و غنچهٔ بید
از پی آنکه چو تا نسازند کمین و تسکالند جدل * بر محیط فلک از هاله سپر سازد ماه * بر سپید کوه
از خورشید برزند پرچم تل * (ناصری ـــه) آمد شب از تقابل یاران اندر سر نام آور رحیل * چو تابه
تشنیم تکیه یاران منور دهم این هامون و تل * و می فرماید که تلال و اطلال ... جمع آن و معرب
صاحب فرهنگ فدائی می فرماید که پشته و بلندی که از خاک و سخت باشد ... تنگ شده بهار
این را بمعنی اول به تشدید لام گفته (میرزا اله بیگ وحید ـــه) جای بلند بهر تماشائیان خوش است * کو
بر تل سبز چرخ بپای فرس چرا * خان آرزو در سراج بحواله برهان ذکر معنی اول و دوم کرده و گوید
قوسی بتخفیف زمین بلند گفته می فرماید که اغلب که معنی دوم مجاز باشد و هم در چراغ هدایت می نویسد
که بفتح و تخفیف لام شهرت دارد و به تشدید نیز مؤلف عرض کند که صاحب منتخب این را بفتح
و تشدید لام بمعنی پشتهٔ ریگ و توده خاک لغت عربی گفته می فرماید که تلال بالکسر جمع آن است پس
... استعمال اینها هم به تشدید و هم بتخفیف کرده اند بمعنی دوم و سوم مجاز است

و آن را تفریس دانیم کہ بسیار مروج و بلند تر سرین ہم تلی را باشد (اردو) (۱) پشتہ ـ ٹیلہ ـ مذکر
(۲) ہر چیز چوبتہ جس پر رکھی جائے اور زمین سے بلند ہو ـ مؤنث (۳) وہ لڑکا جس کو دائی
نے پیچھے نہ نکلے ہوں ـ مذکر ـ

تلا | بقول انند بکسر اول بمعنی ذہب کہ فارسیان عربی دان طلای حلی نوشتہ اند از عالم
تپیدن صاحب غیاث ذکر این بحوالہ سراج کردہ مؤلف عرض کند کہ ما این را در سراج
اللغات خان آرزو نیافتیم و از اینکہ دیگر ہمہ محققین زبان دان و اہل زبان این را ترک
کردہ اند و صاحب سروری ہم ہم زبان ندارند بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم از اینکہ یادی
این لغت بحوالہ غیاث مخصوص بہ غیاث است و صاحب انند نقل بردارش صاحب سواد السبیل کہ محقق
معربات است ذکر طلا بکسر کردہ و صاحب منتخب ہم تلا یا طلا را بایں معنی نہ نوشت بعض محققین اردو
مثلاً صاحب فرہنگ آصفیہ طلا را معرب تلا گویند و طلا را در سندش گیرند و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال
صاحب محیط طلا را بکسر اول فارسی گوید کہ بفارسی زر گویند و بترکی التون و بعربی ذہب و بہ
ہندی سونا و کنچن نیز نامند و آن جسد معدنی است کہ آب در بحار و انہار می آورد و پس
متفرق آن با اسباب جمع کردہ می گدازند و گاہ در زمین بسبیل سائر معادن یافتہ می شود و افضل
آن معتدل لطیف و گویند حار رطب است و نزد بقراط حار فقط و گویند مائل بہ گرمی و نزد اطبای
ہند بارد و گویند مزاج آن معتدل مائل بگرمی و با رطوبت غریزی و گویند کہ گرم است و جالی
و لطیف و از مخالطت قوی می گردد و بہترین آن آنست کہ آتش بدان نرسد و از مخالطت
غش خالی بود و احکام آن در تفریح قلب کمتر از یاقوت و منافع بی شمار دارد الخ (اردو)

طلا بقول آصفیہ معرب۔ مذکر۔ زر سرخ۔ سونا۔

تلاتوف بقول برہان وجہانگیری وجامع وسروری ورشیدی بفتح اول وثانی بالف کشیدہ وفوقانی بواو رسیدہ و بفای زدہ (۱) شور وغوغا را گویند و (۲) کسی را نیز گفتہ اند کہ خود را چرکین و پلید نگہدارد و از کثافت ونجاست پرہیز نکند ومردم ازو نفرت کنند (حکیم اسدی ۔) بہ چرخ اختر انبیم دیوانہ دیو ٭ زمین با تلاتوف گہ با غریو (شمس فخری ۔) نباشد فیلسوف آنکس کہ باشد ٭ بہر زشتی ونا پاکی تلاتوف ٭ صاحب ناصری بذکر معنی اول گوید کہ (۳) بہم خوردگی وآشفتگی ہم۔ خان آرزو بذکر ہر دو معنی اول آنکہ بتحقیق ثبت معنی اول گوید کہ در کلام اسدی تلاتوف بمعنی زلزلہ ولرزہ است نہ شور وغوغا وچنین نوا [illegible] کہ زمینہا تلاتوف گہ با غریو۔ باشد دریں صورت بمعنی چرکین ونجس خواہد بود ونسبت بسمت [illegible] اسپان وغیرہ مؤلف عرض کند کہ معنی اول را باعتبار تحقیق صاحب زبان معتبر دانیم وانہ معنی سوم بیان کردہ صاحب ناصری جا دارد کہ شعر حکیم اسدی را متعلق کنیم تا تحقیق حال این اسم جامد فارسی زبان می نماید ومعنی اول اصل است کہ تلاج وتوف ہر دو بمعنی اول می آید پس بترکیب ہر دو بحذف جیم استعمال این کردہ اند ودیگر معانی مجازش (اردو) (۱) شور وغوغا۔ مذکر۔ (۲) کثیف وغلیظ شخص (۳) پریشانی۔ آشفتگی۔ مؤنث۔

تلاج بقول برہان وجہانگیری وسروری وناصری ورشیدی بفتح اول بر وزن کلاج بانگ وشغل وشور وغوغا وغلغلہ باشد صاحب

برہان می فرماید کہ باین معنی بکسر اول بر وزن خراج ہم آمدہ (منصور شیرازی ۔) زآہ زخمی وآوای کوس ونالہ نای ٭ بگوش چرخ رسید

غلغل و غریو و تلاج ع (شمس فخری سـ) بیت
ممکن در زمان عدل او ع گر کسی در ملک برخیزد
تلاج ع صاحب جامع گوید که تلاج هم بهمین
معنی می آید۔ خان آرزو در سراج هم این را

آورده مؤلف عرض کند که مخفف تلاج می تواند
که بهمین معنی می آید و اسم جامد فارسی قدیم و بقول بعض
معاصرین عجم لغت ژند و پاژند۔ (اردو) دیکھو
تلاتوف کے پہلے معنے۔

تلاس بقول برہان و جامع و سروری بفتح اول بر وزن مماس نام شہریست در ترکستان
مؤلف عرض کند که برین تعریف محل ترکش تفوق داشت (اردو) تلاس۔ ترکستان
کے ایک شہر کا نام ہے۔ مذکر۔

تلاش بقول بہار (۱) ماست کردن و در فرہنگ قوسی (۲) با کسی معارضه در بیت
بازی و (۳) مبالغه کردن و (۴) در آویختن (انتہی) و (۵) بمعنی خیال و اندیشه چون
تلاش چیزی آمدن از کسی۔ خان آرزو در سراج بحواله سروری می فرماید که (۶) بوزن خراش
نام شہری است در ترکستان و از دیگر معانی بالا ساکت۔ صاحب انند این را لغت فارسی گفته با
بہار متفق و ذکر معنی ششم نکرد۔ مؤلف عرض کند که تلاش باین معنی در عربی نیامده فارسیان
استعمال این بمعنی جستجو و سعی و کوشش می کنند و لیس که استعمالش در لغات می آید و با
فارسی هم مرکب می کنند و آنچه بعض متلاشی را بمعنی فاعلی گیرند متصرف شمارد است که بعضی
فارسیان عربی دان این قسم متصرف در لغات فارسی کرده اند اگرچه بعض محققین متلاشی را
غلط دانند (ظهوری سـ) بار امید وصل چه سنگین بسته اند کو که در تلاش شیشه
تا بچ (وله سـ) پی آبرو معاطے و تلاش شد ع گر آبرو و خاک کوی او صد ... ع تا آنچه ...

بمعنی ششم آورده متعلق به تلاس است که بسین مهمله گذشت و صاحب سروری هم که ماخذ اوست ذکرش بسین مهمله کرده عجبی نیست که تصحیف کتابت خان آرزو باشد و معنی اول تا پنجم هم که بیان کرده بهار قابل نظر و ناقابل تسلیم و محتاج سند استعمال و حق آنست که این لغت ترکی است بقول صاحب لغات ترکی بمعنی سعی و در فارسی زبان مستعمل (اردو) تلاش بقول آصفیه ترکی ـ اسم مؤنث ـ جستجو ـ سعی ـ کوشش ـ ڈھونڈ ڈھانڈ ـ کھوج ـ تحقیقات ـ سراغ ـ

تلاش آمدن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی آمدن جستجو است (صائب ۵) تلاش قرب قصر از هر جگرداری نمی آید ـ بکوه نقش تیشه شیرین است نقش بوریای او ـ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر آییدن پیداست که بجایش گذشت (اردو) تلاش ہونا ـ

تلاش افتادن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که واقع شدن جست و جو است (جلالی ۵) جلالی آتش شکن بنگر که در خال عارضش سرزد ـ تلاش افتاد باهم بر سر یک دانه موران را (اردو) تلاش واقع ہونا ـ تلاش ہونا ـ

تلاشان بقول برهان و جامع و رشیدی و ناصری بافتح بشین منقطه دار بروزن هراسان نام مرغزاریست بزرگ در صفاهان ـ خان آرزو در سراج ذکر این کرده مؤلف عرض کند که وجه تسمیه این بوضوح نپیوست (اردو) اصفہان میں ایک بڑے سبزہ زار کا نام تلاشان ہے ـ مذکر ـ

تلاش داشتن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف

عرض کند که متلاشی بودن است (سید اشرف ے) تلاش معنی باریک وارد هر که استاد است ۞ که اینجا صید لاغر بیشتر مطلوب صیاد است ۞ مخفی مباد که از سند بالا استعمال بمعنی وارسیدن پیدا است نه واشتن و وارسیدن بجای خودش می آید (اردو) تلاش میں ہونا۔ متلاشی ہونا۔ تلاش میں رہنا۔

تلاش کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی جستجو کردن است (طالب آملی ے) سحر که چو بهر شبیه ناله فاش کنم ۞ چو چهره یکسته باعالی تلاش کنم ۞ مخفی مباد که از سند بالا استعمال تلاش کردن پیدا است که بجایش می آید (اردو) تلاش کرنا۔ ڈھونڈنا۔

تلاشی | بقول بہار (۱) تلاش کننده می فرماید که بعضی مردم ہندوستان متلاشی بمعنی تلاش کننده گویند غلط محض است و صحیح بجای معنی تلاشی است (نور العین واقف ے) دل تلاشی است آن شکرلب را ۞ چشم کرده شد سعید لیدر آ ۞ صاحب رشیدی بحواله سفرنامہ ناصرالدین شاه قاچار آورده که (۲) پاش پاش شدن است صاحب لوحی هم از معاصرین عجم می فرماید که پریشان شدن مؤلف عرض کند که معنی دوم پیدا کرده معاصرین عجم است یای نسبت بر لفظ تلاش زیاده کرده اند برای معنی اول و معنی دوم پاره پاره گی و پاش پاشی و پریشانی بیای مصدری۔ (اردو) (۱) تلاش کرنے والا (۲) پریشانی۔ پراگندگی۔

تلاطم | بقول بہار باہم زدن موج دریا۔ می فرماید که بالفظ کردن مستعمل مؤلف عرض کند که لفظ عرب است بفتحتین و ضم طای حطی۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کرده فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر باصطلاح فارسی کنند که در ملحقات می آید (ظہوری ے) کی مردمک بکشتی چشم از خطر زہد ۞ گر قلزم شہرکت مراین تلاطم است ۞ (اردو) تلاطم بقول آصفیه

عربی۔ اسم مذکر۔ موج۔ لہر۔ پانی کی تھپیڑیں۔ ہلیا۔

تلاطم افگندن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی شور افگندن است (ناظم ہروی سے) چو بر خاک افگند چو دستش تلاطم بہ بحر گرگنج قارون * حسرت انجم ہو (اردو) شور پیدا کرنا۔ تلاطم پیدا کرنا۔

تلاطم بردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی تلاطم پیدا کردن است (ظہوری سے) از ان قطرۂ آن تلاطم برد * کہ ز شحش گریبان قلزم درد * (اردو) تلاطم پیدا کرنا۔

تلاطم زدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی تلاطم کردن و قریب بمعنی تلاطم بردن است (ظہوری سے) چہ لازم انہ پدر چندین تو چشم * بہ چو دریا گوہر ریزی تلاطم و بمعنی مبالغہ از بالا استعمال مصدر رفتن پیدا است کہ بجائیش می آید (اردو) دیکھو تلاطم کردن و بردن۔

تلاطم کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی پیدا کردن تلاطم است (شہنشاہ شہید ثانی سے) محیط التفاتی با چنین تلاطم کردہ * گرشتی دل ما را بہ آن طرف انداخت * (اردو) تلاطم کرنا۔ تلاطم پیدا کرنا۔

تلافی | بقول بہار دریافتن و بدست آوردن می فرماید کہ فارسیان بمعنی عوض و بدل و بالفظ کردن و نمودن استعمال این کنند مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین و کسر فا و بقول منتخب یکدیگر را دریافتن و بمعنی مصطلح فارسی زبانان این را عربی دانیم کہ باین معنی در لغات عرب نمی آید (اردو) تلافی بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر و مؤنث۔ عوض۔ پاداش۔ مکافات۔

تلافی شدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی معاوضہ شدن است (صیقلی یزدی ـہ) رنجیدہ ام ہزار تبہ از جفای تو ہاں کہ صد ہزار لطف تلافی نمی شود ہو مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر شدن پیدا است کہ بجایش نیا می آید (اردو) تلافی ہونا۔ معاوضہ ہونا۔

تلافی کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی معاوضہ کردن است و از سند پیش کردہ اش استعمال مصدر کُنیدن پیدا است (صائب ـہ) چشم و دہان یار تلافی کند مگر عمر عزیز را کہ بخواب و خیال رفت ہو (اردو) تلافی کرنا۔ بدل کرنا۔

تلافی نمودن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف تلافی کردن است۔ (صائب ـہ) دریدہ نمود از عرق شرم تلافی ہو در ظاہر اگر ردی تو آتش بجہان زد ہو (اردو) دیکھو تلافی کردن۔

تلاق بقول برہان و سروری بالکسر و بقول جامع بالفتح بر وزن عراق (۱) آن گوشت زیادتی را گویند کہ در میان فرج زنان است و (۲) بمعنی پاچۂ تنبان و شلوار ہم آمدہ خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معانی بالا گوید کہ چون در فارسی قاف نیست غالباً ترکی باشد مؤلف عرض کند کہ در ترکی زبان تالاق بمعنی سپرز است و آن عضوی است اندر شکم پس عجبی نیست کہ فارسیان بحذف الف ہمین تالاق را مفرس کردہ برای ہر دو معنی استعمال کردہ اند معنی اول اصل باشد و معنی دوم مجاز آن بسبیل شباہت ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ کہ محقق زبان اردو است بر شناسا ذکر تلاق ہم کردہ گوید کہ ترکی است مجرد بیانش را بکمالت سکوت محققین ترکی کافی ندانیم صاحب

روز نامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار این بمعنی (۳) ورطہ یا وحل گوید پس بجای
ما این ہم مجاز معنی اوّل باشد نظر بشباہت و ورطہ بالفتح محل ہلاکی و زمینی را گویند کہ در ان
راہ نباشد (کذا فی الغیاث) و این اسم جامد فارسی جدید و استعمال معاصرین عجم است (اردو)
(۱) فرج زنان کا وہ گوشت جو حشفہ یا لاٹی میں ہوتا ہے متصل بہ ہبول۔ مذکر۔ دیکھو بلرج کے
چوتھے معنے (۲) پائنچہ۔ دیکھو۔ بداق (۳) ورطہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ہلاکت کا مقام
وہ زمین جہاں رستہ نہو۔

تلاقی بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار بمعنی ملاقات **مؤلف** عرض کند
کہ بمعنی بہم رسیدن وہمدیگر را دیدن لغت عرب است بفتحتین وکسر قاف (کذا فی المنتخب)
معاصرین عجم ہم استعمال این کردہ اند (اردو) ملاقات۔ مؤنث۔

تلالا الف تلالا بقول برہان وجامع بروزن جلالا نفس وصوت خوانندگی وگویندگی۔ صاحب
ناصری گوید کہ این را تللا و تلاتلا نیز گویند و تللی و یللی نیز۔ بہار بحوالہ برہان ذکر این کردہ
(میر خسرو ؎) از تشنگی در برگ رزبی پای وبی سرسایہ تخرپوس کافتاب بیہودہ نیز بروی
تلالا داشتہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم صوت است واز سند پیش کردہ بہار استقبال
(ب) **تلالا داشتن** بمعنی تلالا گفتن پیدا است (اردو) الف الالا۔ دکن میں اس
طرف صوت کا نام ہے جو کسی چیز کو عمدہ حالت میں دیکھ کر کہتے ہیں۔ (ب) الالا کہنا۔

تل اللہ اکبر اصطلاح۔ بقول بہار ناصر تنگنائی (میرزا صائب ؎) از زیر پای عشق
قدّ دست آسمان ٭ عشق این سواد را تل اللہ اکبر است ٭ **مؤلف** عرض کند کہ دیگران ازین

اصطلاح ساکنان و نجباء بافضولی بہار است	ندارد بلکہ بمعنی حقیقی این و بند تلی است کہ بمقام
کہ این را بصورت اصطلاحی قائم کرد (اللہ اکبر)	(اللہ اکبر) قائم شدہ است (اردو)
بجایش گذشت کہ موضعیست بر کوہی در شیراز	مقام اللہ اکبر کا ٹیلہ۔ مذکر۔
بصفت خاص کہ ذکرش ہم در انجا کردہ ایم و	**تلانج** بقول جامع و مؤید و سراج و برہان بروزن
تل بمعنی خودش بجایش گذشت ہیچ ضرورتی	ایارج مرادف ہمان تلاج کہ گذشت خان آرزو
نداشت کہ این را بطور اصطلاحی قائم کنند	این را تصحیف تلاج داند مؤلف عرض کند کہ با این ہا
و تعریفش ہم درست نیست و ہیچ تعلق با تنگنا	اصل فیہ ایم و آن را مصحف این ہا چہار تا نیز ہم (اردو) دیکھو تلاج

تلاوت بقول بہار با کسر خواندن قرآن و جز آن می فرماید کہ با لفظ کردن مستعمل مؤلف
عرض کند کہ بفتح واو لغت عرب است فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی قرآن خوانی یا کتب
خوانی می کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) تلاوت بقول آصفیہ عربی اسم مؤنث پڑھنا
قرآن شریف کا پڑھنا (حاصل بالمصدر) یعنی خوانندگی۔

تلبا بقول برہان و ملحقات جہانگیری بروزن حلوا بلغت ژند و پاژند بیہ گوسفند و گاو
و امثال آن صاحب ناصری بحوالہ برہان این را بمعنی گاو و گوسفند آوردہ صاحب انند نقل
نگارش مؤلف عرض کند کہ تصحیف کتابت ناصری و نقل نگارش وا ایم کہ بیہ را ترک کرد
(اردو) بکرے یا گائے کی چربی۔ مؤنث۔

تل باشم اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان	با مین آن و حلب دو روزہ راہ است مؤلف
قلعہ ایست مستحکم و وسیع بطرف شمال حلب	عرض کند کہ باشد ہم بہ تلبین معنی گذشت و تل

بمعنی حقیقیش مضاف است بسوی یا شر دیگر نیچ ـ فارسیان استعمال این بالکسر باضافت کنند (اردو) کھچیا [illegible]

تلبیہ بقول بہار و مصطلحات بمعنی لبیک گفتن حاج (خالص استرابادی) شہا ہم
کز شوق طواف حرم قدرت بجای تلبیہ برلب درود اقصور مؤلف عرض کند کہ لغت عرب
است بفتح اول و کسر با و فتح تحتانی صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل
بالمصدر کردہ اند یعنی لبیک گوئی حجاج (اردو) حاجیوں کی لبیک گوئی لبیک کہنا کا حاصل بالمصدر

تلخ بقول بہار (۱) طعم معروف (ظہوری) چاشنی یار شکر از کام تلخم راست کرد تلخیہا
ای از نالہ خام من است و (۲) تند و تیز و (۳) ناگوار و ناملائم و بیجا (۴) دشنام (امیر نجات
) شعلہ کردار نگاری ہمہ طرز و انداز تلخ و پر زور و بلا ہمچو شراب شیراز (محسن تاثیر)
قامت سرو قدان بخت بلند است مرا تلخ شیرین دہنان شربت قند است مرا (ولہ)
پشت لب نوشین لبان تلخ تو نقل عاشقان قند مکرر می شود شہد شکر آمیز تو مؤلف عرض
کند در اصطلاحات بمعنی (۵) سیاہ (صائب) گر ندارد ماتم ایمان این دل مردگان از
چہ دارد جامہ خود کعبہ اسلام تلخ صراحت فرید کند کہ از اہل زبان بتحقیق پیوستہ کہ (۶) نام
محلہ ایست کہ در آنجا سحر با بشارت می شود (سالک یزدی) وہم عزت و اعظ عذاب ما کن
بدتر از دوزخ بود سحر ہای تلخ مرگ باشد پیش چشم عاشقان خواب شیرین در شب تلخ
تلخ شود سخنان نظر کوتہ کنند جان شیرین در سر دنیای تلخ ہم گوید کہ در کلام بعضی از
استادان واقع است کہ سبز تلخ یعنی سبز مائل بسیاہی باشد کہ کمال سبزیست و گریہ تلخ و اشک تلخ
بسیار شورہ و نمکین کہ در حالت اندوہ و ملال می باشد وارستہ ذکر معنی (۱ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶)

کرده انست بمعنی ششم گوید که جائیست که هوایش شدید البرودت است۔ خان آرزو در چراغ ہدایت
بذکر معنی اوّل و دوم و چهارم گوید که (۲) بمعنی رنگ سبز بسیار هم چنانکه سبز تلخ گویند و بصراحت
معنی دوم گوید که سخت و شدید۔ صاحب فدائی نسبت معنی اوّل تحریر باید که یکی از فره های چارگانه
است که دو شمان شیرین باشد و آن بیان آنست که ور کاسنی و مانند آن نهاده شده۔ صاحب
تحقیق الاصطلاحات بخصوصیت بمعنی پنجم قانع۔ مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است
بمعنی اوّل عجب است از برهان و جهانگیری و سراج و سروری و ناصری و جامع و امثالهم که این
لغت معروف را ترک کرده‌اند محققین ترک هم این را ترک کرده اند ازینکه ترکی نیست و عربی نباشد
پس ترک محققین فارسی تلخ را باشد بانجا بمعنی اوّل حقیقی است و دیگر معانی مجاز آن و معنی ششم
قائم کردهٔ بهار و وارسته فضول است که از سند سالک یزدی تلخ بمعنی دوم پیداست و خان
آرزو در چراغ ہدایت همین سند را بمعنی دوم گرفته و معنی هفتم قائم کردهٔ خان آرزو هم لغو است
ازینکه رنگ سبز سیاهی مائل را تلخ گویند پس متعلق شد به معنی پنجم۔ استعمال این به ترکیب در
ملحقات می آید (اردو) (۱) تلخ۔ بقول آصفیه کڑوا (۲) تند۔ تیز (۳) تلخ۔ بقول ناگوار۔
ناپسند (۴) گالی۔ سوتنی (۵) کالا۔

تلخ آمدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت۔ مؤلف عرض کند که متعلق
بمعنی اوّل است و آمدن درینجا بمعنی ظاهر شدن
و واقع شدن و بودن (روحانی سمرقندی سے)

ز بهر حرمت گرچه تلخ آمد بکام عیش تنگ ، شربت
وصل تو کار مومیائی می کند ، (اردو) کڑوا
معلوم ہونا۔ کڑوا ہونا۔

تلخ ابرو | اصطلاح۔ بقول بحر بمعنی ترش رو

ولی و باغ بہار بر بید باغ قانع (حکیم زلالی ؎) ایاز آن
ز نوشتن تلخ ابرو بہ بیت پرکش کمان ناوک او ہ مؤلف عرض کند کہ
مشتاق بمعنی سوم تلخ است یعنی ابروئی دارد کہ ناگواری اش
ظاہر شود و اسم فاعل ترکیبی است (اردو) تلخ ابرو یا تلخ ابرو
فارسی اردو میں اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جس کے
تیور سے ناگواری ظاہر ہوتی ہو۔

تلخ ارتیج | اصطلاح بقول ملحقات بمعنی زگال و انگشت
آتش افروختہ آتش دان را گویند مؤلف عرض کند کہ ارتوج
در ترکی زبان بمعنی شیرہ آمدہ (کذا فی لغات ترکی) جا داشت
کہ فارسیان بتبدیل واو بیائے تحتانی (چنانکہ انگور و انگیر)
ارتیج را مرکب ساختند با تلخ قلب اضافت ارتیج تلخ
بمعنی حقیقی شیرۂ ناگوار و تیز و کنایہ از انگشت آتش افروختہ
واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ دیگری از محققین زبان دان و
اہل زبان ذکر این نکردہ و مشتاق سند استعمال می باشیم
(اردو) سلگے ہوئے کوئلے اور دہکتے انگارے۔

تل خالد | اصطلاح بقول ملحقات بمعنی قلعۂ است
از نواحی حلب مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است
و فارسیان بالکاف اضافت استعمال این می کنند و خالد اسمیست
خالد نام پادشاہی یا دیگری بنای این نہادہ و تل بمعنی
بمعنی او است و مرکب کنایہ باشد از قلعۂ مذکور (اردو)
تل خالد ایک قلعہ کا نام جو نواحی حلب میں ہے۔

تلخ بہر | بقول بہار و انند کنایہ از بد بہرہ و بد قسمت
(حکیم زلالی ؎) شہنشاہ شکر ریزان و ہر یک را گرچہ
شد رسیدہ بخت تلخ بہری ہ مؤلف عرض کند کہ تلخ در اینجا
بمعنی اولست و این اسم فاعل ترکیبی است و مراد از قسمت
(اردو) بدبخت۔

تلخ پاسخ | بقول بہار و انند بمعنی تلخ گفتار مؤلف
عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ ہر سوالی را جواب تلخ
دہد و متعلق بمعنی دوم و سوم تلخ (حکیم زلالی ؎) گل گشت شیرین
شمشاد خلخ بہ بیت شیرین سہو او تلخ پاسخ بود (اردو) تلخ گفتار
بقاعدۂ فارسی اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جس کی گفتگو ناگوار ہو اور
ہر ایک سوال کا جواب تلخ دیتا ہو۔

تلخ جبین | اصطلاح بقول بہار کنایہ از اخمیدہ
(صائب ؎) موجی است کہ تاج از سر فغفور رباید

گرد و از ابروی تو ابی تلخ جبین است بقول صاحب بحر این را مرادف تلخ ابرو گوید که بمعنی ترش رو و بیدماغ گذشت صاحب تحقیق الاصطلاحات این را بمعنی بدخو نوشته مؤلف عرض کند که بمعنی درست است مرادف تلخ ابرو و نیز بمعنی بدخو هم آمده چو نیکو گوید (صائب) چو پیمانی اگرچه تلخ جبین افتاده ایم از خوش مشربی کسی کار بسیار می وقت با صهبا (اردو) بکیف تلخ ابرو.

تلخ چکوک | اصطلاح بقول برهان با جای مفتوح و رای جیم و کاف و واو و کاف دیگر مجهول گیاهی کاسنی صحرائیست که بعربی هندبا گویند صاحب جامع بذکر معنی بالا این را مرادف (تلخ چوک) گوید صاحب ناصری هم با شش صاحب محیط (کاسنی دشتی) گوید که (به هندی ابیل) و (ابلیه دودیه) و بیونانی طرخشقوق و به هندی کا دور نامند نبات آن شبیه به کاسنی بستانی طعم آن بسیار تلخ سرد و خشک در آخر اول و بقول شیخ سردی آن بیشتر از رطوبت آن مضر گرده شیرهٔ آن جالی بیاض چشم و منافع دارد مؤلف عرض کند که تلخ بمعنی اول او ست ولی ندانیم چکوک چه معنی دارد و لغت کدام زبانست ما باعتبار جامع و ناصری اصل نیز مانند چکوک را لغت فارسی دانیم که داخل این اصطلاح است و صاحب برهان بدل (تلخ چوک) هم ذکر چکوک بهمین معنی کرده و مجموعهٔ این قلب اضافت (چکوک تلخ) مخفف یا که بهمین لغت بجیم فارسی هم می آید بقول بعض (اردو) جنگلی کاسنی مؤنث.

تلخ خوان | اصطلاح بقول ملحقات برهان با واو معدوله بر وزن کیف دان (۱) زهر قاتل و (۲) قوت و سوخته صاحب بحر هم این را بجیم آورده صاحب مؤیدی فرماید که با خای موقوف و جیم مضموم (۳) بمعنی زهره یعنی تلخه چنانچه در شرح مخزن است اما در قنیه این را (تلخ خوان) بمعنی زهر گفته مؤلف عرض کند که ما این را بخای معجمه صحیح دانیم و مقصود

ملحقات برہان ہم ہمین معلوم می شود و وزن کیفدان ہم تقاضای ہمین می کند کتابتش مختلط زیر و نقطہ بالا نہادہ و صاحب مؤید آن را بجیم نگاشت و صاحب بحر نقلش کردہ و مقصود ملحقات برہان ہمین می نماید کہ (تلخ خوان) را بواو معدولہ بر وزن کیفدان خوانیم و معنی سوم بیان کردہ مؤید و شرح مخزن ہم برای ہمان (تلخ خوان) است کہ بخای معجمہ می آید و آنچہ بفتحہ نوشتہ است صحیح است (اردو) (۱) زہر۔ مذکر (۲) موت۔ مؤنث (۳) پتا۔ مذکر۔

تلخ چوک اصطلاح۔ بقول برہان و جامع بر وزن کرم سود یعنی چکوک است کہ کاشی گنجراش باشد مؤلف عرض کند کہ بیان صریح این بر (تلخ چکوک) گذشت و این مخفف آنست بحذف یک کاف و بگیچ (اردو) دیکھو تلخ چکوک۔

فرید کند کہ چکوک تیرہ الیست کہ بجایش می آید و آنچہ از ان تلخ است آن را بدین نام خوانند مؤلف عرض کند کہ ہمین وجہ تسمیہ درست معلوم می شود و کسانی کہ این را بکاف عربی نوشتہ اند چنانکہ گذشت تحریف باشد یا تبدیل این چنانکہ کاچ و کاژ۔ (اردو) دیکھو تلخ چوک۔

(الف) تلخ چکوک اصطلاح۔ بقول مؤید و رشیدی و جہانگیری مرادف ہمان (تلخ چکوک) کہ بجیم عربی گذشت خان آرزو در سراج می فرماید کہ بجای معجمہ جیم فارسی و کاف فارسی و واو مجہول است

(ب) تلخ چوک ہم ہمین معنی بحذف کاف اول مخفف این است صاحب رشیدی صراحت

(الف) تلخ حرف اصطلاح۔ صاحبان

(ب) تلخ حرفان بحر و انند و غیاث ب را بمعنی کافرنعمتان نوشتہ اند و الف را ترک کردہ۔ ہر کہ اول نوشت صاحب غیاث است و دیگر ہر دو نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ ترک الف ایما کند کہ فارسیان استعمال نیا

کردہ اند و از الف محترز و بعد ضرورت نداشت
که واحد را اشتراک کردہ جمعش را در فرہنگ ہا جا
و ہند در حالی که استعمال الف اصل است
و نہ جمع آن و ظاہر است معنی (الف) کسی که حرف
او تلخ باشد و تخصیص بمعنی کافر نعمت قابل نظر
است (ظہوری سعہ) تلخ عرفان را مروت داد
است آن چاشنی ہو که برای تلخکامان شکر انداز است
گذشتہ ہو استعمال ظہوری ہم بمعنی بیان کردہ ماست
و مرا آن بمعنی اول الف کرستاد و اضح تر است ازینکه
صحیح تکی از محققین صاحب زبان ذکر این نکردہ
(اردو) (الف) سخت گو۔ بد زبان (ب)
کافر نعمت وہ لوگ جو کفران نعمت کریں یعنی
ناشکر نعمت ہوں۔

تلخ خاطر | اصطلاح۔ بہار ذکر این کردہ
از معنی ساکت و صاحب انند از نقل نگارش مؤلف
عرض کند که اسم فاعل ترکیبی یعنی کسی که خاطر او
تلخ باشد یعنی کبیدہ خاطر و ناخوش (ظہوری
سعہ) بر ہمین از حلاوت محبت ہو تلخ خاطر زاہد کے
صنم ہو (اردو) تلخ خاطر اس شخص کو کہتے ہیں کہ بقاعدہ
فارسی کہہ سکتے ہیں جو کبیدہ خاطر ہو۔ اور ناخوش

تلخ جوان | اصطلاح۔ بقول لغات برہان
و جہانگیر زہرہ را گویند و آن مستعمل است بجگر مؤلف
عرض کند که ما صراحت کافی بر (تلخ جوان) کردہ ایم
که بمعنی عرفی خاص آن ہم گذشت (اردو) دیکھو
تلخ جوان کے کل معنی۔

تلخ داشتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر
بمعنی تلخ ساختن۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ
از معنی ساکت (صائب سعہ) طفل بازی گوش را
آرام از معلم می برد ہو تلخ وارد زندگی بیجا ولی
خود کام را ہو مؤلف عرض کند که مرادف قیاسی
است مخفی مباد که در سند بالا استعمال مصدر
وارید بیجا است نہ داشتن و واریدن بجای تلخ
می آید که مرادف داشتن باشد (اردو) تلخ کرنا

(الف) **تلخ رو** | اصطلاح۔ بقول بہار

بحر و انند (۱) کنایہ از ترش رو و بسیار دماغ (وحید
سہ) بدریا می شود از بازگشت آبها ظاہر
بود کہ ہرکس مرجع خلق است باید تلخ رو باشد ہو
مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و
موافق قیاس و (۲) قلب اضافت روی تلخ کہ
مرکب توصیفی است (صائب سہ) بتلخ رو مکن
اظہار تنگدستی خویش ہو کہ از طبایع پیچہ بحر است
مرجان سرخ رو ہم

(ب) **تلخ روئی کردن** یعنی تلخ کردن رو
و ترش رو شدن (راقم سہ) دیدہ باشد و سر شکم
تلخ روئی می کند ہو عاقبت از شورش اشکم دلی
دریا گرفت ہو معنی مبادا کہ از سند راقم استعمال
مصدر مرکب گردن پیدا است کہ گنجایش می آید صاحب
تحقیق الاصطلاحات ہم ذکر الف کردہ مرادف
تلخ جبین گوید (اردو) الف (۱) ترش رو
بسیار دماغ۔ بقاعدۂ فارسی کہہ سکتے ہیں (۲) روے
تلخ وہ صورت جس سے تلخی اور ناگواری ظاہر ہو

(ب) بدمزاجی کرنا۔ بداخلاقی کرنا۔

(الف) **تلخ زبان** اصطلاح۔ بہار و
(ب) **تلخ زبانی** انند بذکر این از معنی
ساکت مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی
است یعنی کسی کہ زبانش در سخن تلخی کند یعنی
بشیرینی کار نگیرد کہ بدخلق باشد (صائب سہ)
بادہ گو تا من آن تلخ زبان رام شود ہو تلخی می
نکشد تلخی بادام شود ہو صاحب فرہنگ فدائی
گوید کہ مرد بدگو را گویند کہ دشنام و بد و ب
ترجمہ بدزبانی و بدگوئی می شود باید کہ کسی کہ زبانش
بخوش نباشد ہو مؤلف عرض کند کہ حاشا کہ این
معنی از ب ظاہر شود بلکہ معنی آخرہ متعلق بہ الف
است و بدزبانی معنی مصدری وارد نہ فاعلی
(اردو) الف تلخ زبان بقاعدۂ فارسی
کہہ سکتے ہیں یعنے بدزبان (ب) بدزبانی ہونا

تلخ ساختن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱)
معروف و (۲) یعنی بی مزہ کردن۔ صاحب

آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که معنی اول حقیقی است که تلخ کردن است از روی ذائقه و معنی دوم مجازی باشد که تعمیم معنی خلاف تخصیص لفظ است مخفی مباد که از اسنادش استعمال مصدر ساز بدین پیدا که شیرینی بجای خودش می آید (نظامی ۵)

اگر نه یمن عشرت او تلخ ساز بدی ٭ در تنگنای گنه عیش تلخکان شور نگنجید ٭ (صائب ع) ٭ تجمل و تنگناهان خواب شیرین تلخ می سازد ٭ (واله ع) بر حضر زندگانی جاوید تلخ ساخت ٭ مخفی مباد که ناگوار کردن داخل معنی دوم است (اردو) (۱) کڑوا کرنا۔ (۲) بے مزہ کرنا۔ ناگوار بنانا۔

تلخ شدن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که (۱) بمعنی حقیقی است یعنی ذائقه تلخ پیدا کردن و (۲) ناگوار شدن (سلمان ساوجی ل ۵) تنگ شد بی پسته ات بر ما جهان ٭ تلخ شد بی شکرت بر ما شراب ٭ (ظهوری ۵۴) از زهر چشم کیست ظهوری حکایت ٭ خواهم شد است تلخ چه شیرین فسانه است ٭ مخفی مباد که این لازم تلخ کردن است که می آید و شامل باشد بر همه معانی تلخ (اردو) (۱) تلخ ہونا کڑوا ہونا (۲) ناگوار ہونا۔

(الف) تلخ شدن خواب	مصادر
(ب) تلخ شدن زندگانی	اصطلاحی
(ج) تلخ شدن زندگی	بقول بہار
(د) تلخ شدن شراب	و بحر و انند
(ه) تلخ شدن عیش	تلخ بمعنی

ناخوش و بی مزه شدن اینهاست مؤلف عرض کند که این مصدر مرکب چون مضاف شود بسوی ماکولات و مشروبات و ما یتعلق بها معنی اولش ذائقه تلخ پیدا کردن است و اگر اضافت آن بسوی غیر آن شود کنایه از ناگوار شدن باشد و صراحت کافی بر تلخ شدن گشتن

(صائب الف ۵) پستہ ہا را لعل میگونت گریبان چاک کرد ۔ تلخ شد از چشم شوخت خواب بر بادام ہا ۔ (سند د) بہ تلخ شدن گذشت (ولہ ۵) عیش جہان ز گریۂ من تلخ می شود ۔ این شمع را بہ ہیچ شبستان روا مدار ۔ مخفی مباد کہ در بعضی جا ہا بحالت اضافت بسوی ماکولات و مشروبات و با تعلق بہا ہم ہر دو معنی تلخ شدن توان گرفت و واضح باد کہ از سند آخر استعمال مصدر شدن پیداست (اردو) الف نیند کا ناگوار ہونا ۔ ب و ج زندگی تلخ ہونا ۔ ناگوار ہونا ۔ د شراب کڑوی ہونا ۔ ناگوار ہونا ۔ ۵ عیش تلخ ہونا ۔ ناگوار ہونا ۔

تلخ شنفتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت ۔ مؤلف عرض کند کہ شنیدن سخن ناگوار (عرفی شیرازی ۵) زین بزم نہ این بار برآشفتم و رفتم ۔ کی بود کہ تلخی نہ شنفتم و رفتم ۔ (اردو) ناگوار بات سننا ۔ سماعت کرنا ۔

تلخ عتاب استعمال ۔ بقول انند بحوالہ مظہر العجائب از اسمای معشوق است ۔ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس (اردو) معشوق ۔ نازک ۔

تلخ عیش اصطلاح ۔ بقول برہان و ملحقات جہانگیری و بحر و انند کنایہ از کسی کہ آزاری و مکروہی و مصیبتی از حوادث روزگار بدو رسیدہ باشد ۔ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس (اردو) وہ شخص جس کی زندگی تلخ اور ناگوار ہو ۔ تلخ عیش بھی ترکیب فارسی کہہ سکتے ہیں ۔

تلخک بقول برہان و جامع بر وزن زردک (۱) تصغیر تلخ باشد و (۲) نام گیاہی است بغایت تلخ و بعضی گویند (۳) خربزۂ تلخ کہ بعربی حنظل و قثاء النعام خوانند و بقول بعض (۴) کاسنی را گفتہ اند و (۵) نام یکی از ظرفا ہے

سلطان محمود غزنوی۔ صاحب جہانگیری بمعنی
دوم وسوم قانع۔ صاحب سروری بمعنی اول
و دوم وسوم وچہارم گردہ۔ صاحب ناصری
بمعنی اول وسوم وچہارم آوردہ (نظامی
گنجوی) بسا حاجی کہ خود را از شتر انداخت چو که
تلخک را تو ترشک باز نشناخت۔ خان آرزو
در سراج بمعنی اول بہ اتحاد کردہ۔ مؤلف عرض
کند کہ معنی اول موافق قیاس و در دیگر معانی ہم
کاف تصغیر و تحقیر باشد۔ صاحب محیط ذکر تلخک
نکردہ و از ہیچ صراحت مزید بمعنی دوم معتقد کہ گیا ہی
کہ گیاہ را فارسیان بدین اسم موسوم کردہ اند
بخیال ما معنی چہارم و دوم یکی است و ہر چہ
صاحب محیط بر حنظل نوشتہ ما ذکرش بہ نثر نمودہ
تشبیش کردہ ایم و ہم او ہمہ بہ کاسنی گوید
ما تفاصیلش بہ انطوبیا کردہ ایم (اردو) (۱)
تھوڑا سا تلخ (۲) ایک گھاس کا نام فارسی
میں تلخک ہے جس کی تعریف مزید معلوم ہو سکی
(۳) ہو بگنو شہد اور تشبیش (۴) کاسنی دیکھو
انطوبیا۔ (۵) تلخک سلطان محمود غزنوی کے
ایک ظریف اور مسخرے کا نام تھا۔ مذکر۔

تلخ کام | اصطلاح۔ بقول بہار و مجر و آنند
مقابل شیرین کام مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل
ترکیبی و کنایہ از کسی کہ نامراد و ناکام باشد (ظہوری
سہ) تلخ حرفان را مروت دادہ است آن چاشنی
کہ برای تلخ کامان شکر ایذا زان کنند۔ چو صاحب
فرہنگ فدائی صراحت خوشی کردہ یعنی آنکہ روزگار
بہ بدی و نو امیدی بگذرد (اردو) وہ شخص جو
نامراد اور جس کی زندگی نا امیدی اور ناکامی
کے ساتھ گزری ہو۔ بقاعدۂ فارسی ناکام کہہ
سکتے ہیں۔

تلخ کامی | اصطلاح۔ بمعنی تلخی کام مؤلف
عرض کند کہ ہمان تلخ کام کہ یای مصدری در آخرش
مرکب کردہ یعنی ناخوشی و ناکامی استعمال کنند
(ظہوری سہ) تلخ کامی چہ بلا طیبت زشیرین دہنان

ز زهر سا کام دهن شکر ریزینه ما ۞ (اردو) تلخ
کامی مؤنث بقاعدۂ فارسی بمعنی ناکامی و نامرادی
استعمال کر سکتے ہیں ۔

تلخ کردن استعمال صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی
ناگوار کردن است صاحب روزنامۂ بحر الاسفار
ناصر الدین شاه قاجار این را بمعنی منکدر کردن آورده
طرز تعریفش خوش نباشد سند این از صائب بر
تلخ کردن زندگانی می آید (ظهوری ـه) نیست
شیرین شکر عیش ظهوری نجتی ۞ خوشیم را تلخ مکن
زهر غمی می باشد ۞ مخفی مباد که در سند ظهوری استعمال
مصدر گشتن پیداست که بجایش می آید (اردو)
تلخ کرنا ۔ ناگوار کرنا ۔

(الف) تلخ کردن خواب
(ب) تلخ کردن روی
(ج) تلخ کردن زندگانی
(د) تلخ کردن شراب
(ه) تلخ کردن عیش

استعمال (الف) بقول بهار ناخوش و بے مزه کردن خواب است
و هم او برای ج و د و ه هم همین معنی بیان کرده
یعنی ناخوش و بی مزه کردن زندگانی و شراب
و عیش صاحب بحر ذکر ب کرده گوید که بمعنی
بیدماغ شدن و ترش کردن روی و هم او ذکر
چهار مصادر دیگر کند مؤلف عرض کند که ما
بر تلخ شدن و ملحقاتش صراحت کافی کرده ایم
و این متعدی آنست و اضافت تلخ کردن بسوی
دیگر الفاظ ورای این پنج هم تواند صائب (الف
ـه) مجمل وشنگاهان خواب شیرین تلخ می سازند
با شکر خوابی که من بر روی فرش بوریا دارم ۞
(وله ج ـه) بر خضر زندگانی جاوید تلخ ساخت
گوهر دوباره که بمن زان دو لب رسید ۞ ـ
(وله ـه) زندگانی تلخ خواهد کرد بر جمشید جم ۞
تیغ عالمگیر او دامی که از جوهر کشیده ۞ (ابوطالب
کلیم ـه) صورت زیبا ز خواب عافیت بیدار
شد ۞ عیش را از ناله تا کی تلخ بر دنیا کنم ۞ مخفی

مبادا که در بعض اسناد بالا استعمال مصدر ساختن
و مبازیدن و کشیدن بجای کردن است طبعی نازد
کرده مرادف یکدیگر است (اردو) (۱)
نیند کو ناگوار کرنا (۲) صورت ترش کرنا (۳)
زندگانی تلخ کرنا (۴) شراب کو ناگوار بنانا۔
(۵) عیش کو تلخ کرنا۔

تلخ کمیت اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ
غیاث بمعنی کمیتی که رنگش مائل بسیاهی باشد
مؤلف عرض کند که کمیت بضم اول و فتح میم
و سکون تحتانی بمعنی شراب انگوری و اسپ سرخ
رنگ مائل بسیاهی است و ما این لغت را طبع آزمائی
غیاث و بی غوری نقل نگارش دانیم۔ از ینکه
تلخ بمعنی سیاه هم بجایش گذشت هر رنگی را که با لفظ
تلخ مرکب کنند مقصود از آن رنگ مائل به سیاهی
باشد چنانکه سرخ تلخ و سبز و زرد تلخ و امثال
آن هیچ خصوصیت با لفظ کمیت ندارد که بر یک
اصطلاحی قائم کنیم (اردو) وہ چیز یا شراب یا
گھوڑا جو سرخی کے ساتھ سیاہی مائل ہو۔ جیسے کمیت

تلخ گردیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که
مرادف تلخ شدن است (شاهی سبزواری ره)
ز چندان کام هجران شیرین شده از ذوق دشنامش
نگردد تلخ اگر زهر اجل ریزند در کامش بو
(اردو) تلخ ہونا۔

تلخ گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی
حقیقی است یعنی حاصل کردن چیزی که تلخ است و از
سندش استعمال مصدر گیردن پیداست که بجایش
می آید (طالب آملی ره) دشنام خلق را ندهم جز
دعا جواب ما چون ابر تلخ گیرم و شیرین عوض
دهم (اردو) تلخ چیز لینا۔

تلخ گشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف
تلخ شدن است (شفائی اصفهانی ره) جز عشق

که زحسرت آن تلخ کامش گشته بود ٭ گر پشیمان گشته لب
تربیت فرہاد شیرین ہو (اردو) دیکھو تلخ شدن

تلخ گفتار اصطلاح ۔ بقول بہار بمعنی تلخ زبان ۔ **مؤلف** عرض کند که گفتار تند و تیز کننده اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی که سخن به تلخی کند متقابل شیرین گفتار (شیخ شیراز سے) امرد آنگہ که خوب و شیرین است ٭ تلخ گفتار و تند خوی بود ٭ چون برش آمد و بلوغت شد ٭ مردم آمیز و مہر جوی بود ٭ (اردو) تلخ گفتار ۔ بقاعدہ فارسی اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو سخت زبانی کرے ۔

تلخ گفتن استعمال ۔ صاحب بحر گوید که بمعنی دشنام دادن و سرزنش کردن ۔ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است ۔ صاحب آصفی از برای این سند سعدی پیش کرده که به تلخ گفتار گذشت و ما آن را برای این درست ندانیم ۔ معاصرین عجم استعمال این می کنند (اردو) گالی دینا ۔

تلخ گو استعمال ۔ یعنی کسی که عادت تلخ گفتن دارد ۔ **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است (ظهوری سے) تا نباشند تلخ گوی بتان که ٭ می ز کنج لب انگبین ریزند ٭ (اردو) تلخ گو ۔ بقاعدہ فارسی اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو گالیاں دے یا سخت گفتگو کرے ۔

تلخ مہر استعمال ۔ بقول بحر بمعنی (۱) بدبخت ۔ **مؤلف** عرض کند که بکسر میم باشد ۔ اسم فاعل ترکیبی و معاصرین عجم (۲) بمعنی بدخلق و تند مزاج و بی رحم استعمال کنند برای معنی بیان کرده اشتیاق سند استعمال می باشیم (اردو) (۱) بدبخت ۔ بدقسمت (۲) بے رحم ۔ بدخلق ۔

تلخ نگاه استعمال ۔ بقول بہار و آنند بمعنی تند نگاه ۔ **مؤلف** عرض کند که (۱) اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی که به تندی و درشتی نگاه کند و (۲) قلب اضافت نگاه تلخ (صائب سے) پشت لب پیمانه اسبز شد از زہر ٭ آن ساقی بیرحم ہمان تلخ نگاہست ٭ (ظهوری سے) گر

پائین مرو چنین که آن تلخ نگاه به شکر می نیست که پروا ندارد (اردو) (۱) تلخ نگاه - بقاعدۂ فارسی اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو سختی اور تلخی سے کسی کو دیکھے - بیرحم - (۲) نگاہ تلخ - معشوقہ

تلخ نمودن استعمال - صاحب آصفی ذکرش کردہ از معنی ساکت مؤلّف عرض کند که بمعنی تلخ بنظر آمدن (فغانی شیرازی سہ) آنکس که ذوق بادہ بہ و تلخ می نمود یکبار گذاشت جام شہرتی میل شراب کردہ (اردو) تلخ دکھائی دینا - تلخ نظر آنا -

تلخ نواز زدن استعمال - آواز بہ تندی و تیزی بر آوردن مؤلّف عرض کند که موافق قیاس است (عرفی سہ) نوا ز تلخ تر میزن چو ذوق نغمہ کم یابی بہ حدی راتیز تر می خوان چو محمل را گران بینی بہ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر زدن پیداست که بجایش می آید و این مصدر (تلخ زدن نوا) بود که بجایش ترک شد و تلافی مافات کردہ ایم (اردو) تند آواز کرنا -

تلخ و ترش اصطلاح - بقول بحر و برہان و جامع و ناصری و آنند بمعنی محنت و مشقت دنیا مؤلّف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) دنیا کی محنت اور مشقت - مشقت

تلخ وش اصطلاح - بمعنی تلخ رو باشد مؤلّف عرض کند که موافق قیاس است که وش بمعنی تشبیہ و نظیر و مانند آمدہ (حافظ شیرازی سہ) آن تلخ وش که صوفی ام الخبائثش خواند بہ اشہی لنا و احلی من قبلة العذارا بہ (اردو) دیکھو تلخ رو -

تلخہ بقول آنند و غیاث بالفتح (۱) خلط صفرا و (۲) بمعنی ظرف آن خلط که بہندی پتا گویند مؤلّف عرض کند که ہای نسبت بر لفظ تلخ زیادہ کردہ اند و موافق قیاس است که لغت فارسی است مؤلّف عرض کند که ہای نسبت بر لفظ تلخ زیادہ کردہ اند و موافق قیاس است معنی اوّل اصل است و معنی دوم مجازش (اردو) (۱) خلط صفرا - بقاعدۂ فارسی - اردو میں مستعمل ہے - بمعنی صفرا - صاحب فرہنگ آصفیہ نے خلط پر فرمایا ہے مذکر

آمیزش ۔ اخلاط اربعہ یعنے صفرا ۔ سودا ۔ خون ۔ بلغم میں سے ایک چیز (۲) پتا ۔ بقولہ اسم مذکر ۔ ایک اندرونی عضو کا نام ہے جس میں صفرا پیدا ہوتا ہے ۔ زہرہ ۔ مرارہ ۔ صفرے کی تھیلی ۔

تلخہ پیاز اصطلاح ۔ بقول محیط اسم بلبوس است و بہ بلبوس گویند کہ بر وزن ملبوس اسم یونانی است و فیلطون نیز گویند و فالیوس و بسریانی بلالکس و بلغت دیلمی بلبیسا و بعربی بصل الذئب و بصل الزیر و بفارسی زیرہ و تلخہ پیاز و بترکی داغ سوغانی و در طبرستان لام نامند و آن پیاز صحرائیست و مانند پیاز کوچک ۔ الا تو بر تو نیست بلکہ مانند سیر یک دانہ و اندک تلخ و مائل بشیرینی و قبیصی و دو نوع باشد و ہر دو نوع خشک است و منافعش (الخ) مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو) جنگلی پیاز ۔ مؤنث ۔

تلخ ہندوانہ اصطلاح ۔ بقول محیط اسم حنظل است مؤلف عرض کند کہ صراحت کافی بر تربز پیشش گذشت (اردو) دیکھو تربز و شیش ۔

تلخی بقول برہان و جامع بر وزن بلخی (۱) کاسنی را گویند و آن گیاہی است معروف و بقول بہار (۲) مرارت چون تلخی بادام و تلخی گلاب و می فرماید کہ بالفظ بردن و بر بدن و دیدن و شکستن و کشیدن مستعمل ۔ خان آرزو در سراج بحوالہ برہان بر ذکر معنی اول قانع مؤلف عرض کند کہ در معنی اول و دوم ہر دو یای نسبت است و با صراحت معنی اول بر الظونیا کردہ ایم و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ استعمال این با مصادر در تحقیقات می آید (ظہوری ۵۵) ہیچ کس ظاہری باین تلخی ندارد غالباً و ایہام کردہ زہر حسرتی در شیرہا (اردو) (۱) کاسنی ۔ مؤنث (۲) الظونیا (۳) تلخی ۔ بقول آصفیہ فارسی ۔ اسم مؤنث کڑواہٹ ۔

تلخی آمدن استعمال ۔ بمعنی ظاہر شدن ذائقہ تلخ بر زبان مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است

تلخیم استعمال این کنند (اردو) تلخی و ناگواری
کو دفع کرنا۔ تلخی و ناگواری دفع ہونا۔

تلخی شنیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که فضولی اوست که بشنیدن سند فغانی که استعمال
تلخ شنیدن بمعنی دشنام شنیدن باشد و صراحت
کردہ این مصدر را الفاظ قائم کردہ و غور بر معنی
شعر نکرد (س ۵) تلخی نشنیدیم هم از ساقی مجلس
هر چند که پیشش شکر و قند شکستیم (اردو)
کڑوی باتیں سننا۔

تلخی فروختن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که بمعنی فروختن اغذیۂ تلخ۔ از سند پیش کردہ
تلخی فروش پیداست که اسم فاعل ترکیبی است
و آن تعلق دارد با مصدر فروشیدن که بجایش می آید
(عرفی س ۵) تا خواندہ ام که هیچ گره بی گشاده نیست
تلخی فروش هجر تو قنادی منست (اردو)
تلخ غذاؤں کو فروخت کرنا۔

تلخی فزودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که زیاد کردن تلخی باشد (طالب آملی س ۵) ترشی
روئی ہای صبرم تلخی حسرت فزود که غالباً امداد
صفرائی کند لیموئی من (اردو) تلخی بڑھانا۔

تلخی کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند که
بمعنی تندی و ترشروئی کردن است (خسرو س ۵)
دل را روا کن حاجتی ای راحت جان همدمی
با ما چنین تلخی مکن ای شکرستان همه چو طوطی مباد
که از سند بالا استعمال مصدر گشتن پیداست
که بجای خودش می آید (اردو) تلخی کرنا۔

تلخی کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند که
مبتلای تلخی شدن است (صائب س ۵) از
جهان تلخی بسیار کشیدم صائب که ز شیرین سخنان

شد سخنم شیرین تر کہ (اردو) مبتلائے تلخی ہونا۔

تلخی گذشتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف عرض کند کہ عائد حال شدن تلخی است (سعدی ؎)
از انجملہ تلخی کہ بر من گذشت بود با تو ہم جز او روز شیرین نگشت بود (اردو) تلخی گذرنا۔ تلخی عائد حال ہونا۔

تلخی یافتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف عرض کند کہ بمعنی تحقیقی است (قاآنی شیرازی ؎)
نمی توان گفتن کہ نتوان یافت و رسید بجام مہر
جز آن کہ تلخی کہ فرہاد از کف سلوا کشید بکو (اردو) تلخی پانا۔

تل زرنیخ | اصطلاح۔ بقول بحر بمعنی آتش دان انگشت دان۔ مؤلف عرض کند کہ زرنیخ بجائیش گذشت و صراحت معنی زرنیخ ہم در انجا کردہ ایم کہ جوہریست کانی و تل بمعنی اوست پس این مرکب را معنی مرادف آتش دانیم یعنی انگشت و زغال افروختہ۔ صاحب بحر در معنی این تصرفی کردہ دیگری از محققین یاد نیست۔ بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم مخفی مباد کہ تل بمعنی پشتہ ریگ مذکور شد و معنی لفظی این پشتہ جوہریست و کنایہ باشد از انگشت افروختہ۔ فارسی قدیم باشد معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو تودۂ زرنیخ۔

تلسک | بقول برہان و جامع و رشیدی بکسر اول و ثانی و سکون سین بی نقطہ و کاف خوشۂ کوچک انگور کہ جزو خوشۂ بزرگ است یعنی بر خوشۂ بزرگ چسپیدہ است خان آرزو در سراج بکسر اول و فتح ثانی نوشتہ گوید کہ این تصحیف است و صحیح بنون تلنک چنانکہ می آید۔ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان و مبدل تلنک دانیم یا آن را مبدل این کہ نون بتا بدل شود چنانکہ ناکاج و تاکاج و نابوت و تابوت چنانکہ نخشو و تخشو۔ قول صاحب جامع را کہ

صاحب زبان است معتبر از خان آرزو و ایم (اردو) انگور کے خوشہ کا ایک چھوٹا حصہ مذکر

تل سلطان | اصطلاح - بقول ملحقات میدان مرتفعی است که بالای آن دو حلب یک منزل راه است مؤلف عرض کند که باشد که بر بلندی واقع باشد واثر بانیان آن کسی باشد که سلطان نام دارد واللہ اعلم بحقیقة الحال که وجه تسمیه این موضع نوشته (اردو) تل سلطان ایک موضع کا نام ہے نزدیک حلب سے ایک منزل پر واقع

تل شدن | استعمال - بمعنی پشته شدن و تصویر پشته واقع شدن است مؤلف عرض کند که موافق قیاس باشد (ظهوری ؎) جسته تا برق آتش تل شده خاکستر دل‌ها به هم آنست که دود جگری بر خیزد ؎ (اردو) ٹیلہ ہونا ۔

تلطف | بقول بہار عربی نمودن و مهربانی کردن مؤلف عرض کند که بفتحتین وضم طای مشدد لغت عربی است - فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند و با مصادر فارسی مرکب سازند که در ملحقات می آید (حافظ شیراز ؎) آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف است با دوستان تلطف با دشمنان مدارا ؎ (اردو) تلطف - بقول آصفیہ عربی اسم مذکر مہربانی عنایت کرم

تلطف دیدن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده و از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی یافتن مهربانی و کرم است (ناظم هروی ؎) ولی دیده توفیق یوسف کو آنچه هر چند می دید این تلطف ؎ (اردو) مہربانی پانا ۔

تلطف کردن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده و از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی کرم و مهربانی کردن است (حافظ ؎) از شرم در حجابم ساقی تلطفی کن باشد که بوسه چند بر آن دهان توان زد که حیف نباد که از سند بالا استعمال مصدر گذشتن پیداست که بجای خودش می آید (اردو) تلطف کرنا ۔ کرم کرنا ۔ مہربانی کرنا

تلغراف | بقول رشیدی بجای المستغنی عن الذین شانا چاپار تار برقی را گویند صاحب بول چال هم ذکر این کرده و صاحب سراج التلفیق این را معرب تلیگراف فرنساوی داند **مؤلف** عرض کند که تلیگراف به یای هندی و کاف فارسی لغت انگلیسی است فارسیان این را به تبدیل یای هندی به یای عربی و تبدیل کاف فارسی به غین معجمه و حذف یا متصرّف کرده باشند و جا دارد که معرب گیریم که معاصرین عجم هم استعمالش کرده‌اند (اردو) ٹیلیگراف انگریزی اسم مذکر۔ تار برقی

تلف | بقول بهار بالتحریک در اصل تلف شدن و بمجاز بمعنی ضائع شدن و خراب شدن صاحب ملحقات برهان گوید که (۲) بضم اول کشافی که بعد از خوردن انگور و امثال آن بجائی بماند **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بتحقیق بمعنی هلاک شدن کذا فی المنتخب فارسیان بمعنی مجازی استعمال کرده‌اند که متصرّف باشد و استعمال این با مصادر فارسی در ملحقات می‌آید و بمعنی دوم هم متصرّف دانیم که در عربی و ترکی بدین معنی نیامده (اردو) (۱) تلف بقول آصفیه عربی۔ اسم مذکر۔ ضائع۔ برباد۔ خراب۔ رائگان (۲) وہ فضلہ جو انگور کھانے کے بعد ظرف میں باقی رہ جاتا ہے۔ مذکر۔

تلف شدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی ضائع شدن است (الهی همدانی ؏) خون جگر تلف شد و ذوق گریستن کشید و از قطره‌ام بجای اشک آبله‌های پای را (اردو) تلف ہونا۔ ضائع ہونا۔

تلف کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی ضائع کردن است (صائب ؏) از سر مهری آتش شوقم فسرده است٭ روغن تلف مکن بچراغی که مرده است٭ مخفی مبادا که از مصادر بالا استعمال مصدر گشتن پیداست که بجایش می‌آید

(اردو) تلف کرنا۔ ضائع کرنا۔

تلف گردیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف تلف شدن است (ملا بابی ع) بانغ ز آسیب تو گردد تلف ٭ تا تست در آید بہ سیبی بکف ٭ (اردو) دیکھو تلف شدن۔

تلف گشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف تلف گردیدن (شفائی اصفہانی ع) گر نبی بود ہم تلف می گشت ٭ شمعہای جہان بہ مصرفی چون ٭ بخت من جستہ جستہ ساختند ٭ (اردو) دیکھو تلف شدن۔

تلقین بقول بہار فہمانیدن و سخن فرا زبان کسی دادن می فرماید کہ بالفظ دادن و کردن و گرفتن و یافتن مستعمل مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر قاف کذا فی ... فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این می کنند و با مصادر فارسی مرکب ہم کہ در ملحقات می آید (اردو) تلقین۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ تعلیم دینا۔ سمجھانا۔

تلقین دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ فہمایش کردن و آگاہانیدن (حافظ شیرازی ع) حدیث آرزومندی کہ در این نامہ ثبت افتاد ٭ ہمانا بی غلط باشد کہ حافظ داد تلقینم ٭ (اردو) تلقین کرنا۔ سکھانا۔ اطلاع دینا۔

تلقین کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف ہمان تلقین دادن است کہ گذشت (سلمان ساوجی ع) زبان سوسن آزاد در سخن آید ٭ اگر کنم ثنای تو اش تلقین ٭ بمعنی ہماد کہ از سند بالا استعمال مصدر کردن پیداست کہ بجایش می آید (اردو) تلقین کرنا۔ دیکھو تلقین دادن۔

تلقین گرفتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از معنی ساکت۔ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حاصل کردن اطلاع و آگہی است (کمال ؎) خطا ست بہ تیغ دل بہ دن آموختن چو کہ طوطی گیرید از آئینہ تلقین چو مخفی مباد کہ سند با لاستعلق بہ عبارت گیردن است کہ بجایش می آید (اردو) تلقین پانا۔ آگاہی حاصل کرنا۔ اطلاع پانا۔

تلقین نمودن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از معنی ساکت۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تلقین کردن است (نثر حالی شیرازی) ساکنان شیراز را جمع نمودہ اوامر و نواہی و مواعظ و مسائل یقینی تلقین نمودہ بود۔ (اردو) دیکھو تلقین کردن۔

تلقین یافتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از معنی ساکت۔ **مؤلف** عرض کند کہ مراد ف تلقین گرفتن است (معزی نیشاپوری ؎) آن دین و شریعت کہ نبی یافتہ تعلیم چو وحی چو شرح بجست زملک یافتہ تلقین چو (اردو) تلقین پانا۔ دیکھو تلقین گرفتن۔

تلک | بقول برہان بفتح اول و ثانی و سکون کاف (۱) کسی را گویند کہ سلطنتش بسیار گستردہ و پیدا شدہ و (۲) در جای دیگر سلطنت پراکندہ نوشتہ بودند بفتح بای ابجد و کاف واللہ اعلم و بفتح اول و سکون ثانی (۳) بمعنی تلخ کہ ضد شیرین است و (۴) زر ورق را نیز گویند و طلق معرب آنست و (۵) نوعی از قماش ہم ہست و بضم اول و سکون ثانی (۶) تکلہ باشد کہ آن را لوبیا خوانند و بکسر اول و فتح ثانی (۷) جامۂ پشتوانہ و آستین کوتاہ و (۸) درخت سیب صحرائی کہ بیونانی زعرور و بعربی قوطاشجابات نام دارد و بکسر اول و سکون ثانی (۹) زنجبیل تر و تازہ۔ صاحب جہانگیری بہ نسبت معنی اول صراحت کند کہ کسی کہ سلطنتش پراگندہ باشد نہ بمعنی سوم و ششم نسبت

کے بعد رخسار دونوں پر کھینچتے ہیں (۲) وہ شخص جس نے اپنی مونچھ کو اکھیڑا ہو (۳) تلخ کیا ہوا (۴) دیکھو ابرک (۵) ایک خاص قسم کا کپڑا جس کی تعریف کامل معلوم نہ ہو سکی۔ مذکر۔ (۶) لوبیا۔ دیکھو ازار دوم (۷) پشتواند۔ دیکھو پشتوانہ (۸) جنگلی سیب۔ دیکھو ازوف (۹) ادرک۔ بقول آصفیہ فارسی اسم مونث۔ ایک قسم کی جڑ ہے جسے سکھا کر سونٹھ بناتے ہیں اور آپ ہی نے سونٹھ پر فرمایا ہے ہندی اسم مونث۔ سوکھی ادرک۔ زنجبیل۔ (۱۰) ایک پیمانہ۔ مذکر۔

تلکان بقول ناصری نام جائی است در خراسان کہ معدن تلک در انجا ظاہر شدہ و ہمچنین جائی است در قزوین کہ اول تلک در انجا یافتہ شدہ و ہر دو را معرب کردہ طالقان خوانند و ہر دو شہر اکنون بہ تعریب اشتہار یافتہ۔ صاحب انند نقل نگارش۔ مؤلف عرض کند کہ نیز یادداشت الف و نون نسبت بہ تلک۔ این ہر دو مقامات را موسوم کردند کہ کان ابرک دارد (اردو) طالقان خراسان اور قزوین میں دو ایسے مقامات کا نام ہے جس میں ابرک کی کان ہے۔ مذکر۔

تلگراف بقول رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار مرادف تلغراف کہ گذشت۔ صاحب بول چال ہم بحوالہ معاصرین عجم ذکر این کردہ۔ صاحب سخندان پارس ذکر این فرمودہ می فرماید کہ گاہے فارسیان باستعمال مخفف این نام می کنند چنانکہ گویند تا ہشت روز است خط نوشتہ بودم جواب نیامد ناچار امروز تیل زدہ ام یعنی تلگراف فرستادہ ام۔ مؤلف عرض کند کہ ٹلیگراف لغت انگلیسی است و در محاورۂ معاصرین معرب۔ معرب آن تلغراف بحذف و تبدیل است۔ فارسیان آن را معرب کردہ اند یعنی بہ تبدیل تای ہندی بہ فوقانی و حذف تحتانی کاف فارسی را بجای خود قائم داشتند۔ آنچہ صاحب سخندان گوید صراحت آن بہ (تیل زدن) می آید (اردو) دیکھو تلغراف۔

تلگرافچی اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار مہتمم تار برقی را گویند کہ کار و بار این می کند۔ مؤلف عرض کند کہ از قبیل بندوقچی و باورچی است بہ ترکیب چی کہ لغت ترکی زبان است (اردو) تار برقی کا مہتمم۔

تلگراف خانہ استعمال۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ مکانی را نام است کہ در آن کار و بار تار برقی می شود۔ صاحب بول چال ہم ذکر این بحوالۂ معاصرین عجم کردہ۔ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است مرکب اضافی لغات اجنبیا (اردو) تارگھر۔ مذکر۔

(الف) **تلمبہ** (ب) **تلمبہ چی** (ج) **تلمبہ فوارہ** الف بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار آلہ کہ بوسیلۂ آن آتش را آب زنند و فرو نشانند و ب کسی کہ اہتمام آن آلہ کند۔ صاحب بول چال ہم ذکر این کردہ و صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ مذکور ج را بمعنی فوارہ آوردہ کہ از آن آب زنند۔ مؤلف عرض کند کہ الف را اسم جامد فارسی جدید دانیم و ب و ج مرکب آن۔ معاصرین عجم این را بفتحتین و فتح سوم مشدد می خوانند۔ (اردو) ۱ الف فیر انجن۔ مذکر۔ وہ آلہ جس سے آگ بجھاتے ہیں (ب) فیر انجن کا مہتمم (ج) فیر انجن کا پنپ۔ مذکر۔

تلمن بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی و میم مکسور بنون زدہ۔ یعنی آدمی و حیوانات و دیگر مثل شتر باید کہ لغت زند و پازند است و ترجمۂ عربی آن الف۔ صاحبان ناصری و آنند بحوالۂ برہان ذکر این کردہ اند و صاحب جہانگیری ہم در ملحقات آوردہ۔ مؤلف عرض کند کہ تل بمعنی اوست یعنی پشتارہ و من ہم در فارسی زبان بمعنی نوردہ ہر چیز

می آید و بمعنی سوراخ وسط شاہین ترازو ہم۔ پس این اسم مرکب معلوم می شود از
تل و من (اردو) ٹاک۔ مؤنث۔

تلمیح | بقول انند بروزن تفعیل۔ لغت عرب است بمعنی نگاہ سبک کردن بسوی چیزی
و باصطلاح اہل معانی اشارت کردن در کلام بقصہ یا آوردن اصطلاحات نجوم و موسیقی
وغیرہ یا آیات قرآن مجید یا احادیث وغیرہ۔ **مؤلف** عرض کند کہ در فارسی زبان بجای این
معنی اصطلاحی لغتی دیگر نیست ازینجاست کہ ما این را جا دادہ ایم (اردو) تلمیح۔ بقول
آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ علم بیان کی اصطلاح میں کسی قصہ وغیرہ کا کلام میں اشارہ کرنا۔

تلمیذ | بقول بہار بروزن تعویذ شاگرد می فرماید کہ بالکسر معرب و تلامذہ و تلامیذ جمع آن
صاحب انند گوید کہ تلمیذ فارسی است و عربی فصیح نیست و لہذا صاحب قاموس ذکر این
نکرد۔ صاحب شفاء الغلیل کہ محقق معربات است ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم صاف
فارسی زبان است و صاحب منتخب ہم این را فارسی گوید عجب است از محققین فارسی زبان
کہ این را ترک کردہ اند ازینکہ زحمت تحقیق را برنداشتند (اردو) تلمیذ۔ بقول آصفیہ۔
عربی۔ اسم مذکر۔ شاگرد۔ طالب العلم۔

تلمیس و چلمیس | بقول ناصری بپارسی قدیم سریانی نام دو پسر گلشاہ یعنی آدم بودہ
بعربی قابیل و ہابیل خواندہ اند و دو دختر را کہ یکی بکیبار و دیگری اکیبار نام داشتہ بدین دو برادر
داد۔ اکیبار کہ بہ تلمیس رسید خوب تر ازان بود کہ بہ چلمیس دادہ شد بنابرین چلمیس از راہ
غرض نفس وقتی کہ تلمیس بخواب رفتہ بود سنگی بر سرش زدہ او را بکشت و آدم بزبان سریانی

وسوم بہ کاف فارسی کند و بہ ذکر معنی چہارم گوید کہ انہا بر اہمان تلنگ بہر دو کاف کہ بمعنی نخم دانہ انگور گذشت کہ آن را تلنگ و تلنگ خواندہ و بذکر معنی پنجم گوید کہ تحقیق آنست کہ تلنگ در اصل ہندی تی لنگ است بمعنی ملک مذکور و اہل ملک خصوصاً برہمن آن ملک و تلنگانہ مخصوص نام ملک مذکور است و کلمہ آنہ در ہندوستان برای نسبت چنانکہ راجپوتانہ و این نیز قریب بہ فارسی است از عالم توافق لسانین مؤلف عرض کند کہ بیچارہ در چراغ ہدایت بذیل (تلنگ وائرہ) ہم ذکر معانی اینہا کردہ و معنی ہفتم بیان کردہ و ارستہ را ہم ہمدرانجا آوردہ بخیال ما این اسم جامد فارسی زبان بکاف فارسی و عربی ہر دو است و بہ اعتبار صاحبان تحقیق کہ بعض آن اہل زبانند ہمہ معانی را تسلیم کنیم و مقصود معنی سوم چنین نباشد کہ امتحان صدای دف و دائرہ است بہ انگشتان (اردو) (۱) حاجت خواہش۔ مؤنث (۲) وہ لڑکا جس کے ڈاڑھی مونچھ نہ ہوں۔ امرد۔ مذکر (۳) ڈھول یا دائرہ کا امتحان انگلیوں کے ذریعے سے۔ مذکر۔ (۴) انگور کا چھوٹا خوشہ جو بڑے خوشہ پر ہو۔ مذکر (۵) تلنگانہ۔ مذکر۔ دکن کے ملک کا وہ حصہ جس میں تلنگی بولی جاتی ہو۔ (۶) دیکھو تلنگ (۷) نہ ورد سندری۔ مؤنث۔

تلنگانہ | بقول بہار بمعنی (۱) گرایانہ جہانگیری سروری و رشیدی بذیل تلنگ ذکر این بمعنی (۲) ولایتی از ملک دکن کردہ اند یعنی مرادف معنی پنجم تلنگ۔ خان آرزو در سراج بذیل تلنگ معترف کہ تلنگ در اصل ہندی تی لنگ است بمعنی ملک مذکور و اہل ملک خصوصاً برہمن آن ملک و تلنگانہ مخصوص نام ملک مذکور و کلمہ انہ در ہندوستان برای نسبت است در ملک۔ چنانکہ راجپوتانہ و گوندوانہ و این نیز قریب بہ فارسی است از عالم توافق لسان و تلنگیانہ مخصوص

بہ تلنگ بمعنی گدایانہ **مؤلف** عرض کند کہ معنی اوّل را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم و اگر پیش شود این را مخفّف تلنگیانہ دانیم کہ گنجایش می آید و آنچہ خان آرزو نسبت معنی دوم در بیان ما خذ طبع آزمائی کردہ کہ آنہ را لفظ ہندی برای نسبت دانستہ فضولی اوست آنہ کلمۂ فارسی زبان است کہ افادہ معنی لیاقت کند چنانکہ شاہانہ و جرمانہ پس فارسیان تلنگ را بترکیب آنہ تلنگانہ کردند و اہل ہند باتباع فارسی بعض الفاظ ہندی را ہم با آنہ فارسی مرکب می کنند کہ این قسم عمل در بسیاری از الفاظ ہندی است (سعدی ؔ) قبای تلنگانہ بر تن کنند بہ بدخو لحاش جامہ زن کنند بچو (اردو) (۱) دیکھو تلنگیانہ کے پہلے معنے (۲) دیکھو تلنگ کے پانچویں معنے -

تلنگبین بقول برہان و جامع بروزن و معنی ترنجبین است و آن داروئی است شیرین و مانند شبنم برخار شتری نشیند صاحب جہانگیری این را مرادف ترنگبین گوید کہ گذشت - صاحب سروری از نزاری سند آوردہ (؎) در سوال مجاز نیست عجب بود ار ہر آگر با تلنگبین باشد بگو **مؤلف** عرض کند کہ خان آرزو در سراج درست گوید کہ ترانگبین کہ گذشت اصل است و این مبدلش چنانکہ آروند و الوند (اردو) دیکھو ترانگبین -

تلنگ دائرہ اصطلاح - خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ (۱) دائرہ و غیر آنست کہ دائرہ و دف را بہ انگشتان زنند تا صدا بر آید و (۲) بازئی است کہ طفلان خطی کشیدہ مہرہ بازی کنند و مہرہ ہر کہ از ان بر آید برد از دست (اشرف ؔ) بر خاست چو ساز در میان آورد ہم با کر دم بہ تلنگ دائرہ بیرونش بو زلہ بر دائرہا بہار نسبت معنی اوّل می فرماید و تعریفش بیشتر از استاد او یعنی آواز کہ از دائرہ بہ نواختن بر آید و ذکر معنی دوم ہم کند و (۳) بالکسر بمعنی زدن دائرہ و دف بانگشتان تا صدا از وی بر آید -

وہر دو محققین بالا گویند کہ از اہل زبان بہ تحقیق رسیدہ کہ (بہ تنگ دائرہ کار کردن) کنایہ از کار بہ آسانی کردن است چنانچہ از کلام اشرف ہم مستفاد می شود مؤلف عرض کند کہ محقق نادار و بہار ز لہ بردار ہر دو این مصدر مرکب را از کلام اشرف پیدا کردہ اند و ما این را قبول دانیم سند اشرف متعلق بمعنی اوّل و سوم می توان شد مخفی مباد کہ مقصود بہار از معنی سوم حاصل بالمصدر باشد نہ مصدر و این مرکب اضافی است تنگ در ینجا بمعنی مطلق مدار است و برای معنی دوم سند استعمال می خواہیم کہ محققین اہل زبان و دیگر اہل تحقیق زبان دان ازین ساکت اند مخفی مباد کہ معاصرین عجم در معنی اوّل و سوم حرکت و آواز انخصوص کند یعنی امتحان آواز دف و ہمچنین آواز امتحان دف و امثال آن (اردو) (۱) ڈھول کا امتحان جو بجانے سے پہلے انگلیوں سے تھاپ لگا کر کیا جاتا ہے۔ مذکر (۲) ایک خاص قسم کا کھیل۔ مذکر (۳) ڈھول وغیرہ کی وہ آواز جو بجانے سے پہلے بطور امتحان کی جاتی ہے۔ مؤنث

تلنگی بقول برہان بضم اوّل و فتح ثانی (۱) نیاز مند و خواہش کنندہ و گدا را گویند و بکسر ثالث (۲) مخفف تولنگی است کہ میان پاچہ باشد و (۳) کنایہ از پیر امرد و ضخیم و متشش و بی باک و شوخی و تونی ہم صاحب رشیدی بر معنی اوّل قانع و صاحب سروری سند ہا از شمس الدین کوتوالی (ساہ) از تلنگی مجوی صدق و صواب کہ تجوید کسی ز آتش آب ہم او می فرماید کہ در ین ایام (۴) بمعنی جلف و جری۔ صاحب مؤید ہم بر معنی اوّل قناعت کردہ مؤلف عرض کند کہ یا سے نسبت بر لغت تلنگ زیادہ کردہ اند و معنی اوّل موافق قیاس است و در معنی دوم از تولنگی پیچیدگی می نماید و میان پاچہ یار حجیر الست کہ بر میان ساق شود ہمچون پاچہ ازار و ہمین است تہ لنگی و تہ لنگ و تولنگ سہ لش و این معنی را اشتاق سند می باید

صاحب سروری فرماید که ہمان تلنگ که گذشت
خان آرزو در سراج گوید که این لغت عربی است
بتشدید نون و فارسیان استعمال این بتخفیف کنند
مؤلف عرض کند که صاحب منتخب که محقق لغات
عربی است ذکر این نکرد و صاحب منتہی الارب

این را بمعنی حاجت آورده پس قول خان آرزو
قرین صواب است و جا دارد که تلنگ را ہم که
بہمین معنی گذشت بر سبیل تبدیل متعلق ازین با
بتصرف در اعراب (اردو) حاجت خواہش
مؤنث نیاز مذکر ضرورت مؤنث اور تلنگ

تلو | بقول برہان و جہانگیری و جامع و سروری و ناصری و رشیدی بفتح اول بر وزن زلو
(۱) مطلق خار را گویند و بضم اول (۲) پائین تیر باشد جائیکه پی در ان پیچند و رنگ کنند و پیکان
مضبوط سازند (ابو رافع ۲۴۱) تیر اندر قلب دشمن تا تلو کی می خلد چونانکه در چشمش تلو ہا خان آرزو
در سراج ذکر ہر دو معنی کرده مؤلف عرض کند که ہر دو معنی اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو)
(۱) کانٹا ۔ مذکر (۲) تیر کا وہ مقام جہاں پیکان مضبوط کریں ۔ مذکر ۔

تلوازه | بقول ملحقات برہان تاقچه که از چوب سازند. در ہندی مچان گویند مؤلف عرض کند
که مچان در ہندی خانه نیست بلکه آن مقام را نام است که در دیوار خانه برای داشتن و گذاشتن
سامان قائم کنند که بعربی رف گویند و دیگری از محققین ذکر این نکرد و ما این را اسم جامد دانیم
که معاصرین عجم ذکر این کنند (اردو) مچان بقول آصفیه ہندی اسم مذکر ۔ تانڈ ۔ ٹانڈ ۔
وہ تختے یا لکڑیاں جو دیوار میں اسباب وغیرہ رکھنے کے واسطے زمین سے اونچی لگا دیتے ہیں ۔
مؤلف عرض کرتا ہے که دکن میں اس مقام کو بھی مچان کہتے ہیں جو کھیتوں میں چار لکڑیوں پر
تختہ رکھ کے بناتے ہیں تاکه شب میں کاشتکار باغراض حفاظت وہاں رہے ۔

تلواسہ بقول برہان بر وزن چلپاسہ (۱) اضطراب و بی آرامی و بی قراری و اندوه (۲) میل بچیزی داشتن صاحبان جامع و جہانگیری و ناصری ذکر معنی اول کرده اند (جمال الدین اشہری سه) زبس تلواسہ کاندر جان من بود * تو گفتی مردنم در جان من بود * صاحب رشیدی این را مرادف تالواسہ گوید که بجایش گذشت بہار ذکر این کرده میفرماید که با لفظ کردن و گرفتن مستعمل - خان آرزو در سراج این را صحیح بفتح اول داند که مخفف تالواسہ است و بحوالۂ رشیدی گوید که در کلام قدما نیامده و غیر از کلام خسرو یافته نشد مؤلف عرض کند که قول ناصری و جامع که محققین اہل زبانند برای معنی اول سندی را نماند ہیچ ضرورت ندارد که کلام شعرا را برای این ضرور دانیم - و این درست است که این را مخفف تالواسہ گوئیم که بجایش گذشت و معنی دوم مجاز باشد (اردو) (۱) دیکھو تالواسہ (۲) خواہش رغبت - مؤنث -

تلواسہ بودن استعمال - یعنی مضطرب بودن و بی قراری مؤلف عرض کند که سند این از اشہری بر تلواسہ گذشت موافق قیاس است (اردو) بی قراری رہنا اضطراب رہنا -

تلواسہ کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این بحوالۂ بہار کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که اضطراب و بیقراری کردن سند این بہم نرسیده عیبی ندارد که موافق قیاس است - (اردو) مضطرب اور بیقرار ہونا -

تلواسہ گرفتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مستلزم اضطراب شدن و عارض شدن بیقراری و اضطراب (ملا جامی سه) آن یکی را گرفته تلواسہ * که خورد بیشتر زہم کاسہ * (اردو) اضطراب لاحق ہونا بیقراری ہونا -

تلوسہ بقول برہان بفتح اول بر وزن وسوسہ مخفف تلواسہ که (۱) اضطراب و بیقراری و

آزردہ باشد (خسرو ﷺ) کاخر روز آخرم آید
چو روز پر تلوسہ جان شود وہم سینہ سوز بود (۲)
بضم اوّل و ثانی غلاف کارد و شمشیر و امثال
آن، می فرماید کہ بہ این معنی بفتح اوّل بر وزن سبلوچہ
ہم بنظر آمدہ و بفتح اوّل و ثانی (۳) غلاف خوشہ
خرما و غلاف دانہ خرما و (۴) تیشہ درودگری
را ہم گفتہ اند (امیر خسرو ﷺ) کاہم از تلوسہ
و مرگ لبالب تلخ است پر شربت آب ہر چہ بلکہ
بیاید مرا پر (شجاعی ﷺ) خیال بخزہ ات از بس
آمدہ ہر دم بخلید بہ دلم تلوسہ شمشیر آبدار گذشت
ہم صاحبان جہانگیری و رشیدی بر معنی اوّل و
دوم قانع صاحب جامع ہم بزبان برہان صاحب

سروری بجائی ذکر معنی اوّل و چہارم کردہ و
بجای دیگر معنی دوم را آوردہ خان آرزو در
سراج بذیل تلواسہ بذکر معنی اوّل این قانع و
بذیل تلوسہ بفتحتین و واو معروف ذکر معنی دوم و سوم
و چہارم فرمودہ گوید کہ در نسخہ میرزا بفتح اوّل
آوردہ۔ اوّل صحیح است بہار بر معنی اوّل
قانع۔ مؤلف عرض کند کہ بمعنی اوّل این
را مخفف تالواسہ دانیم و بدیگر معانی اسم
جامد فارسی زبان (اردو) (۱) دیکھو
تالواسہ (۲) میان۔ مؤنث۔ تلوار
یا چھری وغیرہ کا غلاف (۳) خوشۂ خرما یا دانۂ
خرما کا غلاف۔ مذکر (۴) تیشہ۔ مذکر۔

تلوک بقول برہان و جامع بفتح اوّل و ضم ثانی و سکون واو و کاف (۱) نشانۂ تیر کہ بعربی ہدف خوانند و (۲) ظرف
و صراحی کہ آنرا بصورت شیر و گاو و حیوانات دیگر ساختہ باشند و بدان شراب خورند۔ صاحبان جہانگیری و سروری
و رشیدی بر معنی اوّل قانع۔ صاحب ناصری گوید کہ ہمان تکوک کہ گذشت باختلاف گفتہ اند و در پلوک اصح آن
نگاشتہ شد خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معانی گوید کہ تحقیق این بکاف گذشت یعنی تکوک مؤلف عرض کند کہ تکوک
بمعنی اوّل و دوم گذشت و پلوک کہ بہای فارسی و لام بجایش مذکور شد بہر دو معنی بالا نیست و پلوک را ہم ازین ہیچ تعلق نیست

وخود ناصری هم بتکوک به ذکر این معانی تکرو نمی و انیم که اینجا اشاره آن چرا کرد باقی حال ما این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و صراحت کافی به تکوک کرده ایم (اردو) دیکهو تکوک کے تیسرے اور پہلے معنے ۔

تکوشه | بقول مؤیدات برهان بمعنی شگوفه و بهار درخت را گویند مؤلف عرض کند که صراحت الفاظ تکر و معاصرین عجم گویند بفتح اول و ضم دوم و فتح چهارم لغت قدیم است که حالا به زبان نیست که اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) شگوفه ۔ مذکر ۔ بهار ۔ مؤنث ۔

تلمه | بقول برهان و جامع بفتح اول و ثانی غیر مشدد و (۱) مطلق آنچه جانوران را بقید در آید و (۲) جائی که وران جاره و اب نهند و (۳) الونی که جیه جامه و امثال آن کشند و (۴) با ثانی مشدد پایه نردبان را گویند و (۵) بکسر اول بر وزن حلبه بمعنی طلا باشد که بعربی ذهب خوانند و بمعنی چهارم هم ـ صاحبان جهانگیری و رشیدی بر معنی اول و پنجم قانع ـ صاحب سروری بجائی ذکر معنی چهارم کرده گوید که حالا پله گویند و بجای دیگر ذکر معنی اول و دوم و سوم کرده مؤلف گوید داخل معنی اول است (ابن یمین ۵) نفس نفیس او نشود خاضع فلک گر سیمرغ را کسی بکفکند است در تلمه ـ صاحب ناصری بر معنی اول و دوم و چهارم و پنجم قانع ـ و ارسته نسبت معنی اول صراحت فرماید که چیزی است که بدان جانوران را شکار کنند و باتی و دام (ملا عبد الرزاق فیاض اخو نصیبا شرف ۵) روح در کسوت آدم زپی معرفت است گرده اند این تله در خاک که عنقا گیرند ـ و گوید که این معنی به تشدید لام هم آمده ـ خان آرزو در سراج نسبت معنی اول فرماید که مطلق دام است و بحواله قوسی گوید که چوبی است که آن را کج کنند و بیان نرده جانی بندند و دانه بران گذارند و تله را در خاک پنهان کنند و مرغان را بدان صید نمایند و بحواله نسخه حلیمی گوید که بمعنی طویله که جاروا در آن

سنند و ذکر معنی چہارم می طراز د کہ قوسی بباسے
فارسی گفتہ و بحوالہ سروری ذکر معنی سوم و پنجم ہم
کردہ و ہم او در چراغ ہدایت صراحت فریلیت
معنی اول کند کہ اقسام دارد یک قسم آنست
کہ جانوری در قفس اندازند ہمان قفس جانور گیر
شکار گفتند ۔ بہار بر ذکر معنی اول قانع رہ براختی کہ
خان آرزو کرد و صاحب رشیدی بحوالہ سفرنامہ
ناصرالدین شاہ قاچار ذکر معنی اول بدین صراحت
کند کہ دام است ۔ مؤلف عرض کند کہ بہمہ
معانی اسم جامد فارسی زبان دانیم و تلہ کہ بمعنی
فارسی بمعنی چہارم گذشت مبدل این چنانکہ
تخم و تخمہ و جا دارد کہ آن را ہم اسم جامد دانیم
و اشارہ این ہم ہمہ را انجا کردہ ایم نسبت معنی اول
عرض می شود کہ مطلق دام است بہر صورت کہ سازند
(اردو) (۱) دام خواہ کسی شکل کا ہو جس سے جانوروں
کو گرفتار کریں ۔ مذکر (۲) طویلہ یا وہ مقام جہاں چارپایوں کو رکھتے ہیں ۔ مذکر (۳) دیکھو اتو (۴)
دیکھو تیلہ (۵) سونا ۔ مذکر ۔ دیکھو تلا ۔

تلی | القول برہان بضم اول و کسر ثانی و سکون تحتانی مجہول بمعنی (۱) دست افزار و (۲) دست
افزار دان سرتراشان و حجامان باشد و (۳) کیسہ خیاطان کہ سوزن و ابریشم و انگشتوانہ
در آن نہند و (۴) بکسر اول طلا را گویند ۔ صاحب جہانگیری بر ذکر معنی اول و چہارم قانع
و در معنی اول خصوصیت سرتراشان کند ۔ صاحب رشیدی ذکر معنی دوم و سوم و چہارم
کردہ (سراج الدین راجی ؎) تلی تیر تو از خون خصم رنگین است ٭ بپای مردی خنجر فراختیا چشمان
نیست ٭ (حکیم سوزنی ؎) ندیدہ تلہ سوزنم کہ سوزنیم ٭ نیم چو سوزن درزی نہان میان
تلی ٭ (سعدی ؎) وجود مردم دانا مثال زر تلی است ٭ کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش دانند
بخوبی فرماید کہ (۵) بمعنی تاو ہم آمدہ کہ گذشت ۔ صاحب سروری ذکر معنی اول و سوم و پنجم

کردہ می فرماید کہ تولی با ضافۂ واو ہم می آید بمعنی اوّل۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل گوید کہ معنی دوم مجاز باشد و ذکر معنی سوم کردہ بشبہت معنی چہارم می فرماید کہ تحقیق آنست طلا در اصل بہ تای قرشت تلا بودہ فارسیان عربی دان ببنای سطبقہ نوشتند و تلی امالۂ آنست و بذکر معنی پنجم گوید کہ می توان کہ واو بہ یا بدل شود۔ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل اسم جامد و انیم و معنی دوم مجاز معنی اوّل و معنی سوم مجاز معنی دوم و معنی چہارم بقول خان آرزو امالۂ تلی یا اینکہ عربی دانان بالف مقصورہ خوانند و الف آخر را بصورت تحتانی نوشتند و معنی پنجم مبدل تلو چنانکہ انگور و انگیر (اردو) (۱) استرہ۔ مذکر (۲) حجام کی دھوپٹی۔ مؤنث۔ یہہ دکن کا محاورہ ہے۔ وہ صندوق یا کیسہ جس میں حجام اپنا سامان رکھتا ہے۔ مذکر (۳) درزی کا صندوق یا کیسہ جس میں سامان دوخت ہوتا ہے۔ مذکر۔ دکن میں درزی کا اڑیچم کہتے ہیں۔ مذکر (۴) دیکھو طلا (۵) دیکھو تلو۔

تلیبارہ بقول برہان و جامع و رشیدی بفتح اوّل و ثالث مجہول و بای ابجد بہ الف کشیدہ بر وزن خریدار۔ خانہ را گویند کہ بجہتہ کرم پیلہ چوب بندی کنند تا پیلہ حاصل شود۔ صاحب جہانگیری بذکر این گوید کہ تلیوار ہم بہمین معنی آمدہ (جمال گیلانی ؎) بدر و بام خانہ گذشتند چو تلیبارہ آشنا گشتند۔ صاحب ناصری بذکرہ ہر دو می فرماید کہ تلیجار ہم بہمین معنی آمدہ۔ خان آرزو در سراج می طرازد کہ تلیوار مبدل این است **مؤلف** عرض کند کہ بلحاظ معانی دوم و سوم تلی این مرکب با وار قیاس کنیم کہ معنی لفظی این مثل صندوق حجامان و خیاطان است کہ خانہ خانہ باشد و تلیبار مبدلش کہ واو بہ موحدہ بدل شود چنانکہ آوہ و آبہ و تلیجار ہم مبدلش چنانکہ موہرہ

در تنیز (اردو) وہ لکڑی کا خانہ دار گھر جو ریشم کے کیڑون کے لئے بنایا جاتا ہے۔ تذکر۔

تلیدن بقول رہنما بجوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی لرزیدن مؤلف عرض می کند کہ ہمہ محققین مصادر و غیر مصادر ازین ساکت و بخیال ما مرکب است از اسم جامد تول کہ بمعنی وحشت آید بحذف واو و یای معروف و علامت مصدر ردن۔ بہ اصول ما مصدر اصلی است کہ اسم جامد این لغت فارسی است و تلندہ کہ گذشت اسم فاعل این و ما اشارۂ این ہمہ را انجا کردہ ایم معنی لفظی این بلحاظ ما خلہ وحشت کردن و لیکن استعمال فارسیان معاصر بمعنی لرزیدن است کامل التصریف باشد و مضارع این تلد (اردو) کانپنا۔

تلیمان بقول برہان بروزن تریمان نام پہلوانیست ایرانی و بقول بعض تورانی صاحب جہانگیری بر پہلوان ایران قانع و صاحب جامع بر مجرد پہلوان۔ صاحب رشیدی متفق با جہانگیری و صاحب سروری پہلوان تورانی گوید۔ خان آرزو در سراج ہمزبان برہان مؤلف عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این متحقق نشد ایرانی باشد یا تورانی علم است و بس و ازینکہ بقول معاصرین عجم پہلوانیست بسیار معروف ما این را جا دادہ ایم و معاصرین عجم این را منسوب بہ ایران کنند (اردو) تلیمان ایک پہلوان کا نام ہے جو ایران یا توران مین گزرا ہے۔ تذکر۔

تلیوار بقول برہان و جہانگیری و جامع و ناصری و رشیدی بروزن و معنی تیمار است مؤلف عرض کند کہ ما حقیقت این ہمہ را انجا عرض کردہ ایم کہ این اصل است و آن مبدل این (اردو) دیکھو تیمار۔

فوقانی بامیم

تم بقول برہان و جامع و رشیدی و سروری و ناصری بفتح اول و سکون ثانی آفتی است

که در چشم پیدا می شود مانند پرده وآن را بعربی غشاوه گویند (ابن یمین ے) ہر کس نشان
سروری اندر جبین تو ، بیند اگرچه در بصرش آفت تم است ، خان آرزو در سراج گوید
که ظاہر امخفف تمر است که بہمین معنی می آید ، مؤلف عرض کند که اتفاق دارہیم با او پردۂ
عنکبوت ہم بہمین معنی گذشت (اردو) موتیا بند - مذکر - دیکھو پردۂ عنکبوت -

تماج بقول برہان و جامع و انند و سراج بضم اوّل بر وزن اماج کبیسۂ درازی را گویند که
از پارچه دوزند ویا ابریشم بافند مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است -
(اردو) ہمیانی - مؤنث - دیکھو اپراندخ -

تمارخ صاحب مؤید مطبوعه بذیل لغات فارسی گوید که گیاه تنک را گویند کذا فی بعض الطب
مؤلف عرض کند که در نسخ قلمی ہمین معنی بر تمارخ نوشته که می آید و تصحیف کاتبین مطبع نولکشور
بیش نیست (اردو) دیکھو تمارخ -

(الف) **تماخره** بقول برہان بفتح اوّل و خای نقطه دار و رای بی نقطه (۱) بمعنی ہزل و مزاح
و مسخرگی و ظرافت می فرماید که (۲) بسکون خای نقطه دار ہم گفته اند بمعنی مطلق سخن اعم از مطایبه
و خوش طبعی و غیر آن - صاحب سروری در ہر دو معنی بسکون خای نقطه دار آورده - صاحبان جہانگیری
و جامع و رشیدی و ناصری و سراج بر معنی اوّل قانع (حکیم ناصر خسرو ےلہ) گر تو تماخره کنی اندر
چنین سفرہا بر خویشتن کنی تو نہ بر من تماخره ہا بہار بدکه معنی اوّل گوید که بالفظ فراگرفتن و کردن
مستعمل مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم می نماید و - - - - - - - - -

(ب) **تماخره فراگرفتن** بمعنی مسخرگی اختیار کردن است (پور بہای جامی ے)

ای احمق که برگ ترا دید از غربت ٭ حالی فراگرفت مزاح و تماخره بکو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ج) **تماخره کردن و کنیدن** بمعنی مسخرگی کردن است و سندش از ناصر خسرو برالف گذشت (اردو) الف (۱) مسخرگی ۔ ظرافت ۔ مؤنث (۲) بات ۔ مؤنث (ب) مسخرگی اختیار کرنا (ج) مسخرگی کرنا ۔

تمارخ بقول ملحقات برہان بفتح اول و رای قرشت گیاہ تنک را گویند مؤلف عرض کند که در نسخ قلمی بهاء هم این لغت بهمین معنی یافته می شود ۔ اسم جامد فارسی قدیم دانیم (اردو) پتریالی ۔ مؤنث ۔

تماشا بقول مبهان با شین منقطه دار با الف کشیده نظر کردن بچیزی از روی حظ یا بجهت تماشا وارسته گوید که تفاعل مشتق است در اصل تماشی بود مثل تمنی و توکی و تقاضی اینجا هم یا را بالف بدل کرده اند معنی لغوی آن با یکدیگر پیاده رفتن ۔ فارسیان بمعنی دیدن آرند (انعمت خان عالی ۔ س) جان بر سر دل رفت و دل از دیده برون شد ٭ این با همه از بهر تماشای تو باشد ۔ خان آرزو در سراج می فرماید که بعضی از فضلا در شرح گلستان نوشته اند که لفظ تماشا تفاعل مشتق است و اصلش تماشی است و فارسیان در این قسم مصادر یا را بالف بدل کنند از عالم تمنا پس معنی تماشا نظر به اصل لغت با یکدیگر پیاده رفتن چون یاران برای تفرج اکثر باہم پیاده سیر می کنند در عرف بمعنی تفرج مستعمل شده و لهذا الطرف دیده منسوب می شود چنانکه سعدی گوید (ع) دیده شکیبد ز تماشای باغ ٭ نقل است روزی سعد الله خان وزیر می گفت که تماشای باغ دیدم آخوند ملا عوض وجیہ گفت که تماشا خود دیدن است

پس تماشا دیدن درست نمی‌شود صحیح کردیم. است سعد الله خان این را بتن برداشته و از
آنچه در مصدر تحریر یافت ظاهر شد که هر دو غرض خطا کرده اند خطای معترض نمایان است و خطای
معترف بجهت آنکه نبایستی قبول کرد و هرچند تماشا دیدن هم غلط باشد اما از ان وجه که معترض گفته است
غلط نیست بلکه از وجه دیگر است مگر آنکه مسامحة بکار برده مصدر را بمعنی مفعول گیرند بحذف
و ایصال یعنی متفرج به از قبیل اعتماد و اعتبار در مقام حمل مواطات چنانچه در خطابات پادشاهی
و وجه تسمیه غلامان واقع شود یا از تماشا یا به التماشا اراده نمایند چنانکه مهلک را مرگ گویند و
نجات دهنده را حیات و این نوع مسامحات در جمیع محاورات شائع و کسی انکار آن نمی‌تواند
کرد (انتهی کلامه) می فرماید که هرچند لفظ عربی است بمعنی اول استعمال کنند و نظیر این لفظ سیر است
که در عربی هم بمعنی رفتن است و فارسیان بمعنی مذکور استعمال نمایند چنانکه سیر و تماشا گویند و با لفظ
کردن مستعمل شود و با دیدن هرگز در اشعار اساتذه دیده نشد هرچند شارح مذکور نیز در تصحیح
روا داشته اما استعمال زبان دانان مخالف اوست و مراد از تفرج هم همان دیدن است
از روی حظ و مراد آخوند استعمال اهل زبان فارسی است درین صورت هیچ اعتراض بر او وارد نیست
بلکه غلط شارح است فتامل (انتهی) اهم او در چراغ هدایت می فرماید که سالک یزدی استعمال تماشا
دیدن کرده و این خالی از غرابت نیست (س) تعجب دارد این صورت تماشا دارد این معنی که
جهان محو تماشا و تماشائی نمی‌بینم تو می فرماید که بعد تامل معلوم می‌شود که دیدن اینجا بمعنی دریافتن است
یعنی من تماشائی دانم که چیست و حال آنکه عالم محو تماشا است. صاحب تحقیق الاصطلاحات هم
ذکر این کرده با وارسته متفق. بهار گوید که فارسیان بمعنی دیدن و هنگامه استعمالی این کنند مؤلف

عرض می کند کہ استعمال فارسیان (۱) بمعنی نظارہ و دید است کہ حاصل بالمصدر دیدن باشد و (۲) بمعنی ہنگامہ بصورت ترکیب و صراحت استعمال در ملحقات می آید و بحث کامل تماشا دیدن بجایش کنیم (اردو) (۱) تماشا بقول آصفیہ مذکر دید۔ نظارہ (ظفر ؎) دکھائی وہی ہمیں کیفیت کونین ہستی میں ٭ نظر آیا خدائی کا تماشا بت پرستی میں ٭ (۲) ہنگامہ مذکر۔

تماشا افتادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی واقع شدن نظارہ باشد و مراد از جم غفیر جمع شدن از برای مشاہدہ و دید و تہلکہ افتادن و ہنگامہ برپا شدن از کثرت تماشائیان (حزین ؎) قیامت شد بپا از جلوۂ نوخیز شمشادش ٭ تماشا در بہشت افتاد از حسن خدادادش ٭ (اردو) ہنگامہ بپا ہونا۔

تماشاچی اصطلاح۔ بقول رہنما بجوالہ اسفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ہر کہ تماشا می بیند یعنی تماشا و نظارۂ چیزی می کند مؤلف عرض کند کہ لفظ تماشا مرکب شد با کلمۂ چی کہ لغت ترکی است از قبیل نقارچی و باورچی کہ افادۂ معنی فاعلی کند یعنی تماشا کنندہ (اردو) تماشہ بین بقول آصفیہ۔ ہر قسم کی سیر دیکھنے والا (یہ فارسی ترکیب اسم فاعل ترکیبی کے معنے ہیں اور انہیں معنوں میں اردو میں بھی اس کا استعمال ہو سکتا ہے)۔

تماشا خانہ استعمال۔ بقول بہار و بحر مرادف تماشا گاہ و تماشا کدہ (صائب ؎) حسن چون تنہا شود از چشم خود دارد خطر ٭ در تماشا خانۂ آئینہ ہم تنہا مباش ٭ (خواجہ شیراز ؎) حلقۂ زلفش تماشا خانۂ باد صبا ست ٭ جان صد صاحب دل آنجا بستۂ آن مو ببین ٭ مؤلف عرض کند کہ مکانی و مقامی کہ دران تماشا واقع شود یعنی محل تماشا (اردو) تماشے کا مقام دیکھو تماشا گاہ۔

تماشاخانهٔ اوپیرا اصطلاح۔ بقول صاحب
رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار بمعنی
تماشاگاہی کہ دران رقص و سرود باشد مؤلف
عرض کند کہ مرکب اضافی است با صراحت اوپیرا
بجائیش کردہ ایم کہ بمعنی رقص و سرود است
(اردو) وہ تماشا گاہ جہاں ناچ رنگ ہو۔

تماشاخانهٔ بیمی اصطلاح۔ بقول صاحب
رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار تماشا
گاہی کہ دران نقل ترک شاہی شود صاحب
بول چال بحوالہ معاصرین عجم تصدیق این می کند
مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است و
معنی لفظی این خلاف کنایۂ محاورۂ معاصرین
عجم است کہ زبان خود را بتارکی می بیند (اردو)
وہ تماشا گاہ جس میں پادشاہی ترک و حشم کی نقل ہو۔ مذکر۔

تماشاخانهٔ سرباز اصطلاح۔ بقول صاحب
رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار میدانی
کہ دران سپاہ فوجی بازی کنند ہمچون جنگ مصنوعی
مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است۔
(اردو) وہ میدان جہاں فوجی کرتب
دکھائے جاتے ہیں۔ مذکر۔

تماشاخانهٔ کالا اصطلاح۔ صاحب رہنما
بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار گوید کہ تماشا
گاہی کہ بسیار تجمل و شان دارد مؤلف عرض
کند کہ موافق قیاس است (اردو) وہ تماشا گاہ
جس میں شان و تجمل زیادہ ہو۔ مذکر۔

تماشا دادن مصدر اصطلاحی بقول
صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ
قاجار بمعنی تماشا نمودن و بمشاہدہ آوردن
تماشا مؤلف عرض کند کہ متعدی تماشا
دیدن است محاورۂ معاصرین عجم باشد
(اردو) تماشا دکھانا۔

تماشا دار اصطلاح۔ بقول بحر اسی لائق تماشا
دیدن است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس
است گویند یا سرباز فلان تماشا دار دیگا

(اشرف مازندرانی ره) وجد صوفی شب معراج
تماشا دارد ٭ جلوهٔ شیپور آماج تماشا دارد (دیگر)
(اردو) دیکھنے کے قابل ہے۔ قابل دید ہے۔

تماشا داشتن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که محو تماشا بودن است (مسیح کاشی
ره) پیوسته بروی تو تماشا دارم ٭ دل در
خم آن زلف چلیپا دارم ٭ مخفی مباد که سند بالا
متعلق به مصدر داریدن است که بجایش می آید
(اردو) محو تماشا ہونا۔

تماشا دیدن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که بمعنی نظاره کردن است (سالک یزدی
ره) تعجب دارد این صورت تماشا دارد این
معنی ٭ جهان محو تماشا و تماشائی نمی بینم ٭ مخفی
مباد که از سند بالا استعمال مصدر بینیدن پیدا است
که بجایش می آید خان آرزو در سراج بذیل تماشا
گوید که تماشا دیدن هرگز در اشعار اساتذه دیده
نشده۔ مابحث کاملش بذیل تماشا نقل کرده ایم
وهم او در چراغ هدایت بذیل تماشا می نویسد که
در کلام سالک یزدی (تماشا دیدن) را دیده ام
و این خالی از غرابت نیست لیکن بعد تامل معلوم
می شود که دیدن اینجا بمعنی دریافتن است یعنی من
تماشائی دانم که چیست حالانکه عالم محو تماشا ست
(انتهی) ما میگوییم که فضولی اوست و دیدن درینجا
بمعنی دریافتن نیست بلکه یافتن و مشاهده کردن
و نظاره کردن ذوق زبان ندارد که استعمال سالک
را از غرابت پندارد۔ فتأمل۔ صاحب تحقیق
الاصطلاحات بذیل تماشا کردن ذکر این کرده
گوید که ترجمهٔ محاورهٔ هندی است بخیال ما او هم
ذوق سخن ندارد (شیخ حسین شهرت ره) بزم
اهل دنیا چون تماشا بین بتخانه ٭ ندارم مطلبی تا نه
برهمن می کشم بیجا ٭ (امیر خسرو ره) خرم آن
روز که من آن رخ زیبا بینم ٭ او کند ناز و من

از دو تماشا بنیم ہو (اردو) تماشا دیکھنا بقول آصفیہ سیر دیکھنا کیفیت اٹھانا۔

تماشا رسیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ **مؤلف** عرض کند کہ بنظر آمدن تماشاست (نظیری سہ) مجلس چو بشکست تماشا بسیم کو در بزم چون نماند کسی جا بہار رسید ہو (اردو) تماشا نصیب ہونا۔ تماشا نظر آنا۔

تماشا شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از سندش استعمال مصدر شودن پیداست کہ بجایش می آید و معنی این قرار یافتن تماشاست (عالی سہ) غنچہ گلہا ز شوقت ہر طرف واشد ہو گر نقاب از رخ بیندازی تماشا می شود ہو (بدیع اصفہانی سہ) شیشہ ہا چیدہ است بر طاق دلم دست امید ہو گر فتد سنگی ز دست تماشا می شود ہو (اردو) تماشا ہونا تماشا قرار پانا۔

تماشا کدہ اصطلاح۔ بقول بہار و بحر مرادف تماشا خانہ و تماشا گاہ (شوکت سہ) گلشن از بسکہ زردی تو تماشا کدہ است ہو نگہ گل نگہ دیدہ حیرت زدہ است ہو **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دیکھو تماشا خانہ۔

تماشا کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تماشا دیدن باشد (نظیری نیشاپوری سہ) چنانم می گذرد بی او تماشای چمن کردن ہو کہ شکل غنچہ در گلشن بہار است پنداری ہو (اردو) دیکھنا۔ دیکھو تماشا دیدن۔

تماشا گاہ اصطلاح۔ بقول بحر و بہار مرادف تماشا خانہ کہ جای و محل تماشا باشد (صائب سہ) از فیض سرمہ حیرت درین تماشا گاہ ہو یکی شد است چو آئینہ خوب و زشت مرا ہو **مؤلف**

عرض کند که موافق قیاس است (اردو) تماشا
گاہ - دیکھو تماشاخانہ -

تماشاگر | اصطلاح - بقول بحر و بہار مرادف
تماشائی یعنی بیننده (ملا شانی تکلوؒ) نشود
پیش تو آن رفت ہمان بہ که ز دور تماشا
گر گلزار تو باشیم ۔ (ملا طغراؒ) ز رنگین
بیان دیدهٔ دوستان ۔ بمجلس تماشاگر بوستان
۔ مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است
از قبیل وادگر و صیقل گر (اردو) تماشا
دیکھنے والا -

تماشا نگاشتن | مصدر اصطلاحی - صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند که از سندش استعمال مصدر نگاریدن
پیداست و معنی این قائم کردن تماشا (عرفی
ؒ) بر شفق گریه عطارد شمار ۔ بر ورق دیده
تماشا نگار ۔ (اردو) تماشا قائم کرنا -

تماشا نمودن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که جلوه دادن و مشاہده کنانیدن تماشا
متعدی تماشا دیدن است (شانی مشہدی
ؒ) بران سر دارد هم شود که دست افشان
و پاکوبان ۔ در آیم و ز جنون در شہر و بنمایم
تماشائی ۔ معنی مباد که از سند بالا استعمال
مصدر نمائیدن پیداست که بجایش می آید
(اردو) تماشا دکھانا -

تماشائی | بقول بہار و وارسته یعنی تماشا
گر که گذشت (ملا نوعی ؒ) حسن مستور منظر تماشا
که چون صورت خویش ۔ بہره نیست از آئینه
تماشائی را ۔ (ظہوری ؒ) گر تماشائی شود
پیدا تماشا رخصت است ۔ حسرتی سازی
اگر خود را تمنا رخصت است ۔ (وله ؒ)
غوطه در دام نگه خورده تماشائی او ۔ یک جہان
دیده اگر در بن ہر مو دارد ۔ **مؤلف** عرض
کند که موافق قیاس است (اردو) تماشائی

نظارہ کن ۔ ناظر ۔	بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ سیر دیکھنے والا

(الف) **تماغہ** | بقول بہار بالضم و غین معجمہ کلاہ شاہین و باز و امثال آن (خواجہ عبید الٰہی
شامی سہ) ای کردہ بصید آہوی دل آہنگ ٭ بربستہ کمر بچین دامن لب تنگ ٭ این پردہ
سینہ بند پستان نیست ٭ مانند تماغہ ایست بر چشم پلنگ ٭ (علی رضای تجلی سہ) شہباز فکر
چو زند بال و پر بہم ٭ شہ چرخ را بیفگند از سر تماغہ وار ٭ (ابوطالب کلیم سہ) کبوتر کو بہ
زنہارش در آید ٭ تماغہ از سر شاہین رباید ٭ صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ
ترکی و عربی نیست فارسی قدیم است و بعض معاصرین عجم ہم بر زبان دارند (اردو) ٹوپی بقول
آصفیہ ہندی ۔ اسم مؤنث ۔ وہ تھیلی جو شکاری جانور کے منہ پر چڑھا دیتے ہیں (ملاحظہ) ۔
(وزیر سہ) وہ بدگمان ہوں کہ خط دیکھے بند کیں آنکھیں ٭ چڑھائی باز کی ٹوپی سر کبوتر پہ ٭

تمام | بقول بہار کافی و بسندہ و کامل و بی نقصان و بمعنی آخر و منقضی بالفظ شدن و کردن
و بمعنی نظام یافتن بالفظ گرفتن مستعمل ۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید کہ مصدر عربی است
و فارسیان آن را بمعنی تام اسم فاعل استعمال کنند و ازین جہت یای مصدری فارسی بآن
الحاق سازند ۔ **مؤلف** عرض کند کہ صاحب منتخب بفتحتین بمعنی درست و درست شدن آورد ۔
فارسیان استعمال این ترکیب با مصادر خود بمعنی (۱) آخر و ختم و (۲) بمعنی کامل و مکمل ہمہ کردہ اند
در ملحقات می آید معنی دوم ہمین مجاز معنی اول می نماید بخیال ما مفرس است (ظہوری سہ) خونہا
تمام جوش زد از شور بلبلان ٭ گلہای آتشین شرر گلخن من است ٭ (والہ سہ) ہر کہ غرض دارد
امیدی بر او ٭ در تمام شہر کو نگین نگشت ٭ (اردو) تمام بقول آصفیہ عربی (۱)

آخر۔ ختم۔ (۲) کامل۔ بالکل۔ سالم۔

تمام آن را چمن گرفته است مقولہ۔ بقول بہار بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار یعنی اطراف آن مقام سبزہ زار است مؤلف عرض کند کہ مقولہ موافق قیاس است (اردو) اس مقام کے اطراف سبزی ہے۔

تمام اجزا استعمال۔ بقول بہار و مجمع کامل و بی نقصان (عبد الرزاق فیاض سہ) غرت بی طالعان ہرگز تمام اجزا نبود ؎ دامنی گر داشت این خلعت گریبانی نداشت ؎ خان آرزو در چراغ ہدایت ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس (اردو) کامل۔ تمام بے نقصان۔

تمام بر آمدن و بر آیدن استعمال۔ کامل بر آمدن است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس باشد (ظہوری سہ) ز جود تمام بر آیم مگر تمام بر آیم ؎ ہزار بار بسوزم مگر کہ خام بر آیم ؎ حیف است کہ مصدر بر آیدن بجایش ترک شد (اردو) کامل نکلنا۔

تمام بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی کامل بودن است (کمال اصفہانی سہ) خلق گویند مفخر خوردہ ؎ ہر کہ در انجمن تمام بودہ ؎ (اردو) کامل ہونا۔

تمام دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی تمام تر معاینہ کردن و کامل فہمیدن و دانستن و یافتن (نظامی گنجوی سہ) پدید در چشم روی دیدہ تماشش ؎ نہادہ چشم و پدید نامش ؎ (اردو) کامل ملاحظہ کرنا۔ دیکھنا کامل پانا۔ کامل خیال کرنا۔

تمام رس اصطلاح۔ بقول مجر و بہار مقابل نارس۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات

صراحت فرمایند که آنچه خوب رسیده باشد از
شراب و جز آن مقابل نیم‌رس (صائب ؎) تمام
رس نشوده باده که کف دارد که عیب دارد
پیدا دگوهری که تف دارد مؤلف عرض کند
که مرادف پخته که خامی ندارد چنانکه میوۀ تمام
رس و شراب تمام رس. اسم مفعول ترکیبی است
(اردو) پخته۔ پکا ہوا۔

تمام رسیدن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که سابق پیش کرده او از صائب همان
است که به (تمام رس) گذشت و در آن
استعمال (تمام رس) است که اسم مفعول ترکیبی
است و لازم می آید که بوقت آن این مصدر را تمام
کنیم از اینکه استعمال دیگر مشتقات این بدین معنی در
کلام فارسیان دیده نشد۔ صاحب آصفی ذکر نکرده
(اردو) ناقابل ترجمه۔

(الف) تمام ساختن | استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که کامل کردن و ختم کردن و بانجام
رسانیدن است (صائب ؎) خورشید پیر
و هفته کند ماه را تمام [illegible]
تمام ساخته و از همین قبیل است ۔۔۔

(ب) تمام ساز بودن | (ظهوری ؎)
زبان عیدی کن و در عیدگاه عشق قربان شو
گهی ساز و شهادت تا تمامان را تمام اینجا بود
(اردو) الف و ب تمام کرنا۔

تمام شدن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که (۱) لازم تمام کردن است یعنی کامل
شدن و ازو اسناد پیش کرده ایم استعمال
مصدر شدن پیداست که پیدایش می آید (ظهوری
؎) چه در ترکتازی کند اهتمام شود ترک
ترک گردون تمام (کمال اصفهانی ؎)
چل روز از ان سبب گل آدم سرشته بود

تا قصر دین بخشست وجودت شود تمام ۂ ارسطا۔ صائب استعمال تمام شدن پیدا است (ص) در خاکساری آنکه چو مہتاب تمام شد ۂ بر صدر اگر قرار کند آستانه است ۂ صاحب رشیدی گوید که (۲) بمعنی مردن هم صاحبان بحر و بہار ذکر ہر دو معنی کرده اند و از سند صائب این معنی دوم هم توان گرفت۔ خان آرزو در سراج گوید که بدان سبب که موت متمم کمالات انسانی است از اینجاست که محققین در تعریف انسان گفته اند حیوان ناطق مائت چنانکه شاعر گوید (ع) نشنیده که ہر که بمیرد تمام شد ۂ و این از جمله تحقیقات علامه دوانی است مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) (۱) تمام ہونا (۲) مرنا۔

تمام شہر در زیر پا افتاده است مؤلف کنایه۔ از تماشا بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار ذکر این کرده گوید که یعنی تمام شہر در نشیب واقع است مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) تمام شہر نشیب میں ہے۔

تمام عیار اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی تمام اجزا که گذشت صاحب بحر گوید که بمعنی کامل و بی قصور (صائب ص) شود بساط جہان چون زر تمام عیار ۂ کند کوشش اگر خلق در روائی هم ۂ مؤلف عرض کند که بمعنی کامل العیار (اردو) کامل العیار۔ وہ سونا یا چاندی جو کھری ہو۔

تمام کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی ختم کردن است (شفائی اصفہانی ص) چون لب از قصهٔ اظہار محبت وا ماند ۂ بزبان نگہ گرم تمامش کردم ۂ (اردو) تمام کرنا۔ ختم کرنا۔

تمام کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند بالکل کشیدن و معنی باقی نداشتن و کشیدن

این گروه از معنی ساکت مؤلف عرض کند که
مرادف تمام شدن است (کلیم همدانی سـ۵) و اصل
نه ظرف چون و چرا بسته است لب ☆ چون ره
تمام گشت جرس بی زبان شود ☆ (اردو)
تمام ہونا۔ دیکھو تمام شدن۔

تماشی | صاحب تحقیق الاصطلاحات بذیل
تمام گوید که فارسیان یای مصدری فارسی
بآخر الحاق نمایند مؤلف عرض کند که
(۱) بمعنی موت و (۲) بمعنی اختتام و انجام
معنی دوم حقیقی است و معنی اول مجازش۔
و خیال یای آخره زائد است (صائب
سـ۵) کار جهان تمامی سرگذشتی پذیرد ☆ پیش
از تمامی خود خود را تمام گردان ☆ (و له
سـ۵۲) فتنه شادی چه می خواهی ازین ماتم
سرا ☆ گل تمامی عمر خود را صرف یک خمیازه
کرد ☆ (فطرت قمی سـ۵) خال لب او توشت
تقریر نماید ☆ این نسخه شرح تمامی شعرا
نبرد ☆ (ظهوری سـ۵) تمامی عمر خاشاک سر
کوی هوس چیدم ☆ که نادان می کند بر شعله بخشش
تمام جنبشی را ☆ (اردو) (۱) موت مؤنث
(۲) تمامی۔ بقول آصفیہ مؤنث۔ اختتام
انجام۔ انت۔

تماهیچه | بقول ملحقات بمعنی [illegible] گوشت نرم و نزار و تجیه صاحب انند [illegible] گوید
که بر وزن و معنی تماهیچه باشد یعنی گوشت نرم و تجیه مؤلف عرض کند که این مبدل تماهیچه
است چنانکه غریب و غریم و صراحت ما فنجیده اینجا کرده ایم (اردو) دیکھو تماهیچه۔

تمتع | بقول بهار بمعنی بهره برداری یافتن می فرماید که با لفظ برداشتن و بردن و داشتن
و دیدن و گرفتن و یافتن مستعمل مؤلف عرض کند که بقول منتخب بفتحتین و ضم فوقانی مشدده
مصدر لغت عرب است بهمین معنی فارسیان استعمال این بمعنی اسمی یعنی فائده کنند که در ملحقات

می آید (اردو) تمتع - یعنی فائدہ - ذکر

تمتع بر داشتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی فائدہ حاصل کردن است و متمتع شدن (صائب ؎) نشد ز گرد یتیمی نصیب ہیچ گہر ۔ تو تمتعی کہ دل از خط دستان بر داشت ۔ (اردو) فائدہ حاصل کرنا۔

تمتع بردن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف تمتع بر داشتن است (مخلص کاشی ؎) جدا ز ہم چہ تمتع برند چون دندان ۔ جماعتی کہ ز طفلی بہم بر آمدہ اند ۔ (اردو) فائدہ حاصل کرنا۔ فائدہ پانا۔

تمتع بستن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حاصل کردن تمتع باشد مرادف تمتع بر داشتن (صائب ؎) خموش باش ... بہ طوطیان صائب ۔ کہ جز قفس چہ تمتع ز گفتگو بستند ۔ (اردو) فائدہ حاصل کرنا۔

تمتع داشتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی متمتع بودن است (حافظ شیرازی ؎) از لذت حیات ندارد تمتعی ۔ امروز ہر کہ وعدۂ فرداش می دہند ۔ مخفی مباد کہ در سند بالا استعمال مصدر وا دیدن پیدا است کہ بجایش می آید۔ (اردو) متمتع ہونا ۔ فائدہ یاب ہونا۔

تمتع دیدن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی متمتع شدن مرادف تمتع داشتن است۔ (صائب ؎) تمتع با کمال قرب زان رعنا نمی یابم ۔ کہ از بیم پا ننشیند یار وحشی بالا نمی بینم ۔ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر بینیدن پیدا است کہ بجایش گذشت ۔ (اردو) دیکھو تمتع داشتن۔

تمتع گرفتن | استعمال - صاحب آصفی

ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی متمتع شدن است مراد از تمتع بردن (صائب) نشد ز دولت بیدار رزق اہل سعادت ہ تمتعی که از ان چشم نیمخواب گرفتم ہ (اردو) متمتع ہونا۔ فائدہ حاصل کرنا۔

تمتع یافتن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی فائدہ حاصل کردن است (سعدی) تمتع ز ہر گوشۂ یافتم ہ ز ہر خرمنی خوشۂ یافتم ہ (اردو) فائدہ حاصل کرنا۔ فائدہ پانا۔

تمتم بقول بہار و سروری و ناصری و رشیدی و جامع بفتحتم ہر دو فوقانی و سکون ہر دو میم (۱) قطاس باشد و آن دم گاو کوہی است که سپاہیان آن را از نیزه و علم آویزند و بر گردن اسپ بندند۔ خان آرزو در سراج بکسر معنی اول گوید که (۲) بکسر ہر دو تا بمعنی سماق است مؤلف عرض کند که بعض محققین نسبت معنی اول این لغت را بفتح ہر دو فوقانی نوشته اند و معنی دوم صاحب محیط ہم این را سماق گفته و بہ سماق ہر چه نوشته بالفعلش بہ تتری کرده ایم ولیکن تمتم بمعنی دوم خود لغت عربی است و صاحب منتہی الارب آورده البته بقول خان آرزو این را معرّس توانیم گفت اگر سند استعمال این بکسر ہر دو تا بدست آید (اردو) (۱) جنگلی گائے کی دم جو گھوڑوں کی گردن اور علم پر زینت کے لئے لٹکاتے ہیں مؤنث (۲) سماق دیکھو تتری۔

تمثال بقول بہار بالکسر بمعنی پیکر و تماثیل جمع آن۔ می فرماید که با لفظ کشیدن مستعمل مؤلف عرض کند که این بالکسر لغت عرب است فارسیان استعمال این با مصادر فارسی می کنند که در ملحقات می آید و ہیچ تخصیص بمصدر کشیدن نیست (اردو) دیکھو پیکر کے پہلے معنے۔

تمثال بستن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض

ترکی معلوم می شود و سکوت دیگر محققین فارسی ہم تائید خیال یا می کند ولیکن لغات ترکی ازین ساکت
چارہ نیست کہ فارسی قدیم دانیم معاصرین عجم ازین بیخبر اند (اردو) توشہ دان ۔ بقول آصفیہ
فارسی اسم مذکر ۔ توشہ دان ۔ وہ ظرف جس میں سفر کی خوراک رکھیں ۔

تملیخا بقول برہان و جامع با خاء و تای مشدد بروزن مہ سیما ۔ (۱) نام یکی از اصحاب کہف است
و (۲) نام دعائی ہم کہ بوقت حاجت می خوانند صاحب انند بذکر این صراحت کند کہ لغت فارسی
زبان است **مؤلف** عرض کند کہ بقول معاصرین عجم لغت شد و پارند باشد بمعنی دوم بخیال ما
بمعنی اول فارسی نباشد و در عربی ہم یافتہ نمی شود و باشد کہ سریانی باشد (اردو) (۱) ایک صحابی
کا نام اصحاب کہف سے تملیخا (۲) ایک دعا کو فارسیون نے بھی تملیخا کہا ہے جس کی صراحت
مزید نہیں ہوئی ۔ مؤنث ۔

تمدن بقول تبول چال بحوالہ معاصرین عجم بمعنی تہذیب **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است
بفتحتین و ضم دال مہملہ مشدد بمعنی بود و باش کردن در شہر اشتقاق از شہر نمودن و از ینکہ باشندگان
شہر بہ نسبت دیہاتیان صاحب تمیز می باشند فارسیان استعمال این بمعنی تہذیب کردہ اند و
معاصرین عرب ہم بدین معنی استعمال می کنند پس ما این را مفرس تدانیم (اردو) تمدن ۔ مذکر
تہذیب ۔ صاحب آصفیہ نے اس کو ترک فرمایا ہے مگر اردو میں انھین معنون مین مستعمل ہے ۔

تمدہ بقول برہان و جامع بفتح اول و سکون ثانی بروزن بندہ کج زبان را گویند یعنی شخصی
کہ در حرف زدن زبانش خوب نگردد کہ بعربی فافاہ خوانند ۔ زبان آور دہ در سراج می فرماید
کہ بدین معنی تمندہ بروزن درندہ آمدہ و تلندہ ہم بدین معنی گذشت و ہیچ یکی ازین سہ لغت

در کتب معتبره نیست مؤلف عرض کند که ما بر تشدید حقیقت ما قدر این عرض کرده ایم و تمدد مسایلش باشد پس این را مخفف تمدد دانیم و باعتبار صاحب جامع که محقق زبان خود است معتبر دانیم (اردو) دیکھو تلندہ ۔

تمر بقول برهان و جامع بفتح اوّل و سکون ثانی و رای بی نقطه (۱) آب مروارید که علتی است در چشم و بکسر اوّل نیز بنظر آمده صاحب جهانگیری بذکر معنی اوّل گوید که در بعضی از فرهنگها (۲) آب مروارید را تمر خوانند با اوّل مکسور و ثانی زده خان آرزو در سراج بذیل تم که بمعنی اوّل گذشت این را اصل داند و تم را مخفف این مؤلف عرض کند که طرز بیان همه محققین بالا و رای صاحب جهانگیری ظاهر می کند که تمر را بمعنی بعضی از بیماری چشم دانند که بعلت جهل سالگی در چشم پدید آید و بدان سبب تیره گی بینائی کم گیرد و چون از پنجاه تجاوز کند آن علت خود بخود زائل شود و بعضی از فرهنگها مرض آب مروارید چشم گویند ولیکن صاحب جهانگیری این را بمعنی آب مروارید مطلقاً آورده که آن را معنی دوم قائم کرده ایم و همین معنی اصل این اسم جامد است و معنی اوّل مجاز آن از اینکه نام مرض چشم هم آب مروارید چشم است قائل مخفی مباد که صاحبان رشیدی و سروری هم این را بالکسر دانند و معنی متفق با برهان (اردو) (۱) دیکھو تم (۲) دیکھو آب گوہر ۔

تمرستان استعمال بقول آنند و غیاث بفتحتین باغ خرما را گویند مؤلف عرض کند که موافق قیاس است از قبیل گلستان و شبستان (اردو) کھجور کا بن ۔ مذکر ۔

تمرقزک بقول برهان بفتح اوّل و کسر ثانی و سکون رای بی نقطه و قاف و زای نقطه دار مفتوح بکاف زده (۱) کلام خدا و قرآن مجید را گویند و بضم ثانی هم گفته اند و گویند که ترکی است صاحب

سروری می فرماید که این لغت را از فرهنگ قواس نقل کرده ایم (عبید لویکی سے) ہفت فلک رسالتش براه روان شرع را ۲ ہر یک ازین چہار رکن آیتی از ثمر فرنگ ۲ صاحب رشیدی گوید که بمعنی (۲) ستارۂ قطب و مصحف مجید. صاحب مؤید بحوالۂ فرہنگ علی بیگی و فخر قواس بمعنی اوّل قناعت کرده مؤلف عرض کند که شان لغت تقاضای همین می کند که لغت ترکی دانیم ولیکن عجب است از لغات ترکی و کشنر که این لغت را ترک کرده اند با وجود این ما این را فارسی ندانیم (اردو) (۱) کلام اللہ. مذکر (۲) ستارۂ قطب. مذکر۔

ثمر ہندی | اصطلاح. بقول محیط العربی صنبارا و بہ رومی قسارقوزنیقن و بفارسی خرماے ہندی و بہ انگریزی ٹمرانڈ و بہندی آملی و انبلی گویند درخت آن عظیم و ثمران در غلاف ہای باریک و پوست آن بعد رسیدن اندک صلب صدفی و سرخ می گردد و در ہند کثیر الوجود ثمر آن سرد در اوّل و خشک در دوم و بقول شیخ سرد و خشک در دوم ترشی قوی آن مائل باندک قبض و گویند سردی آن تا بدرجۂ سوم می رسد و بعضی سرد و خشک در سوم گفته اند و خشکی سرخ آن زیاده و گویند که شیرین آن قریب باعتدال مائل بحرارت و آن مسہل لطیف تر از آلو بخارا یعنی ثقل آن بر معده و احشا کمتر از ثقل آلو بخارا است و رطوبت آن کمتر از آن و معتدل مزاج قلب حار بسردی خود و مزیل خفقان حار و قی صفراوی و مقوی معده مسترخی از کثرت قی و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی (اردو) ثمر ہندی بقول آصفیہ عربی. اسم مؤنث املی کا درخت اور اس کا پھل

(الف) **ثمرین** | بقول بول چال ہمتی قواعد است و معاصرین ہم - - - - - - - - -

(ب) تمرینات جسمانیہ | ورزش جسمانی را گویند و۔

(ج) تمرینات عسکریہ | قواعد فوج را مؤلف عرض کند کہ الف لغت عرب است
و بقول منتخب بالفتح و کسر رای مهملہ بمعنی نرم کردن و خوگر ساختن۔ فارسیان معاصر استعمالش کہ بمعنی قواعد
کردہ اند از ہمین معانی است و ب و ج مرکب توصیفی است و موافق قیاس (اردو) الف۔
قواعد۔ مؤنث ب جسمانی ورزش۔ مؤنث ج فوجی ورزش۔ مؤنث۔

تسّار | بقول بہار آنکہ ادویہ مفردہ بفروشد و در عرف ہند پساری گویند (کمال اسمٰعیل ﷺ)
تسار کلک او را شیراجل مجاہر ہا عطار خلق او را باد صبا مقابل ہا مؤلف عرض کند کہ معاصرین
عجم بالکسر خوانند و فارسی قدیم و حالا ہم بر زبان شان است (اردو) عطار۔ بقول آصفیہ
عربی۔ اسم مذکر۔ دوا فروش پنساری۔

تمسّک | بقول بہار چنگ در زدن۔ گوید کہ فارسیان بمعنی ما بہ التمسک استعمال کنند یعنی
نوشتہ کہ بکسی دہند ہنگام گرفتن زر قرض یا چیزی دیگر از کسی تا وی عند الطلب اگر انکار کند
آن دیگر را ہمان نوشتہ سند باشد برای اثبات دعوی خود (نواب امیر الامرا شائستہ خان
آصفجاہی ﷺ) از پرستش گنہم روز حشر آخر شد ہا تمسکات گناہان خلق پارہ کنید ہا می فرمائد
کہ بہ تخفیف ہم آمدہ (علی خراسانی ﷺ) از قفا دیدہ اش برآید زود ہا ہر کہ جوید بہ نقص تو
تمسک ہا (والہ ﷺ) دستگیری ز بس نمی یا بیم ہا بعصا جستہ ام از ان تمسک ہا مؤلف
عرض کند کہ اگر چہ این بفتحتین و ضم سین مهملہ مشدد لغت عرب است ولیکن بمعنی مستعملہ فارسی
این ہا مفرس دانیم (اردو) تمسک۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ لغوی معنے گرفت

تکلیف۔ وہ اقرار نامہ یا نوشتہ جو قرضہ کی سند میں قرضدار قرضخواہ کو لکھ دیتا ہے تاکہ قانونی
گرفت سے نہ بچے۔

تمغا بقول بہار (۱) داغی که بر ران اسپ و دیگر مواشی کنند گویا آنهم مهر است و (۲) باجی
که بر درهای بلاد و معابر تجار از تجار گیرند و (۳) مهری از چوب که بعد ضبط باج بر اجناس
تجار زنند و در ملحقات مهری که بر روی انبار غله و امثال آن زنند و (۴) بمعنی فرمان سلطانی
(سعید اشرف ؎) برگ لاله است که افتاد در آغوش نسیم ٭ بر سر کیفش داغ نشان تمغا کو
(طالب کلیم ؎) در ان از باج و از تمغا خبر نه ٭ ز تکلیفات دیوانی اثر نه ٭ (ظهوری رباعی
؎) ریحان جنان چو خط زیبای تو نیست ٭ آرند چه تمغای تو همتای تو نیست ٭ حفص سر چار سوی
شهرت نشود ٭ خلقی که بران نقطه ز تمغای تو نیست ٭ (والهٔ هروی ؎) دارد ز تفضل سعادت
٭ تمغای قبول حق بطاعات ٭ (صائب ؎) داغ رسوائی خداداد است منصور مرا ٭ هست
تمغای تجلی لاله طور مرا ٭ وارسته نذکر همه معانی گوید که (۵) مکرر بستن شاعر مضمون خود را از این
ازان جهت است که گویا مهر خود می کند (؎) هیچ فرقی در میان خنش و گلگون تو نیست ٭ این
همان معنی بود گویا که تمغا کرده اند ٭ صاحب ملحقات برهان بر ذکر معنی اول و دوم و سوم قانع
مؤلف عرض کند که همین سه معنی بیان کردهٔ ملحقات برهان لغت ترکی زبان است که صاحب
لغات ترکی ذکرش کرده فارسیان استعمال این کرده اند و اکثر استعمال فارسی بمعنی مهر است و
مجازاً بمعنی سند و فرمان شاهی هم و صراحت کامل معنی پنجم بر مصدر (تمغا کردن) می آید که ما ازان
اتفاق نداریم و غلط پنداریم (اردو) (۱) وہ داغ جو گھوڑے کے پٹھے پر دیتے ہیں۔ مگر

عرض کند که موحده بدل شد به فوقانی چنانکه تنکوب و تنکوت و فوقانی بدل شد بمیم و همین مثال آورده
او هم تبدیل است پس باعتبار صاحب جامع که محقق زبان خود است این را تبدیلش نگوئیم و جا دارد که این را
بقلب بمعنی تنقبوز قرار دهیم که تنقبوز باشد و پس از ان موحده را بمیم بدل کنیم چنانکه تغرب و تغرم
(اردو) دیکھو تنقبوز ۔

تمکّن | صاحب آصفی ذکر این بحواله منتخب کرده که بمعنی جا گرفتن است ۔ فارسیان استعمال این با
مصدر داریدن کرده اند و با مصدر داشتن هم درست باشد که بمعنی جا داشتن است (ناظم
هروی) از گل در گلستان دارد تمکن ورنه نیست ۔ بوته خاریست گلبن ۔ (اردو) ہنا یقائم کرنا ۔

تمکین | بقول بهار جا دادن و دست دادن و رکاب ہی فرماید که گران سنگ از صفات
اوست و گوه تمکین و لنگر تمکین هم آمده و بمعنی قدر و وقع مستعمل و بالفاظ دادن و کردن و نهادن و
یافتن مستعمل (ظهوری) بر مسند تمکین و وقار است ظهوری ۔ در شادی و غم فال ز تعبیر برآورد
مؤلف عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر کاف صاحب منتخب این را بمعنی پای بر جا
کردن کسی را نوشته ۔ فارسیان بمعنی قدر و عزت و توقیر استعمال این کرده اند و با مصادر فارسی ترکیب
کرده ۔ ملحقات این می آید (اردو) تمکین بقول آصفیه عربی ۔ اسم مؤنث ۔ عزت ۔ توقیر ۔

تمکین دادن اولاً | استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از
معنی ساکت ۔ مؤلف عرض کند که عزت دادن و
قدر کردن است صاحب ... هم بهمین معنی
ذکر این کرده (...) ...

چو برافروزد از عتاب جبین ۔ ہم بکار خویش فلک
را نشاید به تمکین ... معنی ... که از سند بالا استعمال
مصدر ... پیداست که بجایش می آید
(اردو) عزت دینا ۔ قدر کرنا ۔

آورند ہ منظر سوی روشن چراغ آورند ہ
وا و خیال کرد کہ ازین شعر مصدر تمنا آوردن
می برآید حالانکہ نظامی لفظ تمنا را استعمال کردہ
است و (در دماغ آوردن) مصدر لیست
دیگر۔ آصفی بہ معنی شعر غور نکرد و سکندری
خورد و تمنا آوردن در محاورۂ فارسی مستعمل
نیست (اردو) ناقابل ترجمہ۔

تمنا بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
بمعنی پیش کردن و ظاہر کردن تمنا ست (تقی
کاذرونی ؎) با ہمہ بوالہوسی ہا گذارد ہمت
ہا کہ تمنا بہ رقاضی حاجات بریم ؎ (اردو)
تمنا پیش کرنا۔ تمنا ظاہر کرنا۔

تمنا بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
بمعنی آرزو کردن است (فغانی شیرازی ؎)
هر دل کہ ز دار الغم حسن وفا جست ؎ سودای خطا
کرد و تمنای تبہ بست ؎ (اردو) تمنا کرنا۔
آرزو کرنا۔

تمنا بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ بمعنی حقیقی است یعنی حالت تمنا (ظہوری ترشیزی
؎) سجدۂ دائمی بود تمنای جبین ؎ کہ دیری
اینک بگیرید زفتم ؎ (اردو) تمنا ہونا۔ آرزو ہونا۔

تمنا پختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ تمنا
کردن است (ظہوری ؎) تا چند تمنا پزم
و خام برآید ؎ تا چند سحر پرورم و شام برآید
مخفی مباد کہ از سند بالا معنی پیدا
کہ گذشت از کلام دیگر ظہوری الفت سند است تمنا
این بدست آید (وله ؎) تاب تمنا پخت
سینہ گرم ؎ کہ دل از آہ سرد خام نکرد ؎
(اردو) تمنا کرنا۔

تمنا پوشش کردن حسرت مصدر اصطلاحی

حسرت را در تمنّا پوشیدن مؤلّف عرض
کند که موافق قیاس است (ظهوری ۵) ولی
شد لبش تر تخم سیر جان نبود ؛ حسرت خود را تمنّا پوشش
کرده ؛ (اردو) حسرت کو تمنّا میں چھپانا ۔
مخفی کرنا ۔

تمنّا داشتن | استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلّف عرض
کند که بحالت تمنّا بودن است (صائب ۵)
تمنّای ترحم دارم از خونریز مژگانی ؛ که تیغ
خود بدامان قیامت پاک می سازد ؛ مخفی مباد
که از سند بالا استعمال مصدر داریدن پیدا است
که بجای خودش می آید و از کلام ظهوری استعمال
این هم بدست آمده (۵) زور شیرین تخت
شاخ گل تمنّا داشت سرو ؛ در سجده قامت
رعنایش قند خم نداشت ؛ (اردو) تمنّا رکھنا ۔

تمنّا در دل شکستن | مصدر اصطلاحی
بقول بحر قطع هوا و هوس کردن صاحب آصفی
بر تمنّا شکستن قانع و از معنی ساکت مؤلّف
عرض کند که قطع آرزو کردن است (صائب
۵) بال پروازش در آن عالم بود صائب فزون ؛ هر که اینجا بیشتر در دل تمنّا بشکند ؛ مخفی مباد
که از سند بالا استعمال مصدر شکنیدن پیدا است
که بجایش می آید (اردو) آرزو مٹانا ۔

تمنّا دزدیدن | مصدر اصطلاحی مخفی کردن
و دور کردن تمنّا مؤلّف عرض کند که از
سند ظهوری استعمال این بدست آمده (۵)
نفس بحرف شهادت توان دلیر کند ؛ اگر بسینه
تمنّای خون بها دزدند ؛ (اردو) آرزو کو
چھپانا ۔ آرزو مٹانا ۔

تمنّا سوختن | مصدر اصطلاحی ۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلّف
عرض کند که دفع شدن و کردن آرزو (صائب
۵) روزه سازد پاک صائب سینه ها را از
هوس ؛ زآتش امساک می سوزد تمنّاهای خام

تف تدبیر بہ جوش ہا صد پختگی فدای تمنای خام ماست ہا (اردو) ہوس خام مونث نقائی	فارسی مرکب توصیفی۔ وہ ہوس یا تمنا جو معقول نہ ہو اور جس کے بر آنے کی امید نہو۔

تمنده منقول برہان بروزن رونده کج زبان را گویند و او شخصی است که خوب تکلم نتواند کرد و بعضی از مخرج فا پیچیک از مخارج او درست نباشد و بعضی برعکس این گفته اند یعنی در گفتن حرف فا عاجز باشد و او را بعربی فافاه خوانند و بعضی الکن را گویند که در اثنای حرف زدن زبانش می گیرد صاحب جامع گوید که همان تلنده که گذشت صاحب سروری هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که این مبدل تلنده است که گذشت و تمنده مخفف این لام بمیم بدل می شود و همین است مثال اولش ازینکه محقق است که تلنده اصل است چنانکه در صراحت ماخذش مذکور (اردو) دیکھو تلندہ۔

(الف) تمشک خان آرزو در سراج ذکر الف کرده گوید که صاحب برہان این را
(ب) تمشگ بکاف فارسی بفتح اول و کسر دوم آورده رستنی است سرخ رنگ و ترش طعم و بکسر اول هم گفته اند و بجای نون تحتانی نیز دیده شده و بعضی گویند که صحیح بنون است و ازین معلوم می شود که نون در اول کلمه است و رشیدی بفوقانی اول آورده و بعد از میم یا گفته و نوشته که میوه ایست که بتازی زعرور گویند صاحبان برہان و مؤید و ناصری ذکر ب کرده اند صاحب محیط ذکر الف کرده گوید که گیاه سرخ و ترش است که آن را چوکا گویند۔ **مؤلف** عرض کند که ما ذکر چوکا بتوشش بر اشکیک چشم کرده ایم و آنچه خان آرزو بحواله قوی سلسله این به زعرور رسانده و کتابت تحتانی را بعد میم آورده ما این را هم جا داده ایم

دانیم و بہ کاف فارسی صحیح پنداریم (اردو) جوکا۔ مذکر۔ دیکھو اشلک چشم۔

تمشہ بقول رشیدی بفتحتین بوزن کلان کہ بدان چیزہای گندہ و ستبر دوزند مؤلف عرض کند کہ سکوت دیگر محققین زباندان و صاحب زبان ازین لغت تعجب خیز است معاصرین عجم تصدیق این کنند و بندرز ہم بہمین معنی گذشت کہ این مرادف آنست و اسم جامد فارسی زبان ولیکن معاصرین عجم اکثر استعمال بندرز کنند و این را بزبان ندارند (اردو) سوا دیکھو بندرز۔

(الف) تموران بقول برہان و جامع بروزن شبدران جمع ترکست کہ ترکان باشند گویند ترکان از نسل یافث بن نوح اند صاحب ناصری گوید کہ توران و تورانیان را نیز گویند

(ب) تموری بقول شان آنچہ منسوب بہ توران باشد چنانکہ در ترجمہ دساتیر ساسان پنجم بہ بہرام چوبینہ پیام دادہ کہ بابا بہ تموران نروی و بہ تموری دشنہ کشتہ نشوی ہوای پادشاہی ایران از سر بدر نخواہی کرد بابا صاحب سفرنگ بشرح پنجاہ و سومی فقرہ (نامہ شت ساسان نخست) گوید کہ الف نام کشور توران است و ب بمعنی تورانی مؤلف عرض کند کہ تمور نام کشور توران است و الف و نون زائدتان در آخرش آوردہ تموران ہم گفتند و یای نسبت تورانی را تموری گویند معاصرین عجم تصدیق این می کنند و صراحت معنی برہان و جامع معتبر تر از فرہنگ سفرنگ نیست وجا دارد کہ الف مخفف تمورانیان ہم باشد کہ از تعریف صاف ظاہر است (اردو) الف توران اور توران کے رہنے والے۔ مذکر۔ ب تورانی۔ یعنے توران کا باشندہ۔

تموز بقول برہان بفتح اوّل وثانی مضموم بہ واو وزای نقطہ دار زدہ (۱) گرمای سخت
و (۲) نام ماہ اوّل تابستان و (۳) ماہ دہم از سال رومیان کہ زمان بودن آفتاب در برج
سرطانست صاحب سروری بہ معنی سوم قانع وصاحب جامع بہ معنی اوّل و دوم (خسروؒ)
بر سر ہر میوہ زتاب تموز ٭ مرغ شدہ پختہ خورد خام سوز ٭ (ظہوریؒ) بہ موعظہ واعظ
تموز ہمی آید ٭ حدیث توبہ وفصل چنین مروت نیست ٭ (سعدی شیرازیؒ) عمر برفت و آفتاب
تموز ٭ اندکی ماند وخواجہ غرّہ ہنوز ٭ خان آرزو در سراج ذکر ہر سہ معنی کردہ مؤلف عرض
کند کہ اسم جامد وانیم بمعنی اوّل ومعنی دوم وسوم مجاز آن خان آرزو معنی سوم را اصل دانند
ومعنی اوّل و دوم را مجاز آن ولیکن ما با او اتفاق نداریم نام ماہ بلحاظ حرارت آن زمان
است پس باشد کہ بزبان رومی تموز بمعنی حرارت سخت باشد (اردو) (۱) سخت گرمی
مؤنث (۲) گرما کے پہلے مہینے اور (۳) سال رومیوں کے دسوین مہینہ کا نام تموز ہے مذکر

(الف) **تموک** بقول برہان بفتح اوّل وضم ثانی وسکون ثالث وکاف (۱) نشانۂ تیر باشد کہ عرب
ہدف گویند و (۲) تیری را گفتہ اند کہ پیکان پہنی دارد وچون بگوشت یا استخوان فرو رود بآسانی
بر نیاید و (۳) ہر چیزی را گویند کہ در چیزی رود کہ بر آوردن آن دشوار باشد صاحبان جہانگیری
وسروری ذکر معنی اوّل و دوم کردہ اند (شمس فخریؒ) سپر مدح شاہ بس کہ مرا ٭ نکند پیش تیر
فاقہ تموک ٭ (لطفیؒ) ہر دمی کو مرا تموک زند ٭ پیش او دل بہ لابہ کوک زند ٭ صاحب رشیدی
بذکر معنی دوم نسبت معنی اوّل گوید کہ آن تلوک بہ لام دوم است نہ میم اگرچہ بعضی گفتہ اند
صاحب ناصری نقل نگارش خان آرزو در سراج ہم نقلش بر داشتہ مؤلف عرض کند کہ بمعنی

اوّل این را مبدّل تلوک توان گرفت چنانکه تلنده و تُنده و معنی دوم و سوم مجاز معنی اوّل باشد

معنی مبادکه از اسناد بالاصادر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) **تلوک زدن** و | پیداست (اردو) الف (۱) دیکھو تلوک کے پہلے معنے (۲)

(ج) **تلوک کندن** | وہ تیر جو نشانہ میں دھنس جائے جس کا نکالنا مشکل ہو ۔ مذکر ۔ (۳)

ہر وہ چیز جو دوسری چیز میں داخل ہونے کے بعد اس کا نکالنا مشکل ہو ۔ مؤنث (ب) تیر مارنا

(ج) نشانہ قرار دینا ۔

(الف) **تمہید** | بقول بہار ہموار و نیکو کردن کار ۔ حی فرماید کہ بالفظ کردن مستعمل مؤلف

عرض کند کہ لغت عرب بالفتح و کسر ہای ہوز (کذا فی المنتخب) فارسیان استعمال این بمعنی آغاز

بیان کردہ اند ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) **تمہید کردن** | بمعنی آغاز بیان کردن است (تمہای شہرستانی ۔) تمہید صد

مقدمہ کردیم حیف حیف پیکر ہ نشد گوش کند داستان ما ۔ (اردو) الف تمہید بقول

آصفیہ عربی ۔ اسم مؤنث کسی مضمون کی اٹھان (ب) تمہید کرنا کسی بات کا مقدمہ پیش کرنا یا

آغاز کرنا ۔ تقریب کرنا ۔

تمییز | بقول بہار مرادف تمییز (۱) بمعنی جدا کردن صاحب روزنامچہ الہ سفر نامہ

ناصر الدین شاہ قاجار این را (۲) بمعنی خوب و زرنگی نوشتہ صاحب بہار عجم الہ سفرنامہ مذکور

بمعنی صاف و آراستہ گوید ۔ صاحب بول چال ہم بانش مؤلف عرض کند کہ تمییز کہ بیدہ

ثانی ہم آید لغت عرب است بفتح اوّل و کسر تحتانی فارسیان بکنایہ بمعنی فرق

استعمال این کنند و همین است معنی اوّل و معنی دوم مجاز که معاصرین یعنی صاف و پاکیزه استعمالش کنند و تکمیل بحثش با ملحقات این در تمیزی می آید (ظهوری ـ ف) از نظر بیگانگان حسن شناس نگاه ما * جانا زرش تمیز مرا و * مخفی مباد که لفظ تمیز با مصادری که مستعمل می شود استعمال این هم می توان و بالعکس این هم (اردو) (۱) تمیز بقول آصفیه عربی اسم مؤنث شناخت ـ پہچان ـ اندازہ فرق (۲) باضافه ـ پاکیزه ـ آراسته ـ

تمیز داشتن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که فرق کردن است (تاثیر ـ ف) کرشمه ناز و ادا دلبری چه تمیز ندارد * همین مبانهٔ عشق و هوس تمیز ندارد * و مخفی مباد که از سند بالا استعمال تمیز داریدن پیدا است که بجایش می آید (اردو) تمیز کرنا ـ فرق کرنا ـ تمیز رکھنا ـ

تمیز کردن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی فرق کردن است (صائب ـ ف) ابلکه خلق چه نسبت خیال صائب را * چو آتش تمیز خطا از صواب نتوان کرد * (اردو) تمیز کرنا ـ فرق کرنا ـ

تمیزیدن مصدر یست که مرکب است از تمیز و یای معروف و علامت مصدر دن ـ تمیز محققین مصادر این را ترک کرده اند و دیگر محققین لغات هم ولیکن در استعمال فارسیان نیز آمده و سالک یزدی استعمالش کرده (سالک ـ ف) بفروشند بباده صافی چو خود القصه مختسبی تا به تمیزد * چو وارسته بذیل (بای دکانی) همین کلام سالک را نقل کرده گوید که اکثر الفاظ است که فارسی زبانان از عربی شدن متصرفی در آن کرده و بعض الفاظ عربی را بطور فارسی تراشیده اند الخ مؤلف عرض کند که این مصدر

موافق قیاس است و بسیار مصادر چنین از اسم جامد و دیگر السنہ وضع شدہ کہ ما آنرا بہ اصول خود مصادر جعلی نام نہادہ ایم و صراحت آن

برای اسم مصدر ہم کردہ ایم و بحث این در تمیز بدو با ہم آمدہ (اردو) تمیز کرنا فرق معلوم کرنا۔

تمیشہ بقول برہان و جامع بفتح اول و کسر ثانی مشدد و سکون تحتانی مجہول و شین نقطہ دار مفتوح با آمل شہری و مدینہ و نام بیشہ ایست در نواحی شہر آمل کہ در میان آملیان بشیبای بیشہ شہرت دارد۔ صاحب جہانگیری برنام بیشہ قانع (حکیم فردوسی سے) ز آمل گذر سوی تمیشہ کرد ؛ نشست اندران نامور بیشہ کرد ؛ صاحب سروری می فرماید کہ شہریست در ایران گزشتگاہ فریدون بود وقتیکہ از آمل بیرون رفت باینجا رفت۔ صاحب ناصری گوید کہ آنچہ از تواریخ مازندران معلوم می شود دو تمیشہ بودہ است یکی را تمیشہ آلم گویند و دیگری تمیشہ بالنصران۔ وقتیکہ افراسیاب از ترکستان عزیمت قلع و قمع منوچہر کرد منوچہر در حصار تیرہ رسے محصور شدہ از انجا براہ لاریجان بہ بیشہ تمیشہ آلم آمد و فرزندان و زنان خود را بقلعۂ مور فرستاد کہ دران عہد با شہری نامیدندی فرماید کہ تمش درخت توت سگ را گویند کہ بس خاردار است و لونش سیاہ و بمزاج سرد ہمانا طبیبی معرب آنست کہ بعربی علیق گویند۔ خان آرزو در سراج گوید کہ مصرع دوم فردوسی دلالت صریح دارد برین مطلب کہ تمیشہ نام بیشہ ایست نہ شہری مؤلف عرض کند کہ اتفاق داریم با او و با وجہ تسمیہ بیان کردۂ ناصری کہ تحتانی زائد بعد میم و ہای نسبت بر تمش داخل کردہ اند (اردو) تمیشہ ایک جنگل کا نام ہے جو نواحی شہر آمل میں واقع ہے یہاں توت کے درخت بہت ہیں۔

تمیاک بقول برهان و جامع بفتح اول بر وزن شرکیب رستنی باشد سرخ رنگ و ترش مزه و کسر اول هم آمده. صاحب جهانگیری گوید که در بعضی فرهنگها بجای تحتانی نون مرقوم است صاحب رشیدی فرماید که صحیح تمتاک چنانکه در باب نون می آید و هم او در باب نون تمتاک را بنون اول و میم و فوقانی سوم چیزی دیگر نوشته که ورای این است تسامح او معلوم می شود که درین لغت نون سوم را نون اول نوشت. صاحب ناصری ناقل نگار بهمه. صاحب محیط ذکر این نکرد و بر تمتاک به نون عوض تحتانی گوید که گیاه سرخ و ترش است که آن را چوکا گویند. مؤلف عرض کند که حقیقت این بر اشلیک چشم گذشت و تمنتاک به نون سوم بجایش مذکور. ما این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و آن را مبدل این چنانکه اوچ و اونچ (اردو) دیکهو تمنتاک۔

تمیزیدن بقول بهار مرادف تمیز که به یک یا گذشت. خان آرزو در چراغ هدایت می فرماید که لفظ عربی است بمعنی شناختن و دریافتن بدو تحتانی بر وزن تفعیل و در کتب دیگر نوشته ام که چنانچه عربی است که تصرف آن بطریق فارسی می آید چنانکه فهمیدن و رقصیدن و طلبیدن و بلعیدن و غارتیدن و در شعر یحیی کاشی طلوعیدن نیز دیده شد و در سیو الشعر سالک یزدی تمیزد ماخوذ از تمیز دیده شد و این تصرف از قسم تصرفات طرزی و فوقل و امثال ایشان است که اینها نحو آنها شعر بمضحکه گذاشته اند. می فرماید که حالا تقریر آن را اشتباه واقع شده معلوم نیست این مصادر اصل عربی است که فارسیان را در ان تصرف است یا آنکه مشترک است در هر دو زبان. غایتش در بعضی از حروف که در فارسی نیاید فارسیان بسبب اتباع عربی همان آنچه عربی را مراعات نکنند و این از عالم توافق بین تین فارسی است که اتفاق در بین دو زبان تحدید

تعدد او آن مشکل است و به تتبع این هر دو زبانها
که بکمال رسانیده باشد ظاهر می گردد صاحب
تحقیق الاصطلاحات می فرماید که این مصدر عربی
است از باب تفعیل فارسیان یک یا را حذف
کنند چنانچه تحسین و تقسیم هم که آن را تغیر کرده اند ۔
مؤلف عرض کند که بقول منتخب تمیز لغت
عرب است بدو یا بمعنی جدا کردن فارسیانش
تمیز و تمیز هر دو به بمعنی امتیاز به فرق استعمال
کنند و با مصادر فارسی مرکب سازند که در
ملحقات می آید و تمیزیدن مصدر فارسی زبان
هم بجایش گذشت آنچه خان آرزو بحث این
مصدر را درینجا نوشته و نسبت دیگر مصادر
هم اشاره کرده که از الفاظ عربی وضع شده اند
و خیال کرده که تصرف فارسیان بطور مضحکه است
قلت مذاق اوست ورنه زبان فارسی ورنه هرگز
اینچنین خیال نمی کرد بیچاره نمی داند که زبان
فارسی مملو از ترکی و عربی و سنسکرت است

بسیاری از مصادر فارسی مرکب از اسم جامد عربی و
ترکی و سنسکرت یافته شده که آن را مصدر جعلی نام است
و تعریف مصادر اصلی و جعلی بر لغت (اسم مصدر) کرده ایم
مضحکه را درین دخلی نیست تا آنکه عبور بر زبان فارسی نداشته
و از حقیقت وضع مصادر بیخبر اند خیال ایشان چنین باشد لیکن
عجب است از خان آرزوی اکبرآبادی که مؤلف کتب لغات است
و چنین خیال میکند وای بر او که خیال مضحکه بودن الفاظ
مرکبهٔ فارسی زبان می کند و چرا سوی کلیهٔ فارسیان
نمی رود که در وضع مصادر تخصیص اسم مصدر
فارسی زبان نمی دارند و همه مصادر را بر بنای
قیاس وضع کرده اند و هیچ یک مصدر سماعی نیست
تا آنکه عبور ندارند بعض مصادر را سماعی نام
نهاده اند و ما بر هر یک مصدر ثبوت قیاس
پیش کرده ایم فتأمل معنی سیاق که ملحقات این را
با تمیز هم متعلق توان کرد که بیای تحتانی گذشت
(اردو) دیکھو تمیز ۔

تمیز یافتن استعمال ۔ صاحب آصفی گوید

این کرده از معنی سا لت مولف عرض کند که وکین تو تمیز یافته دارنی پود و شاخ لو دندان
بمعنی فرق یافتن است (کمال اصفهانی ست) ازهم باب ورحت شهر دوار بود (الروف) فرق یانا -

فوقانی بانون

تن المقبول برها ن بفتح اوّل وسکون ثانی بمعنی (۱) بدن است و (۲) جسم هم که مقابل جوهر
باشد و (۳) بمعنی خاموش - چه تن زدن خاموش شدن را گویند - صاحب جامع بذکر معنی اوّل و
دوم وسوم گوید که - تن زدن بمعنی صبر و تحمل کردن و آسودن هم مقصود شد بجز این خیال کرد که تن
بمعنی (۴) صبر و تحمل و (۵) بمعنی آسایش هم آمده - صاحب رشیدی بر معروف قانع - صاحب
سروری بذکر معنی اوّل می فرماید که (۶) بمعنی تننده اسم فاعل مصدر تنیدن و (۷) بمعنی بتن امر
حاضر از تنیدن - صاحب ناصری بذکر معنی اوّل و دوم وسوم قناعت فرموده - صاحب فدائی
بر معنی اوّل اکتفا کرده - بهار بذکر معنی اوّل گوید که بمجاز (۸) دماغ را هم تن گویند و باصطلاح
ارباب دفاتر هند وستان (۹) بمعنی تنخواه چون دفتر تن و دیوان تن - می فرماید که بمعنی اوّل -
آزاده - افسرده - خاکی - خوابناک - زار - سیمین - فرسوده - لاغر - لطیف - نازپرور از صفات و
خمیر - حصار - خار - رشته از تشبیهات اوست - خان آرزو در سراج گوید که بمعنی اوّل غلط
است بلکه وجه یکی آنکه همان معنی بدن است و نیز جسم مقابل جوهر نیست بلکه نوع جوهر است -
وجوهر معقول است برآن و دوم نیز چرا که تنها تن بمعنی خاموشی نیامده بلکه تمام تن زدن بمعنی خاموش
است چنانکه بر مستمع پوشیده نیست پس بدین معنی مجاز باشد و معنی دیگر در الفاظ متفرقه نوشته
خواهد شد انشاء الله تعالی و در هندی نیز بمعنی جسم است پس از توافق لسانین باشد - صاحب

سخندان گویند که در سنسکرت بدن انسان را تنو گویند مؤلف عرض کند که در معنی اول خیال ما
این است که فارسیان از لغت سنسکرت تنو بحذف واو اسم جامد قرار داده باشند و نسبت معنی
دوم عرض می شود که از اقسام جوهر است و این معنی را باعتبار صاحب جامع تسلیم کنیم که محقق زبان
خود است اگر در تعریف تسامحی راه یافت نمی توان از معنی و استعمال انکار کرد و معنی سوم البته
خاموشی است نه خاموش و شکی نیست که بدون وجود این معنی (تن زدن) بمعنی خاموش شدن نباشد
صاحب برهان از شراکت کار گرفته که همین است اسم مصدر تن زدن و معنی چهارم و پنجم هم درست
است و مجاز معنی سوم که صبر و تحمل و آسایش هم با خاموشی تعلق دارد۔ البته استعمال معنی سوم و چهارم
و پنجم بدون ترکیب دیده نشد و معنی ششم فضول است که بدون ترکیب با اسمی حاصل نمی شود و بقاعده
اسم فاعل ترکیبی است و معنی هفتم هم ناقابل بیان بود که از مشتقات تنیدن است و معنی هشتم مجاز معنی
اول و معنی نهم مخفف تنخواه و به تحقیق ما (۱۰) علامت مصدر فارسی است که مخصوص است برای
مصادر لازم چنانکه دن برای مصادر متعدی است و در بعض مصادر خلاف این کلیه هم یافته
شده چنانکه سفتن و امثال آن ولیکن خیال ما این است که واضع این بر کلیه خود قائم بود محاوره
زبان تغیر کرد و مثال چند بر خلاف این پیدا کرد و ما بر بعض مصادر اشارهٔ ازین تام کرده ایم۔
(اردو) (۱) تن۔ مذکر۔ بدن جسم۔ قالب (۲) جسم جوہر کی ایک قسم ہے یعنے وہ جوہر جو طول
عرض عمیق ہو۔ مذکر (۳) خاموشی۔ مؤنث (۴) صبر و تحمل۔ مذکر (۵) آسایش۔ مؤنث (۶)
ناقابل ترجمہ (۷) مصدر تنیدن کا امر حاضر (۸) داغ۔ مذکر (۹) تنخواہ۔ مؤنث (۱۰) تن فارسی
میں علامت مصدر ہے۔ مذکر۔

تن آخشیجانی اصطلاح بقول سفرنگ بشرح
هشتاد و هفتمی فقرهٔ (دساتیر آسمانی بفرزاباد
وخشوران وخشور) بمعنی جسم عنصری **مؤلف**
عرض کند که موافق قیاس است (اردو) جسم
عنصری۔ مذکر۔ وہ جسم جسکو عناصر اربعہ سے تعلق ہو

تن آسا اصطلاح بقول سفرنگ بشرح
ششمی فقرهٔ (دساتیر آسمانی بفرزاباد وخشوران
وخشور) بالف ممدوده وسین مهمله بالف کشیده
(۱) چیزی مثال جسم۔ صاحب آصفی بحوالهٔ بهار
گوید که (۲) مرادف تن پرست و تن پرور
یعنی آنکه تن وی آسوده باشد بهار ذکر (تن
آسائے) بزیادت یای زائد در آخر همین معنی
بیان کرده آصفی گوید (صائب ؎) بیت
با دیدهٔ بیدار تن آسایان را چه باشکر خواب فراغت بخشد
شکر آبی که مراست چه صاحب است نقل نگارش
مؤلف عرض کند که آسا و آسای امر حاضر
آسائیدن است و آسائیدن مرادف آسودن
پس این اسم فاعل ترکیبی است بمعنی آسایش دهنده
بدن خود یعنی آرام پسند و تن پرور پس آصفی در
تعریف این سکندری خورده معنی اول لفظی است
و معنی دوم ترکیبی (اردو) (۱) مثل تن کے
(۲) آرام پسند۔ وہ شخص جو اپنے آپ کو آرام
و راحت میں رکھتا ہے۔

تن آسان اصطلاح۔ بقول رشیدی
بمعنی (۱) آسوده۔ صاحب جامع فرماید که (۲)
تندرست و آسوده هم صاحب سروری با فرهنگی
متفق (حکیم قرشی ؎) از کف او چنان بترسد
بخل از که تن آسان و تندرست ترسد با خان
آرزو در سراج بذکر هر دو معنی گوید که معنی اول
صحیح است و تحقیق آنست که این مجاز باشد
مرکب از تن بمعنی خودش و آسان بمعنی مشهور یعنی
کسی که تن را به آسانی و بی تصدیع نگاه دارد
مؤلف عرض کند که آسانیدن بمعنی آسان
کردن و راحت یافتن گذشت پس آسان

امر حاضر اوست و بترکیب تن با آسان اسم فاعل ترکیبی است یعنی تن را به راحت دارنده مرادف معنی دوم تن آسا دیگر ہیچ (اردو) دیکھو تن آسا۔

تن آسائی اصطلاح۔ بقول بہار و وارستہ معروف و بقول جہانگیری بمعنی راحت و آرام (شیخ شیرازی) تن آسانی گزینند خویشتن را پا زنان و فرزند بگذارد بہ سختی۔ صاحب سروری گوید کہ بمعنی آسودگی (حکیم سنائی) نارنج ہر کس مگو بدشواری۔ چون سنائی زکس تن آسائی۔ مؤلف عرض کند کہ یای مصدری با تن آسا مرکب کردہ اند و بس (اردو) آسودگی۔ راحت۔ مؤنث۔ بقاعدۂ فارسی تن آسائی کا استعمال بھی کرسکتے ہیں۔

تن آسامی اصطلاح۔ بہار و انند ذکر این کردہ اند و باشارۂ این سو تن آسا کردہ ایم کہ این مزید علیہ آنست یعنی دوم وسند این ہم ہمدر انجا مذکور (اردو) دیکھو تن آسا۔

تن آسائی اصطلاح۔ بقول بہار معروف (شانی تکلو) در بہشت تو نیازان کز روی دل بغم است۔ دوزخ است آنجا کہ بی تا تن آسائی درد۔ صاحب جہانگیری گوید کہ مرادف تن آسائی۔ می فرماید کہ در قافیہ غزل تشکیبائی و سائی است وارستہ ہم ذکر این کردہ۔ مؤلف عرض کند کہ یای مصدری با (تن آسامی مزید علیہ تن آسا) مرکب کردہ اند موافق قیاس است (اردو) دیکھو تن آسائی۔

تن آسودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف عرض کند کہ سندی کہ پیش کردہ از ان استعمال (تن آسائی) پیداست پس نمی توان از تن آسائی کہ حقیقتش بجایش گذشت مصدر (تن آسودن) قائم کنیم جز اینکہ (آسودن تن) بمعنی حقیقی آوست

واین قلب اضافت باشد و آسودن تن در محاورهٔ فارسی بنظر نیامده مگر بمعنی حقیقی غلط نیست یعنی آرام	یافستن تن (اردو) تن کا آرام پانا۔ تن کو آرام دینا۔

تناب بقول رشیدی رسن خیمه می فرماید که متاخرین رعایت اصل فرس نموده بفتحه و جمع آن اطناب بنابر سکون میگیرند و ظاهرست چنانکه در کلمات دیگر مذکور شد واو درین افصح است از باء طناب بفتحتین عربی است و اطناب جمع آن۔ دیگری از محققین اهل زبان و زباندان ذکر این نکرده مؤلف عرض کند که ما این را اگر بمعنی طناب مستعمل گیریم باید که اسم جامد فارسی زبان فهم وازینکه محققین اهل زبان ذکر این نکرده اند مجرد قول قیاسی اهل سند رشیدی را کافی ندانیم حقیقت طناب همین قدرست که مفرس طناب عربی است بزیادت الف یعنی مفرس طناب واگر سند استعمال تناب پیش شود ما آن را مبدل طناب گیریم نه اصل طناب و معنی لفظی این آب تن البته درست باشد که خارج از بحث است
(اردو) طناب۔ بقول آصفیه عربی اسم مؤنث خیمه کی رسی۔ دیکھو بارکش۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ آپ نے اس کو عربی سمجھا ہے حالانکہ مفرس ہے اور عربی طنب۔

تنادیل بقول ناصری وانند بفتح اول و کسر دال بر وزن قنادیل گروهی از پارسیان قدیم که خلاف احکام و قرار داد شریعت آزرهوشنگ یعنی مه آباد پیغمبر عجم کردندی و آنان را از آب شریعت آزرهوشنگ آهرمن و دیو و گمراه خواندندی و ملامت کردندی و گروهی که متابعت احکام کتاب پیمان آزرهوشنگ می کردند لیکن این طائفه آن را فرشته و سروش سپاسی و بهدین و سپهی کیش و زنادیل می نامیدند و این دو لغت را از دبستان نقل شده و در فرهنگها نیست مؤلف عرض کند که ظاهر اللغت سریانی یافته می شود نه فارسی و ازینکه فارسیان قدیم

استعمال این کرده اند ما این را باعتبار ناصری جا داده ایم (اردو) تنادیل پارسیوں کے اس گروہ کا نام ہے جو خلاف شریعت پیغمبر مہ آباد عمل کرتے تھے۔ تذکر۔

تناسا صاحب ناصری ذکر این کرده گوید که بمعنی آسوده تن است مؤلف عرض کند که همان تن آسا که گذشت دریجا الف ممدوده را مقصوره نوشته اند (اردو) دیکھو تن آسا۔

تناسان بقول برهان و ناصری بمعنی آسوده و تندرست مؤلف عرض کند که همان تن آسان که به الف ممدوده گذشت و ما بمعنی آسوده تسلیم کرده ایم (اردو) دیکھو تن آسان۔

تناسیدن بقول مؤید بحواله زفانگویا (۱) بمعنی خوش شدن مؤلف عرض کند که در دیگر نسخ قلمی همین مصدر را تناسائیدن بحواله زفانگویا نوشته که مرکب است از تناسائی و علامت مصدر و دن بمعنی لفظی این (۲) تن آسائی کردن است و راحت حاصل کردن و معنی اول مجاز باشد و بس (اردو) (۱) خوش ہونا (۲) راحت حاصل کرنا۔

تنافور بقول برهان با فا بر وزن بلادر مقداری از گناهان باشد بشریعت زردشت صاحب (جهانگیری در ملحقات) و صاحبان ناصری و انند هم ذکر این کرده اند۔ صاحب ناصری صراحت مزید کند که گناه اندک است چنانکه ما صغیره گوئیم۔ خان آرزو و بہ سراج ذکر این کرده مؤلف عرض کند که طرز بیان خوش نباشد مراد از گناه صغیره است نه مقداری از گناهان و نه گناه اندک ترجمه گناه صغیره باشد بلکه گناهی را نام است که در جهه آن کم باشد بمقابل گناه کبیره و این هم لغت سریانی یافته می شود همچون تنادیل که گذشت بعضی از صاحبان تحقیق برآنند که لفظ تن در بیرون لغت داخل است و اسم جامد فارسی قدیم ولیکن از صراحت مزید

ترکیب این قاصر اند (اردو) شریعت زردشت میں گناہ صغیرہ۔ بقول آصفیہ اسم مذکر۔ ادنی گناہ خفیف جرم۔ وہ گناہ جسکو خدائے تعالی توبہ سے معاف کردیگا۔

(۲ الف) تناسپد
(ب) تناشپد صاحب سفرنگ بشرح دوازدہمی فقرۂ (دساتیر آسمانی بفرزآباد وخشوران وخشور گوید کہ ب بفتح تای فوقانی ونون با الف و نون وضم بای ابجد ودال مہملہ ساکن جسم کل وہمچنین (تن بند) و (تناسپد) وچونکہ ہمہ اجسام وہمۂ ارواح بہ احاطۂ فلک الافلاک اندر تن فلک الافلاک را جسم کل ونفس او را نفس کل خوانند مؤلف عرض کند کہ ہر دو اسم جامد فارسی قدیم است کہ دیگر ہمہ محققین ازان ساکت اند وازفلک الافلاک باعتبار آغاز شمار از زیر آسمان نہم مراد است وباعتبار شمار از بالا آسمان اول باشد کہ ذکرش بہ اورنگ افلاک گذشت پس معنی این جسم کل وجرم فلک الافلاک باشد وشک نیست کہ در ترکیب این لفظ تن داخل وصراحت کامل ترکیب بہ (تنبد) کہ می آید صراحت ماخذ این ودرانجا سن وچہ شدہ است (اردو) پہلا یا نواں آسمان کا جرم۔ مذکر۔

تنان تن اصطلاح۔ بقول ناصری وانند بحوالۂ فرہنگ دساتیر جرم فلک نہم باشد۔ می فرمایند کہ ہمین را تناسپد و تن بد و تنکن و تن سالار نیز گویند **مؤلف** گوید کہ ترجمۂ جسم الاجسام باشد کہ فلک الافلاک را گویند وتعریف آن بر تناسپد گذشت (اردو) نواں آسمان کا جرم۔ مذکر۔

تنان گرد اصطلاح۔ بقول سفرنگ بشرح بیست وسومی فقرۂ (نامۂ سوم شت شای گلیو) بکسر کاف فارسی وسکون را ودال مہملتین مجمع اجسام **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است وبس (اردو) عالم سفلی عالم دنیا مذکر۔

تنانی بقول برہان بروزن امانی بمعنی جسمانی باشد چه تن بمعنی جسم هم آمده۔ صاحب ناصری گوید که یا کلمہ نسبت است یعنی منسوب بجسم باشد چنانکه حواس عشره و قوای دیگر۔ صاحب قدائی گوید که هرچه وابسته تن است یعنی جسمانی۔ خان آرزو در سراج نقل نگار برہان۔ صاحب فرهنگ بشرح چهل و چارمی فقره (نامه شت جی افرام) هم متفق با برہان۔ مؤلف عرض کند که موافق قیاس (اردو) منسوب بہ تن یعنے جسمانی۔

تنانی دریابنده اصطلاح۔ بقول صاحب ناصری یعنی حواس خمسہ ظاهری و باطنی۔ مؤلف عرض کند که فارسی قدیم است (اردو) حواس خمسہ ظاهری و باطنی۔ مذکر۔

تنانی کیشان اصطلاح۔ بقول فرهنگ شرح صد و سی و چارمی فقره (دساتیر آسمانی لفرزاباد وخشوران وخشور) گروه که از خداوند تعالی جسم پندارند۔ مؤلف عرض کند که فارسی قدیم و موافق قیاس (اردو) وہ گروہ جو خداوند تعالی کے جسم کا قائل ہے۔ مذکر۔

تناو بقول رشیدی همان تناب که گذشت مؤلف عرض کند که اشاره این هم همدر آنجا و این مبدل آنست چنانکه آب و آو (اردو) دیکھو تناب۔

تناور بقول برہان و جامع باداو بروزن سراسر شخصی قوی جثه تنومند و فربه را گویند۔ صاحب جهانگیری گوید که خداوند تن فربه و قوی۔ (شیخ سعدی ره) چو بینی که تناور شود به پنجه سال ها به پنج روز به بالاش برشود یقطین۔ صاحب رشیدی بر قوی تن قانع۔ صاحب سروری۔ صاحب تنه و فربه و قوی نوشته۔ صاحب ناصری درست گوید که هرچیز بزرگ قوی جثه را۔ خان آرزو در سراج گوید که این مرکب است از تن و آور که کلمه نسبت است۔ مؤلف عرض کند که در ماخذ سکندری خورد آور کلمه نسبت نیست بلکه امر حاضر است از آوردن معنی این لفظ آن

آورندہ گوشت کہ اسم فاعل ترکیبی و کنایہ از قوی و
حقیقۃً این برای انسان مخصوص است و مجاز
برای غیر انسان ہم مستعمل شد چنانکہ مرد تناور و
درخت تناور بعضی گویند کہ برای درختان
اصل این (تنہ آور) بود ہاے ہوز حذف
شدہ تناور باقی ماند (اردو) تناور
بقول آصفیہ۔ فارسی۔ قوی جثہ۔ فربہ جسیم
موٹا مسٹنڈا۔

تناول | بقول آصفی بمعنی فرا گرفتن مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است فارسیان
استعمال این بمعنی خورش کردہ اند و بامصادر فارسی ہم استعمال این است کہ در ملحقات
می آید و استعمال مجرد این یافتہ نشد حاصل بالمصدر خوردن است بمعنی خورش (اردو)
صاحب آصفیہ نے تناول کو ترک فرمایا ہے اسلیے کہ اردو مین اس کا استعمال مفرد نہین ہے
لیکن مرکبات مین مستعمل ہے کھانا کا حاصل بالمصدر۔

(۱) تناول ساختن | استعمال صاحب آصفی
(۲) تناول کردن | ذکر این کردہ
(۳) تناول نمودن | از معنی ساکت
مؤلف عرض کند کہ ہر سہ بمعنی تناول کردن
و خوردن است (خسرو ۵) تناول گر نسازی
لقمہ را زود بہ پشیمانی خوری گی وارہ وقت
سود کہ (نثر عالی شیرازی) دیگری قسم خشخاش
ساچمہ تناول کردہ (نثر صادق شیرازی)
آن سنگک پرویز و نواس استاد تنبیہ با پنیر
تحائف و ماست حوالی تناول نماید تا تحقیق
کہ از سند بالا مصادر سازیدن و نمائیدن پیدا است
کہ بجایش می آید (اردو) تناول کرنا بقول آصفیہ کھانا

تنباکو | بقول بہار بیگ معروف می فرماید کہ در مآثر رحیمی آوردہ کہ از طرف فرنگ بدکن آمد
و از آنجا در ہند و از عہد اکبر پادشاہ رواج یافت بہر تقدیر ما لفظ اسبر قلیان کردن و کشیدن

مستعمل است کہ در ملحقات می آید ۔ صاحب محیط می فرماید کہ بفتح تا و سکون نون و فتح بای موحدہ
والف وضم کاف و سکون واو بترکی تتن و در انگریزی ٹوبیکو و بہندی بجر بہنگ گویند و
مشہور تنباکو است سقوف برگ آن جہت زہر کژدم و زنبور رافع ۔ مزاج آن گرم و خشک در
آخر سوم ۔ معطش و مجفف و دافع سموم اقسام ماہی و زلو و کژدم و مار است و دود کردن آن مصلح فساد
ہوای و بائی و تعفن آن و منقی رطوبات دماغ و محرک آن و جہت درد دندان رطوبی و ربو بلغمی
و سرفہ رطوبی کشیدن و خوردن آن نافع و دخان آن بجہت ناریت مقوی قوتہا و جملہ اعضا ۔
خصوص عضوی کہ رطب ناک باشد و نافع مرطوب مزاج و درد قولنج ۔ ملین شکم محلل ریاح و
بواسیر کہ از کثرت رطوبت بود نافع و محلل رطوبات کثیر معدہ و معین بر ہضم و جہت درد بارد
ریحی معدہ و تحلیل ریاح و رطوبات آن کشیدن و خوردن آن مفید و کذا ضعف بصر را کہ از
غلبہ رطوبت باشد سود مند و ہم چنین برای ضیق النفس کہ بسبب کثرت بلغم و خلط آن باشد یا بسبب
اجتماع رطوبت مائی در سینہ و شش بود نافع و منافع بی شمار دارد کہ در محیط اعظم دیدنی دارد
کسی گوید کہ (ف) برگ او بہ بود بمرد و زن ۔ گر بود رقت منی در تن ۔ تا بہ گہ بہر نزلہ زدہ
گیرندہ بہر رطوبات سہر شفا لطیفہ ۔ بار وان را از و شفاست مدام ۔ ناتوان را العکس دان تو
تمام ۔ آورد گرچہ ضعف قلب و دماغ ۔ لیک بہر سپرز دان تو چراغ ۔ کار وی حبس حیض
دان ای دوست ۔ می کند احتراق او تا پوست ۔ ورم انثیین را ببرد ۔ گر کسی برگ او بران
بند و ۔ می کند ضعف معدہ بہر جوان ۔ مصلح او گلاب و صندل دان ۔ مؤلف عرض کند
صاحب ساطع این را لغت ہندی گوید و معاصرین عجم لغت فارسی دانند و اللہ اعلم

با این را تصرف کسی و مبدل تنباکو هی هندی دانیم چنانکه آم و پان و کهیم و کچین (اردو) صاحب آصفیہ نے تنباکو پر فرمایا ہے کہ اردو اسم مذکر۔ امریکی زبان میں ٹبیکو تھا جسے پرتگالی ہند میں لائے اصل میں ایک قسم کا پودا ہے جس کے پتے حقہ میں پینے اور پان کے ساتھ کھانے میں آتے ہیں۔ ہندوستان میں اس کے ساتھ گڑ ملا کر قلیان میں پیتے ہیں۔ عوام اسے تماکو کہتے ہیں اس کا رواج جلال الدین اکبر کے وقت سنہ ۱۰۱۴ ہجری میں اوّل اوّل دکن میں پھر تمام ہند میں ہوا جس کی مفصل اور دلچسپ کیفیت وقائع اسد بیگ شیر و معتمد شہنشاہ اکبر میں ہے (الخ) آپ ہی نے فرمایا ہے تنباکو اصل سے جو اردو میں مستعمل ہے۔ تنباکو بھی کہتے ہیں۔

تنباکو سر قلیان کردن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی می فرماید کہ کنایہ از مہیا کردن حقہ باشد برای کشیدن (فوقی یزدی ــه) دان یکی پہلو زند کا یک سر قلیان تازہ کردہ ۞ تنباکو لطفی کہ از بین نگذری ۞ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) حقہ بھرنا۔ بقول آصفیہ چلم پر آگ رکھکر حقہ تیار کرنا حقہ پر آگ رکھنا

تنباکو کشیدن استعمال صاحب آصفی ذکر تنباکو کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ قلیان کشیدن است (از بہار ــه) آن جوانانیکہ تنباکو کشند ۞ اوّلش اللہ و آخر ہو کشند ۞ (اردو) حقہ پینا۔ بقول آصفیہ قلیان نوش کرنا۔

تنبان بقول برہان و جامع بضم اوّل بر وزن جنبان زیر جامہ و ازار و شلوار را گویند عموماً و تنبان چرمی کشتی گیران خصوصاً۔ صاحب ناصری بنقل قول برہان گوید کہ این لغت بین الناس مشہور است ولی در منتخب اللغت کہ ترجمہ قاموس است تُبّان آمدہ کہ بالضم شلوار

کوچک باشد که ستر عورت متغلظه کند و آن عربی است می فرماید که در اشعار فصحای فرس تنبان بدیده
نشد استعمال شلوار بیشتر است بهار گوید که تنبان و توبان بالضم ازار کشتی گیران است که به
عرف حال لنگ گویند صاحب انند این را بالفتح لغت فارسی گوید صاحب مؤید هم این را بذیل
لغات فارسی آورده گوید که ازار کوتاه کشتی گیران است مؤلف عرض کند که تبان به صراحت معرب
تنبان فارسی در محیط المحیط آمده و در قاموس هم تبان یافته می شود پس شک نیست که تنبان اسم
جامد فارسی است و مخصوص برای شلوار کوچک که تا ران باشد و کشتی گیران می پوشند و باعتبار حسنا
جامع که محقق زبان خود است این را بمعنی مطلق شلوار هم صحیح نفهیم و تبان را معرب این پنداریم
(اردو) تنبان بقول آصفیه فارسی اسم مذکر ایک قسم کا ڈھیلا ڈھالا پاجامه ازار۔ دکن
میں چڈی اُس کوتاه پاجامه کا نام ہے جو صرف ران تک ستر عورت کے لئے ہوتا ہے جس کو پہلوان
استعمال کرتے ہیں۔ مؤنث۔

تنبید بقول برہان (۱) بفتح اول بر وزن انجید مستقبل خاموش بودن و لرزیدن یعنی می لرزد و خاموش می گردد و بضم ثالث (۲) جسم کل ہیچ یا که (روان بید) نفس کل است چه تن بمعنی جسم و روان بمعنی نفس و بید بمعنی همه و کل باشد صاحب جامع بمعنی دوم قانع و صاحبان رشیدی بمعنی اول صاحب سروری این را بمعنی خاموش بودن نگوید از ادات الفضلا گفته و بمعنی لرزد هم (امیر خسرو ۱) یا می تنبد چو ببری ز رود مستی و ثابت قدم کی بود (مولوی معنوی ۱) خیال خویش و ز ان دل بتازد و خیال زشت آرد و دل بتنبد و صاحب ناصری در معنی اول هم و معنی با برهان متفق و می فرماید که مصدر تنبد تنبیدن است که می آید خان آرزو در سراج گوید که بمعنی لرزد و بقول بعضی

یعنی خاموش کردہ و لیکن اول صحیح است (و بذکر معنی دوم بحوالہ برہان) گوید کہ این وقتی درست باشد کہ معنی صاحب بضم باشد مؤلف عرض کند کہ ضرورت نداشت کہ معنی اول را بطور اسم جامد ذکر کند کہ این مضارع تنبیدن است کہ می آید و شامل باشد بر ہمہ معانیش عجب است از برہان کہ این را مستقبل گفت معلوم می شود کہ در معنی و حال و مستقبل فرق نمی کند نسبت معنی دوم عرض می شود کہ ہمین اصل است و آنچہ تنانیدہ و تنانیدہ گذشت فرع علیہ و مبدل این (اردو) (۱) دیکھو تنبیدن یہ اس کا مضارع اور اس کے تمام معنوں پر شامل ہے (۲) دیکھو تنانیدہ

تلبسہ بقول برہان و سروری و رشیدی و ناصری بروزن مدرسہ قالی را گویند خواہ کرمانی و خواہ جوشقانی و معرب آن طنفسہ صاحب جامع گوید کہ قالا فرش مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) قالین یا قالی ترکی اسم مذکر غالیچہ ایک قسم کا بچھونا فرش پشمین فرہنگ آصفیہ نے اس کو مؤنث لکھا ہے کتابت کی غلطی سے یا دہلی کا استعمال۔

تنبک بقول برہان بضم اول بروزن اردک (۱) با انگشت ابہام و سبابہ دو کوی گرفتن چیزی خوردنی یعنی بسر انگشت چیزی برداشتن و خوردن و (۲) دولی باشد دم دراز کہ از چوب و سفال سازند و بازیگران در زیر بغل گرفتہ نوازند و (۳) جناغ زین اسپ و دامنہ زین را نیز گویند و باین دو معنی بفتح اول ہم آمدہ و بجای حرف اول طای حطی ہم درست است صاحب جہانگیری بمعنی اول را ترک کردہ ذکر معنی دوم کند (ط) شعور و تجا ہلی می نشاند مجلی و لبیانی ہیز شب بود آنکہ بدرگذشتہ بدی زسر گرفتہ تنبک بجو و بذکر معنی سوم می فرماید کہ

بااوّل مفتوح وثانی زده (۴) کاهل وبیکار که آن را تنبل نیز گویند و بااوّل مضموم وثانی زده و بای مضموم (۵) مکر وحیله و (۶) جادو. صاحب جامع این را مرادف تنبیک گوید و ذکر هر سه معنی اوّل الذکر می کند صاحب سروری بجائی این را مرادف تنبوک گفته و ذکر معنی سوم کرده و بجائی دیگر بصراحت معنی دوم گوید که خنبر عمیق است که یک جانب آن را پوست خام گرفته باشند تا بوقت کار را جلاف می زنند (حکیم انوری ؎) دانجا که فقد مال تو در معرض قسمت په تنبک زنند حق لمعها نگذارد. وهم می فرماید که ونبک وطنبک نیز گویند صاحب ناصری بر معنی دوم و سوم قناعت فرموده وارسته بر معنی دوم قانع. خان آرزو در سراج بذکر معنی اول و دوم وسوم نسبت معنی سوم بحوالۂ سروری صراحت مزید کند که جناغ زین ودوال بهن است که در رکاب زین کشند. وهم می فرماید که (۷) بمعنی دریچهٔ زرگری است که بدان طلا و نقره گداخته ریزند و بقول قوسی گوید که دریچهٔ زرین است وهم می فرماید که این تصحیف باشد و صحیح بدین معنی تبناک به تقدیم با بر نون چنانکه گذشت. بهار بر ذکر معنی دوم قناعت کرده مؤلف عرض کند که به همه معانی اسم جامد فارسی زبان دانیم و معلوم می شود که تنبیک بزیادت تحتانی می آید اصل است و تنبوک که بواو عوض یا می آید مبدلش چنانکه تارین و تارون وتنبک مخفف آن و آنچه خان آرزو نسبت معنی هفتم خیال خود ظاهر فرموده اتفاق داریم با او که آن تبناک به فوقانی و موحده و نون و کاف است و اگر سند استعمال این معنی هفتم پیش شود البته تقدیم مختص دانیم (اردو) (۱) کسی کھانے کی چیز کو دو انگلیوں سے پکڑ کر اٹھانے کی حرکت. مؤنث. دکن میں چٹکی کہتے ہیں جیسے یا چٹکی بھر شکر عنایت کرو۔

(۲) ایک قسم کا وف جسکو بغل میں تھام کر بجاتے ہیں۔ مذکر (۳) زین کا عربی تسمہ جو گھوڑے کے پیٹ میں باندھتے ہیں۔ مذکر (۴) کاہل۔ بیکار۔ دیکھو تنبل (۵) مکر۔ حیلہ۔ مذکر (۶) جادو۔ مذکر (۷) دیکھو تنبک کے پہلے معنے۔

(الف) تن بکار دادن | استعمال۔ صاحب

(ب) تن بکار دہی | فدائی مذکر۔ ب

گوید کہ بمعنی پشت بکار داشتن و شانہ در کار نہی (ا) نکردن است مؤلف عرض کند کہ ہر چہ بقیاس (ا) می آید الف است یعنی مصدری کہ بمعنی سر کردن در کاری۔ محقق اہل زبان آن را بصوبت مقولہ قائم کردہ و این تسلیم اوست۔ ب مشتق الف است و بس (اردو) کسی کام میں کوشش کرنا۔

تنبک تعلیم | اصطلاح۔ بقول بحر و بہار تنبکی کہ در وقت تعلیم ورزش کشتی بشاگردان نوازند و این رسم ولایت است (میر نجات ے) در چمن تنبک تعلیم غنچہ گل ہا زند باغبان طنبور نوازیست بلبل ہا (سید محمد امیر علی شمیم ۵) کنار اگر اینست کہ من می بینم با خوبان وگر تنبک تعلیم کردہ اند۔ خان آرزو در چراغ ہدایت ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ مرکب اضافی است موافق قیاس (اردو) وہ دف جو کشتی گیر شاگردوں کی تعلیم کے وقت بجاتے ہیں۔ مذکر

تنبک زدن | مصدر اصطلاحی بقول بہار بمعنی انگشت زدن است می فرماید کہ از اہل زبان بتحقیق پیوستہ مؤلف عرض کند کہ سند این بر تنبک گذشت و تعریف بہار خوب نیست مقصودش جز این نباشد کہ انگشت ہا بر تنبک زدن و نواختن تنبک است تحقیق ما کہ سند بالا تعلق بمصدر زدن است تنبکی ندارد کہ مرادف زدن و بجای خودش می آید (اردو) تنبک بجانا۔ انگلیوں سے تنبک پر تھاپ مارنا۔

ہیچ تعلق ندارد (اردو) (۱) کاہل۔ سست (۲) مسخرہ (۳) مکر۔ فریب۔ مذکر (۴) جادو۔ مذکر

تنبلیت بقول برہان بر وزن عندلیب بار کوچکی را گویند کہ بر بارہ بزرگ بندند و گاو بر بالای چار وا نہند و بر بالای آن سوار شوند و یک لنگہ بار۔ صاحبان جہانگیری و جامع و سروری و سراج ذکر این کردہ اند۔ مؤلف عرض کند کہ مرادف تملیت کہ بجایش گذشت و اشارۂ این ہم در آنجا کردہ ایم (اردو) دیکھو تملیت۔

تنبو بقول بہار دانند نوعی از خیمہ (سنجر کاشی ــہ) باد و روی چو آب در عمر بالا ہو خاک بر فرق این کہن تنبو ہا مؤلف عرض کند کہ خیمہ خرد را نام است (اردو) تنبو بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ڈیرہ۔ پال۔ شامیانہ۔ تنگیرہ۔ بے چوبہ۔ خرگاہ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ آپ کا تسامح ہے کہ اسکو ہندی کہا اور معنے میں تعمیم بھی غیر صحیح ہے۔ ایک چھوٹے ڈیرے کو تنبو اور پال کہتے ہیں جو شامیانے اور بے چوبے سے سوا ہوتا ہے۔

تنبور بقول برہان و جامع و ناصری بر وزن زنبور سازیست مشہور و معرب آن طنبور بطا مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) تنبور۔ بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر۔ ایک قسم کا چھوٹا ڈھول۔ ایک قسم کا باجہ۔ طنبور طاے حطی سے بھی مستعمل ہے۔

تنبوک بقول برہان و جامع و سروری و ناصری بر وزن مفلوک (۱) کبادہ و آن کمانیست بسیار کم زور و (۲) بمعنی جناغ زین کہ دامنہ زین و قسمی از کاسہ باشد و طاق زین (خواجہ عبید لوبکی ــہ) در کمان چرخ پیش پلکیت فریخ را ہم کمان تنبوک و ہم شمشیر ناطور آمدہ و خان آرزو در سراج در ہر دو معنی کہ فوق گوید کہ آنچہ تنبک بمعنی دوم

گذشت مخفف این باشد مؤلف عرض کند که بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان است و بمعنی	دوم تنبک اشاره کرده ایم (اردو) (۱) کمر و نحاس مؤنث (۲) دیکھو تنبک کے تیسرے معنی

تنبول بقول برهان و جامع و جهانگیری و سروری بر وزن مقبول (۱) برگی باشد که در هندوستان پان خوانند و با آهک و فوفل خورند و (۲) کباده را نیز گویند و آن کمانی باشد نرم و (۳) نام قلعه ایست در هندوستان (شیخ آذری ۱؎) برگ تنبول خاص هندستان ٭ بجوزه آمد نصیب ترکستان ٭ (امیر خسرو ۲؎) کسی که تو خورد و تنبول امید ٭ کند بخشش ز خیره برگ جاوید ٭ (ابوالفرج ۳؎) کمان رستم دستان بسختی ٭ کم از تنبول نرم شهریار است ٭ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل می فرماید که تامبول هم گویند و آن بزبان معنی خولنجان است و بذکر معنی دوم از معنی سوم ساکت. خان آرزو در سراج گوید که این لغت هندی است و مخفف تانبول که آن را تامول بمیم هم گویند بهمان قاعده بدل با و نون به میم که در هندی نیز جاریست و چون مخصوص هندوستان است همین نام در فارسی و عربی شائع و بذکر معنی دوم و سوم نسبت معنی سوم گوید که الحال نام و نشان از قلعه مذکور نیست. صاحب رشیدی بر معنی اوّل و دوم قانع. بهار بذکر معنی اوّل قناعت کرده. صاحب سواد السبیل این را معرب داند و تامبول را که بمیم سوم گذشت لغت سنسکرت خواند بمعنی برگ پان. صاحب ساطع که محقق سنسکرت است تامبول و تامول هر دو را نه نوشته. پان را سنسکرت گوید. صاحب محیط ذکر این کرده می فرماید که تانبول هم گویند که بهندی پان نامند برگ نبات تخمی است بیارده دار مانند لوبیا و انگور برگ آن پهن و نصف بالای آن صنوبری و سر آن

تُرک دارد که اهل بلاد عرب بنواحی عمان زراعت آن می کنند و در هند انواع آن بسیار است ـ
می فرماید که طبیعت آن بلحاظ اقسام فرقی دارد و بهترین آن مطلقًا برگ متوسط سفید نازک اکثر
اطبای یونان مزاج مطلق آن گرم در اول و خشک در دوم نوشته اند و بعضی گرم و خشک
در دوم شک نیست که در تنبول حدّت و لطافت و در آن قبض است فلهذا واجب که حار در
درجهٔ اوّل باشد و اکثر اهل هند را از کثرت تناول آن ضعف حاسهٔ ذوق بسیار عارض شود الحاصل
برگ خوش طعم است و در آن حدّت و قبض و تخفیف باشد و مقوّی بن دندان و نافع ورم لها ست
و مفرّح و منشّط نفس و مقوّی بدن و مولد خون جید و نافع بخر و قاطع بوی سیر و پیاز و شراب و
منافع بی شمار دارد (الخ) مؤلّف عرض کند که تامول بجایش گذشت که مخفف تامبول
است بحذف موحّده و تامبول مبدل تانبول چنانکه کبچین و کچیم و تنبول مخفّف تانبول و
تانبول اصل است یکی از معاصرین عجم گوید که نه خیر تنبول بدون الف اصل است فارسیان
در تلفظ بزیادت الف تانبول هم استعمال می کنند و بقول شان تنبول لغت فارسی زبان آست
و بتجدید که در هند بتحقیق می رسد (تمبولمو) لغت سنسکرت می نماید که در تلنگانه و کن بعض
برهمنان عالم زبان سنسکرت بر زبان دارند و لیکن صاحب ساطع که محقق سنسکرت است
از بن ساکت اگر (تمبولمو) را لغت سنسکرت دانیم تنبول مخفّف آن است که فارسیان استعمال
کرده اند و تامبول مزید علیه آن و تمبول مبدلش و تانبول مزید علیهش و الله اعلم بحقیقة الحال ـ
فارسیان استعمال برگ پان و پان و تانبول و تنبول و تامبول و تمبول و تمول کرده اند و ما
این همه را معرّب دانیم و لغت سنسکرت تمبولمو را اگرچه صاحب ساطع ننوشته باشد باقلبا

زبان علمای سنسکرت صحیح دانیم (اردو) تنبول۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا پتّا جو ہندوستان میں عورتیں کثرت سے کھاتی ہیں۔ پان۔

تنبہ بقول برہان و جہانگیری و جامع و رشیدی بروزن انبہ چوبی گندہ و بزرگ کہ در پس در نهند تا در گشوده نگردد (امیرخسرو ؎) ز نفس شوم آن روبای بشکر بگو تنبہ گرد دیدہ بہر کید تنبیدہ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ آن را کلند رہ نیز گویند مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم این را بزبان ندارند و فارسی قدیم گویند و این چوبی باشد ناتراشیدہ و ناہموار و کلفت و بیک کہ آن را گاہی در پس در اندازند تا در گشودہ نگردد (اردو) وہ ناہموار اور موٹی لکڑی جو دروازہ بند کرنے کے بعد اس کا ٹیکا دیتے ہیں تاکہ دروازہ کھلنے نہ پائے مونث۔

تنبیدن بقول برہان و جامع بروزن خندیدن بمعنی (۱) لرزیدن و (۲) طپیدن و (۳) حرکت کردن و (۴) کمین کردن۔ صاحبان رشیدی و سروری و لغات بمعنی اوّل قانع۔ صاحب بحر بذکر معنی اوّل و دوم و سوم گوید کہ (۵) بمعنی خاموش بودن ہم ہی فرماید کہ سالم التصریف کہ غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید صاحب ہفت قلزم بر پنج معانی گوید کہ این کامل التصریف است از اینکہ مضارع این تنبد باشد کہ بجایش مذکور شد۔ خان آرزو در سراج بر معنی اوّل و سوم و چہارم قناعت فرمودہ و بر مضارع این معنی پنجم را ہم نوشتہ صاحب ناصری بذیل تنبد اشارہ این ہم کردہ مؤلف عرض کند کہ بقول معاصرین عجم اصل این تپیدن بودہ تای دوم حذف شد و بای فارسی بعربی بدل شدہ تنبیدن باقی ماند و معنی اوّل و دوم اصلی است و دیگر معانی مجاز آن (اردو) (۱) لرزنا (۲) تڑپنا (۳) حرکت کرنا (۴) گھات میں

تنبیہا۔ دیکھو پس نشستن کے چوتھے معنے (۵) خاموش رہنا۔

تنبک بقول برہان و جامع و رشیدی و سراج بضم اوّل و سکون ثانی مرادف ہمان تنبک کہ گذشت یعنی دوم و سوم صاحب برہان گوید کہ بہ بای فارسی ہم آمدہ مؤلف عرض کند و خان آرزو در سراج ہم کہ اینرا اصل می نماید و تنبک کہ گذشت مخفف این و نا اشارہ این ہمہ را اینجا کردہ ایم (اردو) دیکھو تنبک کے دوسرے اور تیسرے معنے۔

تنبیہ بقول بہار بیدار نمودن و آگاہ نیدن می فرماید کہ بالفاظ افتادن مستعمل مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر موحدہ فارسیان بمعنی اسمی و حاصل بالمصدر استعمال این با مصادر خوردن و کردن کند و در ملحقات می آید (اردو) تنبیہ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ عبرت۔ نصیحت۔ جھڑکی۔ تہدید۔ چشم نمائی۔

تنبیہ افتادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ یعنی واقع شدن تنبیہ است (معزی۔ نیشاپوری سہ) سی سال گذشت آخر از غفلت ما تنبیہ فتاد چرخ گردان را ہم تخفی مبادکہ از سند بالا استعمال مصدر فتادن پیدا است کہ مخفف افتادن است بمعنی ندارد (اردو) تنبیہ واقع ہونا۔ چشم نمائی واقع ہونا۔

تنبیہ شدن استعمال۔ بمعنی لعیل آمدن تنبیہ و چشم نمائی و نصیحت و عبرت شدن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری سہ) ہیچ تنبیہی ظہوری را نشد ہا این ہمہ کردست این مردم شنید ہا (اردو) چشم نمائی ہونا۔ تنبیہ ہونا۔ سزا ہونا۔ عبرت ہونا۔

تنبیہ کردن استعمال۔ بمعنی چشم نمائی کردن و آگاہانیدن است مؤلف عرض کند کہ

موافق قیاس است (ظہوری ؎) ساد گیہای
جنونش بکند تنبیہی ﴿ پیخبر داین خیرگی خود نبعدما
بہر دو معنی سیاد که از سند بالا مصدر گشتن
پیدا است که بجایش می آید (اردو) تنبیہ کرنا
سرزنش کرنا۔ سزا دینا۔

تنبیہ یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که
بمعنی حاصل کردن تنبیہ باشد (ظہوری ؎)
دلم یافت تنبیہ دیگر بس است ﴿ بہم سوختہ
در ہجر ساغر بس است ﴿ (اردو) تنبیہ پانا۔
سزا پانا۔ نصیحت پانا۔ عبرت پانا۔

تن پرست اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و
سروری در ملحقات مرادف تن آسای و تن
پرور (صائب ؎) آنچه میدانند ماتم تن پرستان
سور ماست ﴿ دار تخل دیگران و رایت منصور
ماست ﴿ مؤلف عرض کند که موافق قیاس
است و اسم فاعل ترکیبی (اردو) دیکھو تن آسا۔

تن پرستیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت و سند این ہمان
شعر صائب را پیش کرد که بر تن پرست گذشت
مؤلف عرض کند که بمعنی تن آسائی کردن و
خود را از زحمت و مشقت نگاه داشتن است
(اردو) تن پرستی کرنا کاہل سست ہونا۔ مشقت
اور زحمت سے اپنے آپ کو بچانا آرام میں رکھنا

تن پرش اصطلاح۔ بقول اننداج و ناصری
در فارسی زبان بمعنی جستن اندام و بپارسی آن را
پیکر پرہم خوانند و بعربی اختلاج و این پرش اگر
در روی بود مقدمہ لقوه باشد و در شکم مقدمہ
صرع و در پہلو آماس سپرز و در تمام اندام
مقدمہ سکتہ مؤلف عرض کند که اگرچه صاحب
اننداج حوالہ ناصری داده است و لیکن در ناصری
نیافتیم و صاحب ناصری ہم این را غلط داند که پرش
حاصل بالمصدر پریدن است و پرش تن
و جسم پریدن اعضای تن است که از آن

تن تن است ۔ صاحب بحر عجم بانش مؤلف عرض کند کہ غیر از اسم صوت نباشد (اردو) نغمہ و صدا کی آواز کو فارسیوں نے تن تن کہا ہے ۔ مؤنث ۔

طنطنہ بقول برہان در ملحقات بر وزن ارتنہ بمعنی بانگ و صدا و شور و غوغا و جنگ مؤلف عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین اہل زبان و زباندان ازین لغت ساکت و سرچشمہ لیاہا ہمین کہ فارسیان لغت عرب طنطنہ را کہ بقول منتخب بالفتح و بفتح طای دوم و نون بمعنی حکایت آواز طنبور و مانندآن بود متصرف کردہ اند یا عربان تنتنۂ فارسی را معرب فرمودہ و از تکیہ اشارۂ معرب در لغات عرب نیست خیال اول را قرین بقیاس دانیم (اردو) صاحب آصفیہ نے طنطنہ کو اردو مین بمعنی شان و شوکت ۔ رعب و داب و دبدبہ و تحکم و تمکنت لکھا ہے اسم مذکر ۔ لیکن اس کا ترجمہ شور و غل ۔ مذکر ۔ جنگ ۔ مؤنث ۔

تن تنہا اصطلاح ۔ بقول بہار و آنند بمعنی واحد مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است بمعنی مجرد و بذات خود و بلاشرکت غیری بمعنی برانند کہ محاورۂ ہند است ولیکن استعمال صائب دلیل محاورۂ فارسی است (ص) اگر دو چار موافق زبان یکی سازند کو فلک بہ یک تن تنہا چہ می تواند کرد ۔ (اردو) تن تنہا کا استعمال انہیں معنوں دکن میں ہے اور بہ لحاظ محاورۂ فارسی اردو میں مستعمل ہو سکتا ہے ۔ تنہا مجرد ۔ صرف اپنی ذات سے جیسے ناظمین نے یہ کام تن تنہا کیا ہے ۔

تنتہ بقول برہان و جامع و سراج بفتح اول و فوقانی و سکون ثانی (۱) تنیدہ و پردۂ عنکبوت را گویند و بضم اول و فتح ثالث (۲) زنبور سرخ ۔ صاحب رشیدی گوید کہ این

مخفف تنسته است که بمعنی تنیده عنکبوت می آید صاحب سروری بر معنی اول قانع (شاعر ــ) عشق او عنکبوت را ماند ٭ که تنیدست تنته گرد دلم ٭ صاحب نوادر بذیل تنستن و تنودن و تنیدن گوید که تنسته و تنیده و تنیاده و تنته و تنه و تناره همه مرادف یکدیگر است بمعنی اول مؤلف عرض کند که این بحذف سین مهمله مخفف تنسته باشد که اسم مفعول است و بمعنی دوم بنفسه اسم جامد (اردو) (۱) مکڑی کا جالا ــ مذکر (۲) زنبور سرخ ــ مؤنث ــ

تنج بقول برہان بفتح اول بر وزن رنج بمعنی (۱) درہم پیچیدن و (۲) فراہم فشردن و (۳) از پی در آمدن و (۴) فراہم نشاندن می فرماید که بر فاعل را نیز گویند یعنی پیچنده و فشارنده و از پی در آینده و امر به این معنی ہم یعنی در پیچ و بیفشر و از پی در آی و بعضی گویند که تنج بمعنی از پی در آینده و ترنج فشارنده و بکسر اول نیز گفته اند صاحب جامع گوید که بمعنی اول و دوم است و مصدر آن تنجیدن باشد و بذکر معنی سوم و چہارم نفرماید که اسم فاعل و امر نیز صاحب سروری می طرازد که بمعنی پیچیده و فراہم فشارنده و بمعنی امر نیز آمده (شمس فخری ــ) گہی حی زن به پای کین و می کشی ٭ گہی میکشی بپای قہر و مرتنج ٭ خان آرزو در سراج گوید که بمعنی درہم پیچیدن و فراہم فشردن بیفزاید که برہان بمعنی از پی در آمدن ہم نوشته و صحیح اول است چه مشتق است از تنجیدن و امر ہم و تنجیدن که می آید مخفف ترنجیدن نیست چه درین صورت بضم تا می بود و حالانکه با گنج و رنج قافیه کرده اند و برین قیاس جمیع این باب صاحب نوادر این را بذیل تنجیدن آورده گوید که مشتق و امر بدین معنی و درہم افشرده مؤلف عرض کند که از جمیع محققین بالا یکی ہم بتحقیقت پی نبرد سیما خان آرزو ــ وای بر وی که او ہم سکندری خورد و تنجیدن مصدر نیست مرکب

که بمعنی (۱) پیچیدن و (۲) درهم افشردن و (۳) درهم کشیدن و (۴) از پا آمدن و (۵) فراهم
نشاندن می آید و تنج زیر بحث اسم همان مصدر است که مصدر بترکیب آن با علامت مصدر
و یای معروف وضع شد پس این مشتق از مصدر نیست چنانکه خان آرزو گفته بلکه مصدر مرکب است
از این چنانکه ما گفته ایم و معنی این غیر از پیچ نیست و دیگر همه معانی مصدری بسبیل مجاز است و معاصرین
هم گویند که الحق همین است و لغت فارسی قدیم محض بمعنی پیچ. اندرین صورت معانی مصدری
بیان کرده برهان و خان آرزو پیچ است و هیچ بمعنی فاعلی و مفعولی بیان کرده بعض محققین ابتداً
ترکیب است که مخصوص اسم فاعل و اسم مفعول ترکیبی است و بمعنی امر. امر حاضر همان تنجیدن
شامل به همه معانیش. این است حقیقت این اسم جامد فارسی که در تعریفش همه محققین به ترکستان
رفته اند. قائل (اردو) پیچ بقول آصفیه. فارسی. اسم مذکر. لپیٹ. بل. تاب. دیکھو پیچ.

(الف) تنجیدن
(ب) تنجیده

الف بقول برهان بروزن رنجیدن (۱) بمعنی پیچیدن
و (۲) بمعنی درهم فشردن و هم او نسبت ب گوید که
بروزن سنجیده بمعنی ترنجیده که درهم کشیده و فشاره
گردیده و پیچیده باشد. صاحب جامع الف را
ترک کرده نسبت ب همزبان برهان صاحب
سروری نسبت الف با برهان متفق و نسبت ب
آید که پیچیده و فراهم فشرده صاحب ناصری هم
الف را ترک کرده و ب را می فرماید که درهم کشیده
بود که آن را ترنجیده هم خوانند و تنجیدن مصدر
آنست صاحب رشیدی بترک الف نسبت ب
می طرازد که مرادف ترنجیده صاحب جهانگیری هم
الف را گذاشته و ب را بمعنی درهم کشیده نگاشته
خان آرزو در سراج بترک ب نسبت الف می نگارد
که مرادف ترنجیدن است بوزن رنجیدن بمعنی
درهم کشیدن صاحب نوادر هم برد درهم افشردن

قانع. و صاحب سواطع بهر دو معنی متفق با برهان. صاحب بحر که محقق مصادر فارسی است بذکر معنی اول و دوم گوید که (۳) درهم کشیدن و (۴) از پی آمدن و (۵) فراهم نشاندن (کامل التصریف) و مضارع این تنجد. مؤلف عرض کند که به اسم مفعول این است و در معانی لازم اگر مفعول نگوییم توانیم گفت که فارسیان بر ماضی مطلق این های هوز زیاده کرده اند که افاده معنی مفعولی کند و این مرکب است از همان اسم مصدر تنج که بجایش گذشت و یای معروف و علامت دن و به اصول ناقص اصلی است که اسم این مصدر هم لغت فارسی زبان است بعضی از محققین این را مخفف ترنجیدن دانند شامل بر همه معانی او و اسم جامد این تنج را هم مخفف ترنج می گویند باز خلاف شان هم تنج را اسم جامد و تخییر متعلق از ترنج دانیم معنی اول حقیقی است و دیگر همه معانی مجاز آن (اردو) الف (۱) دیکھو پیچیدن (۲) نچوڑنا (۳) کشیدہ ہونا خفا ہونا (۴) تعاقب کرنا (۵) جمع کرنا ایک جگہ بٹھانا (ب) الف کا اسم مفعول۔

تنجیر بقول ناصری بالکسر بمعنی پاتیله است و پاتیله دیگی است که دران حلوا و طعام پزند و معرب این طنجیر بطای حطی بفتح طا است. صاحب انند نقل نگارش بصراحت فرمود که این لغت فارسی است. مؤلف عرض کند که اگرچه دیگر همه محققین ازین لغت ساکت اند ولیکن باعتبار صاحب ناصری که محقق زبان خود است ما این را اسم جامد فارسی قدیم دانیم (اردو) پتیلا۔ مذکر۔ دیکھو پاتیلہ۔

تنجه بقول ملحقات برهان مرادف تنچه که بمعنی توشه دان گذشت. مؤلف عرض کند که همین اصل است و آنچه بچیم گذشت مبدل این چنانکه کجبین و کجیم. و ظاهرا مرکب معلوم می شود از تن که بمعنی آسایش گذشت و چه که افاده معنی تصغیر کند چنانچه طاقچه. معنی لفظی این آسایش قلیلی و کنایه از توشه دان که در غذا از ان آسایش قلیلی بهم رسد و در اسم جامد فارسی بودن این شکی نیست

لغات ترکی ازین ساکت بعضی از معاصرین عجم گویند که اصل این تانچه بود بمعنی حقیقی این کوچک دہان است که تان بمعنی فم و دہان بجایش گذشت و کنایہ باشد از توشہ دان این مخفف آنست واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) دیکھو تمچہ۔

تن خزیدن در چیزی مصدر اصطلاحی بقول بہار و انند لازم تن گرفتن در چیزی (خواجہ نظامی ے) کلاہ کیان ہم کیان را سزد ۔ پادزہر خزد تن رومیان کی خزد ۔ مؤلف عرض کند کہ خزیدن تن بمعنی گنجیدن تن است (اردو) جسم سمانا ۔ یعنے کسی لباس کا جسم پر تنگ نہونا۔

تنخواہ بقول بہار (۱) معروف می فرماید کہ بالفظ دادن و کردن و گرفتن مستعمل ۔ خان آرزو در چراغ ہدایت ہم برہمین معروف قانع و صاحب فرہنگ فدائی می فرماید کہ بمعنی پولی است کہ سالانہ یا ماہانہ بپاداش چاکری می دہند یعنی مواجب و مشاہرہ و مستمری مؤلف عرض کند کہ (۲) بمعنی تن پرور و تن پسند ازین صورت این را اسم فاعل ترکیبی دانیم یعنی خواہندۂ تن و سنداین از میرزا داراب جویا بر (بزرگی تنخواہ کردن) مذکور شد ۔ مخفی مبادکہ بمعنی اوّل اسم مفعول ترکیبی دانیم بمعنی خواہیدۂ تن یعنی چیزی کہ تن او را خواستہ برای پرورش خود (اردو) (۱) تنخواہ ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث مشاہرہ ۔ درماہہ ۔ مواجب ماہانہ ۔ ماہیانہ (۲) دیکھو تن پرور ۔

تنخواہ دادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مشاہرہ ادا کردن است (سلیم طہرانی ے) غیر داغ از حاصل دنیا نصیب ما نشد ۔ ہمچو ماہی خوش زری ما را جہان تنخواہ داد ۔ (اردو) تنخواہ دینا ۔

تنخواہ کردن استعمال ۔ صاحب آصفی

ذکر این کرده از معنی ساکت. مؤلف عرض کند
که بمعنی مقرر کردن مشاهره باشد (جویای کشمیری
سه) کند بر رهروان این کوه تنخواه ٭ بهر گامے
بزرگیهای این راه ٭ پنهانی مبادا که از سند بالا
استعمال مصدر گشتن پیدا است که گنجایش می آید
و ما ازین سند مصدر تنخواه کردن را هم متعلق بدانیم
ازینکه تنخواه بصفت کوه واقع شده چنانکه صراحتش
بر مصدر (بزرگی تنخواه کردن) کرده ایم. باقی
حالی تنخواه کردن بمعنی بالا درست است اگرچه
چه این سند متعلق باو نباشد (اردو) تنخواه
کرنا یا مشاہرہ مقرر کرنا۔

تنخواه گرفتن | استعمال. صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت. صاحب بحر گوید که
(۱) بمعنی حقیقی است. و باصطلاح لوطیان (۲)
اقدام کردن وارسته هم ذکر این کرده. مؤلف
عرض کند که معنی اول موافق قیاس است و معنی
دوم را طالب سندیم (مخلص کاشی سه)
بهای بوسه سیم قلب کی آن ماه می گیرد ٭ که گر
تن خواهد از کس نقد جان تنخواه می گیرد ٭ پنهانی مبادا
که از سند بالا استعمال مصدر گیردن پیدا است
نه گرفتن و هر دو مرادف یکدیگر است که گنجایش
می آید (اردو) (۱) تنخواه لینا۔ حاصل کرنا
(۲) اقدام کرنا۔

تنخواه گشتن | استعمال. بمعنی تنخواه قرار
یافتن و مشاهره شدن است. مؤلف عرض
کند که موافق قیاس است (ظهوری سه) آورد
است بر دل صاف نظر روان ٭ عکسش بر آب
و آینه تنخواه گشته است ٭ (اردو) تنخواه
ہونا۔ تنخواه قرار پانا۔

تن خود | اصطلاح. بقول بهار باضافت
(۱) آنچه از آن خود باشد و از دیگری نبود و (۲)
گاهی بمعنی خود و تن تنها هم می آید (سعید اشرف سه)
غیر از بت هندوی فرنگی کلهم ٭ ویدا است
کسی کافر خبث تن خود ٭ (واله سه) ای ترک

سگ را فگن شاهین تن خود ۞ تنها نه کبوتر از تو گیرد تن	ذکر معنی دوم هم کرده و از رباعی بالا سند گرفته شود
تن خود ۞ در عشق زخت بکودکی با بوده ۞ چون	عرض کند که بخیال ما تن خود بمعنی خود است نه خود و تن
طفل سرشک اشک خونین تن خود ۞ صاحب	چنانکه از سند بالا پیدا است و همین است معنی
بحر بمعنی اول قانع خان آرزو در چراغ هدایت	دوم و قائل (اردو) (۱) اپنا مال اپنی ملکیت (۲) خود

تند | بقول برهان و جامع بضم اول و سکون ثانی و دال ابجد (۱) معروف است که مراد از
تیز باشد و (۲) هر چیز که از جائی بر جهد و بجهند و (۳) خشم و (۴) خشمگین و خشمناک و غضبناک
و (۵) درشت و (۶) توانا و فربه و (۷) غول بیابانی و (۸) دیو و (۹) سرکوه و (۱۰) بلند
و (۱۱) بلندی (سراج الدین راجی [illegible]) دم تیغ او آنچنان تیز و تند ۞ که با تیز پیش تیغ برق
است کند ۞ (ظفرنامه [illegible]) روان از پیش لشکری بی شمار ۞ همه صفدر و تند و خنجر گذار ۞
(مولوی معنوی [illegible]) وان دگر گفتی که پیدا باشد و تند ۞ اندر و جهان کشان با تیغ کند ۞ (فردوسی
[illegible]) تو پادشاه به شو بالا می تند ۞ ز پیران و لشکر مشو هیچ کند ۞ (فرخی [illegible]) گهی نگار فرود
آرد و برون آرد ۞ ز کوه تند پلنگ و ز آب ژرف نهنگ ۞ (نور بهائی جامی [illegible]) چشم او
سست تنگ چون کس تند ۞ تند پیشانیش چو خانه [illegible] ۞ صاحب جهانگیری ذکر معنی اول و سوم و چهارم
و هشتم تا یازدهم کرده صاحب رشیدی بر معنی اول و چهارم و هشتم تا یازدهم قناعت فرموده
صاحب سروری ذکر معنی اول و چهارم و نهم و دهم کرده صاحب ناصری معنی اول و سوم و چهارم
و هشتم و نهم و دهم را آورده. بهار ذکر معنی اول گوید که معنی جلد هم داخل معنی اول است و
بمجاز بمعنی شوخ و استاد استعمال این با مصادر فارسی که پیش کرده مید در ملحقات می آید

خان آرزو در سراج ذکر معنی اول فرموده گوید که تحقیق آنست اگرچه ظاہر اسم جامدی نماید لیکن در واقع مشتق است و تندیدن بمصدر این باشد بمعنی تیز شدن و معنی چہارم خشم گرفتن مجاز است و می فرماید که (۱۲) بمعنی شگوفه آوردن درختان نیز چنانکه در تحفه مسطور است ازینجاست که صاحب جہانگیری بمعنی خشمگین آورده و ذکر معنی ہشتم کرده گوید که غالبش بمعنی دیو که مزاجش آتشین است مجاز خواہد بود و معنی نہم و یازدہم را ہم آورده **مؤلف** عرض کند که فضول اوست که تند را مشتق از تندیدن خیال کرده نمی داند که تند اسم مصدر و اصل است و تندیدن که می آید وضع شد ازہمین تند و به تحقیق ما معنی اول و یازدہم اصل است و دیگر معانی مجاز آن و معنی دوازدہم را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) (۱) دیکھو تیز (۲) کودنے والا (۳) غصہ۔ مذکر (۴) غضبناک (۵) سخت (۶) توانا (۷) دیکھو غول بیابانی۔ مذکر (۸) دیو۔ مذکر (۹) پہاڑ کی چوٹی مؤنث (۱۰) بلند (۱۱) بلندی۔ مؤنث (۱۲) درختوں کا پھولنا بمعنی حاصل بالمصدر۔

تنداب اصطلاح۔ بقول ناصری دوائی است روان و سیال که ہرچه دران اندازند۔ گداخته گردد و آن را تیزاب نیز گویند و معروف است۔ صاحب انند نقل نگارش۔ صاحب سفرنگ بشرح صد و پنجاه و چہارمی فقرۀ (دساتیر آسمانی بفرزاباد و خشوران وخشور) گوید که آبی که از دواہای تند و تیز سازند ہرچه دران افتد بگدازد **مؤلف** عرض کند که قلب اضافت آب تند است (اردو) تیزاب۔ بقول آصفیه مذکر۔ فارسی۔ نہایت تند عرق۔ ایک قسم کا کیمیائی مرکب ایسڈ۔ نہایت ترش۔

(الف) تن داد	اصطلاح۔
(ب) تن دادن	صاحب مؤید
(ج) تن دادن بچیزی	مطبوعه بذکر

(۱) تن دادن چیزی را الف گوید صاحب بحر ذکر (ج) کرده معنی با آصفی متفق

(۲) تن دادن در چیزی کرد (ا) بمعنی و می فرماید که تن دردادن بچیزی هم بهمین معنی آید

راضی و فرمان بردار شدن و (ب) پوشیدن که مرادف اینها است **مؤلف** عرض کند که

و در نسخ قلمی همین معنی به (تن دردادن) نوشته از بعضی امثلهٔ استعمال مصدر ز دیدن پیداست

و در نسخهٔ معنی دوم را بصورت مصدر که بجایش می آید مخفی مبادا که الف ماضی مطلق را

نوشت یعنی (پوشید) صاحب آصفی ذکر باشد ولیکن ضرورت نداشت که ذکر مشتقات گفته

را گوید که با (چیزی) و در (چیزی) و (چیزی را) بمعنی و معنی دوم الف غلط است (اردو) الف

رضا دادن و قبول کردن (میرزا کاشی ۵) سے کا ماضی مطلق راضی ہوا (ب تا د) راضی ہونا

سنجر بهم بانیهٔ تیغ و تیر آمد * تو تن بده بهم امروز **تند افتادن** استعمال صاحب آصفی ذکر

که کار هم بسر آمد * (ظهوری ج ۵) میکن این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند

گر تیغ کین یکتان * وانگه ثابت بی می ریزد که بمعنی تند واقع شدن و تند و تیز شدن است

* (واله ج ۵) * نه به تن کو زخمی تو سینه (کلیم همدانی ۵) ایا و آتش شود ای کس

که داغ برگزیده شود * بهار ذکر (ب و ج) و زین گونه تند افتد * زجوش گریه ام چشمی است

ذکر کرده (واله هروی ۵) صبر آمد و زور چون دیگی که پر رفته * (اردو) تند و تیز ہونا

شوق را دید * تا داده تن بکار برگشت * (اردو) تند واقع ہونا ـ

ساوجی ۵) بر قامت بزرگی او اطلس **تند باد** اصطلاح بقول انند بحوالهٔ فرهنگ

فلک * کوتهی نماید از بزرگی او تن وران دیگ فرنگ باد تند و تیز ہوا صاحب فرائی گوید که بادی که

صرصر باشند مؤلف عرض کند که قلب اضافت همان بادتند است که بجایش گذشت (ظهوری
۵) نشد از تند باد آه ماه و هفته طولانی بسر
کو گر مدامی کشم امروز فردا راچه (اردو)
دیکھو بادتند۔

تندباره اصطلاح - بقول برہان و جامع (۱)
موذیات را گویند مانند شیر و پلنگ و مار و عقرب
و زنبور و مورچه و امثال آن و (۲) هر جانوری
که جانور دیگر را بخورد - صاحب ناصری بذکر
معنی اول گوید که بر خلاف تندبار است
که حیوانات بی آزار را نام است صاحب فدائی بر
معنی دوم قانع - صاحب سفرنگ به شرح هفت
قره (وسائیر آسمانی بغرزاباد و خشور زادخشور)
ذکر این معنی اول کرده گوید که بالضم باشد -
خان آرزو در سراج بحواله برہان ذکر این هر دو
معنی کرده مؤلف عرض کند که معنی لفظی
این تند بیافه یا تند بهره یا سخت گناه یا تند حاصل
و سخت نتیجه باشد و کنایه از هر دو معانی بالا و
معنی اول مجاز معنی دوم (اردو) (۱)
وہ موذی جانور جو انسان کو نقصان پہنچاتے ہیں
یا کاٹ کھائیں - مذکر (۲) وہ جانور جو اپنی
غذا دوسرے ضعیف جانوروں سے لے -

تندباری اصطلاح - بقول فدائی بمعنی
خونخواری و درندگی و سبعیت است مؤلف
عرض کند که از همان تندبار ترکیب یافته
مصدر لیست بر سبیل مجاز - اگرچه دیگر
محققین ازین ساکت اند و لیکن قول فدائی
پایه اعتبار دارد که از علمای معاصر عجم بوده
(اردو) خونخواری - درندگی - مؤنث -

تندبور اصطلاح - بقول برہان و جامع
و رشیدی و مؤید بضم بای ابجد و سکون واو
مجهول و رای قرشت جستن و بر جستن و پائیدن
معنی بجای بای ابجد یای حطی هم آمده که می آید
خان آرزو در سراج می گوید که یکی ازین هر دو

تصحیف است مؤلف عرض کند که اصل این تندی ور بود بمعنی صاحب تندی و در کثرت استعمال یای ساکن مفتوح شد و واو متحرک ساکن از قبیل گنج ور و گنجور و رنج ور و رنجور و این مبدل آنست چنانکه پاکند و پاکند محققین بالا در عرض معنی از غور کار نگرفته اند و بمعنی مصدری بیان کردند معنی این برجستگی و برجهنده باشد نه برجستن معاصرین عجم با ما اتفاق دارند که مرادف جهنده باشد و برزبان ایشان نیست (اردو) کوندنے والا۔ کوندا جیسے بجلی کی کوند ۔

تندخو استعمال کسی که خوی او تند باشد بدخو مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است موافق قیاس (ظهوری ہ) کسی را گر کسی نامهربان و تندخو گوید بما ستمگار مرا ایشان اینها را باو گوید بما صاحب بحر بر تندخوی گوید که آنکه بسهل چیزی ناخوش و بی دماغ شود و گوید اندیش بهار هم ذکر این کرده و صاحب فدائی این را بمعنی مرد تنک را غر و خشمناک گفته یعنی کسی که زود بخشم آید و دشمان آن خوش خوی. ماجی گوئیم این فرید علیه تندخوست بزیادت تحتانی در آخر (اردو) تندخو۔ بدمزاج۔ بداخلاق

تندخیال استعمال۔ بهار ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف همان تندخواست که گذشت و مرادف تند رای که می آید (ملا طغرا در زیب لوائح) گردون رکابی که ناطقهٔ تندخیالان از بلند پایگی معنا نقش در مقام نفس شماریست (اردو) دیکھو تندخو۔ تندخیال اور سخت راے بھی اردو میں بقاعدهٔ فارسی کہہ سکتے ہیں ۔

تندر بقول برهان بضم اول و فتح ثالث و سکون ثانی و رای قرشت (۱) بمعنی غرنده عموماً و رعد را گویند خصوصاً و بضم ثالث هم آمده و (۲) بلبل را نیز گویند که غزبات عندلیب

خوانند صاحب جہانگیری این را مرادف تندور گفته که می آید و بر معنی اول قناعت فرموده ۔ (فرخی در صفت اسپ ساله) ته چرخ است و اجزای او چون ستاره ٭ نه ابر است آورده او همچو تندر ٭ (مشرف شنفرده هم بصفت اسپ آورده (ساله) از بانگ او چو بازان زهره همی چکد ٭ زیرا که خود چو برق و صهیلش چو تندر است ٭ صاحب رشیدی هم بر معنی اول قناعت کرده مرادف تندور گوید صاحب سروری هم بالش ۔ صاحب ناصری بذکر معنی اول نسبت معنی دوم گوید که اگرچه برهان ذکرش کرده ولیکن ما در هیچ فرهنگی نیافتیم ۔ صاحب فدائی گوید که آسمان غرش است و آن آواز هیبناک که هنگام بارش از شگافتن ابرها بر می آید خان آرزو در سراج گوید که این مخفف تندور باشد می فرماید که معنی مطلق رعد است و غرنده هم نام رعد است مؤلف گوید که برای معنی دوم بیان کرده برهان اشتقاق سند استعمال می باشیم که معاصرین عجم هم ازین بیخبر اند و همه محققین دیگر ساکت و نسبت معنی اول اتفاق داریم با خان آرزو و صراحت ما نخلند بر تندور بباید (اردو) (۱) دیکھو تندور (۲) دیکھو بلبل ۔

تندرای اصطلاح ۔ بقول بحر و بهار ۔ ناعاقبت بین و کوته اندیش (شیخ شیراز ساله) مکن مردم آزاری ای تندرای ٭ که ناگه رسد بر تو قهر خدای ٭ مؤلف عرض کند که معنی تندخیال و تندخو و مرد سخت طبیعت است و بمجاز معانی بالاتوان گرفت ولیکن ضرورت ندارد (اردو) دیکھو تندخو اور تندخیال ۔

تن دردادن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بهار و رشیدی و (ناصری و جهانگیری در ملحقات) (۱) کنایه از راضی شدن و قبول کردن ۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید که

(۲) بمعنی سعی کردن هم چنانکه «فلان در تن
کار تن نمیدهد» می فرماید که این هم گویا از معنی
اول ماخوذ است. صاحب فدائی همزبان بهار است
مؤلف گوید با خان آرزو در معنی دوم
هم اتفاق داریم بعض محققین بالا (بچیزی)
را با این مرکب کرده اند یعنی - - - - - -

تن در دادن بچیزی و همین مصدر
بدون کلمهٔ «در» هم گذشت و این مرادف آن
است. صاحب سروری ذکر مصارع این
کرده (انوری سـ) پایهٔ قدر ترا از مه نشان
می خواستم گفت او کی در دهد تن را باین
خلقان خام (سعدی ره) چو گاو ار ترا
باید فربهی چو خر تن بجور کسان در دهی
مخفی مباد که از اسناد بالا مصدر دهیدن
پیداست که بجایش می آید (اردو) (۱)
راضی ہونا قبول کرنا (۲) سعی کرنا. دیکھو
تن دادن بمعنی سعی.

تندرست اصطلاح. بقول بهار و آنند
(۱) مقابل بیمار و اطلاق آن بر دولت نیز
آمده (نظامی سه) لشکر آنکه دولت تندرست
پر ایران پشته بنیاد افگند چیست **مؤلف**
گوید که معنی اول حقیقی و مجاز (۲) چیزی که نقصانی
ندارد و سند بالا متعلق به همین معنی مجازیست
اسم فاعل ترکیبی (اردو) (۱) تندرست
بقول آصفیه. فارسی. تیکهی. بهلا چنگا صحیح
سالم (۲) بے نقص. کامل.

تندرستان را نباشد درد ریش مثل
صاحبان خزینة الامثال و امثال فارسی ذکر
این کرده از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف**
عرض کند که فارسیان این مثل را بکسی زنند
که هیچ فکری ندارد از درد و رنج دیگران
(اردو) دکن مین کہتے ہین «دولت مند
کو کیا غم» «بهلے چنگے درد کیا جانین»

تندرستی استعمال. بقول فدائی بجسم

بد بُرد و است کہ صحت و استقامت مزاج باشد مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) تندرستی۔ مؤنث۔ صحت۔

تن در گمان دادن مصدر اصطلاحی بقول بحر و (ملحقات برہان) احاطہ گمان کردن و محیط ظن شدن و صاحب ظن و گمان گردیدن صاحب مؤید فضلی ذکر مضارع این کردہ بحوالۂ صاحب شرف نامہ گوید کہ بجای احاطت ظن شود و در نسخۂ مطبوعہ تسامح است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) گمان اور شک میں مبتلا ہونا۔

تندرو بقول برہان و جامع و رشیدی و بحر و سروری بر وزن تندخو بمعنی (۱) بخیل و ممسک و (۲) ترش رو۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل گوید کہ این مجاز است چہ تند بمعنی بمعنی تیز باشد کہ عبارت از سرکہ بود (سعدی شیرازی ۵) بنالید درویشی از ضعف حال ✻ با تندرو ئی خداوند مال ✻ مؤلف عرض کند کہ معنی دوم حقیقی است و معنی اوّل مجاز آن کہ ممسک و بخیل ہم دائم تندرو می باشد نمیدانیم کہ خان آرزو سرکہ را بچہ ضرورت آوردہ شک نیست کہ تندرو بمعنی ترشرو است (اردو) (۱) بخیل۔ ممسک (۲) ترشرو وہ شخص جو بدمزاج ہو اور بد اخلاق۔ صاحب آصفیہ نے ترش رو پر فرمایا ہے۔ ناخوش۔ تکدر۔ بدمزاج۔ بید ماغ۔ چڑچڑا۔

تندزبانی استعمال بمعنی بدزبانی و تیز زبانی مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ۵) در وضع ہای ظہوری چہ راست مانند است ✻ لبش بہ تندزبانی در اقرار است (اردو) بدزبانی۔ تندزبانی مؤنث۔ دونوں کا استعمال بقاعدۂ فارسی اردو میں ہو سکتا ہے۔

تندس | بقول برہان و جامع و جہانگیری و رشیدی و ناصری بفتح ثالث بر وزن ہرکس بمعنی تن مانند چہ وتس بمعنی شبیہہ و نظیر و مانند باشد تغیر تمثال و بکسر ثالث مخفف تندیس کہ آنہم تن مانند باشد چہ ولیس ہم بمعنی شبیہہ و نظیر و مانند است (حکیم فرخی ؎) فرود کاخ تو یا بوستان چو باغ بہشت ۞ ہزار گونہ درو شکل تندس و لعبت ۞ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ تندیسہ بہمین معنی می آید اصل است و تندیس و تندسہ و تندس ہمہ مخففش (اردو) دیکھو تمثال۔

تند ساختن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تیز کردن و بلند کردن صدا (نجات اصفہانی ؎) تا گوییم بجانان غم تنہائی را ۞ چو تند سازید دف و تنبک غوغائی را ۞ مخفی مبادکہ از سند بالا استعمال مصدر نمایان پیداست کہ بجایش می آید (اردو) تیز کرنا بلند کرنا (آواز کا)

تندسہ | بقول برہان و جہانگیری و جامع و سروری و ناصری و سراج ہمان تندس کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ ما اشارہ این ہم در آنجا کردہ ایم کہ مخفف تندیسہ باشد (اردو) دیکھو تندس ۔

تند فہم | اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و انند آنکہ سخن را زود دریابد (حکیم زلالی ؎) ایاز تند فہم تیز بینش ۞ نگار کارگاہ آفرینش ۞ **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تیز فہم۔ اسم فاعل ترکیبی است موافق قیاس (اردو) تیز فہم۔ چالاک۔ بات جلد سمجھنے والا ۔

(الف) تند کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تیز کردن (رشید ؎) ہر لحظہ خیرہ می کنم اندر خطش نگاہ ۞ چون کودکے

نکردہ سواد کتاب تند را صاحب بحر ...

(ب) **تند کردن سواد کتاب** را بمعنی مطالعہ خوب کردن و ملکہ خواندن بہم رسانیدن قائم کردہ و اسنادش غالباً از سند بالا باشد بخیال ما خیال او درست است (اردو) الف تیز کرنا ب مطالعہ کرنا پڑھنے کا ملکہ حاصل کرنا۔

تندو بقول برہان و جامع و رشیدی و جہانگیری بفتح اول و ضم ثالث بروزن بدرو عنکبوت را گویند۔ صاحب جہانگیری گوید کہ آن را تننده ہم گویند (شمس فخری ع) شہا عنقای قاف فتح و نصرت را بود بر طاق ایوان تو تندو صاحب سروری گوید کہ تلندو ہم بہمین معنی می آید۔ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ تننده اصل است و تندو مبدلش چنانکہ اوسہ و اوسو و این مخفف آن بحذف یک نون (اردو) مکڑی۔ مؤنث۔

(الف) **تند و تیز** استعمال۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت صاحب انند نقلش بر داشتہ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است تکرار تند است با مرادفش برای قوت بیان (اوحد ع) چہ تند و تیز بدل بیرون سخن آمدہ کو نشاط چلیست بہ آتش گرفتن آمادہ را و از مصدر ما

(ب) **تند و تیز آمدن** پیداست کہ بمعنی آمدن بہ تیزی تمام و بعجلت تمام باشد (اردو) الف تند اور تیز۔ جلد جلد۔ بہت تیزی کے ساتھہ (ب) بہت تیزی کے ساتھہ آنا۔

تند و خند اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و سروری و بہار بضم اول و خای نقطہ دار این لغت از اتباع است و بمعنی تار و مار کہ زیر و زبر شدہ و از ہم پاشیدہ و بہ این معنی بہ فتح اول و خای نقطہ دار ہم آمدہ۔ صاحب جہانگیری (خند) را بہ واو (خوند) نوشتہ (شمس فخری ع) از مصر

فانیه که شد تاره و تاره‌ها و تنشتا یاد و جهر و اجل
جمله تند و خند‌ها. مؤلف عرض کند که همه
محققین بالا واو را در خند داخل نکرده اند
تصحیف کتابت جهانگیری بیش نباشد و تصفیه
آخر این بجایش کنیم (اردو) دیکهو تاره و ما.

تندوخند | اصطلاح. بقول جهانگیری و
رشیدی و خان آرزو در سراج همان (تند
و خند) که بدون واو و بعد خای معجمه گذشت.
مؤلف عرض کند که تصحیف کتابت می نماید
که با اظهار ضمه خای معجمه واو را در کتابت
داخل کردند و ظاهرا بدون واو صحیح می نماید
(اردو) دیکهو تند و خند.

تندوره | بقول برهان و سروری بضم اول
و ثالث بر وزن پر زور (۱) بمعنی رعد
ثانث و بفتح ثالث هم برین معنی آمده و
(۲) بلبل را هم گویند که عرب عندلیب
خوانند. صاحب جهانگیری بر معنی اول
قانع. صاحب جامع نسبت بمعنی اول گوید که
مطلق غرنده و خصوصا رعد و ذکر معنی دوم هم
فرموده. صاحب رشیدی به معنی اول قناعت
کرده از سروری سند بر (۵) نمبر وشتی
بر رشیدی تند و تندوره که سوی مردمان گروی
چو سوزن ها. خان آرزو در سراج گوید که تند و
که بتخفیف رای مهمله گذشت مخفف همین است
و هر دو بفتح دال اند و تنها بمعنی رعد و غرنده
هم رعد را نام است. مؤلف عرض
کند که اصل این بفتح واو بوده مرکب از لفظ
تند و کلمه ور که چون ناجور و مزدور افاده
معنی فاعلی کند پس معنی لفظی این تندی وارنده
و گمان ما از رعد و به کثرت استعمال دال ساکن
متحرک شد و واو متحرک ساکن چنانکه گنجور و رنجور
وامثال آن و برای معنی دوم طالب سند
می باشیم که استعمالش از نظر ما گذشته و صاحب
عجم هم بر زبان ندارند و به تحقیق ما و اتفاق

صاحب ناصری بجیم ضم دال صحیح است نه فتح آن (اردو) دیکھو تنادر۔

تنده بقول برہان و جامع بضم اوّل بر وزن عمده (۱) چیزی باشد که مانند غنچه مرتبه اوّل از درخت سر زند و بعد از آن برگ از میان او برآید و (۲) زنبور سرخ را نیز گویند۔ می فرماید که بمعنی اوّل بجای دال ابجد زای ہوّز ہم آمده۔ صاحب جہانگیری بہ قناعت معنی اوّل می فرماید که سر بر زدن تنده را تندیدن ہم گویند۔ صاحب سروری گوید که بمعنی غنچه۔ و صاحب رشیدی ہم پایش۔ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل معنی دوم را بحوالہ برہان آورده خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل بیان کرده برہان می فرماید که آنچه به زای ہوّز آید البتہ تصحیف باشد و ہم او در چراغ ہدایت گوید که (۳) ہمان تند بلکه مزید علیه اوست۔ (اشرف ۲۵) سمندری کو بر فتن تنده نبود دگر بپای مردکم از کنده بشود ز گله بروانش بہار بہ معنی سوم قناعت فرموده مؤلف عرض کند که این بمعنی اوّل شگوفه باشد که در ہندی آن را کوپل گویند و ہمین کوپل چون سخت و دراز شود و صورت برگ گیرد و ہمین است اسم مصدر تندیدن که می آید و معنی دوم مجاز آن که زنبور سرخ ہم مشابه شگوفه باشد و معنی سوم مزید علیه تند (اردو) (۱) کوپل۔ اسم مذکر۔ دیکھو انکھوا ہم (۲) زنبور۔ مذکر (۳) دیکھو تند۔

تندی بقول ملحقات برہان درشتی و تیزی و جلدی و بلندی صاحب روزنامه بحواله سفرنامه ناصر الدین شاه قاجار گوید که تیز روی باشد۔ صاحب مؤید بدرشتی و بلندی قانع مؤلف عرض کند که یای مصدری بر تند زیاده کرده اند و شامل باشد بر ہمه معانی مصدری آن (اردو) تندی۔ مؤنث۔ سختی۔ تیزی۔ جلدی۔ (بلندی۔ مؤنث)۔

(الف) تنشدید
(ب) تنشدیدن

الف - بقول برهان بروزن جنبید ماضی
تند و درخشم رفتن یعنی تند گردید و در خشم
شد و غنچه برگ و شگوفه برآوردن درخت
چه هرگاه درخت شروع در برگ و شگوفه
برآوردن کند گویند تنشدید یعنی برگ و شگوفه
برآورد و هم او نسبت ب گوید که بروزن جنبیدن
(۱) غنچه و برگ و شگوفه سر زدن از درخت
و (۲) در خشم شدن و (۳) اعراض کردن
مخفی مباد که بمعنی اول بفتح اول هم بنظر آمده -
صاحب سروری به الف ذکر معنی اول و دوم
کرده دوم او ب را بمعنی اول مصدری آورده
صاحب رشیدی الف و ب هر دو را بمعنی اول آورده
و دوم آورده صاحب جهانگیر نسبت ب متفق با برهان
بهر سه معنی می فرماید که سالم التصریف است
که غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نباید صیغها
موارد هم باشد ولیکن این کامل التصریف گو

و تنشدد را مضارع این دانسته صاحب نوادر هم
ذکر این بمعنی اول و دوم کرده معنی سوم را
ترک کرد (حکیم عنصری ~~) بصد جای تنشیده اند
آورده به تنشدید شاخ و برآورد درخت
(و گه ~~) به تنشدید عذرا چو شیر تنشدند و
هر دو دست و چشم او را نوش کند (مؤلف
عرض کند که الف ماضی ب باشد بهر سه معنیش
و ب را اسم مصدر یعنی او بیش تنشیده است
که بمعنی اولش گذشت های هوز را حذف کردند
و زیاد تحتانی معروف و علامت مصدر دن
مصدری وضع کردند و اسم مصدر بمعنی
دوم همان تندی که گذشت پس معنی اول
و دوم هر دو اصل است و معنی سوم مجاز
معنی دوم باشد حیف است که سند استعمالش
بدست نیامد و با صاحب موارد اتفاق داریم
در کامل التصریف بودن این از اینکه تنشد و مصدر
این موجود است (اردو) دا کلا یخفی

کونپل نکلنا - صاحب آصفیہ نے نکلا بمعنی کونپل لکھا ہے لیکن کلا پھوٹنا کو نہیں بیان فرمایا اور صاحب موارد نے لکھا ہے (۲) غنچے پھوٹنا (۳) دیکھو اعراض کردن -

(الف) تندیس | الف و ب بقول
(ب) تندیسہ | برہان و جہانگیری و جامع و رشیدی و ناصری و سروری ہمان تندس و تندسہ کہ گذشت (دقیقی الف ۵) نگارند تندیس اوگرنکوہ بو زرنگ و قارش شود گر ستوہ بو (معروف ب ۵) بیارا آن رابعہ پیکران بو باشکال تندیسہ پیکران ثر مؤلف عرض کند کہ الف اصل است و ب مزید علیہ آن و تندسہ مخفف ب و تندس مخفف الف ما و رانجا ہم اشارہ این کردہ ایم و صراحت ماخذ ہم ہمدرانجا مذکور (اردو) دیکھو تندس اور تندسہ -

تندوری | بقول برہان بضم اول و یای حطی و سکون واو و رای قرشت بمعنی جستن و جہیدن صاحب سروری ذکر بمعنی بالا گوید کہ بعد از دال بای موحدہ نیز بنظر رسیدہ کذا فی المؤید مؤلف عرض کند کہ طرز تعریف ناخوشنما است این ہمان تندور است بمعنی رعد و مرکب است از تندی بمعنی خودش و کلمۂ ور کہ افادہ معنی فاعلی کند یعنی صاحب تندی و کنایہ از رعد و دیگر ہیچ (اردو) دیکھو تندور کے پہلے معنے -

تندیہہ | بقول ملحقات برہان بر وزن تقیہ بمعنی تندیسہ کہ صورت و تمثال باشد مؤلف عرض کند کہ مبدلش باشد کہ سین مہملہ بدل شد بہ ہای ہوز چنانکہ خروس و خروہ (اردو) دیکھو تندیسہ -

تن ربودہ | اصطلاح - بقول مؤید بحوالہ دستور بمعنی ولاف مؤلف عرض کند کہ شتاق

سند استعمال می باشیم که از نظر ما نگذشت	(اردو) لاف مسخرگی مختلف فیه ۔

تنره بقول سروری بضم تا و سکون نون و فتح رای مهمله بمعنی غنچه که برگ از آن بیرون آمده باشد **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان دانیم باعتبار صاحب سروری که محقق زبان خود است و سکوت دیگران تعجب خیز د تکمیل بحث این بر تنزره شود که به زای هوز عوض رای مهمله می آید (اردو) کونپل جس سے پتیان ظاہر ہون ۔ مؤنث ۔

تن زدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار و جامع و بحر با زای هوز بر وزن کم کردن (۱) بمعنی خاموش بودن و خاموش شدن و (۲) صبر و تحمل کردن و (۳) آسودن ۔ صاحب رشیدی بمعنی اول آورده و بہار هم بمعنی اول قائل (قاضی نوری سه) می خواستیم که اگر تنم باز تن زدم با خنجر بر کشیدم و بر خویشتن زدم **مؤلف** عرض کند که معنی اول حقیقی است و معانی دوم و سوم مجاز آن (اردو) (۱) خاموش ہونا ۔ خاموش رہنا (۲) صبر و تحمل کرنا (۳) آرام پانا ۔

تن زده اصطلاح ۔ بقول سروری بمعنی خاموش شده (شاعر سه) از بد و نیک خلائق تن زده با نفس بد فرمای را گردن زده ام صاحب رشیدی بر تن زدن گوید که همچنین تن زن و تن زده **مؤلف** عرض کند که ہای ہوز که افاده معنی مفعولی کند بر ماضی مطلق تن زدن زیاده کرده اند و این قائم مقام مفعول است و معنی این خاموش اسم جامد نیست بلکه مشتق است از مصدر مذکور و شامل ہای مفعولی مصدر (اردو) خاموش ۔ ساکت ۔

تنزغه بقول صاحب فرہنگ فدائی مرادف تنزغه که به زای فارسی می آید بجیم تن پیش

... پاو زاست که اَفلیج و لقوه باشد **مؤلّف** عرض کند که تنزخه اسم جامد فارسی زبان است و این مبدل آن چنانکه تشد و ترند و در وضع این و آن لفظ تن داخل می نماید و تزخه بمعنی پریش باشد قیاس همین می خواهد و یکی از دستوران معاصر تصدیق لغت تزخه بمعنی پریش کند که لغت ... و پاژ ندا ست (اردو) دیکهو تن پریش ـ

تنزّل لغت عرب است بقول منتخب بفتح اوّل و دوم و زای مشدّد مضموم بمعنی فرود آمدن به درنگ فارسیان بمعنی زوال استعمال این کنند **مؤلّف** عرض کند که درست می نماید و استعمال فارسیان بمعنی کمی باشد مقابل ترقّی و با مصادر فارسی هم که در ملحقات می آید و بدین معنی مفرس باشد (ظهوری ـ سه) خیره تری شوند نازو غرور ها نجز را صرفه در تنزّل شد (اردو) تنزّل ـ بقول آصفیه عربی ـ اسم مذکر ـ زوال ـ گهٹاو ـ کمی ـ تخفیف ـ

تنزّل کردن استعمال بمعنی کم شدن مقابل ترقّی کردن **مؤلّف** عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری ـ سه) در ترقّی ست ظهوری که تقاضا نازهم ها حکم قدر است که از خرج تنزّل نکند ها (وله ـ سه) خرد و عشق هم سبق بودند ها این ترقّی و آن تنزّل کرد ها مخفی مباد که سند اوّل متعلّق به مصدر کندن است که بجایش می آید (اردو) تنزّل کرنا ـ ترقّی کرنا کا مقابل ـ

تن زدن استعمال ـ بقول سروری بمعنی خاموش شدن (فرّخی ـ سه) ای ابر بهمنی نه بچشم من اندرای ها تن زن نه مانکی و بر آسا و کم گری ها می فرماید که بمعنی خاموش شونده هم آمده که بمعنی فاعلی باشد (حکیم سنائی ـ سه) تن فرزنا پاس دار مرتن را ها نه آنکه بر سر زنند تن زنا را ها صاحب رشیدی بر تن زدن گوید که این تن زدن **مؤلّف** عرض کند که تسامح رشیدی ...

است که مصدر را امر ادف امر حاضر گرفت متقصود ازین بیان این باشد که تن زن از مشتقات تن زدن است و درینجا همین قدر قابل بیان است که تن زن را (۱) بمعنی خاموش آمده و ما این را بدین معنی اسم فاعل ترکیبی دانیم که تن بمعنی خاموشی هم آمده (۲) امر حاضر مصدر تن زدن است (اردو) (۱) خاموش (۲) خاموش رہ۔

تن زند استعمال۔ صاحب سروری گوید که بمعنی خاموش شود (شیخ عطار سه) عشق آتش در همه خرمن زند ٭ اره بر فرق نهند و تن زند ٭ **مؤلف** عرض کند که مضارع تن زدن است بمعنی حال که زند بمعنی می زند آمده و ضرورت بیان این نداشت که از مشتقات تن زدن است شامل بر همه معانیش (اردو) خاموش رہتا ہے۔

تنزوی خطائی اصطلاح۔ بقول محیط بفتح اوّل و سکون ثانی و ضم زای معجمه و سکون واو عصاره حنای صینی که گویند که آن دو نوع باشد یکی مصنوعی بشکل شیاف طولانی کلان که یقدر دو سه تولہ کم و زیاد می سازند۔ مائل به زردی و دوم شیافی است کوچک اغبر رنگ مائل بسبزی و شاه چینی غیر آنست و صاحب مخزن گوید که آن را شاه صینی نیز گویند و آن قرصی است مصنوع مرکب القوی مائل بحرارت و رادع و محلل و قابض و جهت اورام حارّه و بارده و گزیدن هوام و تسکین درد سر و اوجاع سائر اعضا نافع (الخ) **مؤلف** عرض کند که این مرکب فارسی زبان است و تنزو در فارسی قدیم بمعنی عصاره مستعمل بود و حالا عوضش آن عصاره بر زبان دارند (اردو) تنزوی خطائی۔ فارسی میں ایک دوا کا نام ہے جسکو عربی میں عصارۂ حنائے صینی کہتے ہیں مؤنث۔

تنزه بقول برہان و جامع بضم اوّل و فتح ثالث بر وزن غنچه چیزی باشد که نخست

از درخت تنذ بدو ونیز از آن برگ از میان آن بالد
بر آید. صاحب ناصری گوید که تبدیل همان تنبده
است که در برہان مکرر کرده است صاحب
سروری این را بجای حطی عوض زای معجمه
آورده. مؤلف عرض کند که یکی معاصرین
عجم گوید که اصل این تنذ زا بود یعنی زائیده شده
فارسیان بحذف های هوز و تبدیل الف آخر
با ها چنانکه (پاسا و پاسه) تنزه کرده و تبدیل
اعراب هم تصرف محاوره باشد (اردو)
کونپل. ہونٹ. دیکھو تنزاو تنزه ۔

تنزیب | اصطلاح ۔ بقول برہان بکسر ثالث
بر وزن ترتیب جامهٔ کوچکی باشد که در زیر
قبا پوشند و ترکان (ارخالق) گویند صاحب
جامع بر نوعی از کرباس نازک قانع ۔ صاحب
بحر با برہان متفق صاحب ناصری هم فرماید که
بافته ایست ریسمانی و ذکر قول برہان هم کرده
خان آرزو در سراج بذکر قول برہان می فرماید
که در هندوستان نوعی از قماش نفیس که
از ملک بنگاله آرند. صاحب فدائی هم چو آن
که پارچهٔ نازکی را گویند که گاه پوشیدنش تن
از زیرش نمایان باشد و از زیروی بدن
زیبائی می فزاید. مؤلف عرض کند که از همه
محققین بالاجماع و فدائی اهل زبان است و تنزیب
هر دو قریب یکدیگر است و با اتفاق داریم
با هر دو که همین است ۔ اسم فاعل ترکیبی ۔
(اردو) تن زیب دکن میں ایک باریک
اور نازک کپڑے کو کہتے ہیں جس کے پہننے
سے جسم نمایاں ہوتا ہے ۔ موسم گرما میں اس
کا استعمال کرتے ہیں تعجب ہے کہ صاحب آصفیہ
نے اس کو ترک کیا ہے ۔ مذکر ۔ اور بلحاظ قول
برہان ایک لباس کوچک جو قبا کے اندر
پہنتے ہیں ۔ مذکر ۔

تن زیبیدن | استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده گوید که تن زیب جامهٔ کوچکی است

آمده در زیب تن با پوشند مؤلف عرض کند که سبحان الله چه خوش تعریف مصدر ترکیبی است یعنی این زیب و زینت دادن تن را (اردو) جسم کو زیب دینا۔

تن غُنه بقول فدائی همان تنغُنه که بجای خودش گذشت ما آن را مبدّل این و این را اسم جامد فارسی زبان قرار داده ایم (اردو) دیکھو تنغُنه۔

تن سالار اصطلاح۔ بقول سفرنگ بشرح بجهی فقره (نامهٔ شت جی افرام) یعنی فلک الافلاک که سالار همهٔ اجسام است مؤلف عرض کند که موافق قیاس است و قلب اضافت سالار تن (اردو) دیکھو ادیرهٔ افلاک۔

تنستان بقول سفرنگ بشرح بست و سوم فقره (نامهٔ سوم شت ساسان گلیو) بمعنی عالم اجسام است مؤلف عرض کند که از قبیل گلستان و شبستان باشد (اردو) عالم اجسام۔ یعنی عالم سفلی۔ مذکر۔

تنستن بقول موارد مرادف تنیدن و تنودن بمعنی تار و پود را قائم کردن است (خواجه عبید لوبکی ــه) همان سراچه و حجره که اوج منهی سود چو کنون عنکبوت نشین شد چو سایه در بن چاه ای فراش لوقلمون شد یکی بپاس درشت بوق تنسته آن عنکبوت جولاه بو صاحب نوادر هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که از طرز بیان صاحب موارد سالم التعریف ظاهر است که غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعولش نیابد از اینجاست که او مضارع این ترک کرده صاحب بحر که محقق مصادر است این را نیاورده تنسته بمعنی پرده عنکبوت می آید و این هردو محققین غالباً از همین تنسته این مصدر را قائم کرده اند که نیز یادداشت های ما بمعنی ماضی مطلق

ارادهٔ معنی مفعولی کرده است یعنی بافته شده

ظاهر این مبتدل تنیدن معلوم می شود بخیال ما
اسم مصدر تنیدن تن است و آن مخفف تان
و تان در سنسکرت بمعنی پردهٔ سرود و تابیدن
و تانا مصدر هندی از همین تان است و فارسیان
همین تان را به حذف الف تن کردند و
بقاعدهٔ خود بترکیب یای معروف و علامت
مصدر دن مصدر تنیدن ساختند که می آید
و جا دارد که اسم مصدر لغت فارسی تان است
که بمعنی تار گذشت و این بهتر است ازان
که لغت سنسکرت را گیریم فارسیان بحذف
الف از همین اسم مصدر تنیدن وضع کردند
و سین در آخر تن زیاده کرده اسم مصدر تنستن
قرار دادند چنانکه بینا را بیناس کردند بزیادت
سین و یکی از معاصرین عجم گوید که تنستن را
مرکب گیریم از تنسته که اسم مصدر باشد بمعنی
تنیدهٔ عنکبوت فارسیان های هوز این را

حذف کرده علامت مصدر تن بروزن زیاده
کردند و یک فوقانی را از دو فوقانی مجتمعه حذف
کرده تنستن مصدری ساختند ما می گوئیم
که اندرین صورت ضرورت وضع این مصدر
باقی نمی ماند که سند استعمال این مصدر بغیر از این
تنسته یافته نمی شود ازینجاست که صاحب بحر
این را ترک کرده و بتحقیق ما تنسته را اسم جامد
گفتن خوش نمی نماید که وضع لغت تقاضا
آن می کند که این را از مصدر تنستن مشتق
گیریم و ماخذ این مصدر همین که بالا مذکور
شد (اردو) دیکھو تنیدن ـ

تنسته بقول برهان و جهانگیری و جامع
و رشیدی و سروری و ناصری با سین بی نقطه
و تای قرشت بروزن طبنچه بافتهٔ عنکبوت
را گویند خان آرزو در سراج گوید که تنته که
بهمین معنی گذشت مخفف این است مؤلف
عرض کند که باحتیقت این را بر مصدر تنستن

بیان کرده ایم (اردو) کگری کا جالا۔ نگیم

تنسخ بقول برهان و سروری و ناصری

بضم سین بر وزن مدرخ (۱) هر چیز را گویند که بسیار نادر و کمیاب و بیمثل و تا شکل و در نهایت نفاست باشد و معرب آن تنسوق است صاحب جهانگیری هر یان شاه (ابن یمین ۵) دل سوال یک نظری کرد زان فرخ رخش که از لب شیرین نیابد چیزیه تلخی پاسخش که گاه چهره مکین نماید و قت صلح آید بجنگ که و دو سیاد اچشم بد زان شیوه های تنسخش که صاحب جامع معرب این تنسوخ به خای معجمه گوید صاحب رشیدی گوید (۲) در هند پارچه ایست لطیف و معنی ترکیبی این خوش آینده تن چه سخ بالضم بمعنی خوش است۔ خان آرزو در سراج گوید که تنسکه در هندوستان نوعی از قماش نفیس و لطیف است چون نوع مذکور نادر تحفه های نفیس هندوستان است و لفظ کاکه در اواخر لفظ مذکور راست بر غیر هندی مشکل بجا نه هر نفیس را می گفته باشند و فارسیان آن را تنسخ بجا گویند و تا زیان تنسوخ۔ هذا منتهی التحقیق مؤلف عرض کند که لا و الله۔ سخ بالضم در فارسی زبان هم بمعنی خوش و خوشی می آید پس معنی اول را اصل و معنی دوم را مجاز نش گفتن البته بجاست جا دارد که فارسیان هم پارچه هند را بزبان خود تنسخ گفته باشند یا هر پارچه لطیف را بدین اسم موسوم کرده باشند و در هندوستان تنسکه پارچه نیست البته نین سکهه پارچه لطیف را نام است که معنی لفظی آن آرام بخشنده چشم است یعنی در چشم خوشنما و تکمیل این بحث به تنسوقات می آید (اردو) (۱) هر لطیف چیز مؤنث (۲) نین سکهه بقول آصفیه هندی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا کپڑا جو عمده اور باریک ہوتا ہے غفغن ململ یا

یا تکیہ لشاخہ خامہ ۔

تن سوختن | استعمال ۔ صاحب آصفی گوید
بیهوش کرده از معنی ساکت ۔ مؤلف عرض
کند که از بعض شعری سند ندان پیدا است
ان عمل هندو زنان است که با
شوهر مرده خود را در آتش انداخته با کنند ۔
(اسدی طوسی ؎) بہ آتش اندر سوزند زن
فخر هندو تن که بپیش آتش بند نامه یلان
زنار ها را درین شعر عوض (هندو تن) ۔
هندو زن شنیده ایم (اردو) ستی
هونا ۔ بقول آصفیہ اپنے مرے ہوئے خاوند
کی چتا میں زندہ جل کر مرنا (؎) ستی
شمع پروانہ کے ساتھ ہوگی جو جلا سکا انسا
کو جلانا ہمارا ہو

تشوقات | بقول لشنہ بالفتح عجائبات
و اشیای کمیاب از هر زبان و در لغات ترکی
بعضی نادر انست نوشته که این جمع تشوق است
که لفظ ترکی است بمعنی نادر مؤلف عرض
کند که صاحب لغات ترکی تا لشوق را بمعنی نادر
لغت ترکی گوید همین را عربان معرب کرده
تشوق کرده باشند چنانکه بر تشیع اشاره این
گذشت و فارسیان به تبدیل قاف به خا
چنانچه به تق و بتخ و حذف واو استعمال
آن بمعنی چیز نادر کرده اند ۔ اندرین صورت
ضرورت ندارد که تشیع را بمعنی بارچه خاص اصل
گیریم (اردو) عجائبات ۔ مذکر ۔

تن شناس | اصطلاح ۔ بقول ناصری و
انند (۱) طبیب عموماً و (۲) نام یکی از اطبا
که در خدمت جمشید جم تقرب و ملازمت
داشته مؤلف عرض کند که موافق قیاس
و اسم فاعل ترکیبی است (اردو) (۱) طبیب
(۲) ایک خاص طبیب کا لقب جو جمشید جم
کا طبیب تھا ۔ مذکر ۔

(الف) **تن شوی** | اصطلاح ۔ بقول

جامع و بحر و بہار و سراج بضم تین
پدخوی (۱) حوض و جوی آب و چشمہ
آن را گویند کہ و تاو (۲) تختہ کہ
لاهی آن شوینده خصوصاً صاحب سروری
اقوال قانع (... و ...) بہ تن
جامہ زتن دور کرده باشد تیره
در چشمہ نور کرده و صاحب ناصری بر گرده
کہ (۳) امر بہتر آنکہ تن بشوی مؤلف
عرض کند کہ بمعنی اول و دوم اسم فاعل ترکیبی
و بمعنی سوم امر مصدر تن شوئیدن صاحب آصفی

از ہمین مرکب مصدر
را قائم کرده از بمعنی ... **(مب) تن شوئیدن (ف)**
ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی غسل کردن
و غسل دادن است یعنی تن شستن بمعنی ...
کہ بمعنی اول الف چشمہ و حوض مخصوص
برای غسل نہ بمعنی عام (اردو) الف (۱)
حوض یا چشمہ جس کو نہانے سے مخصوص کریں
مذکر ۔ (۲) وہ تختہ جس پہ مردے
کو غسل دیں ۔ مذکر ۔ (۳) ف کا امر حاضر
ب نہانا غسل دینا ۔

تنظیم مردم | اصطلاح بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار انتظام
استادگی مردمان بجائی صاحب بول چال بحوالہ معاصرین بمعنی تہذیب مردم گفتہ
مؤلف گوید کہ تنظیم معروف اوست صاحب رہنما درست گوید و معاصرین تصدیق
آن می کنند (اردو) آدمیوں کے کھڑے ہونے کا انتظام ۔ مذکر ۔

تنعّم | بقول بہار بناز و نعمت زیستن و سخن نرم گفتن می فرماید کہ با لفظ
راندن و کردن مستعمل مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین و ضم ...
... صاحب منتخب گوید کہ پرورده شدن بناز و نعمت ۔ فارسیان ...